

وَالْبَيْتُ الْمَقْدِسُ الْمُبَارَكُ

قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عَلَيَّ يَوْمَ يَهْدَى الْأَعْيُنُ عَنْ رِجَالِ بْنِ مَالِكٍ

شما قاریات قبر اطهر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہرہ ہو کہ یہ کتاب مستطاب سعادۃ اقتراب مستطابہ

CHECKED

زاد الدارين سحر الحرين الباقين

۱۱۳۱

~~CHECKED 198~~ معروف به

فجسدتنا

مولفہ جناب علی نقاب خیر الحاج شیخ فضل الرب صاحب ناظر محکمہ کلکٹری ضلع ٹینہ بانگی پور

حسب فرمایش شیخ ناعلم علی و شیخ اعظم علی صاحبان مقامینا پٹنہ بانگی پور بعد اجازت مولف

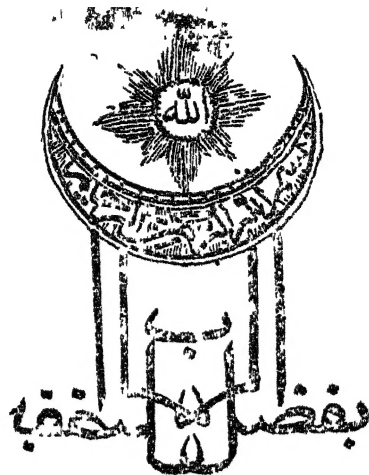
صَادِقُیُ بَرِسُ پُستِہِ مَیْنِ اِہْتِمَامُ سَیْ مَوْلٰی مُحَمَّدِ اِسْحٰق صَاحِبِ کَچِہِی

U 94

باب اول - - - - - ۵۰۰ جلد

تمت

Checked



قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْحِجَّ الْمَسْرُوفِي مَرَّ لَيْسَ لَهُ حِجَّةٌ

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حج مقبول کا بدلہ نہیں بجز حجت کے
 امتداد کر دم بنام خالق عرب و عجم : آنکھ آہنار برون آورد از کتم عدم
 حمد خداوند تعالیٰ کی جبکہ بزرگان عظام و بزرگان و الامقام سے انجام ہونا
 اور اوان سبھوں نے ظلمہ عجز پر تمام کیا تو مجھ ایسے ذرۂ نیمقدار کی کیا مجال کہ اس
 میں ہاتھ و پیرا رہیں۔

اے برتاز خیال و قیاسر گمان و دم و زہر چہ گفتہ اند و شنیدیم و خواندہ ایم
 دفتر تمام گشت و بیابان رسید عمر ماہمچنان در اول و صف قماندہ ایم
 اور لغت جناب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایک آسان امر نہیں ہے چھوٹا نشہ بڑی بات
 یا مظهر الحجائب یا سید البشر من و جہات المنیر کفّٰ نور القمر
 لہم یکن الشناء کما کان حقہ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر
 کسی نے کیا خوب کہا ہے

غیر و کعبہ میں ہی جلوہ روشن تیرا دو گھر و نکا ہے چراغ اک رخ روشن تیرا
 منقبت حضرت انبیت اطہار و مدحت حضرات اصحاب کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین کا مرحلہ بھی
 دشوار گزار ہے ۵ از خدا تم صد درود و دعا

را قسم کترین عبد الرب بندہ فضل الرب حق تعالیٰ مذہب مدیقی نسب ابن منشی شیخ فضل حق
 بن شیخ فرحت علی بن شیخ برکت علی مرحوم المعانی الیہاری متوطن بنظر پور کو محض خوبی عالم
 و بارقہ انضال الہی و توفیق ازی سے اتفاق سفر مکہ متفقہ و مدینہ منورہ زاد ہم اند شرفاً و عظیماً
 کا پیش ہوا اس سے راہ کی کیفیت اور سفر کی نکاتین بطور روزنامہ بنظر ضیاء علی غریبان
 و برادران وطن کے لکھ کر اختتام سفر مکہ پر برابر بھیجا ارباب جسکے ہر آدم عزیر دلم مولوی
 شیخ شمس الدین صاحب خان بہادر سلمہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی کلمہ شریف پٹنے (جو اہلسہ
 راہ قسم کے چھوٹے حقیقی بھائی ہیں) پر جمع کر کے ترسہ اندولون بعض احبابوں کے
 اصرار سے دیکھی بنظر اذکار سفر عجاز و تجلیات و اقلیت عازمان حج و زیارت کے ترتیب و
 چھپ جانا اور اسکا مناسب سمجھا گو میں کیا دعویٰ کر دین کہ یہ سفر نامہ ضرور مفید عام
 ہو گا کیونکہ اکثر حجاج کے سفر نامے و رسالے برابر مشتمل ہوتے ہیں اور ہمیشہ حالات
 سفر مختلف نظر آتے ہیں تاہم خیال تعمیل ہر ایست احباب بقول آنکہ سے
 طبعی ہمین کہ قافیہ عمل شود بس است

یہ مجھ تو اپنا زمانہ حال کے مطابق ذاتی تجربہ و مشاہدہ اس کے سوا کاملین و تجربکاروں کی
 تصدیقات حجاج کی کارآمد اعمیہ و مروجہ و ضروری ہدایات و ارکان و مسائل کا
 ایک مجموعہ گذشتہ ایار کر کے اسکا نام تاریخی زاد الدارین میں ایار محمد بن الیاس بن
 معروف قبیلہ نما رکھ کر ہزارون عجز و انکسار کے ساتھ بامید قبولیت عام
 پیشکش کرتا ہوں اور اپنی کج معیاری و غلطیوں کی نسبت مستدعی معافی ہوں
 و بواللہ المستوفیق و بہ الامتصاص

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کے بود یارب کہ رو در شرب و بطحی انکم
بر کنار زمرم از دل بر کشم یک زمره
صد ہزاران دی درین سودا مرا امر و گشت
یا رسول اللہ سوے خود مرا رہے نماے
آرزو بخت المادی بیرون کردم ز دل
خواہم از سودا سے یا بوست نہم سر در جہان

گم بیک منزل و گنہ در مدینہ جا کنم
وز دو چشم خون نشان آن چشمہ را دریا کنم
نیست صبرم بپرا زین کہ امر و زرا فر داکم
تا ز فرق سرقدم سازم ز دیدہ پاکم
جنم این بس کہ بر خاک درت ما و انکم
یا بیا بیت سر نہم یا سر درین سودا کنم

راقم و اہلیہ راقم کی مدتوں سے دلی آرزو اور ہزاروں تمنائوں سے یہ نہ تھا تھی کہ محل اجابت تک پہنچا
آخر رمضان المبارک سال ۱۳۹۳ھ مطابق اپریل ۱۹۷۴ء میں اس عزم مبارک کو مستحکم کر کے موقع
وقت کو غنیمت سمجھ کر ایسے عمدہ کام کے انجام میں توقف تاخیر مناسب جاننا پہلے اس ارادہ کو سہی پڑھا ہر
ذکر کے ایک وز جناب مسٹر جے اے ہو پکنس صاحب بہادر کلکتہ پٹنہ سے سال عرض کر کے استدعا
رخصت فر لو کی کی جناب موصوف نے نو ماہ کی رخصت (فرما) نصف شاہرہ پر غنایت کیا کیا
نہا اپنے بیگانے عام و خاص میں یہ خبر مشہور ہو گئی اور سرگرمی سے انتظام شروع ہو گیا۔
آنا قانا بفضلہ تعالیٰ سب بندوبست کر لیا گیا عازمان سفر میں راقم اور راقم کی دونوں
اہلیانہ اور میر جھوٹے بھائی حاجی فضل الرحمن سلمہ المنان و انکی اولاد انکا لڑکا دہ سالہ عزیز الرحمن
جبکہ کہ نظروں سے اس کم سنی میں علاحدہ رہنا نامناسب تھا اس کو قین عزیزم محمد بشیر احسن
ہمشیرہ زادہ راقم خلف حاجی ناظر امیر حسین صاحب آٹھویں ہزار کپڑے بھائی مولوی معین الحق مرحوم
کی اہلیہ اور چار آدمیوں ہماری حویلی کی بڑی ہمشیرہ معہ اپنی بیوہ بہو محمد معین پسر دوازہ سالہ و محمد عزیزم
پوتا پچھترہ سالہ اور منشی شیخ امجد حسین ناظر شاہ آباد کی خوشدامن (اہلیہ مولوی عبدالوہاب مرحوم ساکنہ

نیوہ پر گز سیر ضلع پٹنہ) جملہ تیرہ آدمی خاص قرآن عزیزان سے جنہیں صرف یہ رقم اور میر بھائی
 کے علاوہ سب خورد سال کم عمر لاعقل بچہ و عورتیں تھیں اور بائیس مائیں و تین خدمتگارانہ
 ہمراہ لئے اور دو آدمی احباب و ملاقاتیوں کا بھی ساتھ ہوا ایک منشی شیخ شجاعت حسین و شیخ
 وارثی سا کہ موضع معانی پر گزہ جو پٹی بہار جو کہ پہلے منصفی اور نگ آباد میں ناظر و رشتہ دار تھے
 دوسرے شیخ مولا بخش ساکن موضع سیسو علاقہ ضلع درجنگہ الغرض تیسرا آدمیوں کا قافلہ
 چلنے کو آمادہ و طیار ہر گیا۔ ضرورت کی چیزوں کی فراہمی کے خیال سے رسالہ حج مولفہ مکرمی حاجی
 مولوی علیم الدین صاحب کہ معائنہ کیا اوس میں حسب ذیل ہدایت نظر آئی۔

(۱) بالفصل جو حج کا موسم ہوا و عین سردی کا زمانہ نہیں ہے لہذا سرمائی لباس کی ضرورت
 نہیں ہے صرف باناٹ وغیرہ یا شال و لوئی ساتھ ہونا کافی ہے۔
 (۲) جو تباہ البتہ دو جوڑے ساتھ ہوں ایک جوڑا جو تا ایسا ہو کہ جس کا پیچھوٹا ہو کہ وہ احرام
 میں جائز ہو سکے۔

(۳) عورتوں کے واسطے لازم ہے کہ حالت سفر میں تنگ پا جامہ کا استعمال کریں اور ایسی
 ہونا پہنیں و پیر میں کوئی زیور نہ ہونا چاہئے اور پائتا بہ ضرور ہوتا کہ پیر کھلا نہ رہے برقع ضرور
 عورت پردہ دار کے ساتھ ہو۔

(۴) کھل چاہے ہندوستانی ہو یا ولایتی ضرور رکھنا مناسب کیونکہ وہ بہت بکار آ رہا ہے۔
 (۵) سامان توشت خواند حسب مطلوب کا غذولفافہ و چاقو و قلم و مقراض و رشتہ و سوزن
 و استرہ و مسواک و شانہ و سرکہ و آئینہ وغیرہ ضروری روزانہ حاجت کی اشیاء ہمراہ ہوں
 (۶) جانناز یعنی سجادہ و قرآن شریف و دلائل الخیرات ساتھ رہے۔

(۷) کھانا پکانے و کھانا رکھنے و کھانا کھانے کے برتن حسب ضرورت مثل دیکچی و رکابی و پیالے
 و تشتری و لٹا و طشت و گلاس و چمچہ مٹی و نام چین کے برتن اور تانبے کے گھرے جہاز پر پانی
 رکھنے کے واسطے اور تین کی چمچی و حاجتی یعنی پیشاب دانی جو کہ بمبئی میں حسب ضرورت و کار آمد
 ارزان ہے و آہنی چوٹھا یہ سب چیزیں ساتھ ہونا چاہئے۔

(۸) اشیاء خوردنی یعنی روغن زرد و روغن تلخ و چاول و دال و آٹا وغیرہ جس کا ہر آدمی تخمینہ خود کر سکتا ہے

سالانہ

پر بھی ملتے ہیں

(۱۵) کسی مہین تجارت پیشہ یا کسی اور غیر مشہور دوکاندار جہہ یا مکہ مکرمہ کے نام مہینی یا دوسری جگہ سے ہندو لکھو اگر لاسنے میں سراسر دقت و نقصانی ہے کیونکہ یہ لوگ وہاں کے مختلف مروجہ سکون میں زر ہندوی ایسے حساب سے ادا کرتے ہیں کہ علاوہ خرچہ ہندوی کے جو کچھ کہ ہوا ہو بیشتر بہت زیادہ خسارہ ہو جاتا ہے اور پھر ان کے ہندو سکون کے سمجھنے و ضرورت کے وقت ان کو صرف کرنے میں مشکل ہوتی ہے یہاں جہہ و مکہ مکرمہ کے جعفر مروجہ سکے ہیں سب کی قیمت کم و بیش ہمیشہ ہوتی رہتی ہے۔

(۱۶) ہندوستان کے مروجہ روپے اور اسکی ریڑگیان بہت سہولیت سے بلا تردد ملتی ہیں وکرنسی نوٹ ہندوستان کے ہر احاطہ کا چل جاتا ہے لیکن تین روپے سے پانچ روپے تک بڑے دینا ہوتا ہے نوٹ جہہ و مہینی کے کرایہ جہاز میں بلا نقصان لے لیا جاتا ہے اور واپسی کے وقت اگر نوٹوں کے روپے درکار ہوں گے تو بلا کسی خسارہ کے لیا جاسکے گا۔

(۱۷) روزمرہ اخراجات کیلئے روپیہ وغیرہ رکھنے کو ایک سگے کا چرمی مٹی بیگ اور ایک اسٹیل یا ڈبل مٹین کا مضبوط پوٹ منٹو عمدہ تالہ و کنجی کا دو یا اڑھائی فیٹ کا لمبا اور ایک فیر ہار کے سیقدر زیادہ چوڑا ہمراہ ہو کہ جس میں نوٹ وغیرہ لکھنے پڑھنے کی ضروری اشیاء و دروازے کی حاجت کی چیزیں رکھ سکے تاکہ وہ ہر دم نظر و ہمراہ رہا سکے سوا ایک یا دو چوبی ہلکا و مضبوط کبس مع قفل تین سارے تین فیٹ کا لمبا ڈیرہ فیٹ کا چوڑا و اونچا ہمراہ لینا چاہئے کہ جس میں اسباب و ظروفات وغیرہ حفاظت سے رہیں اس مقدار کا کبس ہمراہ ہونے سے یہ نفع نظر ہے کہ سفر مکہ معظمہ و مدینہ منیبہ کی وقت اونٹ کی پشت کے دونوں جانب باندھ کر اس کے اوپر سے شہری کسکرا دی بھی جاسکتا ہے اور چیزوں کی پوری نگرانی و حفاظت رہیگی اور جو کچھ غلہ وغیرہ کے لئے اور مضبوط ہوں تاکہ کسی صدمہ سے جلد نہ بھٹیں

ان ہدایات کی پابندی کی گئی جو جو چیزیں بقدر انداز تعداد مردمان ہمراہ لے کر لینا سب صحیح مکان سے بندوبست و سامان کر لی گئیں اور بقیہ وہ چیزیں جو کہ متعلق خریداری مقام بھی کے تھیں ان کو وہاں پہونچنے پر منظر چھوڑا

و مشفق جناب حکیم محمد شفیع صفا ساکن موضع ہندوان برکنہ منیر ضلع ٹپہ سننے ایک نہر مست
ادویات یونانی کی طیار کر کے مجھ کو عنایت فرمائی کہ جسکی نقل بذیل مرقوم ہے

نام دوا	قدر و خوراک	افعال و خواص
عطر خس	شمو	مفرح و مقوی دماغ و قلب رافع صداع حار و مانع غشائے
روغن بادام	تولہ	تھینامقوی دماغ و دافع خشکی و برائے چین فائدہ در مہی سوز
روغن کدو	تولہ	تھینامقوی و دافع حرارت و خشکی دماغ و منخربین
روغن بادیان	۳ قطرہ	بوجہ تابش آفتاب و باد محوم عارض ہست و در مہی سوز و بواسیر
روغن مصطکی	دو قطرہ	کاسہ ریح معده و مخرج آروغ -
ترہندی	بقدار حاجت	برائے دفع ہرج ریاحی و غلبہ طوبت معده نافع -
افشردہ ترہندی	ایضا	دافع ماندگی راہ و مسکن تشنگی است و رفع سمیت ہوائے
کشنیر	۳ ماشہ	حارمی نمایا
فادر ہر معدنی	۴ حبہ	بسبب اقبال طبیعت در خواص اقوے است
یعنی زہر مہرہ		در گلاب و نبات حل کردہ شیر برآوردہ نوشیدن
ما جریل دریائی	دو حبہ	مسکن تشنگی و رافع سمیت ہواست
پیتیا یعنی برنج نوگرہ	دورتی	بہ گلاب یا عرق کیوڑہ یا عرق بید مشک سودہ نوشیدن
پیرینٹ	۳ قطرہ	درام نافع ضرر ہوائے و باست
طوروڈاین	۵ قطرہ	مداد و مسک آن با گلاب و طین مختوم رافع منضت ہوائے و باست
		بہ گلاب یا کیوڑہ سائیدہ نوشیدن دافع فواق یعنی ہچک میکن
		و دلام داشتن با خود ہوائے بد بہ او نمی رسد
		برائے دفع درد شکم و اسہال غیر منہضم و در ریاح شکم مفید -
		دافع اسہال و حشیش و بای و التهاب معده و رافع عطش
		و کرب و منوم است
		برائے ہضم طعام و ترشی معده مفید و شہت

نام دوا	قدر خوراک	افعال و خواص
سلفورک استند	قطره	باضم و شتهی و مسکن عطش کاذب
یعنی عرق گاوگرد		
مردارید و ز مرد	دورنی	برای تقویت ارواح و دفع خفاقت خفیه مفید
و یا قوت در عرق		
انار و سیب محلول		
سکنجبین منفع	کی توله	معین بهضم و مسکن عطش و کاسر ریح حار و دفع دردم شکم
حلوائے گذر	۶ توله	مفرح و مقوی قلب و دفع و سواس و حرارت باطنی
تلخه گذر	بقدر خواش	ایضا و زود بهضم
تلخه برنج و بجزای	بقدر خواش	بوجهی سبک بودن مرغوب طبع میشود و سرریح البضم است
و چو زده بریان		
سنگو نخود و نخود بریان	بقدر خواش	مرغوب طبع بهنگام دوران جهاز
و بسک خسته		
انگور دماستانی	ایضا	ایضا
ترنج و نارنج و لیمون	عدد ۱	بوئیدن آن بر امفرت هوا و با آزموده است و کمیدن لیمون ترش و ترهندی براسه دوار و غشیان و تهوع که بهنگام شستن بر جهاز عارض میشود فائده بلوغ می نماید
کافندی		
سیب و بی ناشپاتی	بقدر حاجت	خوردن و فرود خود داشتن تفریح قلب و دماغ و غیره می نماید
و کیول و انار		و از اثر هوا و با محفوظ دارد و معده را قوی کند و با جفا
		ایام بوقت شستن در جهاز دوار و غشیان و قه بعد از
		حادث میشود پس هرگاه قه عارض شود اولاً بنده کنند
		تا غلط خام بیرون آید و بعد چند قه از شربت سیب و انار
		و لیمون مانند آن که مقوی معده اند بنده باید نمود و اگر اول شربت

نام دوا

قدر خوراک

افعال و خواص

معدہ تا اولی نمودہ بر چہار سوار شوند اوست	معدہ تا اولی نمودہ بر چہار سوار شوند اوست	معدہ تا اولی نمودہ بر چہار سوار شوند اوست
استہار زیادہ کند و معین ہضم است	استہار زیادہ کند و معین ہضم است	استہار زیادہ کند و معین ہضم است
با قدرے بودیہ بخارات را از دماغ باز می دارد و تنہا در شمع	با قدرے بودیہ بخارات را از دماغ باز می دارد و تنہا در شمع	با قدرے بودیہ بخارات را از دماغ باز می دارد و تنہا در شمع
غشیان و تے بغایت نافع است	غشیان و تے بغایت نافع است	غشیان و تے بغایت نافع است
فائدہ این مذکور شد	فائدہ این مذکور شد	فائدہ این مذکور شد
ایضاً	ایضاً	ایضاً
ایضاً	ایضاً	ایضاً
ایضاً	ایضاً	ایضاً
ایضاً	ایضاً	ایضاً
ایضاً	ایضاً	ایضاً
مفرح و دافع حرارت اعصاب ظاہری و باطنی و بدل عرق ہر	مفرح و دافع حرارت اعصاب ظاہری و باطنی و بدل عرق ہر	مفرح و دافع حرارت اعصاب ظاہری و باطنی و بدل عرق ہر
مفرح و دافع بیہوش و نیم گرم آن شرباً و کمیداً دافع درد	مفرح و دافع بیہوش و نیم گرم آن شرباً و کمیداً دافع درد	مفرح و دافع بیہوش و نیم گرم آن شرباً و کمیداً دافع درد
معدہ و فم معدہ	معدہ و فم معدہ	معدہ و فم معدہ
زترہ و درد و طباشیر و صندل سفید و عود و عرقی و پوست ترتر	زترہ و درد و طباشیر و صندل سفید و عود و عرقی و پوست ترتر	زترہ و درد و طباشیر و صندل سفید و عود و عرقی و پوست ترتر
در کلاب و سرکہ سائیدہ بر فم معدہ ضاد کنند ہما وقت فی باز دار	در کلاب و سرکہ سائیدہ بر فم معدہ ضاد کنند ہما وقت فی باز دار	در کلاب و سرکہ سائیدہ بر فم معدہ ضاد کنند ہما وقت فی باز دار
دارندہ آن در آب غرق نشود و صاعقہ یعنی بجلی بہ او نرسد	دارندہ آن در آب غرق نشود و صاعقہ یعنی بجلی بہ او نرسد	دارندہ آن در آب غرق نشود و صاعقہ یعنی بجلی بہ او نرسد
و دوا قبول شود۔ و بر دشمن وقت جنگ یا در مقدمہ فتح یا بد	و دوا قبول شود۔ و بر دشمن وقت جنگ یا در مقدمہ فتح یا بد	و دوا قبول شود۔ و بر دشمن وقت جنگ یا در مقدمہ فتح یا بد
دافع ہرج و مرج پیش	دافع ہرج و مرج پیش	دافع ہرج و مرج پیش
ہاضم طعام	ہاضم طعام	ہاضم طعام
اس فہرست کے مطابق اکثر دوائیں بمقدار مناسب ہم کر لی گئیں اور اسکے علاوہ جناب کرنی	اس فہرست کے مطابق اکثر دوائیں بمقدار مناسب ہم کر لی گئیں اور اسکے علاوہ جناب کرنی	اس فہرست کے مطابق اکثر دوائیں بمقدار مناسب ہم کر لی گئیں اور اسکے علاوہ جناب کرنی
مجنی ڈاکٹر اکبر علی خاں صاحب اسسٹنٹ سرجن باقی بولنے اپنے لطف و عنایت کے باعث	مجنی ڈاکٹر اکبر علی خاں صاحب اسسٹنٹ سرجن باقی بولنے اپنے لطف و عنایت کے باعث	مجنی ڈاکٹر اکبر علی خاں صاحب اسسٹنٹ سرجن باقی بولنے اپنے لطف و عنایت کے باعث
ایک جلاکس ادویات انگریزی و زخم کے مرہم وغیرہ کا کہ جسکی ضرورت کا انکو خیال تھا و بھی	ایک جلاکس ادویات انگریزی و زخم کے مرہم وغیرہ کا کہ جسکی ضرورت کا انکو خیال تھا و بھی	ایک جلاکس ادویات انگریزی و زخم کے مرہم وغیرہ کا کہ جسکی ضرورت کا انکو خیال تھا و بھی
اس سفر کے لئے ضروری تھیں معہ ایک مختصر ہدایت نامہ کے ان ادویوں کے استعمال و مقدار کی	اس سفر کے لئے ضروری تھیں معہ ایک مختصر ہدایت نامہ کے ان ادویوں کے استعمال و مقدار کی	اس سفر کے لئے ضروری تھیں معہ ایک مختصر ہدایت نامہ کے ان ادویوں کے استعمال و مقدار کی

نقداد و ترکیب بظہار عام فہم لکھ کر دیا گیا ایک سفری ڈاکٹر سہراہ کر دیا
دور روزروانگی سے پہلے حسب قاعدہ ایسٹ انڈین کمپنی کے طرافک سپرنٹنڈنٹ کو چھٹی لکھی گئی کہ
ایک پوری گاڑی درجہ دوم کی دونوں کمرے باقی پور سے بمبئی تک ۲۴ اپریل کے میل ٹرین میں
نریز روڈ یعنی خاص جاہے ان سبکار روڈ ایون کے بعد ۲۳ اپریل کو کل چلنے والے جملہ سامان
سے مرتب ہو کر باقی یورپین کیجا ہر گئے۔

ہفتم ماہ شوال المکرم ۱۳۸۵ھ مطابق ۲۴ اپریل ۱۹۰۶ء روزِ شنبہ
چار بجے صبح سے سامان روانگی باقی پور اسٹیشن کا ہوا بعد نماز صبح گھر سے یہہ عاڑھتے اور
بار عسبان سر پر دھکر بعد عجز وانکس راہ میں عفوے کردگار سبکار چلے

(۱) اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصّٰلِحُ فِي السَّفَرِ وَ اَخْلَفْتَ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ وَالْاَحْيَا
وَالْاَمْوَالِ اَحْفَظْنَا وَاَيُّهَا هُمْ مِنْ كُلِّ اَفْءَةٍ وَ غَايَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اَكْبِرُ اللّٰهَ بِسْمِ اللّٰهِ عَلَى النَّفْسِ وَمَالِي وَ دِيْنِي اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ نِي
وَالْيَاكَ تَوَجَّهْتُ وَ اِيَّتِكَ اَعْتَصَمْتُ وَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ اَللّٰهُمَّ زِدْ دِيْنِي
التَّقْوَى وَ اَغْنِنِي دُخُوْبِي وَ وَجَّهْنِي لِلْخَيْرَاتِ اَيُّهَا تَوَجَّهْتُ

راہ روی میں مجھ کو یہ مناجات مولفہ جناب مولانا غلام امام شہید مرحوم ورد زبان تھی
چارہ ساز یکسان بکس بنون
سگ ترے ہی در کا کہلا تا بنون
یاں تو میں ہوں اور دل یوس
ہاتھ خالی میں چلا در بار میں
ایسی مشکل میں خبر لیجے مری
مشکل آسان کیجئے بندہ نواز
رحمت عالم خدا کے واسطے
ابہیت مجھنے کے واسطے
اپنی چوٹ پر بلا لیجئے مجھے
آرزو مند در اقدس ہون میں
کوئی اپنے زہر پر نازان چلا
شرم ہو اور حسرت افسوس
عابدون کے ساتھ کیونکر جاؤں
سند عالم مدد کیجئے مری
اوس گھڑی رحم آپکا در کاری
اپنے حسن دلربا کے واسطے
اُس مجھ ربخو رکی مت توڑیجے
وصل کا ساغر بلا دیجئے مجھے
گو برا ہوں یا بھلا جیسا ہوں
کوئی اوشکر جھاڑ تا دامن چلا
کون پوچھیکہ مجھے سرکار میں
روسیہ ہوں نہ کہنے کھلاؤں
جب تباہی میں پر میرا جہاز
گر کرم کیجئے تو بیڑا پار ہے
چار بار با صفا کیواستے
نشنہ کو محروم یوں مت جھوٹے
در کو تکتے تکتے ہو جان ملا کہ

وان کی خاک پاک سے بلجائے خاک :

دس منٹ میں یہ مسافت طے کر کے اسٹیشن پہنچے ایک گاڑی درجہ دوم کی حب استدا
 ہمارے اسٹیشن پر لین سے علیحدہ موجود تھی اوپر فرش فروش کیا گیا اشیاء و خوردنی اسباب مصرفی
 قابل صرف اشناکاراہ قرینہ سے گاڑی میں رکھا گیا منجھ دو کروٹ کے ایک کمرہ متعلق مردانہ رہا ان
 انتظام سے فراغت و اطمینان حاصل کر کے اب بانسٹارڈ اک گاڑی اسٹیشن کے بیٹ فارم
 پر دو ستون ملاقاتیوں سے جو براہ محبت رخصت کر نیکو تشریف لے گئے تھے سلامتی سفر کے دعا خواہ
 برادر مولوی شیخ شمس حسین صاحب مکہ خان بہادر اور ان کے برادران جی تہی منشی شیخ امجد حسین صاحب
 نائب کلکٹری ضلع شاہ آباد آ رہے منشی شیخ وزیر الدین صاحب ناظر کلکٹری ضلع ساران چمپدرہ
 برادر اوسط اہلخانہ رافتم کے ہیں۔ و منشی شیخ امیر حسین صاحب ناظر کلکٹری مظفر پور
 و منشی شیخ محمد حسین صاحب ناظر سب ڈویژن حاجی پور اور ان کے علاوہ منشی شیخ نبی کریم صاحب
 نائب ناظر کلکٹری آ رہے جو ہمارے چھوڑا دی گئی منشی شیخ وحید الحق مرحوم کے خویش ہیں یہ
 حضرات بذات خود متعدد آمدہ ہو کر اس اسباب کو جو برک گاڑی میں رکھا جاویگا وزن کرایا
 و دیگرے سکنڈ کلاس کے باقی پور سے بھی وکٹوریہ ٹرمنس اسٹیشن تک بحساب فی کس لیجے محصول دیکر
 پاس لیا سکنڈ کلاس کی گاڑی میں دونوں مکروں کے لئے صرف دس آدمیوں کی اجازت ہو اسوجہ
 سے محمد صدیق و عزیز الرحمن جکی عمر دس گیارہ برس کی تھی نصف نصف فی لڑکے کا محصول علیحدہ
 لیا گیا محمد بہاء الدین شیر خواہ بچہ تھا وہ محصول سے معاف ہوا اور دس ٹکٹ ملا زمانہ و ادائیگان کو بحساب
 فی کس بلجے محصول دیکر حسب قاعدہ ریکو فی مسافر سکنڈ کلاس کو دو سو فرٹ ٹکٹ درجہ سوم
 کے محصول سے صرف ایک روپیہ دس آنہ زائد دینے پر ملتے ہیں کہ جس سے ملازم میل ٹرین میں بٹھیکر
 جاسکتے اجازت سواری ڈاک گاڑی کے ٹرین کی لیکٹی و سپر ٹرین میں درجہ سوم تھوڑا کلاس
 کا محصول فی کس باقی پور سے تیرہ روپیہ تیرہ آنہ ہیں۔ وہ مال ہر مسافر سکنڈ کلاس کو تیس روپیہ کلاس
 کو بیٹل سیر و درجہ سوم کو پندرہ سیر کے حساب سے منہا ہو کر بقینہ رائے ورن
 کے لئے محصول جو مطلوب تھا دیکر ٹکٹ و رسید آسانی سے حاصل کیا اور ٹھونکی اس محنت کی وجہ سے
 منجھو ہر کام متعلقہ اسٹیشن میں نہایت سہولیت و آسانی ہوئی کسی قسم کا تردد نہ ہوا اسٹیشن پر رخصت

کر نیکے لئے ان اقران کے سوا جوابوں میں بہت کھڑات براہ مزید عنایت و ارتباط علی الخصوص جناب
مکرمی مولوی سید فضل امام صاحب خان بہادر (دایس چیرمین بیٹنہ مینو پیلیٹی) و جناب مغلطی محمد رمی
مولوی سید محمد عیسیٰ صاحب (سررشتہ دار عدالت بیٹنہ) تشریف لائے تھے کچھری کے اجباب
ہنہ و مسلمان محرران و بخشیان و چیرا سیان کا مجمع کثیر علیحدہ تھا سارا پلیٹ فارم آدمیوں
بھرا تھا عند التذکرہ جناب مکرمی مولوی سید فضل امام صاحب خان بہادر نے دریافت جای
قیام شہر عجمی کا فرمایا چونکہ میرا کوئی شناسا بمبئی میں نہ تھا اسلئے یہ جواب دیا۔

چون مرد افتاد ز جا دمفتام خویش دیگر چه غم خورد ہمہ آفاق جا اوست
شب ہر تو انگرے بہ سراے ہی رود درویش ہر کجا کہ شب آمد سرا اوست

جناب ممدوح نے براہ ہمدردی و نوازش فوراً ایک تار بنام داروغہ مسافر خانہ مکیوٹھ کے دیدیا کہ ایک
اجباب ہمارے اہل و عیال جاتھیں ازراہ تلفظ مہربانی دو کمرے ہوا دار قابل آسائش و آرام اپنے مسافر خانہ
میں خالی کرادیگا چونکہ جناب ممدوح ایک سال قبل زیارت نجف اشرف و کربلا میں گئے تھے اسوجہ سے داروغہ مسافر خانہ اور مولوی صاحب موصوف کے تعارف تھا غرض تار دیکر نیاز مند سے
تاکید فرمایا کہ اسی مسافر خانہ میں فرد ہو نا کہ وہ جگہ غایت آرام کی ہے۔

سات بجکے سات منٹ پر میل ٹرین پہونچی جاری گاڑی جولین سے علیحدہ کھڑی تھی آخر ٹرین میں
لاکھ بڑو گئی ملازمان اما میں اپنی اپنی جگہ میں بیٹھ گئے سات بجکے بارہ منٹ پر میل ٹرین باقی پورے
روانہ ہوئی اسی روانہ میں اقران و دوستان و محبان کے ساتھ جانبین سے با چشم گریان و سیتہ
بریان (خدا حافظ خدا حافظ و فی امان اللہ) کہتے ہوئے راہی ہوئے برادر م حاجی منشی امیر حسین
صاحب و شفیق سید زاہد حسین صاحب بوجہ فرط محبت اپنے خرچ خاص سے قصد ہر راہی نامقام
الہ آباد کر کے درجہ دویم کا ٹکٹ لیکر ایک ہی گاڑی میں ہمراہ ہملوگوں کے چلے دو بجکے ۸ منٹ پر
الہ آباد پہونچے چونکہ گاڑی خاص تھی گاڑی بدلتا یا اس بات اتارنا نہ پڑا ایٹ انڈین ٹرین سے
علیحدہ کر کے جیل پولیس کی ٹرین میں جو رڈی ٹی کانسٹیبلان متعینہ اسٹیشن چمکتا کھڑا ٹرین
الہ آباد نے بطع حصول انعام و رشوت بہت ستایا پہلے ایک پولیس میں آیا اسنے تلاشی چاہی
کہ ہملوگوں کے پاس کوئی اسلحہ یا اسلحہ نا جائز تو نہیں ہے ہنہ اسکو بہت کچھ سمجھا کہ اسے

غیر ہملوگ بنظر اداسے مناسک چچ وزارت کے جاتے ہیں نہ کہ واسطے قتال و جدال کے
 جسے اور اسلحہ یا ناجائز چیزوں سے کیا مطلب مگر وہ کب نامتا تھا اندر کمرہ مردانہ گاڑی کے
 جا کر دیکھ بھال لیا اب دو سرے کمرہ زنانہ کے دیکھنے کا اصرار شروع ہوا مجبوراً جب دو روپے
 حضرت کی نظر کئے تو دفع ہوا اس عذاب البقر سے رہائی کے بعد ایک ٹکٹ کلکٹر صاحب
 (بنام کشندہ نیکو نامے چند) تشریف لائے انکی فرمائش اس سے زیادہ بڑھی ہوئی تھی
 گاڑی کے کمرہ کو ذرا جھانک کر کہنے لگا کہ اسمین اسباب زیادہ ہو کل اسباب اوتار کر
 وزن کرنے کی جگہ لے چلو وزن کیا جائیگا اسکی اس فرمائش و حکومت سے نہایت طبیعت
 برہم ہوئی مگر کیا کرنا تھا وہ ناہنجار برسراصرار و شرارت و ہملوگ مشغول منت و سماجت
 لیکن وہ کب سا فرد کی خالی خشک منت و لجاجت کو اپنی خود غرضی سے سماعت کرتا تھا
 کو گاڑی سے اتار کر پھینکا چاہا ہر چند اسباب کچھ نہ تھا مگر اسکی کارروائی کی فریاد سننے والا
 بھی کوئی نظر نہ آیا مجبوراً بنظر رفع تکلیف و رحمت و جھنجٹ مبلغ چار روپے زر نقد انعام پر
 فیصلہ ہوا تب اس موکل جہنم سے جان کی خلاصی ہوئی برادر مہاجری صاحب کا ریٹرن
 ٹکٹ صرف الہ آباد تک تھا مگر برادر موصوف تا بہ مفارقت و جدائی نہ لاسکے ٹکٹ گھرین
 جا کر دوسرا ریٹرن ٹکٹ بمبئی تک اپنے اور سید زاہد حسین کے لئے خرید کر کے پھر گاڑی میں ایک
 ساتھ ہو کر بمبئی چلے تین بجے پندرہ منٹ پر ڈنکو گاڑی الہ آباد سے جانب بمبئی روانہ ہوئی دو
 بج کے پانچ منٹ پر شب کو حیل پور پہونچی وہاں بوجہ شب کے فرشنگان اسٹیشن سے
 سوال و جواب کا اتفاق نہوا ہملوگ گاڑی پر آرام سے سوئے رہے اگر جاگتے بھی تھے
 تو عذاب کے خوف سے دیکے دیکھے شہر خموشان کی صورت پڑے رہے گاڑی بھولا
 ٹرین میں جوڑ دی گئی وہاں سے دو بجے چالیس منٹ رات کو روانہ ہوئی درشوال
 چار بجے دس منٹ پر شام کو بھوساول پہونچی وہ اسٹیشن بھی بہت بڑا ہے اون دنوں بلٹ
 فام کے پتھر فکی مرست ہو رہی تھی بہت سی چیزیں کھانے کے قسم کی اسٹیشن پر فروخت
 کو آئین اکثر ضرورت کی اشیاء خرید کی گئیں چار بج کے ۲۵ منٹ شام کو گاڑی بھوساول
 سے روانہ ہوئی۔

پہلے سوال المکرم شمس اللہ روز چار شنبہ

تمام شب مع الخیر چلکر چھ بجے ۳ منٹ پر جسکو وکٹوریہ ٹرمینس اسٹیشن بھی میں پہونچے
 اچھو بندہ کہ یہ سفر بہ آسائش تمام سہو برابر براہ راست ۸ گھنٹے کا سفر طے کیا بالقصد
 راہ میں کہیں قیام نہ کیا کیونکہ راہ میں قیام و مقام عورتوں کی ہمراہی سے موجب تردد و تکلیف
 عظیمہ تصور تھا یہ وکٹوریہ ٹرمینس اسٹیشن پوری بندر سے محض قریب ہی یہ اسٹیشن کا ہی
 ہی گویا بادشاہوں کی ایک بارگاہ ہی ہندوستان میں اس اسٹیشن سادوسر انظر نہیں تھا
 ہر گز عہدہ اسباب و لائسنسی میز و کرسیوں و کوچ وغیرہ سے سجا ہوا ہر جگہ پوری صفائی
 صد نا پسندی کی چیزیں قرینے سے فنٹ کلاس سکنڈ کلاس کے مردوں اور عورتوں کے لئے
 علیحدہ علیحدہ کمرے کہ جسکو وٹینگ روم کہتے ہیں نشاط منزل کے مانند آراستہ و پیراستہ
 تھا تقسیم ٹکٹ وزن وال و پارسل وغیرہ کی جگہیں نہایت کشادہ و فراخ تھیں
 جس سے مطلق تکلیف کا نام و نشان نہیں گاڑی سے اوترے قلیون اور پارسی و دیسی
 گاڑی بانوں کا پلیٹ فارم پر چڑھ پا گیا اس عرصہ میں ایک چیراسی آیا اسباب ہملوگ
 کا جو گاڑی سے اتار کر پلیٹ فارم کی زمین پر رکھا گیا تھا اسکے نزدیک کھڑا ہو کر دریافت کرنے لگا
 کہ تمہا کو تو آپگہنوں کو پاس نہیں ہو محض مختصر سا تمہا کو قابل خرچ دو تین روز کے ہمراہ رکھ لیا
 تھا اس میں سے جس قدر راجد خرچ بچا بچا یا تمہا اُسکو معائنہ کر کے بوجہ تھوڑی مقدار کے
 کوئی خیال و باز پرس نہ کیا انبار آستہ لیا۔ اب ہملوگ گاڑی کرایہ کر کے مسافر خانہ کبوسٹیٹ
 کی راہ لی شہر بھی میں کرایہ کی ہائی گاڑیوں کا عموماً رواج بہت کم ہے محض شاذ و نادر ہے
 البتہ وکٹوریہ فنٹ کا بہت چلن ہو یہ فنٹ کھلی ہوئی ہو اخوری کو قابل ہو چڑا و سکا دھوپ
 سے بچنے کو کافی ہے مگر کسی قسم کا پردے کا انتظام پردہ نشین عورتوں کو لائق ہونے پر نہیں ہوتا
 وقت روانگی مستوراتوں کے لئے برفے بنائے گئے تھے انکا باعث سے بہت عافیت ہوئی۔
 عورتوں کو بے پردگی کی دقت پیش نہیں آئی اسٹیشن سے چار فنٹ کرایہ کی گئیں پانچ چھ منٹ
 کے عرصہ میں مسافر خانہ پہونچے جو کہ اسٹیشن سے محض قریب تھا لیکن بوجہ نادانیت کے
 گاڑی بانوں سے فی گاڑی عہد کرایہ مقرر ہو چکا تھا وہ دینا پڑا اگر نہ دیا جاتا تو مفت میں تکرار ہوتا

پہونچے

آخر کو وہاں کے آدمیوں سے معلوم ہوا کہ عموماً چھ آنہ سے بارہ آنہ تک جس کلاس کی جیسی گاڑی
 ویب او سکا کرایہ ہے اب مسافر خانہ کے بچاٹک پر پہونچکر فکر دستبازی میں قیام کے
 مصروف ہو اس مسافر خانہ کے مہتمم داروغہ محمد شاہ پنجابی ہیں وہ ایک شخص دیندار مرد مسلمان
 صاحب تقویٰ اور خدا دوست ہیں نہایت خوبی و خوش اسلوبی سے اپنے خدمات کو انجام دیتے
 ہیں خصوصاً فقرا و مساکین و اردین مسافر خانہ کی غایت درجہ بھی خواہ اور سمندر دہین فرو
 کی نگرانی و خبر گیری تہہ دل سے کرتے ہیں انکا اس شعر پر عمل ہے ۵ بزرگان مسافر بجان پرورد
 کہ نام نہیکوی بعالم بر بندہ ہر چند سارا مسافر خانہ مسافران عازان حج و زیارت بیت اللہ سے
 بھرتھا گھر داروغہ مدوح نے مولوی سید فضل امام صاحب خان بہادر کی تار برقی پر
 پہلے سے بالا خانہ کے ایک گوشہ میں جانب شرک کے دو کمرؤں کو محفوظ کر دیا تھا
 بروقت پہونچنے ہمارے وہ نہایت اخلاق سے پیش آکر فوراً ایک بڑا کچھ کھجیون کا
 ہاتھ میں لے ہٹکوا اپنے ہمراہ لیکر بالا خانہ پر تشریف لے گئے دو کمرے نہایت وسیع ہوا دار
 کے دروازے کھولے اور تاکید کی کہ عورتوں کو توقف میں تکلیف ہوگی جلد اون
 سبھوں کو اس کمرہ میں لے آنا چاہئے چنانچہ ایک کمرہ مستوراتوں کے لئے فرو دگاہ
 بنایا دو سرا کمرہ مصروف میں در لایا گیا ملازمون و اسباب کے لئے درجہ زیرین میں ایک
 جگہ محفوظ بتایا یا اور چچانہ جو اس مسافر خانہ کے درجہ زیرین میں بہت بڑا ہی اور جن میں سلسلہ
 بہت سے وگیدان آہنی بنے ہوئے ہیں اون میں سے ایک دیگر ان کنارہ جانب کا ہمارے
 مصروف کے لئے مخصوص کر دیا و بمقابل مزید آرام ایک پاخانہ ایک غسل خانہ کا مکان بھی خاص کر کے
 محفوظ کر دیا اونکے دروازوں کی کنجیاں ہمارے آدمیوں کے سپرد فرمائیں مہتر و ملازمین کو بھی
 بتا کید تمام مجھ سے اور میرے ملازمین سے شناسائی کرادی تاکہ کسی بات کی عند الضرورت تکلیف
 نہہو جسکے باعث سے ہلوگوں نے بہت آرام پایا استراحت کے ساتھ بسر کیا۔

بزرگان کہ راہ خدا دیدہ اند خشک از مر راہ بر چیدہ اند

یہ مسافر خانہ بربل سمندر بوری بندر بڑے خوشنما مقام پر مخصوص حاجیوں کے آرام کے
 واسطے مکیو یوسف سیٹھ کا تعمیر کیا ہوا ہے جسکی عمارت وسیع ہے چو طرفہ زیر و بالا

متعدد کمرے ہیں ہر کمرہ غایت درجہ ہوا دار ہے اندرونی صحن طویل و عریض ہے اس میں مسافروں کے لئے ایک خوشنما مختصر سی مسجد بنائی گئی ہے جس میں پنجوقتہ نماز جماعت سے ہوتی ہو مسجد میں فرش پر روشنی و پانی کا پورا بندوبست و انتظام ہے بالا خانہ سے ہر وقت سیر دریا سمندر کی پیش نظر ہے بالخصوص جب شام کے وقت جہازوں اور کشتیوں پر روشنی ہوتی ہو تو عجب کیفیت و دلکش سحرانظر آتا ہے بالا خانہ کے ہر خانہ و پاخانہ کے کمروں میں بندہ پیمپ نہایت شفاف مصطفیٰ آب شیرین پہنچایا ہو جس کا ہر جگہ لگے ہوئے ہیں لاکھوں مشک پانی مفت روزانہ مسافران ہر قسم کے ضرورت و معرفت لائیں ہیں فرخانہ کے متعلق باہر کی جانب سڑک کے سرخ پر ایک کمرہ مخصوص حجاج کے لئے شفا خانہ کا بنایا ہے ایک پارسی ڈاکٹر ایک دیسی کمپیوٹر ملازم ہے کہ ہر مسافر و مسافر خانہ کو جو کہ گردشِ فلکی سے معلیٰ ہو گیا ہو اس کو مفت دوا دیتا ہے و بیمار و کمزور فیس نہ دیکھتا بھالتا ہے اسکے ماسوائے مسافروں سے کسی قسم کا کوئی مطالبہ نہیں ہوتا کہ ایہ مکان یا خرچ صفائی وغیرہ کا ایک جبہ بھی نہیں لیا جاتا ہو جملہ اخراجات سہ بنی و صفائی وغیرہ اس مسافر خانہ کی جائیداد موقوفہ سے ہوتا ہے ہزار مارو پے ماہانہ اس مسافر خانہ کا خرچ ہے و فقرا و سائین و مسافریں و اردین کو روزانہ دو وقتہ روٹیاں تقسیم ہوتی ہیں بانی مسافر خانہ کی علوہتی ورفاہ پسندی اس کی عالیشان عمارت زبان حال سے کہہ ہی ہو (جزاۃ اللہ جزاء خیر) یہاں کے لوگ اس مسافر خانہ اور اس کی جائیداد موقوفہ کے خرچ قیمت کا تخمینہ بیس بیس لاکھ روپے بتاتے ہیں سچان اللہ بانی مسافر خانہ کیسا عالی مرتبت تھا کیسے کیسے لوگ خدا ترس مسافر نواز غریب پرور اللہ کے مخلوق اس دنیا میں ہیں اور گزرے خدا اس بانی مسافر خانہ کی قبر کو عزیزین اور اپنی رحمت کاملہ سے اس کو مرحوم و مغفور کرے آمین

ہر آنکس کہ چیزے بماند روان دلاہم رسد رحمتش بر روان

خدا دوسروں کو بھی ایسے ایسے کار خیر ورفاہ عام کی توفیق عطا کرے

اب کسی قدر جن بات کی اس عمارت میں تکلیف و نقص ہے اس کو بھی صرف اس خیال و اسید سے عرض کئے دیتا ہوں کہ شاید وقتاً منتظمان کا اس جانب خیال و توجہ رجوع ہو کر یہ تکلیف رفع ہو جاوے ہلکوا مید قوی ہے کہ اس پر ضرورت توجہ ہوگی اور اصلاح غلطی ہو کر وضع تکلیف

حجاج ہوگی یہ مسافر خانہ ہندوستان کے حجاج مردوں اور عورتوں کا فرود گاہ ہے اور ان کے لوگوں کی آسائش و آرام کے لئے تعمیر ہوا ہے قیاساً معلوم ہوتا ہے کہ وقت بنائے اس عمارت کے شاید کوئی انجینئر صاحب ہندوستان کے سوا دوسرے ملکوں کے رہنے والے میر عمارت تھے جنکو عادات سے ہندوستانیوں کے مطابق نشست و اٹکی اور اذیت و طلاق اطلاع و خبر نہ تھی اسلئے پاخانہ و پیشاب کی جگہوں میں گلے آہنی ایسی بھلی ترکیب طریقہ سے اولاد بیوقوف لگا دے ہیں کہ غلاطت و غبت قہقری کے ذریعہ سے پر پرواز پیدا کیے تمام جسم پر پانی آتی ہے بعد رفع حاجت بلا غسل ادا سے نماز و طہارت جسم دشوار و ناممکن ہے اگر بچا سے مکملہ کے آہنی پمپ اوپر سے لیکر درجہ زیرین تک لگا دیا جاتا تو ممکن تھا کہ بول و برا آسانی سے جلد نیچے گر جاتا اور نیچے سے بذریعہ ہتر صاف ہوا کرتا ہتر کی درجہ بالا پر آمد و رفت اور چڑھنا صفائی کی ضرورت نہ ہوتی و لوگوں کو نجاست کی مصیبت نہ پڑتی اس مسافر خانہ کے سیر الیک و ڈونر مسافر خانہ بھی حجاج کے اوترنیکو اس شہر میں ہے کہ جسکو ذاب سکندریہ گیم والیہ بھوپال سے معرفت حاجی اسماعیل سیٹھ کے تعمیر کرایا تھا اسلئے اب وہ مسافر خانہ اسماعیل سیٹھ کے نام سے مشہور ہے یہ محلہ بھٹندی بازار میں متصل بائی کلا اسٹیشن کے واقع ہے اسکی بھی عمارت عالیشان پختہ و دھنزلہ ہے کوئی کرایہ حجاج سے یہاں بھی نہیں لیا جاتا مسافروں کو ہر طرح آرام ہے بازار محض قریب ہی لیکن البتہ جہاز کی گوڈی کو کسی قدر زیادہ فاصلہ ہے۔

الغرض بعد انتظام قیام و ضروریات کے کچھ اطمینان حاصل کر کے خیال آیا کہ وادین مسافر خانہ ملے شاید کوئی شناسا ملجائے کہ جسکے پاس گھڑی دو گھڑی اس دینی مسافرت میں دلچسپی ہو اس خیال سے دو چار مسافروں سے ملے بعد سلام علیکہ صاحب سلامت کے ایک نے دوسرے سے حالات پرسی کر کے شناسائی پیدا کی اس میں دن بسر ہوا رات آئی سیر کرکھانا کھا کر تھکے ماندے تو مجھے ہی جلد عافیت سے سو رہے ریل کی مسافرت میں ہر چند تکلیف نہ تھی مگر راہ کی تسکین ریل کی جنبش کب چین سے سوئے دیتی ہے

۱۰ سوال لکرم سائلہ عروذہ خجستہ

صلی اللہ علیہ وسلم بعد فراغ نماز صبح مسافر خانہ میں مسافروں کی جانب ہونے لگا تو پہلے جناب

مولوی محمد شریف صاحب کیل ساکن محلہ مہوہ باغ شہر غازی پور و جناب مولوی عبدالحی صاحب
 مدرسہ اول مدرسہ چشمہ رحمت غازی پور سے کہ یہ دونوں حضرات نیاز مند کے فرود گاہ سے ملے
 ہوئے دوسرے کمرے میں تشریف رکھتے تھے ملاقات ہوئی دونوں صاحب بہت باو فیع خلق
 غسار تھے بعد ازاں اسم سلام علیک ایک دوسرے کا مستفسر حال ہوا عند التذکرہ اوں سے معلوم ہوا
 کہ بالفعل اس شہر میں دو کمپنیوں کے جہاز ہیں کہ وہ حجاج و زائرین کو مکہ معظمہ و کربلائے معلیٰ لیجاتے
 آتے ہیں ایک کمپنی کا نام پرشیا اسٹیٹ نیویگیشن کمپنی ہے جسکے حاجی آغا عبدالحسین و
 حاجی آغا زین العابدین شیرازی ایجنٹ بمبئی ہیں اور جہدہ میں مسٹر ہنگلی صاحب اوں کے ایجنٹ
 ہیں جنکے اتادری۔ ناصرہ۔ حسینی۔ محمدی۔ کنگاٹر وغیرہ جہازین ہیں اور دوسرے حاجی قاسم سیٹھ
 سیٹھ ہیں جنکے (تنجور۔ اکبر۔ سجان۔) وغیرہ چند جہازین ہیں اور انکے ایجنٹ جہدہ میں
 مسٹر عبداللہ عرب ہیں۔ چنانچہ دوسے دونوں حضرات تنجور جہاز حاجی قاسم کا ٹکٹ خرید کر چلے
 ہیں اسوقت صرف اسی ایک جہاز کا ٹکٹ فروخت ہوتا ہے۔ اکثر حجاج خریداری میں غور
 ہیں اگر جلدی کی جاوے گی تو اوس جہاز کا ٹکٹ ملجاوے تو کیا تعجب ہو ورنہ بانتظار دوسرے
 جہاز کے زیادہ عرصہ تک بمبئی میں قیام کرنا ہوگا۔ اور یہ تنجور جہاز جلد بمبئی سے جہدہ کو جاوے گا
 یہ خبر فرحت اثر زبانی جناب ممدوح کے سرکسب ہدایت اوں کے فوراً قصد معتمد خریداری
 ٹکٹ کا اوس جہاز کے کیا عجلت کے ساتھ دوکان حاجی قاسم سیٹھ کا راستہ لیا ایک
 دلال مسیحی حاجی ڈانیاں سے بھی بچے صحن میں ملاقات ہوئی چونکہ واسطے جستجو خریداران
 ٹکٹ کے اوس ساؤخانہ میں آیا تھا (ایسے دلال مسافر خانہ میں اکثر موجود رہتے ہیں)
 وہ بھی ہمراہ ہوا بذریعہ اوسکے دوکان پر پہنچے وہاں خریداران ٹکٹ کا ایک ہجوم تھا حاجی
 محمد ابراہیم نامی گماشتہ کارخانہ بڑے بھاری تن و توش کا آدمی بوجہ ہجوم کے خطا طبع ہوا
 ہمارے دلال صاحب کی بھی چشمک ہو گئی میری خواہش اس ٹکٹ نہٹ کلاٹر ہے کہ کہن کی
 اور چار چھتری کی اور نو ٹکٹ یعنی ڈسک کی تھی۔ اس استدعا کو گماشتہ صاحب نے مسموع
 فرما کر سپردا جواب عنایت فرمایا کہ چھتری و نو ٹکٹ کا ٹکٹ ملنا ممکن ہے تیرے نہٹ کلاٹر
 کے کمرہ کا ٹکٹ باقی نہیں ہے سب فروخت ہو گیا ہے اس خبر و خشت اثر کے سننے سے اور اوسکے

اس قول کو سچ سمجھ کر کمال درجہ کی مایوسی ہوئی کہ شرح اس کی صفحہ قرطاس سے باہر ہے کیونکہ عورتوں کے آرام کے خیال سے فنٹ کلاس کی کہیں یعنی کو بھڑی خاص کی ضرورت زیادہ تر مد نظر تھی اسی حالت مایوسی میں یہ خیال گذرا کہ دیکھئے اب کون جہاز ملے اور کب کھلے مجبوراً قصہ اوٹھنے کا کیا کہ دلال صاحب ہاتھوں کے اشارہ سے مجھ کو تھوڑے فاصلہ پر علیحدہ لیجا کر فرمانے لگے کہ ہم آپ کے یہی خواہ ہیں ہکوٹڑا افسوس ہے کہ آپ کو ٹکٹ نہیں ملتا ہے اس لئے ہمنے ایک تدبیر مناسب یہ سوچی ہے بشرطیکہ آپ منظور فرمائے تو ٹکٹ اس تنجور کا آپ کو مل سکتا ہے اور آپ جلد جاسکتے ہیں وہ یہ ہے کہ فنٹ کلاس کا ٹکٹ ایک تنور روپے سے ایک سو پچیس روپے تک فروخت ہو گیا ہے اگر آپ فی ٹکٹ ایک سو پچاس روپے کے حساب سے دینا قبول کیجئے تو ایسی حالت میں ہم کو شش کرین تاکہ آپ کو ٹکٹ دستیاب ہو اس بیان سے دلال صاحب کے خیال ہوا کہ ضرور اس میں حضرت سلامت کی کارروائی چھپیدہ ہی یہ دلائی کہ فقرہ ہے نیش حقرب نہ از پے کین ست بد مقتضای طبیعتش این ست بد اب ذرا ہوش ہو اس شخص کو ملے ہوئے اور ٹکٹ ملنے کی امید ہوئی اصل مطلب سمجھ میں آگیا اس وقت اس کی نیش نے خیال سے خاموش بے نیل مرام اپنے قیام گاہ پر واپس آکر ان سب حالات کا مفصل بیان جباہلوی عبدالحی صاحب سے کیا جناب مدوح نے فرمایا کہ یہ سب فقرہ بدولت درمیانی ذات مبارک دلائل و اثبات خوشخصال کے و پیش ہوا ورنہ کل اول درجہ کا ٹکٹ انہی روپے تک ہمارے سامنے لوگوں نے خرید کیا تھا بہر کیف آخر وقت بلا دلال چلنا چاہئے یہ مشورہ قائم ہو کر بوقت معہودہ ہلوگ مع جناب مولوی صاحب مدوح حاجی قاسم سیٹھی کی دکان پر گئے اس وقت گماشتہ حاجی محمد ابراہیم سے باطنیان کی ملاقات ہوئی ہجوم نہیں تھا مگر دلال صاحب سایہ کے مثال فرمان ہو جو دھے (اس پیشہ کے لوگ بیٹی میں بہت ہیں مالکان جہاز کی دکان کے ارد گرد صد ہا موجود رہتے ہیں مسافر خانوں میں جہان جہان حجاج اترتے ہیں وہاں بھی سچ سچ ہیں اونکی دلالی موجب سخت جاکا حجاج و مسافران ہے پانچ روپے سیکڑہ اٹکا بندھا ٹکا ذمہ دکاندار ہی) الغرض گماشتہ دکان سے بعد روکو کد بسیار منت و سماجت بیشمار دو کہین نمبر ماہرہ و نمبر تیرہ دس آدمیوں کے لئے بحساب فی ٹکٹ ایک سو نو روپے اور سیلون کا بحساب فی ٹکٹ چھتر روپے چھتری کا بحساب فی ٹکٹ پتہا لیس روپے

تو تک کا بحساب فی ٹکٹ تیس سٹل روپے کے طے و قرار پایا مبلغ ایک ہزار روپے کا نوٹ
 اس وقت فوراً بطور بیعہ حوالہ گماشتہ مذکور کر کے رسید حاصل کیا اب اپنے قیام گاہ پر باہر
 واپس آئے خریداری ٹکٹ کی جانب سے بفضلہ تعالیٰ تردد دفع ہوا بفری حاصل ہوئی اشتیاق
 راہ میں جناب مولوی صاحب کا شکریہ ادا کیا کہ صرف انکی توجہ خاص سے یہ مرحلہ طے ہوا زیادہ خوشی
 یہ تھی کہ جہاز کا ساتھ ہوا یا ہم گپ شب بستی کا سامان نظر آیا (خوشا وقت کہ ایسے
 بزرگوں کی صحبت با اثر کا اتفاق بہم پہنچا) شب کو مشورہ ہوا کہ کل صبح چلکر جہاز کو
 بھی دیکھ لیں

۱۱۔ سوال المکرم ۱۳۱۰ روز جمعہ

علی الصباح بعد فراغ ضروریات و نماز صبح تنجور جہاز کے دیکھنے کے قصد سے پوری بندر کی
 گودھی کی راہ لی گودھی کو اندر اس وقت بہت جہاز انگریزی میل مسافروں کے کھڑے تھے ان سب
 کو دیکھتے بھالتے تنجور کے پاس پہنچے اسکے اوپر گئے اور کل درجن کین سیلون - دوسرے چتری
 ٹوٹک کا خوب مشاہدہ کیا فٹ کلاس کا کمرہ یعنی کین سین دینا نو سی زمانہ کی بنی ہوئی شکستہ حال
 شیٹ یعنی ٹوٹے ناہموار تختے تھے جسپر گدی یا بچھاؤن بالکل نداداؤن ٹوٹے ہوئے تختوں پر
 مسافروں کو اپنا خاص بچھاؤن یا گدہ دینے کی ضرورت سیلون یہ کوئی خاص مسافروں کی جگہ نہیں تھی
 یہ نام نہادی زر کشی کے لئے ہندوستانیوں کے دلکی شکنیں کو سیلون سے نازد کیا ہی یہ وہ جگہ ہے
 جو کہ فٹ کلاس کی کوٹھریوں یعنی کین کو پیش دروازہ بطور صحن کر ہی اس جگہ میں میز و گریبان لگی رہی
 ہیں کہ جسپر فٹ کلاس کے مسافران بٹھیکر آپس میں گپ شب کرتے اور کھانا کھاؤتے ہیں گویا ڈرائنگ روم
 آج کل کو مسافروں کے بھر نیکے لئے بطور صحن خالی کر دیا تھا میز و کرسی سب یکدم غائب پشت بزرگوں کا
 سامان تھا دوسرے کمرہ بھی اسی حالت سو خالی خلاصہ یہ کہ سو حاصل نام درجہ فٹ اور سیلون و دیگر
 کے راحت کا سامان کچھ نظر نہ آیا البتہ قید و نفس کا ملنا نصیب تھا فٹ کلاس سیلون اور چتری کے
 حصہ نام مسافروں کو صرف جہاز پر ایک ہی جانب کی کوٹھریوں کے درمیان دوسری اوسیکے مقابل بائیں جانب کی
 کوٹھریوں کے درمیان تھیں جسکو بنظر مزید انتظام ایک عورتوں کے لئے اور دوسری مردوں کے لئے مخصوص
 کر دیا تھا تو تک کے مسافروں کو واسطے بھی جہاز کی قلت صرف ایک جگہ دو بائیں خانے کا ایک مقام تھا

حالانکہ یہ جہاز بہت بڑا ہوا بارہ سو مسافروں کو لیتا ہے اتنے مسافروں کے لئے اس مقدار قلیل کی جا چھوڑنا
 غایت درجہ مستخیر تھا لیکن اسکی اصلاح کون کرتا ہے یہ سب حالات جہاز دیکھ کر کسی قدر تکلیف کی
 تشویش پیدا ہوئی مگر چارہ کیا تھا اپنا نام ایک کافہ پر لکھ کر کہیں نمبر بارہ و نمبر تیرہ کے دروازے پر
 چسپان کر دیا اور دونوں کو ٹھہرون کے دروازوں کی ناپ پر وہ کے لئے کر لیا گیا کیونکہ کو ٹھہرون کے
 درون کے پرے بھی تھے صرف کوٹھنے کے اوپر کے بند رکھنے سے شدت گرمی جس کا سامان تھا
 ملازمان جہاز سے معلوم ہوا کہ چارون کے بعد جہاز یہاں سے روانہ ہو گا ہر چند حالت موجودہ جہاز سے
 گونہ دلگیری تھی لیکن اس خبر سے البتہ مسرت ہوئی اور خوشی تھی تو یہ تھی کہ جلد روانہ منزل مقصود
 ہونگے وہاں سے اپنے قیام گاہ کو واپس آئے بعد نماز جمعہ ایک نفس گھنٹی بجاتا ہوا داخل
 مسافر خانہ ہوا اور سو بہ اشتہار دیا کہ تجوہ جہاز ہاں شوال روز منگل کو چترہ شریف روانہ ہو گا جن
 مسافروں کو ٹکٹ خرید کر نا ہو جلد جا کر خرید کر لین ورنہ پھر دست تا سفت ملینگے یہ خبر بوقت اثر سنگر
 تمام مسافر خانہ میں ہل چل مچ گئی ہر فرد بشر اپنی اپنی فکر میں مبتلا ہوا کوئی سامان و اسباب ضروری
 کی تدبیر کرنے لگا کوئی خریداری ٹکٹ کے دھن میں بڑا بعض بیفکسے گھنٹی والے کے چھپے چڑ گئے
 کوئی تو اسکو جھوٹا لالچی خطاب دینا کوئی قسم کھانے کی فرمائش کیا سب اسکا یہ کہ مالکان جہاز
 اکثر بنظر جلد بکنے ٹکٹ اور کبھی مجبور بنظر اطمینان و تسکین حجاج کے جبکہ وہ ٹکٹ خرید لیا کرتے ہیں اور
 حقیقتاً روانگی جہاز میں توقف ہوتا ہے تو دو چار روز کے بعد غلط اشتہار ایک فرمینی تاریخ مقرر کر کے
 دہریا کرتے ہیں یہ عادات و چال مالکان جہاز کی عموماً جلاج و مسافروں میں مشہور و تجربہ سے معلوم ہے
 اس سبب اکثر آدمیوں کو اس اشتہار کی راستی کا مطلق اعتبار نہ تھا بچارہ گھنٹی والا مسافروں
 سوال و جواب سے سخت حیران تھا جب تک مسافر خانہ میں رہا اسکا حقیق میں دم تھا اب خریدار
 ٹکٹ کا حاجی قاسم کی دکان پر پھر مار ہوا فٹ سیلون و بوسہ کے ٹکٹ تو کچھ فروخت کو باقی نہ تھی
 صرف پتھری و ٹوٹکس میں جانور وکی طرح ہر دم بھر دینے کا موقع حاصل تھا مالک جہاز کا مزاج
 آسمان پر خریداران غریب فران بر سر راہ زمین پر بعد المشرقیں کا فاصلہ کہ کب سبکی بات نہ تھا
 بھلا کیونکر لے اس تیز سوچے پیمانہ وہ بے پروا میں سودائی وہ سنگین دل میں دیوانہ ہوا اسکی ہنر خواہ
 مصرعہ زنج بالا کن کہ ارزائی ہنوز نہ حاجتمند وکی حاجت اور اسکی بے پروائی کی عادت

ایک غیب سما تھا شروانی تک چھتری کے پچاس دس ٹھہروپے کو نو تک کے ٹکٹ کی نوٹ
بہو سچی مجبوراً بہت مسافروں نے خرید بھی کیا۔

۴۰ سوال انگلستان کا سفر روز شنبہ

آج شنبہ الصبح بظفر غریباری غلہ و دیگر اشبا سے ضروری زاد راہ کی شیفقی سید زرا حسین صاحب
کو مع خیدلان خان کے تقیناتہ کیا۔ نو بجے دن کے قریب یہ محلہ شاہ نامی س ملاقات ہوئی (وہ محکمہ پورٹ کرا
آف پلگرس کے) ملازم ہیں حفاظت حجاج اور ان کی اموال کیلئے مسافر خانوں میں ان کی تعیناتی و بعد
سلام علیک انھوں نے مجھ سے کہا کہ پاس پورٹ جو آپ ضلع سے اپنے ہمراہ لائے ہیں اس کو محکمہ پورٹ کرا
پلگرس میں لیا کر رجسٹری لرائے گا و ٹکٹ جہاز کا نمبر رجسٹر میں اس محکمہ کے لکھوائے۔ اس ہدایت سے
ان کی فوراً دکان جاتی قاسم سیٹھ کی بظفر حصول ٹکٹ راہ لی قیمت ٹکٹ سیاف کی کر کے ٹکٹ حاصل کیا چونکہ یہ
قریب تھا اسلئے قاسم گاہ پر آکر بعد فراغ اکل شرب و نماز ظہر محکمہ پورٹ کرا کا صدر کیا یہ آفس مسافر خانے
اسی قدر فاصلہ بعد پر مسافر خانہ آجیل سیٹھ کے قریب واقع ہے داروغہ مسافر خانہ کی توسل سے ایک فیسٹ
گاڑی دو روپے کر ایہ پر چھتری اوپر سوار ہو کر چلے اُس آفس کے پورٹ کرا جناب آغا مرزا محمد علی بیگ صاحب
ہیں اور یہ محکمہ مکشرف پلگرس کے زیر نگرانی ہے آغا صاحب موصوف توجوان خلیق شریف نواز لائق شخص ہیں
ملاقات ہونے کے ساتھ ہی نہایت اخلاق سے ملے بنے ایک چٹھی بھی ان کو ملاحظہ میں دیا (جس کو چلتے
وقت جناب مسٹر ہوکنسن صاحب پلگرس و محسٹریٹ پٹنہ نے براہ فرید مہربانی عطا فرمائی تھی جس کا مضمون یہ
تھا (پٹنہ بانکی پور ۱۲ اپریل ۱۹۱۴ء) ہم اس کو تصدیق کرتے ہیں کہ حامل نامہ اناطر یعنی شریف واقع ممالک
مشرقی ضلع پٹنہ کے ہیں ان کا نام مولوی فضل رب ہی چونکہ یہ ایک پنڈت افسر برٹش گورنمنٹ کے ہیں
ہم امید کرتے ہیں کل سبک افسران سے آمد و رفت کہ میں جس قسم کی مدد امداد کی ان کو حاجت ہو گی
میلنگ ان کے ساتھ جو بیس آدمی ہیں) اس چٹھی کے ملاحظہ سے ان کی توجہ خاص ہو جس پر مندرجہ ہو گا
ضلع سے جو پاس پورٹ لیا گیا تھا اُس میں کچھ غلطی ملاحظہ کر کے فوراً جدید پاسپورٹ کے لکھنے کا اپنے
کلرک کو حکم دیا جلد جلد جو بیس پاسپورٹ نام تمام ہر شخص کے لئے علیحدہ علیحدہ دو ورق یعنی اصل مع
مشتمل بلا خرچ کے طیارہ ہو گئے ان سب کا رد ایجن میں دو گھنٹہ سے زیادہ عرصہ نہ لگا ٹکٹ جہاز کا
بھی کچھ پٹنہ میں درج کیا گیا اور پاسپورٹ کے اوپر بھی ٹکٹ جہاز کا نمبر لکھ دیا گیا ان کے اخلاق اور آدمیت کے

شہر بھائی کی شیفقی

مشکور ہوئے ان سب امورات ضروری فراغت حاصل کر کے رخصت چاہی چلتے وقت مزید خلق سے بھی
وعدہ کیا کہ انشاء اللہ قلعے وقت روانگی جہاز آپ اور کپتان جہاز سے شناسائی و تعارف کر دیا جائیگا
جس سے جہاز پر تکلیف نہ ہوگی غرض دہانے واپسی کے وقت سراسری طور پر شہر کی سیر کرتے ہوئے
قیامگاہ کو پہونچے۔

۱۳۔ شوال المکرم ۱۳۱۵ھ روز یکشنبہ

بعد طلوع تیز اعظم چونکہ امورات خانگی سے اطمینان نہ بھری تھی اسلئے مطرف سیر شہر بمبئی ہوئے۔
بعض ضروری چیزیں بھی خرید کی گئیں اکثر مقامات اس شہر کے دیکھے (محلہ قلعہ اور اسکے نواح کی فضا
کو دیکھا اس سراسری گشت میں ظاہر ہوا کہ یہ شہر بمبئی ایک بڑا شہر اور بڑا بھاری بندرگاہ ٹیپو تجارت
کی منڈی ہے اس شہر میں بڑے بڑے ملک التجار ہیں) غمازین دکاش یہاں کی عموماً بچتہ ہر ایک
دو منزلہ و سکہ منزلہ بلکہ بعض بعض چھ منزل کی دیکھنے میں آئیں دروازہ ہر درجن میں ہواداری کے
خیال سے بہت زیادہ دے جاتے ہیں عمارات خوش قطع و خوش نما ہیں تھوڑی سی جگہ میں زیادہ مطرف
و استعمال و گنجائش کی بنائی جاتی ہیں سرکاری آفس و عمارتیں و پارسیوں کی دوکانیں غایت تکلف سے
آراستہ و پیراستہ ہیں شہر سے صفائی عمارت کہ در تماشا نش و دیدہ باز گرد نگاہ از دیوارہ و
مساجد کثرت سے ہیں اکثر مسجدیں مستحکم خوشنما خوش قطع و منزلہ ہیں صحن میں مسجدوں کے بڑی بڑی
چوڑی پانی سے لبریز ہیں جس سے وضو کرنے کی بہت عافیت ہے بعض مسجدوں میں توار سے چھوٹے
ہیں مسلمانان اس شہر کے پابند نماز دیکھے جاتے ہیں پنجوقتہ نماز میں بڑی بھاری جماعت ہر محلہ کی
مسجدوں میں دیکھی جاتی ہیں۔ آبادی یہاں کی گنجان ہے مگر کون پر کثرت سے گاڑی طرح جو جاری ہیں
سے یہ بہت زیادہ آمد و رفت ہے اسلئے فٹن گاڑی اور پہلی کاکریہ باعتبار کثرت آبادی
لوگوں کا شرمیو۔ چھوٹی (پہلی گاڑی) یہ کہ ہم یہاں بہت ہیں وہ البتہ پردہ دعوں کو
خلایق ارزان ہے چھوٹی۔ اس کے پیل کی جوڑیاں جوئی براتی ہیں وہ سب بہت تیز قدم کوڑ
کی سواری کے لائق ہیں چھوٹے۔ بار برداری کی گاڑیاں عموماً بہت مضبوط و خوش وضع
برق دم ہیں چھوٹے جسکو (سگ کہتے ہیں) یہی ادا جاتا ہے پیشہ و مزدورین زیادہ تر
خوبصورت ہیں اسباب حفاظت اوپر رہتا ہے اور زیادہ۔ جہاں جبر سر پر لجاتی ہیں بڑی
قلینک کام کرتی ہیں ہر ایک عورت مزدورین میں ڈیرہ من کا جو جہاں جبر سر پر لجاتی ہیں بڑی

جفاکش و مضبوط ہیں مزدوری محض قلیل ہے تعداد مزدوری فاصلہ پر موقوف ہے ساریاں مرد و عورت کی تنگی کی وجہ سے
 پر پہنٹی ہیں و لایمی مال اور شہر و شہسہ یہاں ارزان و کفایت ہے غلہ کا نرخ کچھ زیادہ ہے بازار میں وزن
 کا مختلف طور ہے۔ انگریزی وزن کے اسوا رطل و پونڈ کا بھی رواج ہے۔ غلہ جات و میوہ جات و اشیاء
 مشرقیات کے اوزان کو باٹ علیحدہ علیحدہ متفرق و مختلف سکون میں ہی بہہ چندا قسم کے اوزان کا رواج
 اس شہر عظیم الشان میں بالکل باعث قریب اور موجب زحمت ہے بازاری پر دو فالوگ اون باٹون کو سیر کر کے
 بولتے اور نو واردین میں سافرین بوجہ نادانیت و لاعلمی مغالطہ و دھوکھ میں پڑ جاتے ہیں۔ چائے کی
 دکانیں پاریس و کربہاں زیادہ ہیں مسلمانوں کے ہوٹل بھی جا بجا ہیں ہر قسم کے کھانے مسلمان پلاؤ۔
 قلیہ۔ قورہ۔ پراٹھ۔ کتاب۔ روٹی۔ خشک۔ دال چٹنی۔ اجارہ وغیرہ ہر وقت طیار ملتے ہیں۔ فریاشی
 کھانگی چیزیں منتھان ہوٹل آنا فانا میں طیار کر دیتے ہیں۔ ہر فرقے و مذہب کے آدمی یہاں موجود
 ہیں ہر شے کے تاجر الگ الگ ہیں۔ باغیچہ اس شہر کے خوشحال تجارت پیشہ زیادہ ہیں۔ پاریسی قوم
 کے تاجر اور زمین لوگ زیادہ خوشحال ہیں۔ رانی باغ ایک مختصر سیر و تماشے کی جگہ یہاں جو جسکے شامل
 عجائب خانہ زندے اور مردے جانور و نکاسے ہر قسم کے جانور چند پرندہ اس عجائب خانہ میں ہیں
 اور باغ کے اندر جا بجا سڑکوں پر بچ و کرسیاں آہنی گچی ہوئی ہیں جس پر سیر کرنے والے تھکا کر عافیت حاصل کرتے
 ہیں اور ایک بھاری فوارہ دروازے کے سامنے شام کو آب افشانی کرتا ہے چاروں سمت سبزہ زار ہو گیا
 تراوٹ د لکے فرحت کا سامان ہے اس باغ کے صدر بھاگتے متصل ٹریچو و کمپنی کا ایک بڑا بھاری صبل
 و کا خانہ ہے جس میں ہر قوم کی قیمتی صد ہا گھوڑوں کی جوڑیاں ترتیب و قرینہ سے رہتی ہیں و محلہ قلعہ میں
 سرکاری عمارتیں و دفتر و حکاموں کے قیام کی کوٹھیاں مکانات و عمارات عالی شان ہیں اور پارسیوں کی
 دکانیں اس محلے میں بھاری بھاری ہیں ہر گھوٹوں سے یہ محلہ بہت خوشنما اور صاف ہے میدان اسکا
 سیرگاہ خاص و عام تفریح کا مقام ہے شام کا مجمع دلفریب کا سماں قابل دید ہے۔ ہر جانب برقی روشنی کثرت
 سے ہوتی ہے۔ انگریزی باجے دلفریب دلکش بنیتے ہیں انگلش پارسی لیڈیاں ہوا خوری کے لئے وہاں
 کثرت سے جمع رہتی ہیں کوئی سوار کوئی پیدل ہوا خوری میں مصروف ہیں شہر ہر کوچہ اشرف گل خانہ
 نور دہ تو کوئی گلستان شدہ کوچہ گرد۔ مینو سیلیٹی کا انتظام صفائی و روشنی کا سامان بہت
 اچھا ہے۔ و کوٹہ پر مفسس اسٹیشن کے متصل مینو سیلیٹی آفس کی ایک عمارت وسیع و فصیح جو مینو سیلیٹی

نہایت خوبصورت و خوشتماطیاریہو رہی تھی کہ وہ قابل دیدہر سنگین تپلیونکو پریون کی شکل میں غایت خوش ادائی کے ساتھ بکامینارونیا ایک تماشا گاہ عالم بنایا ہے

۱۴ شوال المکرم ۱۲۸۵ھ مطابق یکم ماہ می ۱۳۰۵ء روز دوشنبہ

آج کادن شیر تماشاے میں گذرا (مارکٹ) بازار کی خوب سیر کی چند ضروری چیزیں از قسم میوہ جتا کیکہ۔ آبنہ۔ لیمون کاغذی کیٹولہ۔ آنا رستیب وغیرہ خرید کئے۔ اوس مارکٹ میں اکثر کاربان میوہ جتا غیر موسم کیتے نظر آئے علی الخصوص کیکہ جنہا فاسام کا بکتا ہوا وہاں دیکھائی دیا واقعی امر یہ ہے کہ بنگالہ دیہات سے عمدہ قسم کا کیکہ وہاں ملتا ہے علاوہ اُنکے چند ظروف پٹن از قسم سلیفی وغیرہ جنگی ضرورت اشد شغف و جہاز کی سواری میں لاحق ہوتی ہیں خریدین بعد دوپہر کے ایک گھنٹی والا مسافر خانہ میں آکر اشتہار دیکھا کہ تنجو ر جہاز کل ۱۵ شوال کو جدہ روانہ ہوگا مسافران عازم بیت اللہ کو مناسب ہے کہ علی الصبح جہاز پر سوار ہو جاویں اس اشتہار سے مسافروں میں دوبارہ ہل چل مچی گھنٹی والے نے قسمید اس اشتہار کی صداقت سے یقین دلایا اب تو کوئی بستر باندہ رہا ہے کوئی اسباب بنگالہ کوئی مزدور قلی چھکڑہ کا فکر کرتا ہے غرض ہر شخص اپنی اپنی فکر میں مبتلا تھا ہر شخص یہہ چاہتا ہے کہ وقت معینہ سے پہلے جہاز پر پہنچے تاکہ سوار ہو لین ہلگوں نے یہ خیال کیا کہ کل مسافروں کو جمع کثیر انبوه خلافت کی ہمراہ ستورا توں کا سوار کرنا وقت سے خالی نہیں ہے کوئی تدبیر معقول ایسی ہونی چاہئے کہ جس سے سہولیت ہو اس خیال سے شفقی سید محمد علی شاہ محافظ مسافر خانہ سے مشورہ کیا کہ آؤ میں یہی تدبیر کروں کہ عورتیں آسانی سے سہولت جہاز پر سوار ہو جاویں انھوں نے یہ راہ دی کہ گیارہ بجے شکرہ خاں اہل سربا عورتیں جہاز پر بھیج دی جائیں کہ بلا تردد و تکلیف سوار ہو کر آرام مطمئن ہو کر یہ یحییٰ ہر چند دروازہ کو ڈھکی کلا سوتھلنا وقت طلبہ ہر مگر میں بنا ایک سپاہی ہمراہ کر دوں گا حسب ضرورت آؤنگی گیارہ بجے شب کو نقش سواری کیلئے منگو کر کل مستور آؤنگو برادرم حاجی فضل الرحمن سلمندان کو جمع مانیں روانہ کر دیا بیچارے محمد علی شاہ نے بھی حسب وعدہ اپنی ایک غلام دی ہل ہی کو دی سواری کی گاڑی جیسے گھوڑی کے چھانٹ پر پہنچی پاسا ان چھانٹ کو جو بہت شکر و بھانٹ کھولنے سے عذر کیا عرض مبلغ دو روپے انعام کے ٹھہرے جب انھوں نے دروازہ کھولا اور اجازت جانکی دی چھانٹ سے چھلکے جہاز کے پاس سوار ہو چکے اب جہاز کے خلائقوں میں ملازموں کی خوشامدی حاجت ہوئی باروی لوگ بھی بالنگاہ رضا مند ہو گئے عورتیں غایت سے جہاز پر سوار ہو کر اپنے کمرے ملا و ملا میں بستر لگایا مگر اوس شب کو اس شدت کی گرمی اوس کہیں کی کوٹھریوں میں تھی کہ قعود بالند العظمت لندہ چند ہمتی چلے ہمراہ تھے مگر کچھ سود مند نہ ہوئے۔

اسلئے سخت تکلیف عورتوں کو رہی مطلق کسی کو نیند نہ آئی بعض کو جس دم اور غشی کی نوبت پہنچی۔
گوڑی نام ایک بختہ پلیٹ فارم یعنی چوترہ کا ہے جو کہ سمندر کے کنارہ بنایا گیا ہے اور اس میں
سمندر کا پانی مثل نہر کے لایا ہے کہ جہاں جہاز بلا تکلف آکر بختہ پلیٹ فارم سے سٹ کر کھڑا ہوتا ہے
جس سے جہاز پر چڑھنے اور اترنے کی بڑی آسانی ہے اسلئے جہاز جب تک گوڑی میں رہتا ہے خیال
اسکے کہ گوڑی کا پانی خراب و میلانہو جہاز کا پمپ دیا خانہ کا مکروہ وغیرہ سب بند رہتا ہے اسوجہ سے
بول و براز حاجت انسانی کی بھی نہایت دقت پیش ہوتی ہے چونکہ اسکا تجربہ پہلے سے نہ تھا اسلئے
اس تکلیف کا بھی سخت سامنا ہوا کہ ہم تجربہ حاصل ہوا کہ جہاز پر قبل از وقت معینہ سوار ہونا موجب
راحت نہیں ہے بلکہ سراسر باعث اذیت و تکلیف ہے ہر چند گوڑی کے پلیٹ فارم کے پاس کچھ قلعہ پر
ایک (مجموعہ) لیس) عام پانخانہ بختہ سنگین بنا ہوا ہے جس میں عند الحاجت مسافر و فکروان جاکر
رفع حاجت کی اجازت ہو صفائی کو اس کے ہنرموجود حاضر رہتا ہے مگر وہ شریف عورتوں کے
لئے محض غیر مناسب و ہیمنع ہے۔

۵۔ ایشوال المکرم ۱۳۱۷ھ روز شنبہ

۲ بجے شب دلال و مزدوروں نے غل بچانا شروع کیا کہ چلو چلو جہاز پر جلد سوار ہو جاؤ آج بخیر حجاز
عرب کے روانہ ہوگا اس مژدہ جاننے والے اسنے ہی لوگوں نے طیاری چلنے کی شروع کی۔ بوجہ قریب ہونے بندر گاہ کے مسافروں
پا پیادہ چل کھڑے ہوئے ہملوک بھی بعد ادا نماز صبح مع جملہ عمر ایسا نے ملازمان اسباب کو چھکڑوں اور قلیوں پر
بار کر کے تو کھٹ علی اللہ داروغہ مسافر خانہ سے رخصت ہوئے۔ اسلئے کہ قریب مسافروں کا ہجوم تھا ہر شخص جہاز
پر جگہ کے خیال سے پلا پڑتا تھا نفسی نفسی کا سا عالم ہو رہا تھا ہملوک ملازموں نے بھی چھکڑوں سے اسباب اوتار کر
قلیوں کی مدد سے بدقت دشواری جہاز پر چڑھا دیا بلکہ جہاں تہاں منتشر پھینکے یادو چھکڑے گاڑی اور
اوش قلیوں کی سیلغ آٹھ روپے مزدوری و اجرت دی گئی۔ ایک بڑا پیہ چوبی قیمتی سیلغ چار روپے کا واسطے رکھنے اب
شیرین کو خرید کر لیا تھا۔ اس میں بہشتی یعنی رقصا کے ذریعہ سے باجوت سیلغ دور روپے و باہتمام شفیق سید احمد
سلیم کے آب شیرین بھر کر قفل لگا دیا گیا۔ مسافروں کی آمد اس کے اسباب کی کثرت قریباً تین بجے دن تک رہی۔ امیون
کی کثرت جگہ کی قلت تھی میرے پاس سو اودو کپن فٹ کلاس کے چار ٹکٹ چھتری کو تھے جس کے ذریعہ سے برادر
عزیز دم حاجی فضل الرحمن سلمہ الممنان نے ایک معقول ہوادار جگہ چھتری پر کنارہ دکھلے شب ہی کو اندازاً

روانہ حجاز

دس فیٹ کی لابی دری بچھا کر چھوڑ دیا تھا تاکہ دوسرے لوگ اس جگہ کا قبضہ طوفان بے تمیزی کے وقت نہ کر سکیں۔
 یہ جگہ فی الواقع فٹ سیلون سے بدرجہا بہتر و سوادار تھی تفریح کا مقام تھا ساٹ بجنے کے بعد خلاصیان
 و ملازمان جہاز نے کل مسافر و نگو جہاز سے بچے گوڈی کے پلیٹ فارم پر اور تر جانیکا حکم سنایا ہر شخص اسباب
 و جگہ کی فکر میں مبتلا ایک حشرات عظیم برپا تھا ایک مسافر دوسرے مسافر کے اسباب پر اپنا بیستر زبردستی جاتا
 اور ڈالے جاتا تھا ہر شخص سے دنگہ مٹی کا سامنا تھا خلاصیوں کے حکم کو اس استغراق میں کون
 خیال کرنا ہو آخر خلاصیوں نے بھی دست و گریبان اختیار کی (این گریبان گرفت و آن دامن) کا معاملہ
 ہوا زبردستی لوگ جہاز سے بنظر شام و معائنہ ڈاکٹر کے نیچے اوتارے گئے صرف عورات پردہ نشین جو کہ
 اول درجہ کے کبزن یعنی کوٹھڑیوں میں بھینچے براہ مزید عنایت جہاز پر چھوڑ دی گئیں اون کی طفیل سے محدود
 چند اشخاص متعلقین اون کے جہاز پر سوال جواب ڈاکٹر کے خیال سے رہنے پائے اب جہاز سے اتر کر بچار
 حملہ مسافر ایک حالت بیکسی بے بسی میں گوڈی کے پلیٹ فارم پر میدان حشر کی طرح دھوپ میں زیر بالہکتا ہوا
 گرم پتھر سر پر آفتاب تابان کا جز غایت تکلیف کے ساتھ کھڑے کئے گئے سایہ کا کوئی سامان و سہارا نہ تھا
 البتہ آسمان کا سایہ ان سر پر تھا خدا دراز کرے عمر چرخ نیلی کی بیکسیوں کی سر دنگاہ شامیانہ ہے
 ایسی مصیبت کی حالت میں بعد انتظار سخت بموجب مضمون الا انتظار است اللہ قرب نو بجے
 حاجی قاسم سیٹھ مالک جہاز و کپتان جہاز و بڑے ڈاکٹر صاحب مرزا محمد علی میک صاحب
 پروٹیکٹر مع سیر محمد علی شاہ ملازم محکمہ حفظان صحت مسافر و نگو جہاز و معائنہ کی غرض سے تشریف لائے
 اولاً جہاز پر جو لوگ تھے اون کا معائنہ و ملاحظہ ہوا ان کے پاس پورٹ و ٹکٹ کو دیکھا اور شمار کیا سارے حملوں
 بہاری اور بنگالیوں کی عورتیں جو کوٹھڑیوں میں بھینچے باوجود موسمی سخت گرمی کے نہایت مصیبت میں
 مبتلا تھیں ہوا کی گزریٹھرنے نہ تھی تاہم لحاظ پردہ داری برقعہ پہنکر اور اپنے سارے جسم کو برقعہ
 میں لپیٹ کر بیٹھ رہیں وقت معائنہ ڈاکٹر صاحب اپنا ہاتھ برقعہ سے باہر نہ کیا کہ ڈاکٹر صاحب
 نبض دیکھ سکتے ہر چند اصرار کیا گیا اون جو رتوں نے ایک سنا اپنا خیال نہ بدلا جس وجہ سے ڈاکٹر صاحب
 کب قدر چین چین بھی ہو گا اس کی پردہ لوق نہ ہوئی ڈاکٹر صاحب بھی بہت شریف مزاج عمدہ
 شخص تھے اس کی باز پرس و سختی نفراشی دوسرے کاموں میں مشغول ہو گئے حملوں کو گمان ہوا کہ شاید
 جناب ڈاکٹر صاحب اخوش ہو کر کوئی سخت حکم نہ صادر کر دیں مگر غیر گزشتہ کا معاملہ ہوا شاید

مرزا محمد علی بیگ صاحب بہاری دہلی کی عورتوں کے خیالات کو معقول طریقہ سے بذریعہ کلمات لٹری آئینہ
 ڈاکٹر صاحب کو نمائش کر کے رفع خیال فرمایا کیونکہ اسی بار میں کچھ گفتگو دونو آدمیوں میں دیر تک ہوئی
 رہی جس کو ہم لوگ بوجہ فاصلہ دوری کے اچھی طرح نہ سن سکے اب اون عورتوں کے معائنہ و جانچ
 و شمار کے بعد حکم دیا گیا کہ ہر سافر اپنا اپنا پاس پورٹ و گٹ اپنے ہاتھ میں لیکر یکے بعد دیگرے آوے
 خود ڈاکٹر صاحب و پروفیسر صاحب و کپتان جہاد و حاجی قاسم سیٹھ ہم سب لوگ زینہ جہاز کے متصل
 کرسیاں بچھا کر بیٹھے اور عام معائنہ و شمار شروع ہوا سیڑھی پر نظر نہ ہونے بلکہ اور حجوم کے کانسٹیبل
 و سپاہیانہ تعینات و کھڑے ہوئے مسافر و ناکا ایک مختصر سے تین فیٹ چوتھے تختہ پر قدم رکھ کر جہاز پر
 جانا شروع ہوا آگے رخ معائنہ پاس پورٹ و گٹ کا جانچ ہو رہا تھا اس طرف دھوپ و گرمی کی تکلیف سے
 ہر شخص کی خواہش کہ سب سے پہلے میں ہی جہاز پر چلا جاؤں تاکہ سایہ نصیب ہو راہ تنگ حجوم زیادہ خدا کی تیار
 اسوقت کی حالت ہرگز قابل غرض نہیں پلیٹ فارم کی گرمی دھوپ کی تکلیف سے لوگ کبھی اُسے ہوئے
 خط پریشان حال چہرہ سرخ بدن پسینہ سے ترائے ایک دوسرے پر گرا پڑتا تھا ایسے ریلے کی وجہ سے ایک
 سید بخاری جو کہ گٹ و پاس پورٹ آگے دیکھا رہا تھا منہ کے بل جہاز کے تختہ پر گر پڑا اور بچے
 کے آدمی بیسیوں اوپر چڑھ گئے جسکی وجہ سے اُسکا پیر سخت زخمی ہو گیا ہڈی ٹوٹ گئی خون جاری ہو گیا
 کہ وہ بچا جہاز کے اسپتال میں اُسٹو اگر بھیجا گیا راہ کیا خوب جائزہ کا انتظام تھا کہ بجائے عافیت
 و صحت کے اوس غریب کو کمرہ اسپتال نصیب ہوا البتہ کثرت ونگی جگہ سے اوسکی ملائی میں ایک غلوت میں
 علحدہ رہنے کا موقع آسانی سے اوس غریب کو مل گیا بارہ شوالی آدمیوں کا ملاحظہ و جائزہ دو ڈیڑھ گھنٹہ
 کے اندر طے پایا اسقدر عرصہ قلیل میں اتنی تعداد کے آدمیوں کا ملاحظہ جس سہولیت و خوبی سے ہو سکتا ہے
 اُسکو ناظرین بخوبی قیاس کر سکتے ہیں جسکا حاصل (محض فضول بیکار محرم و تکلیف خیر امر ہے) البتہ
 اسقدر نفع ضرور ہے کہ ایک دوسرے سے بچا جاو دھوپ و گرمی کی تکلیف مالا یطاق اوٹھاوے
 جس سے قبل رواں کی حیثیت ہر شخص در سرد و حرارت میں مزدور مبتلا ہو خیر خدا خدا کر کے اس آفت ناگہانی
 سے نجات ہوئی رہ نور دون کو ماسو آدھی اپنے بچکانوں کی رخصت کی غرض سے گوڈی موجود
 تھے تماشا نیوں کا ایک مجمع غفیر جمع تھا بسکٹ سپاروٹی خواجہ دالے قلیوں مزدور دن کا ہجوم تھا
 حلوائی میوہ فروش نانبا نیوں کا غول غول جہاز کے پاس موجود تھے رفرا دساکین کا ایک ہجوم جلتا تھا

جو کہ حجاج کی دعا گوئی میں مصروف تھے۔ گیارہ بجے جہاز کا لنگر اٹھا اسجن کی سیٹی بھی گھنٹہ لئے نہ دانی
 کا گچہ دیا جو لوگ کہ اپنے عزیزوں سے ملنے کو جہاز پر چڑھ آئے تھے وہ بہ آواز سن کر جہاز سے اتر پڑے
 سیڑھی جہاز کی اٹھا لی گئی دعاؤں سلام رخصتہ نہ تھے ساتھ ہی جہاز نے جنبش کیا محبان و عزیزان
 کی حالت نے اختیار دی دلی بسی میں گوڑی کے پلیٹ فارم پر نہ تکتے باجسم گریبان و سینہ بریان رہ جا
 عجب دلخراش وقت تھا برادر مہاجر جی نشی امیر حسن بعد حسرت و یاس اندوہ و ملال جہان تک گوڑی
 کا پلیٹ فارم ملنا ممکن تھا خشکی پر جہاز کے ساتھ ساتھ چلے آتے تھے آنکی دلی غرض اس بہت
 کدائی سے آنکے عیان تھی کہ جہان تک نظر کام نہ ہے اور موقع ملے عزیز و کو دیکھتا رہوں مگر کہاں
 ایسا موقع ملتا جہاز کے اسٹیج نے اپنے زور و طاقت کو بڑھا کر تیز رفتاری شروع کی مسافروں
 نے ذوق و شوق میں حج و زیارت کی باواز بند تلبیریں کہنی شروع کیں کسی نے (مُتَوَجِّهًا إِلَى الْحَجَّةِ
 الْكَبْرَى الشَّرِيفَةِ) پڑھا کسی نے شہر دریں دریا پہ پایاں درین امواج شور افزا پدل افینیم

بسم اللہ بھر بہا و مہر بہا کا دم بھرا تھنے یہ دہا پڑھی
 بِسْمِ اللّٰهِ وَمَا تَدْرُکُ وَاللّٰهُ حَقٌّ کَلِّمْہَا کَاکْرَ حَضْرَتِہٖ یَوْمَ الْقِیَمَةِ
 وَاللّٰمَاتِ مَطْلُوبَاتِکَ یَمْدِہٖ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرَکُونَ بِسْمِ اللّٰهِ بَحْرِہَا
 وَهَرُ مِنْہَا اِنَّ سَرَّیْ لَعَفْوَرُ الرَّحْمٰنِ

جہاز کے سواروں نے جیسے جیسے جہاز نے فاصلہ اور دوری اختیار کیا عزیزان و دوستان سے ہاتھوں کے
 اشارے و مالوں کے ذریعہ سے سلام دعا جاری رکھا جہاز تک گوڑی کے حلقہ میں رہا اس وقت
 تک تو البتہ رخصت کر نیوالے نظر آتے رہے جب جہاز پچھلک سے باہر ہوا اس وقت سوا خدا ہی
 لایزال کے دوسرا منظر تھا بجز آسمان اور پانی کچھ اور نظر نہ آتا تھا اب لوگ اپنے اپنے بسترو
 و نشست گاہ اور جگہ کے انتظام میں مصروف ہوئے اوسط خلایع ان جہاز نے تو تک یعنی
 ٹرک میں ایک دوسرا ہل چل لچا یا جگہ کا انتظام شروع کر دیا مسافروں کا اسباب صندوقین
 و جوتے جفتہ راویہ کے درجہ و سطح پر تھے اذ کو ملا پریشم استفسار نیچے ٹرک میں پھینکنا شروع کیا
 مزدوری و غیر مزدوری چیزوں کا مطلق خیال نہ کیا اس لیے رحمی اور بے احتیاطی سے پورے اور جتنی
 جلد چاہئے دیک میں پھینک دین کہ اکثر چیزیں لوگوں کی نقصان ہوئیں چنانچہ ایک پورا چاول کا ہمارا

بھی نقصان ہوا ایسے زور سے بچے پھینکا کہ وہ پھٹ گیا اور چاول سا کر تو لگ میں پھیل گئے۔ ذکو تو
 جہاز کی روانگی کے وقت کچھ چیزیں بکلی پکائی از قسم برآٹھ گوشت شیرینی کا نڈارون سے خرید کر لے گئے
 جسکو میں نے اور میرا بیٹا کھا لیا تھا لیکن شب کے گھانیکا مطلق سامان نہ تھا کسے کہ اکثر ضروری چیزیں
 دیکھنے یعنی طبقہ زیرین تخت اشرافی میں خلا صیون پھینک دیا تھا قبضہ میں کوئی چیز اس قسم کی موجود
 نہ تھی کہ جس سے ملا دمان انتظام بخشنی طعام کر سکتے۔ ان مجبوروں کی وجہ سے شب کو بھی تفکعات پر گزر گیا
 جہاز کی روانگی کو صرف دو تین گھنٹہ کا عرصہ گزرا ہو گا ایک یا دو بجے کے وقت سے لوگ اتسلا رو دو دران
 میں مبتلا ہو چلے اکثر آدمیوں کو قے شروع ہو گئی جبکہ آنے لگا صفر کا غلبہ ہوا ہمارے دو ملازم ہو کر اکثر
 دینی بخش عرف چھوٹو اور کل دیو کو جہاز کی جنبش نے بالکل بیکار و بدحواس کر دیا جس حرکت کی
 قوت بانی نہ ہی صرف ایک ملازم سے حاجی کریم بخش بفضلہ تعالیٰ کی قدر راجھا رہا اس کی خاص
 وجہ یہ تھی کہ وہ پہلے برادر مرح حاجی منشی امیر حسن کے ہمراہ ایک حج کر چکا تھا اور جہاز کے ٹکان کی تکلیف
 اوستھا چکا تھا طرکے اور عورتیں سب کو اس باختم تھے ہلوگ جو بس ہمراہ بیان سے ایک راقم
 دوسرے میرے چھوٹے بھائی فضل الرحمن تیسرے عزیز الرحمان چوتھے حاجی کریم بخش ملازم کو
 جہاز کی ٹکان سے نکات تھی ورنہ میں آدمیوں کو ہوش و حواس نہ تھا پانچ بجے شام تک اس جہاز کا
 جہاز اس بلا میں مبتلا تھا بالکل سناٹا تھا شہر خوشان کی حالت تھی کہاں وہ شور و غل مکلوج پہنچا
 دنگا مستی کہاں یہ خوشی سوا آواز کے ایک کو دوسرے سے بات کرنی دشوار تھی دن دھاڑ
 شب کا سمان تھا ہمارے تھینے کے رو سے بارہ سواشی مسافروں میں ساتھی حجاج ہر دے کے ملا کر صحیح
 حواس میں ہونے ہوں ورنہ سب سب مبتلا دوران سر تھے اسوجہ سے بھی زیادہ تر شے کھانے کی جہاز
 بھر میں کیونکہ ہوتی جو جہان پڑا وہیں پڑا رہا سر اوستھا نا بھاری تھا۔ گوڈی سے تھوڑی دور
 تک پانی کی رنگت سبز تھی پھر تو نیلگون و سیاہ نظرائی دینے لگی یہ پانی اصل سمندر کا شروع ہوا
 غایت درجہ شور ہے ایک قطرہ مہین دینا دشوار ہی معلوم ہوتا ہے کہ زبان جھد جائیگی بارہ میل کے فاصلہ
 کے بعد اس رنگ کا پانی ملنا شروع ہوا جہاز مغرب کے سمت کی قدر مائل جنوب خوش خوامی سے پہلے
 لیکن کاکرہ بوجہ شدت گرمی سخت تکلیف دہ تھا عورتوں کو تو اس کمرہ کی گرمی نے بھی اور مجبور کر دیا تھا
 ہلوگ تو اپنا بستر چھتر می پر کر لیا تھا یہاں ہوا اور قضا تھی مگر عورت محبوبہ انہیں کمروں میں مجبور

کیکو ہوش و حواس تھا نیم جان بختیں جہاز کھلنے کے وقت لیکر تمام شب سہولیت چلا تموج ہوا
کا زیادہ جھٹکانہ ہوا محض خفیف تھوڑا تھوڑا آسکان رٹا دو چار بار البتہ قریب صبح کی مقدار زیادہ جنبش
جہاز کو ہوئی۔

۱۶۔ سوال المکرم سلسلہ ۷ روز چار شنبہ

آج بھی تمام روز شب جہاز خوشخامی سے چلتا رہا تموج دریا سے زیادہ صدمہ جہاز کو نہ ہوا ہمارے
کری وکیل محمد شریف صاحب سولہوی عبدالحی صاحب مدرس سیکون بمطرت فریح و ہوا خوری اپنا بستہ
چھوڑ کر ہمارے پر شریف رکھتے ہیں علاوہ ان حضرات کے یہ تین حضرات ایک جناب اوی سید
دلاور علی صاحب وکیل عدالت ٹانیکورٹ نظام حیدر آباد جن کا قیام محلہ سیدی بازار عنبر چار محلہ حیدر آباد
میں ہے۔ دو سر جناب نواب سید سلطا الغلی خان صاحب رئیس لکھنؤ محلہ منصو نگر تیسرے جناب
حکیم نظر علی صاحب ساکن محلہ مفتی شہر مراد آباد ان حضرات کا بھی مجمع اسی چھتری پر ہوا۔ ہم ان کے
جتنی صحبت با برکت فیض اثر پہنچا رہے ہیں۔ دل بستگی ہے ایک دوسرے کے پریشان حال ہوا قومی ایسی مسافرت
میں ان بزرگوار کا ہمارے ہمراہ ہونا نہایت تھا۔ ہمارے ہاں بدستور مبتلا دور ان میں نمکین و مرطوب
ہوا سب کو خستہ فرشتہ بنا رہا ہے۔ ہمارے کارکنان و ملازمین کی کیم کھینچنے نے طیاری طعام کی بہت کی اکثر ضروری
میزین جو کچھ میں بھیجا کرتے ہیں ان کو ٹھیک لیا آفات سے اُپر لایا۔ اور بڑی جانفشانی اور محنت سے
ارہ کی کھپڑی اور آلہ کا بیٹرہ طیارہ کیا۔ اس آہستہ آہستہ دلا ہوا پر کیا رہے گلتی نہیں صرف مسور کی دال جلد
کل جاتی ہے غیر کھینچ کر رکھنا اور میرے ہمارے ہاں کو بڑا انصیب ہوئی۔ جہاز کے دونوں جانب بڑی بڑی
مچھلیاں دوڑتی چلی جا رہی ہیں جس سے خوب دل بستگی تھی اور چھوٹے چھوٹے مچھلیاں پانی لہر دار جو
نوارہ کی طرح پانی پر پڑتا ہے عجیب لطف خیر نظر تھا پانی کو ساتھ چھوٹی چھوٹی مچھلیاں پر دار بہت اوڑتی ہیں۔

۱۷۔ سوال المکرم سلسلہ ۷ روز چار شنبہ

تمام روز شب جہاز تیزی سے چلا ہمارے کل ہمارے ہاں کو اب تک دوران نجات نہیں ہو صرف غریبی کی
سلسلہ سالہ کا آج کی مقدار خوش و خرم جہاز کے عجائبات کی سیر کر رہا تھا سیکون اور چھتری میں دوڑا پھرنا تھا
کپتان جہاز کا وہ لڑکا کھلونہ ہو گیا تھا۔ مصری و شیرینی سے اُس کو مانوس کر لیا تھا اکثر وہ کپتان صاحب
ہی پاس دیکر کھانا کھاتا اور کھیلتا کرتا تھا۔ صبح تک ہوا تیز چلی جس سے جہاز میں مکان زیادہ رہا۔

نیشانی و شواہد بھی کچھ سے بڑھ کر ہو سکتی تھیں۔ گیلے و سمسے ہو گئے تھے طبیعت مکرر تھک رہی تھی۔
 مجھے صبح کو سارا جہاز دھویا گیا چھتری و تو تکے مسافر کو اپنا اپنا اسباب سرگودن پر لادنا پڑا۔ دو گھنٹے
 تک ساگر جہاز میں اسکاغل غبارہ مچا رہا اس قواعد کی وجہ سے اکثر وہ لوگ جو مبتلا دوران ہو کر سر ڈالے
 پڑے تھے کر رہے تھے انکو بھی اپنی جگہ سے سر نہ اٹھا جس سے مجھ مزاج ٹھکانے آ گیا ہر چند نقل و حرکت
 اور اسباب اوٹھانے اور رکھنے کی دقت درپیش ہوئی مگر صفائی و دھوئیں سے جو اڑنے کے عین وقت دور ہو گئی مزاج
 میں ایک خاص قسم کی فرحت پیدا ہوئی جہاز میں بوجہ شست و شو پچاس عطریات و خوشبو کا ایک ہر پہلو
 تھا لیکن بعض بعض مسافر بوبان و منڈل و خوشبودار پشیروں کے بخور سے اپنے اپنے اور دوسرے عجلیج
 کے دامنوں کی اصلاح کر لیتے تھے۔

۱۰۔ شوال المکرم ۱۳۷۵ھ روز جمعہ

آج ایک عورت کم عمر جو ایک صاحبہ جاوڑ کی غار میں ہی اسکو عارضہ چپک کا ہوا۔ اسکو سیلون
 اور ٹھکانا چھتری کے عرشہ پر چپکہ نام زد اسپتال کے ہے لارکھا سب لوگ دست بدعا تھے کہ خدا اسکو
 عینہ اچھا و چنگا کر دیو ورنہ جملہ مسافروں کو سخت تردد و قریظیہ کا مارن میں ہو گا یکم صاحبہ جاوڑ
 خود تو ڈاک کے جہاز پر بمبئی سے براہ سوز جہدہ شریف تشریف لے گئیں تھیں مگر چیلین نظر انان۔ جھوچھو
 مائیں ہیلان مغلیان اور پیش خدمتیوں کا گلہ بھلوگ کے جہاز کے سرکاری مارا تھا سارے سیلون و
 دہسہ میں بھیر و بکریوں کی طرح کھچا کھج بھر دیگئیں تھیں ان سب عورات میں بعض کم سن نوخیز شوخ چشم
 بلا مالک آقا کے خود مرد بیباک ہو رہی تھیں جنکے حرکات بیباکی کو دیکھ کر سارے کج حال و نجیب و نفرت کرنے
 تھے ایک شخص مرد جو کانیر و محافظانکا تھا وہ بھی کم سن نوجوان آدمی تھا اسوجہ سے اسکا دباؤ اوپر
 کم تھا اون عورتوں میں صرف ایک عمر و ضعیفہ معلوم تھی جسکی نو اسی عارضہ چپک میں مبتلا ہوئی تھی وہ ضعیفہ
 البتہ ہندو و دی علم تھی تفسیر سورہ مریم و سورہ انار نہایت ہی خوبی سے اپنے ساتھ کی عورتوں کو سناتی اور
 پڑھاتی تھی اس ضعیفہ کی بیانت علمی سے دیکھنے والوں کی عقل حیران تھی وہی سیدر ان جھوکر بون اور عورتوں کو
 جتنے اسے اپنے دباؤ میں رکھتی تھی حقیقہ و ضعیفہ تعلیم زبان شرفا کے قابل تھی آج دس بجو دن سے کچھ
 اور بار بار ہوا تھا پتھر پر ہی جسکی وجہ سے جہاز کو بہت جنبش ہوئی دو بجے شب سے بارش باران بھی
 شروع ہوئی اسوقت پھتری کی نشست نے سخت تکلیف دیا گرم کپڑا ملائی کسل کی سبھ کو حیات

ہوئی بلکہ کل دلائی سے بھی رفع سردی و تکلیف نہ ہوئی سبطور سخت سردی تھی چھبج صبح سے بارش
 باران موقوف ہوئی مگر آسمان برابر چھایا تھا ہوا تیز و تند چلتی تھی جسکی وجہ سے جہاز کو کان تھا
 بنی جنبش عرف چھوٹو و موٹو لاجنبش ملا زمان کا دوران کم ہوا کچھ گرتے پڑتے کام شروع کیا تو نین
 بھی تین خورتوں کو افاقہ ہوا اور دایوں میں ایک کا حواس درست ہوا کل تاریخ ۱۹ شوال کو بحر چلا
 ملکاجس میں جوش و خروش پانی کو زیادہ ہوتا ہی لیکن ایک خاص کام اس جہاز کو یہ بھی درپیر
 تھا کہ تاریخ بنیں رمضان المبارک کو ایک جہاز موسومہ **خیوا جہاز** قاسم یوسف سید کا
 ایک ہزار حجاج کو بمبئی سے سوار کر کے جدہ روانہ ہوا تھا اسکے ساتھ (نادری) نامی ایک جہاز بھی چلا اس
 نادری جہاز کو عرصہ ہوا کہ جہدہ پہنچ کر سید کا ناریا مگر خواطوفان میں چکر نہ خور عدم النشان تھا
 اسلئے الگ جہانکی اجازت تھی کہ اسکو حقے المقدور دیکھتے بھالتے پنا لگاتے جانا چاہئے اسوجہ
 یہ تجویر جہاز معمولی راستہ و تسو میل جانب کھن بڑھ کر تلاش میں چلا گیا مگر کچھ پتہ نہیں پایا خدا
 وہ جہاز کس طرف اور کدھر گیا اللہ تعالیٰ اُن حجاج کے حال زار پر رحم کرے اور خیر و عافیت کو ساتھ
 حج و زیارت نصیب کر ائے چونکہ اب تک کپتان جہاز کو کچھ پتہ اُسکانین ملا اور مسافر اس جہاز کے
 توقف کی شکایت الگ کر رہے تھے اسلئے آج سے جہاز کا رخ جانب عدن بھردیا ہو یہاں سے
 جہاز اوتر و پچھم کی جانب جا رہا ہو اور بانی کپتان کے معلوم ہوا کہ بروز چار شنبہ النشاء اللہ قافلے
 ضرور عدن پہنچے گا۔

۱۹ شوال المکرم سالہ روز شنبہ

آج گیارہ بجے ذکو جہاز سقوط طرہ میں قدم زن ہوا اس دریا میں ہوا تیز بہت چلتی ہے ہر ایک
 آب سیکڑوں ہاتھ اونچا بلند ہو کر گرتا تھا ماصبح جہاز کو بہت سخت جنبش و تکان رہا ذکو عارضہ
 صفرادی سے نجات ہوئی تھی پھر دوبارہ مبتلا ہو گئے سڑک لے پڑے تھے ہوا ایسی تند تھی کہ طوفان
 معلوم ہوتا تھا چھتری پر سنبھل کر بیٹھا نہیں جاتا تھا معلم و کپتان مسافر و نکوت کین دلا سادے
 پتے تھے اُنکی بیان تھا کہ حصہ جنوبی اس جزیرہ سقوط طرہ کا بالکل کھلا ہوا ہے اسوجہ سے اس دریا میں
 طوفان زیادہ رہتا ہو موجب آب بوجہ تندی باد بلا خیز ہو جاتا ہو دریا کے یہ مختصر سا جزیرہ
 جسکا رقبہ ایک ہزار میل مربع اور آبادی ہزار نفوس کی واقع ہے۔ غرض آج تمام دن رات سب کو تکلیف ہی

اور یاد خدا میں بسر نہ ہوئی مطلقاً راحت نہ تھی بیٹھنے سے بیٹھا نہیں جانا کھڑا ہونا ناممکن ہی تھا
 سترنے میں جنبش بہرہ زکیو جہ سے مندر حرام تھی آج شب کو کھانا پکانا بہت ہی مشکل ہوا محبوباً
 اور انتظام ملتوی کرنا پڑا تینے شیریں لکھتے وغیرہ سے صدر میں کیا گامشب کو ساری سمنہ
 میں پانی پر آب بازی کی طرح روشنی دعائی دیتی رہی بوجہ نمکے پانی میں تحریک پیدا تھی
 عموماً بخشنہ دیا سلائی جلتی ہوئی معلوم ہوتی تھی چربی ٹھہرتی اور زبردہ چمک آگے دھرتی جاتی تھی
 ۲۰۔ سترال المکرم روز یکشنبہ

آج چھ بجے صبح کو ایک سخت جھونکا موج سمندر کا جہاز پر آیا ہلوگ اپنی دانست میں قافی اللہ ہو چلا
 چھتری و عرشہ کے لوگ ایسے تر ہو گئے کہ گویا بیٹھے بیٹھے غوطہ لگا لیا چھتری پردہ ہاتھ پانی کھن
 سے اوپر کر اتر کے ہمت کر گیا۔ سیلون کین ڈیک میں عالم آب ہو گیا مسافران اس پانی میں سے
 اسباب غلط پانی ہو گئے ۵ ہزار بار چڑھا اور اتر گیا دریا پانی تھی نہ آنکھ مری خون دل بہانے سے نہ
 خلاصیان و ملازمان جہاز نے فوراً جدوجہد کر کے کل پانی کو دریا میں گرایا چھتری کے اوپر کنوٹسٹ
 کا شامیانہ تھا اسپر پانی اڑ کر پہونچ گیا کہ وہ مثل بارش باران کے تر ہو کر ٹپکنے لگا بھگی مرغی کی طرح سب فر
 ہو گئے بدن میں لرزہ پیدا تھا ہر شخص حواس باختہ ہو رہا تھا پانی پر مختلف الالوان کے کپڑے بڑے
 و چھوٹے دکھائی دیتے تھے کپتان و علم جہاز کا بیان ہو کہ اس بحر خوشوار سقوط طرہ ناہنجار میں جہاز ۳۰
 گھنٹے رہتا ہے اس حساب کے مطابق خدا سے امید ہو کہ شام تک اس دریا سے انشاء اللہ تعالیٰ نجات نصیب ہے
 اس گھبراہٹ میں لوگ سخت پریشان حال تھے جان مارے جاتے تھے جسے دیکھو چہرہ زرد رنگ رو
 فق کم صم خاموش ایک سرے سے بات کرنا دو پھر شبکو تو تفکرات پر گزری دیکھو بالکل فاقہ مستی تھی
 آدمیوں کا کھڑا ہوا ہی نہیں جاتا تھا چہرے بیچارے کس طرح کھانا پکا سکتے بالکل معذور و مجبور ہلوگ کو
 چھتری پر سے کسی ضرورت کے لئے نیچے اترنا ایک پہاڑ تھا قدم جتنا نہیں چل پھر کر میں تو کیونکر اسپر طرہ
 یہ کہ جہاز کی نشست و شو بھی اوس وقت شروع ہوئی ایک تو تامل دریا سے جہاز کا کروٹ بدلنا اس
 پہلو سے دوسرے پہلو ہونا ایسے وقت تکلیف میں اسباب کو اٹھانا یہ بوقت کی شنائی بالکل ناگوار
 تھی مسافر بہ تعمیل حکم خلاصیان اپنے گرنے کی فکر چھوڑ کر قدر ویش بر جان در ویش اسباب لیکر جو
 اوٹھتے تو فوراً پشت بر زمین ہو جاتے مجبوراً الاحول پڑھتے اسباب سنبھالتے تھے غرض عجب

کشمکش کی حالت تھی لیکن آدمی اس لنگھتے سے بڑھ کر نہ کر سکتا تھا۔ لیکن آدمی نے
 پارہ پنجہ شام سے جوش دریا کم ہوا چنانچہ تھوڑا بخار بن گیا اس حال میں وہ لنگھتا رہا
 حوائج کر کے بخیر چلے فوراً گریہت چیت کیا اور یہی بات کہنا ناظر کو کہنا ضروری ہے کہ اس شخص نے
 چوبیس گھنٹہ کے وقفے میں کھانا انہیں پیرا ہوا تھا اور وہ شخص کو یہ کہنا کہ اس شخص نے
 پیرا ہوا کھانا کھانے کے بعد اس شخص کو یہ کہنا کہ اس شخص نے کھانا کھانے کے بعد اس شخص کو
 کہہ اپنی بیوی سے کہہ کہ اس شخص کو یہ کہنا کہ اس شخص نے کھانا کھانے کے بعد اس شخص کو
 جو منہ چاہے عالم محمد بن علی سے کہہ کہ اس شخص کو یہ کہنا کہ اس شخص نے کھانا کھانے کے بعد اس شخص کو
 ایسا کہ اس شخص سے تو فرمے ہوا تھا کہ وہ پھر نہیں لے گا۔ اس شخص نے اس شخص سے کہہ کہ اس شخص نے
 بات کی اور اس شخص سے کہہ کہ اس شخص کو یہ کہنا کہ اس شخص نے کھانا کھانے کے بعد اس شخص کو
 کہ وہ بے منتفی شہ کا کہ سو کا کہ اس شخص نے کہہ کہ اس شخص نے کھانا کھانے کے بعد اس شخص کو
 یہ کہ اس شخص سے کہہ کہ اس شخص کو یہ کہنا کہ اس شخص نے کھانا کھانے کے بعد اس شخص کو
 اور بدل کی گرج اور تھوڑا سا شہ کا کہ اس شخص نے کہہ کہ اس شخص نے کھانا کھانے کے بعد اس شخص کو
 آج ان دو طرفہ خداوند جانیر ہوا اور اس شخص نے کہہ کہ اس شخص نے کھانا کھانے کے بعد اس شخص کو
 بجا کر اس شخص کو کہہ کہ اس شخص کو یہ کہنا کہ اس شخص نے کھانا کھانے کے بعد اس شخص کو
 صد چارہ سے مراد ہے کہ اس شخص نے کہہ کہ اس شخص نے کھانا کھانے کے بعد اس شخص کو
 دریا کی دیو بہت وجہ ان کے آگاہ اور سرخری سے کہہ کہ اس شخص نے کھانا کھانے کے بعد اس شخص کو
 جو ان مرغ خریدے تھے ان کے آگاہ اور سرخری سے کہہ کہ اس شخص نے کھانا کھانے کے بعد اس شخص کو
 نقصان پہنچے ہیں کہ وہ ان کو ان کے آگاہ اور سرخری سے کہہ کہ اس شخص نے کھانا کھانے کے بعد اس شخص کو

۲۱ سوال المسامعہ اور زور و سستی

جنگ سے آسمان پر ابر تیرا و تار تار کیان تھا مغرب ہوا اندھیرا تیرا جیل کی جگہ تیرا جیل کی جگہ تیرا جیل کی جگہ
 خدا خدا کر کے صبح سے دیر ہرگز سے کہہ کہ اس شخص نے کھانا کھانے کے بعد اس شخص کو
 میری طبیعت شب سے ہے اس شخص نے کہہ کہ اس شخص نے کھانا کھانے کے بعد اس شخص کو
 دو دنوں میں درستی ظیفہ تھی تیرا پھر زور و تار تار کیان تھا مغرب ہوا اندھیرا تیرا جیل کی جگہ تیرا جیل کی جگہ تیرا جیل کی جگہ

راستہ پر جا ضرور مہمان کر کے تکلیف کا گمان تھا اب وہی مصیبت درپیش آئی بارہ سو اسی آدمی اس
مسافر کو ایک ہزار اسی آدمی اور آٹھ سو تک مسافر ہو گئے جنکے لئے چار ہائے اس حساب سے دو سو سو آدمی
کے لئے ایک پانچا نہ ہوا اور فی آدمی صرف پانچ منٹ پر حساب کرنے سے ایک فخریہ دفع حاجت بل برار
سکا اور اسے بائیس گھنٹے وقت درکار ہو چکا کہ قریب ایک لاکھ راستہ کو ہوا اس دفع حاجت کی غرض سے بچا رہے
تو ایک مسافر کو شب بیداری کرنے پر بھی سہولیت سے ایک وقت دفع ضرورت کی نوبت اتفاق نہ ہوتا
تھا یا وہ اپنی کچھ دفع حاجت ہی کی لالے پڑے ہو چکے تھے اور فٹ و سیلون کے کپڑے پہنی ہو کر سوار اٹھنا شروع ہو چکے
تھے اس میں دو چکر میں ایک دو کو لئے دو دوسری عورتوں کو واسطے حالانکہ عورتوں کی تعداد کم تھی مردوں کی زیادہ
تاہم ہر لہری سو آدمیوں کیلئے ایک مسافر کو جو جہ سے اذ کو بھی آٹھ گھنٹے کی انتظار کی ضرورت تھی اور استیجا کیلئے اکثر
مسافران کی وجہ کہیں موقع و تخلیہ نہیں ہو چکا مسافر کا پلاؤ بستر کو کر کیسے سر پر بٹا بیجا بی سے استیجا کر کے
اس سخت تکلیف کو ہر شخص خیال کر سکتا ہو کہ یہ حاجت انسانی بول برار ایک ایسی ضروری اور بڑی احتیاری اور بے بسی
امر کہ جسکے ضبط پر مطلقاً انسان قادر نہیں ہو سکتا بھوکھ پیاس یا دوسری قسم کی تکلیف ان کی شدت کر سکتا ہو
مگر یہ نقصان ہرگز برداشت نہیں ہو سکتی بلکہ خلاف عادت اور عینطہ سے صدمات و ارض کو پیدا ہو نیکا احتمال غوی ہو جاتا ہو
چار چوچ و سیلون کے کمرہ میں دفع حاجت کے امیدواروں کا آفتابہ ہتھوں میں ہے ہوتے ہی ہر شخص ہر شخص ہوتا تو گیارہ بجو ہزار
کشمکش ایک دوسرے کی منت سماجت کو بعد بجز اتفاق ہوتا ایک دوسرے کو اپنے بھر جلا کر اپنے پیچھے کرتا اس
جس ضروری کی انتظار کی وجہ سے ہر صبح وقت پر ملنا غیر ممکن تھا انھیں فطرتاً و لا حوائج لا قوت کا کلمہ ہر شخص کے دہرنا
تھا جبکہ چوچیں منت سماجتی اپنی تواریکی پلید بھی جو دوبارہ جانے کے عادی تھی اور کھانا تھمہ تھا وہ تھے اور ان
جس ضرورت پر وہ پہنچ جاتے اس پر اس کی اضطرار کی تکلیف سے سارا بدن عرق عرق ہو جاتا تھا اس درستہ بجا
نہ رہتے تھے ایسے ہرج و مرج والوں کا اس راستہ پر پانچا نہ پر امیدوارانہ جماد و حافری تھی اس خوف سے اکثر دن
کھانا و انام کو ترک کر دیا تھا کہ نہ کھا دینگے اور نہ حاجت ہوگی مگر یہ بندوبست انکی آنکھوں سے ہر شکل میں ابھی معنی
عوارض صغریٰ اور ضعف ان پیدا کرتے تھے اکثر حضرات قبول تھے مرنے والے کیانہ کرنا سلیبی یا دوسرے کوئی
طوبت میں جہان نہاں بیجا بی اختیار کر کے دفع ضرورت کر لیتے اور خود اپنے ہاتھوں سے تدبیریں ڈالتے ان
مصیبت سے اس کا مسافران چار ہزار پانچ سو ہو کر نہ شور و ہڑا کہ باغ و نایاب کا حیفہ چند کر کے پودہ پہلے
کھانا فی صبح چار ہزار پانچ سو کے بعد پہلے زور و زور ہوا ضرورتیں زاید کی موقع کی جگہ پر بندوبست کو توین لاکھ

عذاب شبانہ یومی میں کب قدر تخفیف ہو جاوے چنانچہ اس خیال سے مسافر ان مسئلہ کو سمجھتا ہے اور چھتری میں چندہ کی فہرست طیار ہوئی اور اس معاملہ کو کپتان اور محکم سے مستعد ہو کر دستور روپے میں ملے کیا خرچ ہو گا لوگ اس کے انتظام میں مصروف ہوئے لیکن جس جگہ ان جدیدہ حاضر و زور کی طیارہ کا مشورہ کھڑا وہ جگہ نہایت خوف اور بے پردہ تھی چندہ دہندگان کو وہ جگہ ناپسند ہوئی اسلئے انتظام غیر انجام نام تمام رفت و گذشت کر دیا گیا چار بج کر دس نصفہ تعالیٰ ابرو باد دفع ہو احمد رکا جوش و خروش جاتا رہا سمندر بالکل سر ہوا تالاب معلوم ہو گیا نہ موج تھی نہ جہاز کو جنبش تھی عافیت جہاز جاتا تھا آج شب کو سارے جہاز کو مسافر صحت ستور ہے دنیا و مافیہا سے پیغمبر ہو گئے دو شب گذشتہ سے لوگ سخت پیچیدگی میں تھیں آج انکو اللہ نے راحت عطا فرمائی باؤں پھیلا پھیلا کر سو رہے اتفاقاً دو بجے شب کو جو میری نیند ٹوٹی تو سارا جہاز شہر خوشان نظر آیا بالکل سناٹا تھا گویا کوئی آدمی اس جہاز پر سواری نہیں تھا۔

۲۲ شوال المکرم ۱۳۸۷ھ روز شنبہ

صبح سے جہاز تیزی کے ساتھ خوش خراچی سے چلا جنبش کا نام نہیں تھا ہوا بند تھی اور توں کچھ کی ہوا تھا آج خفیف خفیف ٹپ کی ہوا جلتی تھی جس سے سارے جہاز کے ہر جہ میں شکت کی گرمی تھی چھتری پر بھی ہوا مطلق نہیں آتی تھی ہر اڑھدن قریب تھا اسلئے ہوا کو بھی نور کم تھا سمندر بالکل خاموش آب سمندر خفیف زمین معلوم ہوتا تھا چونکہ یہ جہاز راہ مرقہ سے تلاش (رہو) جہاز دو میل جانب لیکن ٹھیک چلا تھا اور کچھ سہولت کو قریب راہ پر لا گیا اسلئے بھی سہ سواقت تک اہ میں کوئی جہاز مسافر یا میل کا دیکھائی نہیں دیا سات بجو صبح کو پہلے ایک بغل یعنی (شقی) سفید بال تانے کچھ دھکن سے جانب ترو پور کسی جزیرہ میں جاتا ہوا دیکھائی دیا بعد مسافر سافون کیلئے گویا چاند عید تھا شہر محض مشوقان عالم کی طرح دیکھتے اور عدل پہنچنے کی امید خوش ہوئے تھے گیارہ بجو تک قریب ایک جہاز عدل کی جانب آنا ہوا دیکھائی دیا ہمارے کپتان نے اپنی جہاز چھٹی چڑھادی جواب اسکے اوس جہاز نے بھی چھٹی ہی جس معلوم ہوا کہ وہ نادری جہاز تھی اور واپس جاتا ہوا جس لٹکی کو عارضہ چپک کا ہوا تھا وہ بالکل صحیح ہوئی اور اب چونکہ عدل قریب آگیا کہ عدل معائنہ و لحاظ کو جہاز پر آو گیا اس خیال سے اس لٹکی کو ہسپتال کی جگہ سے نکال کر غسل صحت کر کے کپڑے بدلوائے گئے۔ اور اب وہ لوگ جو پہچہ جنبش و نکان مبتلا ہی صفر تھے وہ سب عورت مرد و جوان مسن نوع مختلفہ مسافر صحیح و مندست ہیں ہمارے جہاز میں مسافر ہیں کسی طرح کی شکایت نہیں ہے قریب پہنچنے کی خبر نے اور بھی

لوگوں کی جان میں جا بٹا دی نہ خست قلبی حاصل ہو روح میں تازہ ہو گئیں ہیں شام کو ایک خلاصی جہاز سارے جہاز
میں اُستھار دیا کہ جو مسافر عدن کو اوتریوا ہو وہاں بنا سباب وغیرہ باندھ اور درست کر کے ٹھیک ٹھاک
کر کے رات کو تیر نکو طیارہ جہاز میں اس کو یا صبح ہوتے ہوتے جہاز سے اترنے اٹھنے ہوگا عدن پہنچ کر یہ جہاز صرف
چھ گھنٹے ٹھہرے گا کہ یہ پانی کوئی شے اس جہاز کو لینا نہیں ہے سب سامان موجود ہے مسافر و نگو بھی جہاز سے
اوتر نیکی اجازت نہ کی صرف کپتان صاحب و ڈاکٹر جہاز سے اتر کر شہر عدن کو ضروری کاموں کیلئے جا رہے
اور جلد لوٹ آئیں گے جن مسافر و نگو خطبات اور وطن بھیجنا ہو گوگ لکھ کر طیارہ کپتان صاحب خود لکھا کر دے گا
میں روانہ کر دیں گے اس اُستھار سے صد نا آدمی خطوط کو دھن میں مصروف ہو ہر شخص کو کاغذ قلم و آلات کی فکر
میں نہ ہوگی کوئی اپنا خط خود لکھ نہ ہوگی کوئی اس کی طرف جہاں کی ایک اسپیڈ اری کر رہا ہے الغرض تو بچے ٹھیک اس کے کاموں
میں مشغول رہا صد نا خطوط و پوسٹ کا رڈ پید و نیک و حسبری لوگوں کو لکھ کر طیارہ کر لئے آج بھی صبح کو سارا جہاز دھوا گیا
اور وہی سباب و ٹھانیکی دو تین گھنٹے تک لوگوں کو تکلیف رہی خدا کے فضل سے اس وقت تک اس جہاز کوئی
لحمہ اجل نہیں ہوا جملہ مسافر یہاں تک صبح و سالم ہوئے بچے ہیں فضل الہی شامل حال ہے دو بجو دن کے قریب ایک
(میل کا جہاز) عدن سے بھیجنا ہوا نظر آیا قریب چار بجے شام کو ایک بجہ بھیجی کسی جزیرہ میں دھن سے
اوتر جاتا ہوا دیکھائی دیا شب بالکل خیریت سے گزری

۲۳ سوال المکرم ﷺ روز چار شنبہ

تین بجو شب کو شنی شہر (عدن) اور پہاڑ نظر آنے لگے تو پانچ بجے صبحی جہاز شہر عدن کے سامنے لگا
ہوا بحر و سقوطہ کا پانی بیلگون سیاہ تھا عدن کی باس پانی بالکل سفید رنگ مثل پانی تالاب کے منجھو
مسطح تھا جس جگہ یہ جہاز تھوڑا لنگر انداز ہوا اسکے قریب ایک جہاز دریا میں ڈوبا ہوا دیکھائی دیا
دوستوں اسکے چار پانچ ہاتھ پانی سے باہر تھے نہیں معلوم کہ یہ کون جہاز تھا اور کیونکر اس عدن کے کنارے
عرق ہوا ہر چند دریافت کیا مگر کچھ ٹھیک حال ملا اب ہمارے جہاز کے لنگر انداز ہوتے ہی ایک لنگر سے جو کہ سرخ
رنگ زنگا ہوا تھا ایک فیر توپ سرزد ہوا اس لنگر پر سپاہیان ہر کار انکاشیہ رہتے ہیں ان کا یہ کام ہے کہ
جس وقت جو جہاز وہاں پہنچے ایک فیر توپ کا کرن شایدہ بطور سلامی کے ہی یا اطلاع دہا گاہی اٹالیان
سکار و عوام الناس کے غرض سے چھوٹی جاتی ہے کیونکہ جس وقت تک جہاز ہلکوں کا دمان پر رہا اور دو تین
جہاز میل وغیرہ کے آئے اور اونکو آتے ہی توپ چھوٹی الحمد للہ علی احسانہ کہ جہاز نے ایک ہزار چھ سو پانچ سو میل

شہر عدن کی حالت

فاصلہ بمبئی سے عدن تک طر کیا اب یہاں سے شہر حیدرہ شریفہ سات سو پچاس میل باقی ہو کپتان جہاز نے
 کسی مسافر جہاز کو جہاز سے اُتر نیکی اجازت نہیں دی اس لئے ہلوگ مسافر و نکو شہر دیکھنا نصیب نہیں
 ہوا جو لوگ کہ خاص جانیا والے عدن کے تھے وہ بھی روکے گئے یہاں بھی پٹری دیر قریب رہا
 جب تک کہ اگر عدن کا اگر مسافر ان جہاز کا معائنہ نہ کر لے اس وقت تک لوگوں کو اپنی اپنی جگہ پر قید
 بیٹھے رہنے کا حکم دیا گیا وہاں کے مسئول پر زور دھندلی قرطبیہ کی چڑھا دی گئی کچھ لوگ کشتیوں پر
 ضروری استیصال ترکاری کو بیکین جھنڈی ہری مرج ساک گد و پھلوں میں تر توڑ شہرتی لیون او
 گوشت مچھلی مرغ کھجور نان پاؤں حلو مسقط سوڈا و اٹر لیمنڈ چرٹ لکھی ہر آپان غیرہ اسباب
 ضروری و راحت کے لئے لائے گئے سبب قرطبیہ کے وے لوگ با نظار معائنہ ڈاکٹر زور دھندلی
 چڑھی دیکھ کر جہاز پر نہ آ سکے اور نہ جہاز کے لوگوں کو خریداری کی اجازت ہوئی کسی مسافر نے اگر سبقت
 اور عجت بھی کی تو کپتان جہاز و ملازمان جہاز نے روک ٹوک کر کے نہایتش کر دی کہ تا آنے ڈاکٹر
 کے کسی چیز کی خریداری کا کوئی مسافر قصد نہ کرے نیز جب تک ڈاکٹر صاحب کی تشریف آوری کا انتظار
 رہا ہلوگ دوسرے تماشے کی سیر میں مشغول رہو عدن کی چھوٹی چھوٹی قوم سو مالہ کی لڑکے
 کشتیوں اور ڈنگیوں میں بیٹھ کر جہاز کی ارد گرد کثرت سے جمع ہو گئے وے لوگ با واد بلند ہی علی
 چچا تھے (حاجی حاجی بیسہ پھینگو) جو لوگ کہ بیسہ مندر میں پھینکے تھے اُسکو وے لڑکے غوطہ لگا
 نکال لیتے تھے اور اپنے منہ میں بھرے جاتے گویا منہ اونکا کیسہ زرفلوس تھا اندازاً قریباً چھ ستر
 لڑکے اس زکشتی کا تماشہ ہر جانب جہاز کے کر رہے تھے ہر لڑکا دو دو تین تین روپے کے پیسے کو
 میں جمع کئے ہوئے ہمارے ہر اہوئے بھی چھ سات روپے کے پیسے اس تماشہ میں پھینکے ہونگے اُن لڑکوں
 کا رنگ سیاہ سر کے بال بھور زبان عربی غیر فصیح بولتے ہیں اور اردو بھی بخوبی سمجھتے ہیں واقعی تیرنے
 میں بوکشتاق ہیں ذرا بھی خوف و خطر نہیں کرتے ڈنگیوں انکی اکثر آٹ جاتی تھیں انکو وے
 لوگ پھر سیدھا کر لیا کرتے تھے ہاتھوں اور پیروں سے کہتے تھیں گویا وہ دیائی جانور تھے اکثر ان
 میں ہوشیار اور چالاک ہوتے ہیں راقم کو میسوں کی ضرورت ہوئی تو ایک لڑکے سے اس طرح کہو
 کا خورہ خرید کیا کہ ایک چادر جہاز کے نیچے لٹکا دیا اس کے گوشہ میں ایک لڑکے نے چوٹ لگائی
 پیسے لاث شاہی شمار کر کے باہر دیا کہ نہ اس چادر کو اوپر نہ اُچھلایا اور پیسے کھو لکر روپیہ باہر نکال

اسی طرح لنگا کر دیا و ایک لڑکے پشت جہاز سے چھری پر چڑھ آئے تھے جبکہ معلم جہاز نے دو ایک
 چھری سید کر کے جہاز سے پیچھے چلے جانیکا حکم دیا وے چھو کر سے معلق چھری جہاز سے پانی میں کود پڑے
 معلم جہاز نے ہمو کو ن سے کہہ دیا کہ یہ سب لڑکے بے نصیحت درو مار ہیں اسی طرح جہاز پر آکر مسافروں کا
 اسباب غفلت میں اوٹھا کر پانی میں پھینک دیا کرتے ہیں اور اسکے ساتھی اسکو نکال لیتے ہیں اپنے اپنے
 اسباب بچہ دار جو اس نہال میں سے ہلوگ خمدار ہو گئے اسباب کے قریب آئے نہیں دیتے تھے غرض ہر ایک
 ان لڑکوں کا تماشا بنا آٹھ بجے ڈاکٹر عدنان ایک مختصر سی دستانی لینچ پر سوار ہو کر جہاز کے کپتان نے
 اسکا جہاز کے زینہ تک جا کر استقبال کیا اور اپنے ہمراہ جہاز میں لایا سیلون کے درجہ میں جو مسافر تھے
 انکو سرسری نظر سے دیکھتے ہوئے فٹ کلاس کے ایک کمرے کے دروازے کے پاس ہٹ کر ہو کر جہاز کے
 ڈاکٹر اور کپتان سے حال دریافت کر کے نشئی کر لی کہ اس جہاز میں کوئی بیمار تو نہیں ہے کپتان نے
 اس لڑکی کو بھی ملاحظہ کر دیا کہ جو عارضہ چونکہ سے صحیح ہو رہی تھی اس معاملہ او آہستہ گو کے بعد سامان
 چھری اور تو تاک کے معائنہ کی ضرورت نہ دیکھی اپنی لینچ پر سوار ہو کر زینہ تک آپس ہوا بڑی مہربانی اور
 رعایت سے جہاز کے مسافروں کا جائزہ لیا بلکہ انہیں کے ہمراہ تمام جہاز کا ہر لغز کپتان مسافر
 کے نظریہ کا کر کے نہ لیکر عدنان کو گیا و مان جا کر اسنے خطوں کو ڈاکٹر میں ڈالنا اپنے عدنان پر
 بھیجی میں تار دیا ڈاکٹر صاحب کے جاتے ہی قریضہ کا زور تھپڑا اوتا را گیا ناسات آدمی یہاں اور جاتا
 تھے وہ بھی اوٹ کر اسباب و چیزوں کے پیچھے والے جو کہ اسوقت تک بوجہ قریضہ کے اپنی اپنی غشیوں
 پر انتظار میں بیٹھے تھے وہ سب جلد جہاز پر چڑھ آئے پیچھے والے تھوڑے خمدار اور تھالنی زیا
 ایک چمدن لگایا گیا پاتا کرنی انکو دشوار تھی چوٹی چھلان ان کے بے طل یعنی آدھ سیراٹھ آئے کو اور
 دشواری پر جہاز پر ٹل گئی ہر ایک سیروزن کا تر بند آٹھ آئے کو لیون شیری فی عدد ایک ہا آٹھ یعنی
 کے سو کہ پیضہ یعنی چینی فی رطل چھ آئے یعنی بارہ آئے سیر نیچے تھے غرض ہر جن گران تھیں تا ہر گ
 خیر کرتے تھے ہیضہ مرغ چھ آئے درجن فروخت ہوئے باعتبار او جنوں کے پیضہ مرغ اس قدر گران
 نہ تھے دو عدد گڑا انچلی ہر ایک وزن میں ایک سیر کے قریب ہوگی جبکہ ایک میمن صاحب نے جہاز میں
 فی دو روپے کے حساب خرید کین اسی خرید و فروخت اشیاء کی نقل میں جو انگریز اور جمہور کا شوق ہے
 سندھی پولیس کی دردی پہننے ہوئے ایک لینچ پر سوار ہو کر چلاز پو پوچھ ان سمجھتی دردی پر کچھ انگریزی

پولیس عدل لکھا ہوا تھا ان کے آنے ہی بالکل خرید و فروخت موقوف کر دی گئی ہجوم خریداران کا قانون کے
 پاس ہٹا گیا دوکانین بند کر دی گئیں کیونکہ یہ پولیس افسر مسافروں کی شمار کو آئے تھے ہر شخص کو حکم دیا گیا
 کہ اپنی اپنی جگہوں اور درجنوں میں جا کر بیٹھ جاویں ان کے ہمراہی کانسٹیبلوں نے اسکا جلد و بلند انتظام کیا اور
 لوگوں کو تاکید کر کے اپنی اپنی جگہ پر بھیجا اور اسکے بعد شمار شروع ہوا تیس منٹ میں
 شمار ختم ہو گیا ہر درجہ کے لوگ شمار کر لئے گئے اور ان کے روانہ ہوتے ہی پھر گرم بازاری شروع ہو گئی
 لوگ پھر اسی طرح خریداری میں مشغول ہو گئے سارے جہاز میں بھوم دھام ابل جل رادو سو مالی کے چھوکر سے
 بھی ہر درجہ میں بڑی بڑی کوریان ہند کی اور کف ہند کی شکل گلدستہ نہایت ہی خوشنما تھے ہوئی جگہ جگہ پر
 تھے ایک بچہ کو کیتان صاحب عدل سے آئیں اور انھوں نے بھی کچھ برت اور چند دہانے کے سوا اور کچھ ضروری چیز
 کی چیزیں خرید کر لئے ہمراہ لائے تھے آتے ہی جہاز کی سیڑھی اڑھانے اور بالائی کو گونگو اور جانیکا حکم دیا اور لوگوں
 اڑھانے کی جگہ پر لگائی اب تو سب کا ذرا پناہ اپنا اسباب اٹھا اٹھا کر جہاز سے کشتیوں پر چلے گئے مگر وہ لوگ
 جہاز پر ڈھلے پڑے مسافروں سے خیرات طلب کرتے اور چیزیں بھی بیچتے پھرتے تھے اور دھڑلے کا لنگڑاٹھا
 اور جب جہاز چل نکلا ہوا تب وہ دوڑے جہاز سے پانی میں کود پڑے یہ بندر عدل متعلق ملک عرب کا ایک بندر ہے
 ایسے موقع پر واقع ہے کہ تمام یورپا فریڈرک کے آئینوں اور جانیکو لے جہاز سب یہاں پہنچتے ہیں اور یہ
 شہر ساحل جنوبی صوبہ یمن پر واقع ہے دباب المندب ۱۱ میل پر جانب مشرق برطش گورنمنٹ
 کے ماتحت ہے رقبہ صرف ۷۰ میل مربع ہے گرجی یہاں بہت بڑی ہے لیکن آگ بھڑکتی ہوئی تھی ۱۹۱۲ء
 آدمیوں کی ہے یہاں ہند کی نمک طیار ہوتا ہوا ایک پولیٹیکل ریزرٹ رہتا ہے جسکو کہ گورنمنٹ بھی
 تعلق ہے اور وہ جنگی و ملکی دونوں کے مصلحت سے اسکا مشاہرہ میں ہزار ہا ہوا ہے۔ عدل کی سائی
 دریا میں جو پہاڑ واقع ہے اسکو جبل حسن کہتے ہیں اسکے اطراف میں قوم عمو آباد تھے اس بندر گاہ کی
 متصل ہی تاریکھراؤ کا خانہ جو عدل ہندوستان کا محصول تار بقی فی لفظ دو روپے ہیں اور جبہ مکرم
 کے ڈیڑھ روپیہ احمین کاتب مکتوب الیہ کا بنہ و نشان بھی حساب کر لیا جاتا ہے بندر کے قریب ہی کچھ سو گڑا
 کی دوکانیں اور ہوٹل ہیں یہاں صرف انگریزی چیزیں ملتی ہیں گھوڑے گاڑی کرانے کی ہر وقت طیار
 رہتی ہیں آمد و رفت شہر کا راتین روپے ہیں اور خاص شہر عدل کنارہ سے چار پانچ میل کے فاصلہ
 پر یہ پہاڑی ملک ہے یہاں سپلا بومر عبدروس کی مزار یہ وہ بڑے صاحب کرامات گذرے ہیں

یہ ہمزرا آبادی سے باہر دامن کوہ میں ہے یہ وہی مقام ہے کہ جو بایہ تخت نشیناؤ کا تھا ولسلہ امین سلطان نے اس جزیرہ کو سرکار انگلیشیہ کو دیدیا الحال بہر سویر کے جاری ہوئے سے یہ شہر بہت عروج پر پہنچ گیا ہر قسم کی تجارت کی پوری منڈی ہے یہاں ایک آتش پہاڑ بھی خشکی اور چٹائی ۸۰۰ فٹ ہے شہر کے گرد بند پہاڑ بطور قلعہ کے ہیں شہر میں چوڑے بازار ہیں یہاں کوئی چیز پیدا نہیں ہوتی ہر اطاقت غلو و ترکاری وغیرہ آتی ہے میٹھا پانی بحرِ اربار ان یا انجن کے دوسرا نہیں ہے اور مقام لمبج سے اونٹوں پر پانی آتا ہے مگر بدفرہ اور شوریت کمینر ہوتا ہوا تین سمت عدنان کو سمندر ہی صرف لمبج کی جانب خشکی اور ریت ہے یہاں تک انگریز کا سکھ تاجنے کا جلتا ہے یہاں سے آگے چل کر یہ پیسہ بیکار ہے انسانوں سے کہ حملوگون کو شہر جانے کی اجازت نہ دی کہ چشم خود دیکھ سکتے ایک بجکے پذیر منٹ پر جہاز جانب شریع لعلی اردانہ ہوا یہاں سپید بھا او تر رخ چلا دینے جانب علاء عرب ملک یمن و مخا و حدیدہ وغیرہ اور بائیں جانب جمش بربرہ سوڈان و مسواد سوآکن ہیں۔ بارہ بجے شب کو جہاز ایک سو بیس میل کا فاصلہ طے کر کے باب الکندہ جسکو (باب المندپ) بھی کہتے ہیں پہونچا ڈیر محل کے قریب یہ مقام جوڑا ہے دو نون جانب پہاڑ ہے ایک پہاڑ پر کونھی بنی ہے اسکے احاطہ میں ایک بلند شان کھڑا ہے شب کو چندا الٹین سرخ سنر سفید اوسپر روشن کیجاتی ہیں اس کے قریب جہاز آہستہ آہستہ جاتا تھا یہاں سے نکلو بحر احمر میں جہاز پہونچا اس دریا کے بلاکان جنبش کے جہاز جاتا تھا پانی بحر احمر کا باعتبار بحر عرب کے سیاہ کم ہے نیلا اور بعض جگہ سفید نظر آتا ہے اس قیاس کیا جاتا ہے کہ اس دریا میں محق باعتبار بحر عرب کے کم ہے دونوں جانب پہاڑ کا سلسلہ نظر آتا ہے پورب کی ہوا استوری تھوڑی چلتی تھی جسوجہ سے جہاز میں گرمی رہی ہوا موافق دیکھکر جہاز پر بال بھی چڑھا دیا گیا جس سے جہاز تیز جارنا تھا یہاں سے قبلہ بھی او تر رخ ہے اس لئے نماز اوستی تمت

طرحی جاتی ہے۔

پانی سے نکل کر کوئی ہوئی دیکھائی دیتی تھیں، جبہرے دو پہر تک چندان گریز نہ تھی مگر بعد دو پہر کے رگبار
 چیلنے لگی جس سے جیسف کو پریشانی ہوتی تھی آج کثرت سے جہاز چارہ کا ماراں لے کر رگبار دیکر خیرا کرتے
 آتے ہوئے راہ میں اسے اور درگت قریب قریب گزرتے جانوران پرند بھی دریا پر اڑھستے دیکھائی دے تھے
 درجہ کے دشت سے جزیرہ کامران کا پہاڑ نظر آنے لگا کل مسافر ان کی نظر سے طرف باقی یا باب المندوب سے قریب
 تین سو میل کا فاصلہ کے ساتھ جاری تھے شام کو جزیرہ کامران کو سامنے پہنچ کر وہاں انکا اندازہ لگایا
 وڈا کتر جہاز ہوڑی پرواز ہو کر اسے خبر کے کنارے پرگے آئے جس میں چار کشتیاں جزیرہ کامران سے پار
 آتے زرد بھرہ اوڑا سے ہلاکی طرح مع دو عربکا ٹھیلوں کے پہنچیں اور مسافر و نکو کشتی پر سوار ہو کر جزیرہ
 کامران میں داخل ہو نیکا حکم دیا جہاز بھر میں ہل چلی مچکئی بھر محض اپنا اپنا اسباب بیٹھانے لگا قریب
 طرہ سو آدمیوں کے مع اسباب آج ہی سوار ہو کر زمران میں چلے چلے گئے یعنی کامران روانہ ہو کر وہاں
 سے بدوم پہنچے فضل الرحمن اللہ ان کے گھر کے پہلے پہنچ کر مستورانوں کے لئے آراکشی اور کشتیوں
 جگہ جو جزیرہ بندوبست کر لیا تھا فروگاہ کی بگہ میں مسافروں کی شکایت ہو برادر موصوف کچھ بدبخت
 اسلئے انکے استعمال میں چند قسم کی دوائیں تھیں اور کسب ایک کسب میں تھیں سوچہ سے وہ کس کہ
 جس میں اور بھی ضروری چیزیں تھیں سو اس کے بھادان بڈل و تکبہ وغیرہ سمرا لیکر کشتی پر سوار ہوئے
 انکو تنہا جانے دیکر شیخ شعیب صاحب شیخ مولابخش کو ہمراہ کر دیا ہمارے بیونگ ویتین
 آدمی روانہ ہو مجھ کو خیال لگا اب ہا کہ کل مسافر اورنگلوک بھی آج ہی کپ میں پہنچ جاویں گے اس خیال کو
 جزیرہ کھانے اور ناشتہ کی بھی عزیز موصوف اور درندہ دونوں ہمراہوں کیلئے ہمراہ نہ کیا اتنی شام ہو گئی
 شب آئی اب کشتیاں دوبارہ جہاز کے پاس مسافروں کو لینے کو نہ آئیں اسلئے ہلوکون نے جہاز ہی پر شب بسر
 تشویش تھی تو یہ تھی کہ افسوس برادر فضل الرحمن اور ان کے دونوں ساتھی ناحق بے آبے دانہ شب بھر رہے۔

۲۵ شوال المکرم سال ۱۲۷۰ روز جمعہ

قرطینہ کامران میں کفارہ سیات عمری کا دوسرا دن

سات بجو صبح کو کچھ کشتیاں جزیرہ سے مسافروں کو لیجانے کے لئے آئیں خلاصی اور علم جہاز نے منادی کر دی
 کہ جہاز صوبہ جاویکا مسافر لوگ تیار کیا اس جہاز سے لیکر جزیرہ میں لیجاوین اگر جہاز میں رہ گیا توئی کبھی بڈل و بورہ
 اکیلے و پیلو وادہ سمات کی چیزوں پر جیسے پیشی جزیرہ چرمی ہیں اس کے آٹھ آٹھ آنے دس زقرطینہ کی بات

کر ایہ دنیا ہو گا اسلئے اکثر مسافر وہاں آئے اس خطبہ کے وقت تک کل سب سب ہمارا آثار رکھتی رہا اور مسافر
 کی ہزار ہوں کی ایسا شور مچا رہا تھا کہ کان پڑے تو زور سے بائی بیتی تھی اکثر منہ کشیاں بھر کر جزیرہ کا طران کو
 جانگلیں ہیں اور خیال سے محبت نہ کی اور اس میں ہم کا فریبی فعل الرحمن ہر کام کے خیال سے پہنچے جا چکے ہیں
 جیسے کہ کچھ بچھین سب ہمارے بھی تھا اسم جانے گا کہ جس جیسے من گھڑی کوئی خبر نہ سمجھی اور جہاز میں مسافر ایک کشتی کے
 رکھے تو تشویش پیدا ہوئی کہ ایسا بڑا انتظار کیا کر رہے ہیں چنانچہ وہ بڑے گناہیں مجھ کو کہ انہی کیا افساد واقع ہوئی کوئی ہی
 سبب پڑی جسکی وجہ سے وہ کچھ اطلاع نہ دے سکے اسکا سخت شوق اور تردد برپا کیا اور او کو بے آب وادہ بنے
 کی غایت تشویش تھی اور نہ کوئی رمان ہو کر آیا جس اُس عزت و سزا و دنیا کا حال باقیست کرنا کہ جو لوگ مان جاتے
 ہیں وہ کیا تو میں اسنی تھا میں تھا کہ ایک کشتی پر سید عبداللہ اور کئی دیگر اور علی چٹکا کا ملاح ہوا
 چلا آیا جو کہ وہ اکثر حجاج کو بندہ شہانہ کیجانیے کی غرض سے آیا جا یا کرتا تھا اور اُسے چند بار کا طران کے قریب
 رہنے کا اتفاق ہو چکا تھا اسلئے اسکو وہاں بعض بعض منتظران قریب سے شناسائی تھی اسوجہ اسکو وہاں
 جہاز تک پہنچ جانیکا موقع مل گیا اسنے وہاں کے بھائی سید نورالحی کے احرا کہہ دیے غرض سے پہلے کہ تھے
 ہلوگوں تک خط پہنچا تو کہہ کر بت چست کر لیا تھا وہ علم افغان خیزان جہاز پر پہنچ کر ہر بار دم غریبہ حاجی فضل الرحمن
 اور سید نورالحی کا خط لاکر دیا اسکے مطابق ہوش و حواس پران ہو اٹھا الم آگے سے نکل پڑے اسنے ہونٹ پر لکھا تھا
 کہ ہلوگ آپ لوگوں رخصت ہو کر جزیرہ میں کشتی سے اترے زمین پر قدم نہ لگنا تھا کہ خبر ان سرکاری کسٹج گرفتار ہو
 ایک سپاہی ہلوگو کو اپنے ہمراہ لے چلا فروز علی کا پتہ نہ تھا ملاح کشتی باقون گیلوں پر بندل بستر مقام روگاہ تک پہنچی
 کے لئے منت و حاجت کی مزدوری معقول مندا علی دینے کو مستعد ہو کر اونچے اونچے انکار کیا زبان عربی میں تھا جو
 کہ شغل ہمارا نہیں ہے مجبوراً اس کیلئے اسباب بار بستر کو اپنی اپنی پشت و گردن پر لاد کر حمالی کی حالت میں اُس عربی
 سپاہی کو ہمراہ چلے اس حلقہ قریبینہ میں پہنچ کر قدم رکھتے ہی ترکی تمام ہوئی غرض بہ ہزار خرابی افغان
 و خیزان ایک بختہ و چھوٹے سے مستطیل مکان کو قریب پہنچو جس میں ایک انجن سے کچھ حوان نکل رہا تھا
 یہاں پہنچ کر کبیں بستر اسباب کو سر سے بچھینکا ایک آدمی اٹھائی میں ہاتھ کے انداز سفید کپڑے کی ٹکری
 لایا اور بھونکو تقسیم کر کے حکم دیا کہ اپنا کپڑا جو پہنے ہو او سکوا و تار داو اور اس عطیہ سرکاری خلعت سے
 ستر پوشی کرو اگھر فوق الادب کی تعمیل ضرور تھی اس کے حکم کی بجا آوری کی گئی اسنے ہلوگوں کی طرف
 انجن میں جھونکے یا بعد اس کے بستر کا بندل اور ہمراہیوں کے ساتھ جو کچھ کپڑے و دیگر تحوان سب کو بھی

اوسی انجن میں ال دئے ہملوگ مختصہ کی حالت میں دیکھا کہ بعد دو گھنٹے کے کسب کپڑے اوپر پہن
انجن سے نکال کر ایک کھڑکی کی اوپر باہر پھینکا کہ ایک عرب سپاہی نے ہملوگوں سے کہا کہ اب اپنی انجن کپڑے
پہن لو اور پارچہ غلعت سرکاری واپس دواؤں کپڑوں میں استفادہ کر گئی تھی اور دھوان نکلتا تھا کہ
ہاتھ رکھنا اور سخت شوار تھا اگر دوا وسیطرح جلد میں لئے جاتے تو قیداً بدن پر آبلے پڑ جاتے اور
کپڑے دھواؤں کا اور ٹھکانا ایک گھنٹہ تک ہوا یا جب بدن میں لگانے کے قابل ہو۔ ایک چشمہ بلوری اور دو جلد کتابیں
کلام تند و دلائل الخیرات کی جو کتب کے بٹل میں منشی شجاعت حسین کے بندھی ہوئی تھیں انکو بھی ہمراہ کپڑوں کے
انجن میں جھونکے یا چشمہ توڑ کبکاشیشہ چور ہو گیا اور کلام تند و دلائل الخیرات کی جلدوں کا چمڑا اٹک گیا
ہو گیا سب ورق اٹکے آگئے سرسے ایسے جھٹ گئے کہ علیحدہ ہونا غیر ممکن تھا اور ہملوگوں کے کپڑے تو بدن
سے اتارنے بعد انجن میں ال دئے گئے و ہملوگوں کو ایک کا ہی جھوٹہ میں لاکر فرش زمین پر ایک سرسے
قطار کے ساتھ بیٹھایا جیسا کہ ہندوستان میں (ڈال کسی دعوت کی تقریب میں جب کو عرف زبان انکے (بھون)
بولتے ہیں اور بوجہ غربت کے طر کو نیز ایک لمبی قطار کے ساتھ بیٹھ کر اور تہوں کے تیل بچھا کر کھلانے میں
بعینہ اسی صورت سے ہم سب برہمنہ سر برہمنہ بدن حرف ایک لنگوٹ غرق بیٹھے رہے اور ایک طرف میں کش
اور ہمیں دھوان اٹھتا ہوا ہر شخص کے سامنے لایا گیا اور بخور دیا گیا اب کپڑے پہننے کے بعد گیارہ بجے
حکم ہوا کہ اون جھوٹوں میں جو مسافروں کو قیام کیلئے ہیں چلے جاؤ چنانچہ وہاں سے اسی حامی اور فلیونکی
کی کیفیت وہ گرم گرم توشک و کل و بستر و استبا کا بکس اپنی اپنی گردنوں اور سرؤں پر لاد بچھا کر نصف میل
کی مسافت ناہموار ریل کی طے کرتے ہوئے خدا خدا کر کے یہاں جھوپڑے میں پہنچے اور شب کو بھجھو پیاس
لیٹ کر پیاس کی شدت تھی مگر پانی کا نام نشان تک نہیں سخت مصیبت گذری صرف دو چار گلو ریان
خدا کی عنایت ہمراہ چلی آئی تھیں وہی صدر مرق جان پوین خلاصہ یہ کہ غضب آگہی کا سامنا تھا خدا
محفوظ رکھے صبح سے ہملوگ قصد کرے ہیں کہ ان سب باتوں کی اطلاع آکھو دیوین مگر بالکل امکان سے باہر
اس کے چاروں طرف حد نشان کی زرد زرر جھنڈیاں گرٹی ہیں قریب قریب ترکی سپاہیوں کا پرہ
نے ایک قدم اوس احاطہ سے باہر ہونے نہیں دیتے سخت مختصہ میں ہیں میدان قیامت کی صورت ہے
ہر شخص نفسی نفسی کر رہا ہے کیا کریں اور کس طرح حال کی اطلاع دین اس وقت اہلسنت و سماج مفت مشفق سید
عبدالقادر علم مستعد ہوئے ہیں اسلئے انکی معرفت یہ اطلاع ارسال ہو خدا کرے کہ یہ جہاز تک

مع النحر و عافیت پہونچکر آپلو کو نکو بہانہ کی کیفیت کا مطلع کر سکین کیونکہ بظاہر سب اب معلوم ہونے بہت
 کی ہونگے و تا تک اس کے پہونچنے کی امید بہت کم ہے عورتوں کے ساتھ بھی ویسے ہی بڑا و جو صرف فرق اور امتیاز
 عصمت اس قدر ہے کہ مردوں کے کپڑے اتار لینے اور خورد بنے کو منتظم مرد ہیں اور عورتوں کے لئے ایک
 حبش سیاہ فام ملاو آسمانی کی صورت ہوسے زبور سیاہ خال اس کے بزرگ کی جٹائیں بال اس کے
 اور اسباب کی باربرداری کو فرد و رکیاب ہیں اس لئے میں شروع دیتا ہوں کہ جہاں تک ممکن ہو اسباب کم لانا
 ورنہ خود جمالی نصیب ہوگی اور چیزیں برباد اور خراب بھی ہو جائیں گی ہر چند دو چار فرد و اوقلی سرکاری ہیں
 مگر کل اسباب نہیں اٹھاتے بستر وغیرہ کے بندل اٹھاؤ ٹھاکر صرف انجنین جھونک دینے کو سافر و
 لے لیتے ہیں۔ اس مفصل خبر و حشت اثر سے کھاٹو تو لہو نہ تھا بدن میں سخت تردد و تشویش پیدا
 ہوئی اب سب پہلے اسباب کم بخت کی فکر پیدا ہوئی ضروری و غیر ضروری چیزوں کا انتخاب کیا گیا۔
 جو بیس آدمیوں کا قافلہ سب کو دس روز زندگی مستعار بسر کر نیکی فکر گوں ہی چیز ضروری تصور کیا
 اور کوئی غیر ضروری تاہم قہر جبر اکثر چیزیں کم لگیئیں روپے پیسے عورتوں کے زیورات کے کمبیس
 کس طرح چھوڑے جلتے کیونکہ وہی دار و مدار سفر تھا کپڑے بچھاؤ دس روز کے انداز کھانا کھانا
 و جنس ضروری حاجت کے ظروف یہ سب کیا کم تھے ہمارے ہوں جس کا استہکام کر نیکی قصد کرتے تھے
 تو اس کا دل بخیال غلیف آزدہ ہونا تھا تاہم تھوڑا تھوڑا کر کے ضروری چیزوں کا ہر شخص کے ایک جگہ
 انبار تھا بڑی کوشش و انتظام سے چیزوں کا انحصار ہوا جو وہ کس اور بندل چیزوں کے جہاز میں چھوڑ
 جو وہ روئے معلوم جہاز کو دیکر رسید حاصل کیا اب اون چیزوں کو جو کہ ہمارے ہی قریب کے لئے منتخب ہوئی
 کھتین جہاز سے اٹار کر کشتی میں چڑھانیکا خلاصیان جہاز سے مبلغ دو روپے باجرت طے پا خلاصیان
 لئے اس اسباب کو کشتی پر رکھ دیا اب بڑی فبت عورتوں کو جہاز کی سطح سے لیجا کر کشتی پر چڑھانیکا
 درپیش ہوئی پورب کی ہوائ و تندہل ہی تھی خلیج کے پانی کو موج زیادہ تھا کشتیان جلدی اور غلبت
 کر رہا تھا کشتی موج کی وجہ سے دو دو تین تہلی تھ او جھلتی اور زبر و بالا ہوتی تھی قومی ہیکو کا سید حاکم
 کشتی پر نہیں جتنا تھا کشتی مطلق قرار سے نہیں تھی اور جہاز کی سطح سے قریب ٹھہرتی نہیں تھی
 ایسی صورت میں کس طرح عورتوں اور بچوں کے سوار کرانیکا انتظام کرتے مجبوراً کشتان سے کہا کہ جس طرح
 کے کشتی ہو ممکن نہیں کہ عورتیں اور بچے سوار ہو سکین ضرور کوئی نہ کوئی سمند میں گر پڑے گا آپ ہمارے

کوئی انتظام عمدہ کر دیجئے اور اپنے سامنے کشتی پر بھلوگ زن و مرد اور بچوں کو سوار کرا دیجئے یا شام تک انہی جہاز
 پر رہنے کی اجازت دیجئے شام کو جب ہوا کم ہوگی اس وقت شاید سوار ہونا کشتی کا آسان ہوگا کپتان اور علم
 خود مہربانی کر کے سیڈھی کو پاس آئی سیڈھی کی قدر بلند تھی اور بے پروائی سے اس وقت تک لگاؤ ہی تھے
 اس کو خلا صیون کے بچا کر کے کشتی سے ملا کر بندھوا یا اور خود مستعد رہا ایک طرف مین اور دوسری طرف عزیزی
 بشیر الحسن تھے کیا ایک ایک کر کے عورتوں کو بارو سے سہارا لئے ہوئے بیٹن بیٹن نڈے کی سیڑھی پر سے نیچے
 لیجانے تھے اور کشتی پر بیٹھنا کو دوسری عورت کے لیجا نیکو جہاز پر آتے تھے اس (دلیل) اور دوا دوش سی کی با دیگر
 عورتوں کو کشتی پر سوار کرا یا کشتی پر جوان جون متوجہ راستہ نکال کر بیٹن ہوتا تھا عورتیں لرزی در کا تو
 جاتی تھیں غرض خدا خدا کر کے یہ مرحلہ ختم ہو گیا وہ مکہ بمقام مین بندر لہجہ گوئی جہاز پر چڑھنا اور تھان
 سٹھا یہاں پر جہاز کی تپلی چوٹی سیڑھی کے ذریعہ سے بیٹن چھیل با تھہ نیچے آ کر غیر مستقل کشتی میں سب کو
 ایک جگہ ذرا بھی قرار نہ ہو جملہ مرد اور عورت کو پوری شوری تھی سیڈھی کا ہلنا کشتی کی غیر مستقری
 حالت عورتوں کو برقعہ بٹھالنا دلکی بقراری عجیب حالت اضطراب تھی اب بارہ بجے دن کو کشتی جہاز سے
 کھول دی گئی اور بھلوگ جانب زیرہ کامران کے چلے شہر رشتہ دار گردنم انگند دوست و بی بردہ جہاز
 کے خاطر خواہ اوست و ایک مرد کی کامرین نے بھی کیا کہ جب پادرم فضل الرحمن کے خط سے حالات
 تکمیل معلوم ہوئے تو اسے کائنات میں جو کہ جہاز پر سب کے وقت خطاطی حجاج کی غرض سے تعینات
 تھے ان کو طلب کر کے ملکہ وزیر آسایش کامران کیلئے مشورہ کیا ہے دونوں شخص نیک مزاج تھے انہوں
 نے وعدہ کیا کہ ہم دونوں ایک شخص کامران تک ساتھ جاویں گے وہاں پہونچ کر وہ اپنے افسر سے جو اس قدر لطیف
 و شائستہ شائسائی و ملاقات کرادے گا یہ یقین ہے کہ او کی مہربانی سے آپ کو کوئی آرام ہوگا و ملکیت و مہو
 ر و عہدہ او کا دیکھنے سے دوا و فرح العیوب کہ کچھ کم نہ تھا چلے وقت حسب وعدہ ایک آدمی و عین بھلوگ
 کشتی پر سوار ہو کر ہمراہ جہاز زیرہ کے چھ پر کشتی پہونچی وہ کائنات سے پہونچا اور کر کے اپنے افسر کی ملاقات
 کر کے بھلوگ کشتی سے چھ پر آئے ملازمان اور مالکین ملکہ کشتی سے اسباب و امانار چھ پر
 چھ پر چلے آئے اس وقت انہوں نے کائنات ایک ساتھ نام کر کے جو مقبدرہ کی طرف کی گئی وہیں پہونچے
 جہاں ملازمان و بیرون فرم کر کے ملکہ چھ پر آئے کہ یہی شخص ہوا افسر نے اس سے ملاقات کر کے
 چھ پر پہونچے اس کے بعد ان کی ملاقات ہوئی جس کے بعد زیرہ ملازم اور بھلوگ کے ساتھ

مطلب سمجھا دیا فوراً اس کے جانب مخاطب ہو وہ بھی قدم بڑھا کر ہمارے طرف چلا۔ بعد سلام علیک مصافحہ
 کر کے چھانک کر ایک نام کہا جسے جواب دیا (آغا تابا فندی وردان باشی) وردان باشی لقب ہی اس عہد کے کا
 جو بہتر یا سب انسپکٹر کا درجہ رکھتا ہو اور صرف (وردان) لقب ہی کا نشیہ کا۔ اس علیک علیک سے
 پہلے مصافحہ کے بعد وہ وردان اپنے افسر سے زبان عربی میں کچھ طویل طویل گفتگو کرنا چاہتا تھا جس کو مجھے پوری طرح
 نہ سمجھا مگر ترجمان سے اس کے معلوم ہوا کہ وہ چونکہ کوئی خوشنشین اور سادہ عاقل ہمارے طرف سے دیکھنا چاہتا
 کرتا ہے جس کو وہ مخاطب کے شکر منہ سے ہو تو بخندہ پیشانی صرف اس قدر ٹوٹی بھوٹی عربی اردو آمیز میں بولا
 کہ بخندہ پیشانی کہاتے نہیں سب (اور یہ کہہ کر ہلکے گونے لگے) کہا کہ اپنے کل ہمزہ ہو تو ایک ساتھ لیکر میرے ساتھ
 چلو۔ چلو تو نہ نہ کیا۔ مال و سباب نقد و جنس سے ٹھکانے لب دریا پڑا ہی اس کی خاموشی اور اٹھو یا چلو
 وردی اگر چہ ہلکے کدورت سے چلے جاؤ گے تو اس کی فصاحت کون کرے گا؟ اس نے یہ عذر سن کر جواب دیا کہ کچھ
 پرزہ نہیں ہمارے ہوتے۔ اس جانب بھیج دے ہم لوگ تو یہ کہہ کر کینا شدہ و شداسی عرصہ میں ایک یلہ و مزدور
 آئے وہ صرف ہنسنے کے بدلے چلے غلہ ربرتن اور دوسری چیزیں دیکھو اسی دریا کے کنارے پر چھوڑ دیا ورنہ
 یا شی کے تھانے سے ہم سب ہمراہ چلے کر چھوڑ دیا۔ زرن مرد ایک جماعت کے حاجتی اسامیہ کی طرح
 رو بکاری اور خانہ کی کیلئے دربار کو چلے وہ وردان باشی آگے آگے اور ہلوگ کا گروہ اس کے پیچھے تھا
 ہلوگ بھی پیچھے تھے کاب ہم زرن و مردان جن گھر میں پہنچائے جاہن و ان کیڑا اور مار کر سب کے کباب
 پائے جائیگے اور صبح بہ خیال او س طرف تازت آفتاب کا یہ حال کہ سوانیرہ پر اکھیرا غامیدان بالکل
 رتیلخ پس آفتاب سے زمین کو آتشیں ہو رہی تھی جس پر روئیدگی کا نام و نشان اثر نہ تھا ایک بچہ دیکھا
 وقت اور ایسا راستہ دشوار گذار قریب ایک میل کے پیادہ پا جو عورتوں اور بچوں کو چلنے کا اتفاق ہوا اور
 نوبت پہنچی تو سبھوئی صحت چھوٹ گئی زبان میں پیاس سے کانٹے پڑ گئے آتی راہ روی کو اس مصیبت
 کے ساتھ ہزار فرسخ کا سفر کیا جاؤ تو جیسو مزید بران عورتوں کی ہندوستانی ٹھیکہ جونی جسمین گرم گرم
 دھکتے ہوئے سنگ ریز اور بانو کا ٹلو سے تلے آجانا پیادہ راہ روی کی کبھی عادت نہیں ان میں مصیبتوں کا
 کیا باری برداشت کرنا پورا جہاد تھا۔ ہزار ہزار شوری آگے چل کر کیا دیکھتا ہوں کہ ایک میدان میں چند ترک سپاہیوں
 کا پہرہ کھڑا ہے۔ زرد پھر سے قریب قریب گرے تھے جو لوگ کہ اندر حلقہ آن پھر رہے کے جا چکے تھے
 دیکھ لوگ نے واردان شت بلا کہ محصوروں کے پاس آ اور جانیں سکتے اور انھیں لوگوں کی قطار میں بچاؤ

کی معیبت جھیلنے پر ہم فضل الرحمن اور سید نور الحق کھڑے ہلوگوں کی راہ تک پہنچے تھے اُن دونوں آدمیوں کی
 نظر جب ہلوگوں پر پڑی تو ہاتھوں سے کچھ اشارہ کرتے لگے اور پکار پکار کر کہہ رہے تھے کہ ہلوگ قید
 ہیں کیونکہ آپ لوگوں تک پہنچ سکیں ہلوگ چونکہ فاصلہ پر تھے پوری صدا لگی ہلوگوں تک نہیں پہنچا
 اور ان دونوں آدمیوں کو بولتے اور ہاتھ سے اشارہ کرتے ترکی سپاہیوں نے جو دیکھا تو پتھر کے ٹکڑے اڑھاکر
 مارنا اور پھینکنا شروع کیا اُنکا مطلب یہ تھا کہ ہلوگ خاموش کھڑے رہو ورنہ ان دشت بلبا تک
 نہ کرو اپنی طرف مت بلاؤ پتھروں کی چوٹ و ضرب سے وہ دونوں آدمی دور بھاگ کھڑے ہوئے
 ہلوگ اسی گرفتاری میں چلے جا رہے تھے اب اوس میدان میں پہنچے جہاں پر در در تک
 مسافر و نکال مثل لاوارثوں کے پھیلا پڑا تھا اون بالوں کی حفاظت سوا خدا کے کوئی کرنا لانا تھا اسی میدان
 میں بعض بعض میری چیزیں بھی تھیں جو دریا کے کنارہ سے اٹھا کر یہاں پہنچ جا چکی تھیں یہاں پہنچ کر
 عورتوں کا غول علیحدہ کیا گیا اوس وردان باشی نے ایک سپاہی کو حکم دیا کہ عورتوں کو اپنے ہمراہ اس جگہ پہنچا
 میں کہ جو عورتوں کیلئے بنا ہوئے چلو وہ عورتوں کو اپنی حراست میں لیجلا اور ہلوگ مردوں کو آغاثا تابت اپنی
 ہمراہ دوسری جانب لیکر روانہ ہوا شکل تو زیادہ یہ تھی کہ وہ ہماری زبان نہیں سمجھتا تھا اور نہ ہلوگ اسکی
 زبان سمجھتے تھے اب علم سنیں کہ عورتیں کدھر گئیں اور ان پر کیا آفت و مصیبت نازل ہوئی لیکن پہلے اپنی
 سرگذشت کہہ سنا میں شب دو سحر کا قصہ بیان کریں ہلوگوں کو آغاثا تابت فندی اپنی ساتھ لئے ہوئے ایک
 کاہی جھوٹے کو پاس لایا اوس جھوٹے کے قریب انجن کا مکان تھا انجن چل رہا تھا بھق بھق انجن کے
 چلنے کی آواز آرہی تھی اس جھوٹے کو پاس ایک مچان پر بیٹھ کا پانی گرم اور شور رکھا ہوا تھا اور ٹرے
 جھوٹے میں کچھ مسافر جو مجھ سے پہلے آچکے تھے ہتھ پاندے ہوئے زمین پر اوڑھ لیٹے ہوئے ایک دوسرے
 کو دیکھ رہے تھے اور زیر لب خندہ کر رہے تھے اور نئے وردان کے پھینے پر خندیدگی کے ساتھ اپنے ساتھی
 ہوئی کا زبان حال سے خیر مقدم کہہ کر مژدہ دیتے تھے وہ وردان باشی ہلوگ اور دس ہتھ پاندے آدمی دوسرے
 گروہ کے مسافر کو کہ ہم اور کسب ایک ہی کشتی پر سوار ہو کر آئے تھے پہلے اسی جھوٹے
 کے دروازے پر کھڑا آیا اور ایک عرب کو جو مسافروں کے کپڑے لینا اور ہتھ پاندے کا اوس عربی میں کچھ
 کہا کہ جبکہ بعض بعض الفاظ سمجھ میں آئے جیسے (اور یا وغیرہ) وہ عرب دوڑ کر ایک دوسری جگہ
 سے تین چار کچھ بولی چٹا بیان اوشٹا کر لایا اور اُنکو جلدی جلدی جھوٹے میں بچا کر اوّل والی کشتی

سے خبر کیا تب ہملو گون کو اس جھوٹے کے اندر جانیکی اجازت دی ہر چند اس چٹائی کے فرش کی انتظامیہ
 میں اس بارہ منت نک جھوٹے کے دروازے پر صوبہ میں کھڑے کے گئے مگر چونکہ یہ پہلا اعزاز اس مسافر نواز
 کیلئے نواہا تھا اسلئے دیکھو مرغوب تھا کیونکہ اسکا یہ اعزاز خاص دیکھا گیا عموماً تھا پہلے کے آئے ہوئے
 مسافر فرش ریت زمین ہی پر ملوہ انگن تھے جن میں اس جھوٹے میں داخل ہو کر اس چٹائی پر جو کہ بجا و شرف و
 دینی بھی اعزاز زیادہ وقت رکھتی تھی ہشکر العطش کی فریاد بلند کی و ران پاشی تو یہ انتظام کر کے
 دوسرے طرف چلا گیا وہ عرب متعین جھوٹے رفع نشانی کے خیال سے ایک ٹین کے نام میں دو طرفہ پانی لایا اور
 پینے کے لئے (هذ امیاحلو) کہہ کر عنایت کیا اس پانی کی کیفیت بھی قابل عرض ہو میں نے گفتگو و گفتگو کے
 شہر وں میں اکثر دیکھا ہے کہ غریبوں کو کثرت سے دیسی جنگلی کبوتر پالتے ہیں اور انکو دانہ گھر سے نہیں دیتے بلکہ
 انھیں اڑا دیتے ہیں ان بھڑے کھینوں میں جو کرتے ہیں شام کو جب گھر پہنچتے ہیں تو مالک و نکا
 گرم پانی پینے کو دیتا ہے جسکو وہ جانور پی جاتے ہیں اور جو کچھ چراور جنکر اپنا پیٹ بھر لے ہیں اسے خالی
 کر کے مالک کے نذر کر دیا کرتے ہیں جسکو وہ سوکھا کر جمع کر کے رکھتا اور برسات میں وہی اندوختہ انھیں
 کھلاتا ہے گھراور گرہ سے خرچ کرنا نہیں پڑتا عرض مجھ سے اس پانی کی وہی کیفیت تھی پیتے ہی طبیعت میں بھی
 دل بھراوٹھا مگر کرنا کیا تھا اسوقت وہی آب حیات تھا اس ایسے تیسے پانی سے لب تر کر کے اس حکم کی
 انتظامیہ میں رہے کہ ہملو گون کو کب وہ خلعت دو دستی عنایت ہوئی ہو اور کب ملبوس اوتار سے جائیداد کا
 شرف اعزاز بخشا جاتا ہو اور کب بخور کے دریا میں غوطے لگاتے ہیں اُدھر آفتاب کی تمازت اور زمین کی
 حرارت ایک طرف انجن کی حریت علیحدہ متعلقہ تکی فکر سر پر مال اسبنا نقد و جس علحدہ میدان تشریف میں تشر
 حوالہ بخدا تھا انھیں سب افکار اور تردد کے کشاکش اور تشویش میں مبتلا تھے کہ ایک عرب آیا اور چند
 کپڑے سفید ماتھ میں لپیڑا ایک سر سے تقسیم کرنا شروع کیا زبان عربی میں کہتا تھا کہ کپڑے اُتارو اور اسکو
 کمر میں لپیٹو دو تین آدمیوں تک تقسیم خلعت کی اُتوت آجکی تھی اور وہ لوگ کپڑے ہو کر جاتے تھے کہ اپنا
 جامہ ہستی کو بدلنے جدا کرین اتنے میں وہی مہربان حال کہ فرما قدردان مسافر نواز بے مثال اُتات تابت
 افندی و ان پاشی سلمہ اسدعالی و جزاک اللہ فی الدارین غیرا) جھوٹے کے اندر داخل ہوا اور جس کے
 زبان عربی میں تقسیم سے کپڑے کے مانع ہو کر یہ کہا کہ یہ لوگ شریف اور ذی عزت ہندوستانی ہیں یہ لوگ
 کپڑے اوتار نیکی تکلیف اور محنت سے معاف کئے گئے تہند جن کو یہ تقسیم کر چکے ہوا ان کو واپس لوٹے

سب لوگ بھی انکے ہمراہی ہیں اسلئے معاف کئے گئے اور مجھ سے ہنس کر کہنے لگا (کہ آپ تو بڑی ہوسے آگے
 سب نفعی بھی معاف کئے گئے) اوسکی ان سب غنائیوں اور اسلامی عہدروہوں کا شکریہ ادا کر کے کیا اور
 اس آزادی کی خوشی اور نجات کی مسرت کو کیا شرح کر دین دل تھا کہ اوسکی ان ہر بانیوں اور عزت
 بخشی اور اس خاص اسلامی ہمدردی پر صدقہ کر نیکو کافی نہ تھا یہ اسی خدا اور اس کے رسول اکرم کا فضل
 تھا کہ جسکی تلاش میں یہ دشت پیمائی تھی کہ ہزاروں سین یہ تمام عزت بخشی ہوئی یہ نظم مرزا دیر کی
 حسب حال تھی رحمان و مستعان و غفور رحیم ہے اس کے سوا بھلا کوئی الہا کریم ہے ؟
 روزی بھی کہ مراد بھی کہ عجز و جاہ بھی ؟ ایمان بھی بخشے خلد بھی بخشے گناہ بھی ؟ یہ نئی بات اور واقعہ
 خاص سن سن کر حیدر مسافر تعجب کرتے ازربیب دریافت کر نیکو گرد ہو جاتے تھے الغرض اس حکم خالص
 بعد یہ بھی حکم دیا کہ اب آپ لوگ اپنے قیامگاہ کے (عیش) یعنی جھوڑے میں چلے جاویں اور وہاں
 آرام کریں ہلکوں کو کہنا کہ معلوم نہیں کہ وہ کس فلک الافلاک پر ہو اسکا راستہ دیکھا نہیں کہاں جاتے
 ہماری ہمراہی ستورات کہاں ہیں اسباب انتشار الگ ہو خدا الہا ہمدرد کر مفر یا ہوا ان سب اموات میں
 یہی براہ کرم امداد فرمائیے اُس نے کہا کہ حسب طرح تم معاف کئے گئے ہو اسی طرح تمہاری ستورات مع
 خدا مع بھی معاف ہوئیں کہ سب ان عیشوں میں کسی میں آرام نہیں ہونگی تردد نہ کرو کہ کہہ دیا تھ کہ
 اشارہ سے بتا دیا کہ دیکھو جو پانچ یا پنج عیشیں (یعنی جھوڑے یا بارک) چار قطاروں میں ہیں وہ
 بیسویں عیشیں مسافروں کے قیام کے لئے ہیں اور وہ چھوٹا سا منگھٹہ نما کنارہ دریا کے دکھائی دیتا
 اوس میں ڈاکٹر قریطینہ رہتا ہے اور دو قطاروں کے درمیان جو دو سرا منگھٹہ نظر آتا ہو وہ میر
 قیام اور آفس کا مقام ہے اور ڈاکٹر صاحب کے بنگلہ کے پیچ جو بسطیل عیش ہے وہ نماز کے واسطے
 مسجد کی صورت بنا دی گئی ہے اور اوس کے پیچ سب کنارہ پر جو عیشیں وہ بیماڑ ساخون کے لئے
 دار الشفا یعنی اسپتال ہوا انکے سوا جو چھوٹے چھوٹے کا ہی جھوڑے ہر چار جانب نظر آتے ہیں وہ جا
 مزور حجاج ہیں غرض یہ سب پتہ ان سب محلات رنگ خلد برین کا دیکر ایک سپاہی کو ہمراہ کر دیا کہ اوس
 خضر کی رہنمائی سے اُس تمازت آفتاب میں بگستان کو خوشی سے طے کرتے ہوئے چلے جاتے تھے راہ
 میں ترکی سپاہیوں کا سنگین اور بدوق کو ساتھ جا بجا پہرہ کھڑا تھا اگر مسافر بھولے سے بے راہ
 چلتا تھا اوسکو ڈانٹ ڈھپٹ کر راہ پر لگاتے عدم شنوائی پر کندنہ بندوق اسلامی کی نوبت آ جاتی تھی

غرض اس بار کہ تک پہنچو کہ چنان براؤم مثل الرحمن کھڑے تھے اور سات مہر کے بار میں جانی
 سے تھوڑی جگہ پڑہ دار کر لیگی تھی اسی جگہ ہماری سستو راتین آرام سے بیٹھی تھیں اور ہملوگوں کا انتظار
 کر رہی تھیں۔ ان عورتوں جو دریا قنٹ کیا کہ تم بس جو نہر کیا گذری تو انھوں نے جواب دیا کہ سو
 رحمت آئی کہ اور کوئی بات شاید حال نہ تھی اٹھایا یہ ہو کہ جب برسر میدان اٹھائے راہ ہملوگ
 علیحدہ ہو کر حوالات میں ترکی سپاہیوں کو چلے تو انھوں نے ایک جھوٹے کے پاس پہنچایا
 اوسکے دروازہ پر ایک کالی بلاکل موہنی دراز قامت حدیث کھڑی تھی اوسکے حوالہ ہملوگوں کو کر دیا
 اور کچھ عربی سن اوس کے کہا اوس کالی بلاکل ہاتھ کے اشارہ سے اندر جانیکو بتایا۔ اوس جھوٹے
 کے اندر چند چٹائیاں کھجور کی بھی تھیں ان پر بیٹھنے کو کہا لے میں ہی افسر جو کہ کنارے سے ساتھ تھا
 (یعنی وہی اخلاق کا پتہ آتا تھا) افسر (وردان باشی) جلد جلد قدم بڑھا پہنچا اور اوس کالی
 بلا حدیث کو پکار کر کچھ کہ گیا۔ بعد اوسکے وہ حدیث مہنس مہنس کر ہملوگوں کو اشارہ سے بتایا اور
 اور ہمارے ہمراہ چلو ہملوگ اوسکے اشارہ کے پابند تھے اوٹھ کھڑے ہوئے وہ آگے چلی اور ہملوگ
 اوسکے پیچھے ہوئے یہاں تک کہ ان سب جھوٹوں کے پاس پہنچا یہاں پر ہملوگوں کو کتے دیکھ کر غری
 فضل الرحمن آگے بڑھے اور اسی جگہ لاکر بیٹھایا اور وہ حدیث ہملوگوں کو پہنچا کر واپس گئی۔
 صدقے اوس خدا ی پاک کے کہ جسکی مہربانی سے ہملوگوں کے کپڑے اُتارے نہ گئے اور نہ ہملو
 بخورد یا گیا ہماری ہر طرح عزت و آبرو کیلگی ہملوگوں سے پہلے جو چند عورتیں وہاں بیٹھی تھیں ان کو سفید
 سفید تہمتیں تھیں ہاتھ کے اور ایک ایک ٹکڑہ ٹکڑہ دو ہاتھ کا سر اور بدن برڈالنے کو ملا تھا
 جس کے عورتیں اپنا اپنا بدن ڈھانکے ہوئے تھیں اور انکا کپڑہ وہ حدیث لیکر انجن میں ایک عربی
 ملازم کے ہاتھ بھیج دی تھی اور بخورد یا جاتا تھا جب بخورد واپس آتا تب اوٹھیں پہننے کو دیا
 جاتا تھا یہ واقعہ بیان کرتے وقت عورتوں کی آنکھوں سے بوجہ مزید حسرت آنسو ٹپکے پڑتے تھے
 کیونکہ ان سچ مہینوں نے ان سب کو غایت درجہ تشویش اور تردد دیا تھا کہ جس سے محض بے شان و
 کمان یک بیک خلاف توقع غلطی ہو گئی اب یہاں پر ہملوگوں کی قدر واقعی حالات اور سب غلطی
 اور عنایات ایزدی کا مظہر تھا اور تعلق ناظرین عرض کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کونسی
 ایسی جہ درمیان آئی کہ جسکی وجہ سے وہ دونوں کا بخل متعینہ ہوا اور وردان باشی

کہ پکا مران مہربان حال ہو ضرور ناظرین کو بہا پر خیال ہوا ہوگا کہ دو جہون خالی نہیں یا توسعی سفارش
 یا رشوت حلال لکھ ان دونوں باتوں میں سے ایک بھی نہیں تھی اگر تھا تو صرف قوم عرب کا خلق اخلاق
 صحیحی اور تقاضہ ایک محض ناجیز احسان کی شکر گزاری اور احسان نڈی جو اس عنایت بی غایت کا محرک
 تفصیل اسکی یہ ہو کہ کل جب شام کو جہاز لنگر انداز ہوا اور تھوڑے سا فزیرہ پر چلے گئے زیادہ آدمی جہاز ہی
 پر رہے تو انکی حفاظت اور خبر گیری کو دو عرب سپاہی جہاز پر پہنچے اور دو دنوں شب کو جہاز پر رہے
 گری کی خیال سے دونوں بستر چھتری جہاز پر کیا جب ہلو گون کر کھا نیکا وقت شب کو آیا اور دسترخوان
 بچھا یا گیا تو اسوقت اس خیال سے کہ یہ دونوں سپاہی مسلمان شام سے آئے ہوئے ہیں کیا سمجھتے کہ کھانا
 کھانا اذکو اتفاق اور موقع نہ ہوا ہو باصرار تمام بولا کہ شریک دسترخوان کیا ہے لوگ شکم سیر ہو کر
 حاضر تامل کئے اویسر خدا کرتے ہوئے اپنے بستر پر چلے گئے ہماری جانب انھوں کو ساتھ جوا احسان ہوا
 تو صرف اسقدر تھا کہ شب کو کھانے میں فراغ کر یک کر لیا تھا صحیح کو جب خط برادر مفضل الرحمن
 نے حالات تردد آئینہ ظاہر کیا جسکے رفیع کر نیکا ان دونوں نے وعدہ کر کے اس میں سے ایک شخص ہمراہ ہوا
 اور جو جو کارروایاں ادا کئے اور اس کے افسر نے کین سے سب آپر عرض کیلین اب آپ حضرات ناظرین
 ضرور عجز کریں کہ یہ احسان نڈی ضرور ایک لقمہ یا حضری یہ اہم نہیں عرب کا حصہ ہی نہ کہ ہماری قوم کا لقمہ
 ان سبے وادیش اور تردد سے دو بچے ونگو نجات ملی اور اس جھوٹے کی سایہ میں جینکو کہ سیر برادر عزیز نے
 قبضہ کر لیا تھا اگر دم لیا اور قرار کر لیا اب یہ فکر پیدا ہوئی کہ اسباب آؤ تو بچھا یا جاوے اور جو چیزیں کہ میدان
 منتشر پڑی ہیں وہ لائی جاویں کیونکہ منبع سے سب ہماری بھوکے پیاسے تھے علی الخصوص برادر مفضل الرحمن
 اور اوکو دونوں ساتھی شب ہی سے فاقہ مست تھے کھانے وغیرہ کا انتظام شروع ہوا غرض اسی فکر میں
 تو مبتلا تھے ہی کہ ایک بانگی فایت تشویش کی یہ بات پیدا ہوئی کہ ہلو گشتی سے اوتر کر دو رنگ عورت
 و مرد بیک قافلہ ہمراہ چلے قریب و سو قدم آگے چل کر عورتیں سحر است ایک سپاہی زنان خانگی جانب
 روا نہ کر دی گئیں اور مرد لوگ آغا تابا نڈی کے ساتھ چلے عورتوں نے سمجھا کہ ٹھکانا ہم پر کسلا
 ہمراہ مردوں کے جانا ہوا دھر ہلو گون نے یہ سمجھا کہ عورتوں کے ہمراہ ہوگا ایک ذری سی بخیری ہیں وہ
 سچہ جو کھلوئی اور شوخ فرج سے بخوف و خطر پیادہ پا دوڑتا اور کھیلتا بھفکری سے روانہ دان
 تھا اب اس میدان نمونہ حشر میں پہنچ کر غیر لوگوں اور اسباب کے ذخیرہ کے پاس کھیلنے لگا اور قلی

وزدرون کے تماشہ میں مصروف تھا یہاں اب اوسکی تلاش ہوئی ماتم کا سامنا ہوا ہملوگ چلا
 طرف بارکوئین دوطرہ صوب اور تلاش کرنا شروع کیا تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ بلا فکر میدان اور دھوپ
 میں اسباب کے قریب چھڑی ہاتھ میں لئے کھیل رہا تو لوگ دوڑے اور اوسکو اٹھا لائے ہزاروں
 سجدہ شکرا دیا (لا حول ولا قوت) یہ واقعہ بھی اس عالم سیوشی اور استغراق کا ایک جزو تھا کہ جین
 ہم کے سب مبتلا تھے اسباب کے لئے تو کوئی فردور نہیں ملتا تھا جو اسباب اٹھا کر لاو آدمی جو اسباب
 اٹھا کر نیکو سیطرہ و مان بجا ہو چکا تو اب پھر کسے نہیں پاتا مسافر نور درم تصور ہو کر اُسکو دوبارہ بخور
 گھر میں جانا کا حکم پڑتا تھا منتظرانِ ترکی سپاہیوں کی یہ غرض تھی کہ جب سب مسافر جہاز کے ایلوین ہر بخور
 پالین اور جہاز کا کام سے فوجت ہو جاو اُسوقت مسافروں کو اسباب اٹھانی کی اجازت دیا و تاکہ بخور پائے
 ہوئے مسافر اور نور دار در خطاط طے ہو جاوین یہاں جو لوگ خلاص ہو چکے تھے انکو کھانے پینے آرام و
 آسائش کی فکر پڑی تھی عجب کشمکش اور تردد پھیلا ہوا تھا کہ کپے بارک میں بچاؤن تک نہیں اور کھانے
 چیزیں کچھ بھی میسر نہیں سراسر تکلیف تھی نہ کھڑے ہونے کی جائز آسائش کا سامان اب یہاں کی کپے احاطہ
 سے لوگ کھڑے اسباب کے لئے شور وغل مچا رہے ہیں اور ہر ترکی سپاہی لفظ (صبر صبر) کہہ جاتا ہیں
 مال اسباب کے قریب جاتا نہیں جتے تین بجے دن تک یہی حالت اور کیفیت رہی اب صبر ہو تو کہا نک اور
 صبر ہو تو کس حد تک میرے دو خدا شکار سیطرہ راہ کرتے سمندر کے کنارہ کی طرف سے ٹوانٹ ڈپٹ اٹھا
 زجر تو پنج سہنے گرتے پڑتے اسباب تک پہنچ گئے میرے ملازم تو کچھ وزیادہ چہرہ لاگو کر کے
 ہملوگوں کی بھوکھ پیاس کا خوب لحا ط کیا ایک بکس جس میں رنڈا فوٹے زیورات تھیں اور دو بیٹے بیٹے جین
 چنے کے ستر اور جاول کا ٹوٹا تھا اور دوسرا جان جین جہاز کا شیریں پانی تھا اٹھا کر ٹوٹرو کی طرح دوڑتے ہوئے
 کپ کی جانب بھاگ آئے ہر چند پیر کے سپاہی انکو پکڑنے کو دوڑے گردے جلدی سے احاطہ کپ میں غلے ہو کر
 مسافروں میں لگے کہ وہ ہزاروں نعمت اور منی سلوی سے زیادہ اُسوقت مختتم تھا کہ وہ صدر منی
 ہو جب کل مسافر جہاز سے آچکے اور جہاز خالی ہو چکا اور مسافروں کے بخور سے فوجت ہوئی تو اب
 کپے اور بچاؤن وغیرہ کے بخور کی نوبت آئی بستر کا بنڈل کپڑوں کے بستے مسافروں کے کھول کھول کر
 انجن میں چھوٹے گئے اور بعد بخور کے ایک طرف میدان میں گڈ ڈیڈ غلط ملط کے کہہ دینے لگے اسکاٹری
 کے بعد جابجے انکو حکم ہوا کہ اب سب آدمی اپنا اپنا اسباب چھوڑ کر لاؤ ٹھلین اور کپ میں

[illegible]

کیفیت اور حالت اپنے افسردہ ڈاکٹر سے روزانہ اور بروقت اطلاع کیا کرے (سہارن پور کے
وردان کا نام محمد محسن تھا) وہ بچارہ اب خدمت میں مصروف ہوا جلد جلد لکڑیاں لایا پانی کا ٹپٹ ہلکوں
سے لیکر ہمارے ملازمن کو حوض آب کے پاس لجا کر پیے گا پانی دلویا جس سے کھانا پکانا سا شمع
ہوا شام کے وقت وردان باغی آغا تابت افندی نے سارے کمپ میں اشتہار کر دیا کہ جس کسی پاس دھڑ
مساؤں کا اگر کوئی اسباب مل چکے ہوں تو اسکو سات بجے شب تک سہارن پور میں پہنچا دیو
ورنہ اگر مل گیا اسباب دوسرے شخص کے پاس سے برآمد ہو گا تو وہ سخت سزا پاے ہو گا اس اشتہار سے
سارے کمپ میں کھڑے ہو گئے لوگوں کو یہ گمان غالب گذر گیا کہ شاید اگر ایسا ہو تو کیا عجب ہو کہ چوروں کا
الزام عاید ہو اور ہاتھ کاٹے جاویں اس خوف سے جملہ مسافر اور کاموں کا مشغلہ چھوڑ چھاڑ کر اپنی اپنی گھڑیاں
اور اسباب کو خوب غور اور تلاش سے دیکھنے اور تلاش کرنے لگے جب تک پاس دوسرے کو جو چیزیں چھوٹی بڑی
ملیں انکو فوراً افسر نے آفس میں پہنچا دیا بعض بعض چیزیں دوسرے کی میرے اسباب کے ساتھ بھی پائی
گئیں جبکہ میرے ملازمن نے آفس میں پہنچا دیا اپنی چیزیں گم شدہ کو میں نے خیال کیا تھا کہ میرے ضرور
تلف ہو گئیں ایسے خفیہ نقصان کی فریاد اور زیادہ تلاش غیر مناسب ہو خاموش رہنا بہتر ہے
مگر جو شب کو پھر منادی نے ہر بارک میں خبر پہنچائی کہ جبکہ کوئی اسباب نہ ملتا ہوے وہی اگر افسر نے
کے آفس میں دیکھ اور پہچان کر لے لیوں اس اشتہار سے ہر شخص دڑا میرے ملازم بھی وہاں گئے اور جن جن
چیزیں وہی تلاش تھی میرے سب ایک ایک کر کے مل گئیں اور میرے دوسرے کو بھی کل چیزیں ملیں ایک جبہ کی
بھی چیز کی تلف نہ ہوئی البتہ صرف اتنے ضرور نقصان ہوا کہ صندوق اور کوریو وغیرہ ایک پر ایک اس
سیدان میں بے احتیاطی سے چلے جائیں وہی وہ ٹوٹ پھوٹ کر بیکار اور بد قرار ہو گئے تھے سبحان اللہ
جزا کا اللہ کیا ہی خوب بندوبست اور انتظام کیا پوری ایمان داری کا کیسا خاکہ اوتارنا خیر ان سب کاموں
کے بعد ملازمن اور مالوں نے مل چکے جلد جلد کھانا طیار کیا کہ جسکو ہلکوں نے رغبت کے ساتھ تو کھا یا مگر پیسے
کے پانی کی سخت مصیبت ہوئی وہ پانی جو عایت ہوا تھا فوجی باللہ غایت درجہ بزدل بوجھ زدہ ماکل کے
شور بھی تھا جسکی وجہ سے اسکا حلق سے نیچے اوتارنا اور زبان پر لینا دشوار تھا جاگیرین کامی کے تلخ زبانی
حاصل ہوتی تھی مگر اسوقت چارہ کیا تھا کیونکہ اب ہی پانی وہاں ملتا ہے سارے کمپ وہاں مصیبت کا رونا دھونا
تھے مجبوراً قہراً جبراً بیٹھا ہی پڑا اب جفا کھا کھا کر سو رہنے کا سامان کیا گیا شب کو تو اس جزیرہ بلاخیز میں

ہوا سرد چلتی تھی اور لوگ دن بھر کی جفا کشی اور مزدوری محالی کی وجہ سے خوب تھک چکا تھا۔ سو تو خوب نیند آئی۔

۲۶۔ سوال المسکرم مسئلہ ہر روز شنبہ قرنطینہ کا مہران کی شامت اعمال کا تیسرا دن

یہ جزیرہ جبکہ نام کا مہران ہی تیس میل مربع کے اندر علاوہ عرب ملک یمن کا ایک اوجاڑ ٹکڑہ بالوکر
ریت کا ہے اس کے گرد ہر چار جانب سمندر ہے فاصلہ سے چھوٹی چھوٹی بستیوں دیکھائی دیتی ہیں جو لو
اٹھیں آباد ہیں غریب غریب عرب ہیں زبان ان کی عربی ہے چٹائی چارپائی کپڑا بناتے ہیں اور دنوں
بچھلیاں خشک کر کے جمع کرتے اور بیچتے ہیں زیادہ تر دوسری سرزمین کے محاصل اور پیداوار سے اپنی
اوقات کرتے حج کے ایام میں مزدوری سے روپیہ کماتے ہیں لوگ عمدہ مسابہ فام بدروہیں لیکن غلیظ اور
ایماندار ہیں مسافران مکہ کو صدمہ چار پائیاں جنکو یہاں کی زبان میں (سریریا گرسی) بولتے ہیں فی ہریر
ایک دوسرے کو لیکر لیتے ہیں چنانچہ میں نے بھی چند چار پائیاں کرایہ پر لی جتنی نے چار پائیاں محض ناسٹ
کڑیوں کی بنی تھیں کھجور کے پتوں کی رسی بانٹ کر انکو بناتے ہیں ایک جانب اس کے ایک ہاتھ بلند ٹکڑی
ناچو اور لکڑیوں کا لٹکایا تھا کہ اکثر بیچ کا بھی کام دیتے ہیں یہاں کی زمین پر بالکل ریت ہے تھیرا بھی
کا نام نہیں ہے جو ریت ہے وہ دریائی جانور ذکی بڑیوں کی ہے اس جزیرہ میں طوبت زیادہ ہے شب کو بھی
گرتا ہے کامران کی بستی آدھ میل کے فاصلہ پر ہے اس کے مکانات مکہ سے نظر آتے ہیں اوس بستی میں گنا
اور تار برقی دونوں چیزیں ہیں ڈاکٹر کی معرفت تمام کام ڈاک ٹائٹ اور تار برقی کا آسانی سے ہوتا ہے
ہر ملک دیار میں ڈاک جاتی ہے اور ہندوستان کو بروز منچر روانہ ہوتی ہے سات خطوں پر ایک روز
سکہ انگریزی زر نقد محصول لیا جاتا ہے انالیان ڈاک ٹکٹ سلطانی خود چپان کر لیتے ہیں قرنطینہ انوں
کیواسطے خاص حدود معین ہیں جس کے باہر قدم نہیں رکھ سکتے حدود مکہ قرنطینہ کا کوتاہ ہے اندازاً
ایک میل مربع کے اندر ہوگی ہر جہاز کے مسافروں کیواسطے علاوہ علوہ مکہ میں اس جزیرہ میں یکے بعد
دیگر ایسے ایسے چار یا پانچ مکہ بنائے گئے ہیں تاکہ ایک جہاز کے مسافر دوسرے جہاز کے مسافروں سے
نہ مل سکیں ہمارے مکہ کے پورب دریا محض قریب ہی اس طرف پہرے کے سپاہی نہیں ہیں کیونکہ اہرین
مارتا ہوا سمندر ہی اوس جانب پہرے دار ہے باقی تین سمت پہرہ دار سپاہیوں کی چوکیاں ہیں مکہ کے کچھ
جانب ٹھنڈا تین چار سو قدم کے فاصلہ پر ایک پختہ چھوٹا مسابقہ مزار کا نظرائی دیتا ہے دریاقت سے

معلوم ہوا کہ ایک برائے ولی اللہ محمد بن حسن عراقی رحمہ اللہ کا یہ ہزار مقدس ہو اُس قبہ کے گریخ
 رات کچھ راتوں کے درخت میں اسکے صو کا چند متفرق جگہوں میں دو چار کچھ راتوں کے درخت جابجا دکھائی
 دیتے ہیں سبزہ کا نام نشان کہیں پر نہیں ہے بجا سبزہ حاجیوں کی سوکھی ہڈیاں زریبہ زمین پر اسکا تسو
 ولین رہا کہ بخیر دور سے فاتحہ خوانی کے اور حسرت کی نگاہوں سے دیکھ لینے کے قید فرطینہ کیو جب سے شرف
 زیارت سے محروم رہے یہاں کے عربوں کا بیان ہے کہ اس جزیرہ کے متفرق جگہوں میں بنیستھ ولی اللہ
 کے مزارات ہیں مسافروں کی قیام کی عرض سے جو کھمپ میں (بارک) بنائی گئی ہو لمبائی میں ہر بارک
 شتر فیت چوڑائی میں بیس فیت بلندی میں پندرہ فیت ہے طول میں دونوں جانب پورے
 پچھم پانچ پانچ کھڑکیاں نرکل کی جعفری ٹیچی کے طور سے بنا کر لگا دی گئی ہیں اتر دکن عرض
 کی جانب آمدورفت کے لئے ایک ایک دروازہ راہ کا چھوڑ دیا گیا ہے جسمیں کنوارے وغیرہ نہیں
 ہیں رات دن کھلے رہتے ہیں لوگوں نے عورتوں کے واسطے محفوظی تھوڑی جگہ راہ چھوڑ کر عرض
 کے نصف حصہ میں اپنے کپڑے جازم چادر درسی وغیرہ باندھ کر پردہ کا انتظام کر لیا ہے مگر پردہ جیسا کہ
 ہونا چاہئے غیر ممکن ہے کیونکہ دونوں جانب سے بارکوں کے جملہ مسافروں کی ہر دم آمدورفت لگی ہی رہتی
 ہے نماز صبح کو بعد طہارت کی سیٹی ہوئی وردان ڈگر فاری شروع کی اپنی متعلقہ بارک یعنی کاکون کی کونوں
 کو جگہ ظالم میاں پر پر از رکات کر بے دست پا کر دئے تھو میدان میں ناکر کھڑا کرنا شروع کر دیا اس جگہ کسی کا یہ شہر اور صدق
 حال ہے وہ دیوت پر پیروانی خنجر تلے عشق کو مفضل میں سست پا ہلنا منع ہے جو لوگ کہ فریخ حاجت کی عرض
 سے بیت الخلا (یعنی جافور) میں تھو عجلت کر مارا لکھو محو لڑا اور فناء بگھسٹ لایا ہے نو شمار کر کے اپنی جان کا
 تعداد پوری ملایا اگر ایک بھی کمی ہوتا تو اسے خوف ڈاکڑ اور وردان باشی کے کھجک باک کو جھانکتا بھی پانچا نہ
 دکھتا بھی دریا کی جانب دوڑ جاتا جہاں جو ملتا اسکو کشان کشان لاتا اس تماشہ کے بوڑڈاکڑ اور وردان باشی
 نے گذشتہ شام کی فہرست میلان کر لیا اسکے بعد پانی کا ٹٹ تقسیم ہوا یہ پانی فاصلہ سے گدھوں پر مگلا کر طہینہ
 کے زمانہ میں ہر کپ میں چار حوضین میں آمین جمع کیا جاتا ہے حوض کی کیفیت یہ ہے کہ سات ہاتھ لمبا پانچ
 چھ ہاتھ چوڑا چار ہاتھ اونچا پختہ بنا ہے اسکے اوپر لکڑی کی چھت ہے جسکی وجہ سے وہ حوض ہر جانب سے بند
 دھوپ اور مہا کا اومین گذر نہیں ہو ایک تو پانی خود کھارادو سرے مدت ایک حوض میں بند رہا اگر بدبو
 اور بزرنگ اور بدبو لگے تو تعجب ہو مزید برآں یہ بھی تکلف ہے کہ وہ پانی محض نجس ناپاک ہی میں نے

چشم خود دیکھا کہ ایک شخص حوض پر بیٹھا ہوا لوگوں کو بانی تقسیم کر رہا تھا اسکے ہاتھ کی بالٹی حصین
 ایک لے کر لے کے انداز سے سیر بھر پانی سماتا ہوگا اُس سے ناپ ناپ کر فی ٹکٹ ایک بالٹی لوگوں کے ہر تنوں
 اور نفوں میں دینا تھا اتفاقاً اسکے ہاتھ سے وہ پھاڑا آب چھوٹ کر حوض کے اندر گر گیا اوس
 آدمی نے پہلے حوض کا ایک جانب سے تختہ اٹھایا اور بے تکلف کشیف کپڑا پہنے ہوئے اسکے اندر کود پڑا
 اور غوطہ لگا کر اوس بالٹی کو نکال لیا اور پھر اسی طرح بدلے پانی ٹھیکتا ہوا حوض کی چھت اور سرے
 پر جا بیٹھا اوسکے بدن کا پانی کہیں بقیہ نہ رہنے پایا پھر اسی حوض میں جمع ہوتا رہا اور وہ پھر تقسیم
 میں اُس آب نہا ب کے مصروف ہو گیا اس جہالت کو اوسکے غور فرمائے اور سافر ذکی کم سختی کو لحاظ
 کیجئے درمان ہاشی کو جوڑے اُس کے ایک طرف کچھ پھٹی فروشی کی ایک دکان ہے حصین صرف وہی
 مختصر ہی چیزیں بکتی ہیں کہ جبکا وزن اور نرخ سرکار انگاش کے روپے کمپنی سے لکھا جاتا ہی یہاں
 فرش اور ریالی جاری ہیں انگریزی سک اور دو اتی جو اتی بھلا تکلف چلتی ہیں مگر تانبے کا پیسہ انگریزی نہیں
 چلتا ہی روپیہ انگریزی چودہ قرش پر چلتا ہی جسکے اٹھائیس ہیلے دیتا ہے گویا چودہ آنہ پر چلتا ہی
 فی روپیہ دو آنے خسارہ ہیں۔ چاول جو شانہ موٹا روپیہ کا تین سیر آٹا گھوٹ کا موٹا جوار وغیرہ
 ملا ہوا خالص نہیں فی روپیہ چار سیر دال مسور فی روپیہ چار سیر چینی فی سیر بارہ آنے مرغی کبابی فی عدد
 آٹھ آنے دنبہ اوسط لاغر فی راس ساڑھے چھ روپے رطب یعنی کھجور فی سیر دو آنے گھی ایک روپیہ
 چار آنہ سیر ٹلی مابلون کپڑا دھونیکا ایک ٹکلیہ ایک چٹانک وزن کی دو آنے مٹی کاتیل فی بوتل چار آنے
 ان سب چیزوں کے علاوہ اکثر متفرقات چیزیں دیا سلاخی سپاری لوگ گو مرغ پیاز دھنیاں الائچی وغیرہ
 بھی بکتی ہیں کہ جبکا نرخ مختلف ہی اسلئے قلمبند نہ کر سکے شیرینی کی جگہ ٹھلپ کا حلوائی روپیہ ایک سیر
 بن یعنی تھوہ روپیہ کا ایک سیر دیتا ہی ان سب چیزوں میں سوکڑا شکر سفید یعنی چینی اور مرغ کے دوسری
 کوئی چیز قابل صرف نظر نہ آئی یہی ضرع کافی ایک آنہ کو فروخت کرتا ہے چونکہ ہندوستان دولت نشا
 مشہور ہی شاید اسی وجہ سے اس قدر گرانی کر کے زر کشی کا ذریعہ کر لیا ہوا تھا چاول ہرگز قابل صرف
 انسان نہ تھا پانی الیادانا الی بھلا فرمائے تو کہ انسان حیوان کیونکر نہ ہو جا اور اُسے کھانے کے بیمار
 نہ ہو اور لقمہ اجل بنے تو کیا ہوا اُسوں کے خفان صحت کی جگہ ایسی خراب چیزوں کا جسکے ساتھ ساتھ
 موت استقبال کر رہی ہو کہنا کیونکر جائز رکھا گیا ہے پھلیان مختلف رنگوں کی چھوٹی چھوٹی نہایت خوش

تاری بہت کثرت سے ملتی ہیں ملح شکار کر کے کمپ میں بیجا کرتے ہیں قیمت اونکی مختلف تھی
دو دو تین تین مچھلیاں ایک جگہ نامتھ کر کے جبکا وزن تخمیناً ایک سیر ہندوستانی ہوگا تین آنے
سے لیکر چار آنے تک کو دیتے ہیں خراب پانی کی وجہ سے اور قسم کی دال جیسے کہ آبرہ چنا ماس
وغیرہ کی نہیں کھتی ہے البتہ کب قدر مسور کی دال دیر تک پکانے سے کھاتی ہے لیکن بدمزہ دال الگ
پانی الگ رہتا ہے اس کے کچے ڈاکٹر صاحب کا نام (مسٹر ڈنوفن) ہے وہ فرانسیسی ہیں
انکو اس کمپ کا پورا اختیار حاصل ہے گویا وہ ان کے حکمران ہیں آج نو بجے انکو اونکی ملاقات کو گئے
چلتے سے چلتے وقت (مسٹر موکیش صاحب ہمارے کلکٹر بیٹے) کی چٹھی احتیاطاً ساتھ رکھ لیا تھا ہمارے
ساتھ نینو لٹکے بشیر الحسن - عزیز الرحمن محمد صدیق بھی ہمراہ ہوئے ڈاکٹر صاحب اپنے
بگلمین بیٹھے کچھ لکھ رہے تھے انکا ایک غلام حبشی لازم تھا اسنے اطلاع کی صاحب موصوف اطلاع
پانے ہی دروازہ پر چلے آئے ہلوگوں سے (شیک ہینڈ) یعنی ہاتھ ملا کر بگلم کے اندر لے گئے اوس بگلم
میں انفریچر یعنی اسباب بہت کم بالکل مسافرانہ گز کے قابل ایک سفری پٹنگ ایک سفری میز ایک
بیت کی آرام چوکی ایک کرسی تھی کونے میں بگلم کے دو تین (پوٹ مینٹو) دو ایک کسٹ ڈاکٹر صاحب
کے ضروری اسباب کے تھے ملاقات ہوتے ہی بڑے اخلاق سے ملے تینوں لڑکوں کو اپنے
پٹنگ پر بیٹھلایا اور میں شکر گزاری کے ساتھ چوکی پر جلدی کر کے بیٹھ گیا تاکہ انکو تکلیف نہ ہو
اب شکل یہ ہوئی کہ وہ اردو اور انگریزی نہیں جانتے تھے فرانسیسی عربی ہر کی یہ تینوں زبان
خوب بولتے اور جانتے تھے ایک شخص ترجمان کی تلاش ہوئی عبدالقادر معلم طلب ہو کر گئے
نو وہ ترجمان ہوئے ڈاکٹر صاحب عربی میں باتیں کرتے تھے اور وہ اردو میں مجھ کو سمجھا سکتے تھے غرض
اسطرح دیر تک باتیں رہیں پہلے میں نے قصہ کیا کہ ہو پکیشن صاحب کی چٹھی انکو پڑھنے کی عرض
دین لیکن جب یہ معلوم ہوا کہ وہ انگریزی نہیں جانتے تو بیکار سمجھا زبانی حالات میں نے اوس چٹھی
کی عبدالقادر معلم سے کہ دیا اوسنے انکو عربی میں سمجھا دیا ڈاکٹر صاحب موصوف خود ہی
خلیق اور خوش مزاج آدمی تھے اخلاق کی باتیں کرتے رہے (سیگریٹ) منگوا کر دی کافی
کی دعوت فرمائی ایک ایک بوتل لیمینڈ کا اپنے ہاتھوں سے کھول کر مجھ کو اور تینوں لڑکوں کو پلایا
چار بوتل لیمینڈ کے ہلوگوں کی طارات میں صرف کیا چلتے وقت فرمایا کہ اگر کسی بات کی تکلیف ہو

تو جسکے لیے ہونا چاہیے کہ میں اوس تکلیف کو رفع کرنے کا انتظام کر سکوں جب میں نے او کی اس قدر
 ہر بانی دیکھی تو صرف اپنے ک پانی کی شکایت کی اور کہا کہ اسکی بڑی تکلیف ہے اپنے ملازم
 کو کھانا دینے کا فہم طور اٹ کیا ہوا پانی جو ہے اُس میں سے انکے قیامگاہ
 پر پہنچا دیا اس کے بعد ہلوگ آؤں گے رخصت ہوئے پانچ منٹ کے بعد اونکا ملازم ایکسٹین
 کے پیچھے بیوا ایکسٹین کے انداز پانی لایا اور کہا کہ صاحب نے سلام کہا ہے اور یہ پانی دیا ہے
 وہ حبشی غلام اس کے عربی میں گفتگو کرتا تھا اس کے برادر دم فضل الرحمن نے اسکی باتوں کا شکریہ
 کے ساتھ جواب دیا کہ ابھی اس وقت وہ پانی ہلوگوں نے تھوڑا تھوڑا صرف کیا اب تجھ کو یہ فکرم کی
 کہ ڈاکٹر صاحب نے تو اس قدر ہر بانی اور اخلاق کر کے زیر بار احسان کیا ہے میں اسکا بدلہ
 اس مسافت میں کس طرح اور کس طریقے سے کروں چلتے وقت بمبئی سے عہدہ قسم کی شیرینی لیوں
 کیلہ انہ ہمارا لیا تھا اُس میں بچے بچائے تھوڑے موجود تھے ترکاری کی غرض سے بڑے بڑے
 پیاز ہی آلو ساتھ لئے تھے کچھ کالپی کی مصری کے کوڑے ہمارا تھے عرض مناسبتاً اُن سب چیزوں
 کو دو بیٹنیوں اور شنیوں میں لگا کر تحفہ ہندوستان بھیج دیا جبکو صاحب نے بہت شکر گزاری
 کے ساتھ قبول کر کے مطمئن فرمایا صرف دو تین وقت یہاں کا منغل ناپاک ناکارہ پانی کہ ہستال
 سے برادر دم فضل الرحمن کو زکام دکھانسی کی شکایت ہو گئی آئندہ خدا حافظ ہے پانچ بجے شام
 کو بھر قطار کی سیٹی ہوئی بدستور شمار میلان ہوا لوگ اپنے اپنے کام میں مصروف ہو آجکا دن نہ صرف
 گذرنا شب عافیت سے بسر ہوئی جہاز کے چیفلش سے آزادی جو ملی تھی اس کے آجکا دن تو
 کس قدر بھلا معلوم ہوا آئندہ دیکھے کیسی گذرتی ہے
 ۷۳ سوال المکرم السکندر روز یکشنبہ - قرطینہ کامران کے غدا ب کاچہ تھا دان
 دو وقتہ قطار اور شمار پانے کے لئے ہر سافر کو تقسیم ملکٹ کا کام معمولی اور ضروری تھا اسکا ہر
 مارخیون میں اعادہ موجب طوالت ہی آج دس بارہ آدمی کو اس جہاز کے مختلف کمپوٹین دردم
 او مستفراغ شروع ہو گیا بعض بعض کو دست آرہے تھے ڈاکٹر ایسے لوگوں کو چند وردان
 کی گردنوں اور میٹھوں پر لدوا لے کر اسپتال کے جھوڑے میں بھیجا جاتا تھا ڈاکٹر صاحب نے
 گھنٹہ دو گھنٹہ بعد سارکپ کا گشت اور گرد آوری شروع کر دی عوام بلا امتیاز جوع البقر

کی طرح پختہ و نیم پخت جو ملک کیا وہ کھا لیتے ہیں حفظان صحت کی بڑا دہ نہیں کرتے دال قلعی نہیں
 مگر دو نو وقت روزانہ کھا دینگے اور وہ ہضم نہیں ہوتا انسان کو تیز بھی ضرور چاہئے غذا کی
 تقلیل یہاں بہت ضرور ہے ایسی مخوف منہ جگہ میں جہاں لکاپانی اچھا نہیں غذا نرم اور زود ہضم کا
 ہے ہر چند ہملوگ اپنے قافلہ میں زیادہ اوقاف سبکدوشی و زود ہضم بھی بھالی چیزوں پر تکیہ کرتے تھے مگر ایک
 ہمارے کئے کیا ہونا تھا بندہ حکم الجوع عادی کرب لوگ اگر مہربانی کرتے اور خیال رکھتے کہ ایکے شامل
 بارہ سو اسی آدمیوں کی جانیں تھیں تو البتہ نجات دکھائی دیتے یہاں تو وہی مثل ہو کہ ایک مچھلی سا کھالابو
 گندہ کرتی ہے مچھلیاں تو بکیتی تھیں اور انکو بلا تکلف حلاج نعمت غیر مترقبہ سمجھا کر کھا جاتے تھے مگر وہ
 مچھلیاں روغن دار اور دست آور تھیں خدا سبحو کو انجام سمجھنے کی توفیق عطا کرے جہاز کا کپتان
 سیرکنان آج کپ میں آیا تھا اُس سے ہملوگوں نے جہاز کے آب شیرین کا بندوبست کر لیا ایک پیہ
 پانی جس میں دو گھڑے پانی سماتا ہے آج سے روزانہ تا قیام قرطینہ اپنے ہمراہ لاکر دیکھا مبلغ اگیارہ
 روپے اس بقید ایا مچھ روز کے طے ہوئے تھے اب پانی کی جانب سے اطمینان تھا تین پیہ پانی
 کے کپ میں جہاز کے ہوٹری پر رکھ کر لاتا تھا ایک مچھ دو سو نو اب کدورہ تیسرا ایک اور مین کو دینا
 تھا اور حضرات سے بھی اسی قدر ملے پایا تھا اسکے علاوہ سوڈا و اوٹر لیمینڈ کی بوتلیں جہاز پر سے ہوئی
 میں لاکر تین آٹے کو سوڈا و اوٹر اور چار آٹے میں لیمینڈ کی بوتلیں جیٹا تھا جس سے آرام تھا اور
 جہاز پر بخور روزانہ دیا جاتا تھا۔

۲۸ سوال المکرم سلاہ روز دوشنبہ - قرطینہ کا مران کو مشکلات کا پانچواں روز
 اخلاص اور ارتباط کیا ہی اسیر خیر ہے ڈاکٹر صاحب کی مہربانیوں کا میرے سر پر انار ہے مجموعی ہو تو
 وقت کی قطار میں صاحب سلامت سے سو اکثر جدول گھبراؤ تھا تو ڈاکٹر صاحب کے بنگلہ میں جا کر
 گھڑی دو گھڑی گپ شپ گفتگو رہتی تھی وہ (اَنْتَ طَیِّبٌ کُلِّ حَسَنَةٍ طَیِّبٌ) کر کے خیریت پر سی
 فرماتے تھے جسکے جواب میں (الحمد لله علی احسانہ) کہا جاتا اکثر حضرات ہندوستان کے حجاج کا
 حال خیریت مال پوچھا کرتے تو وہ سکرٹ لیمینڈ و عیدہ سے ہر آن شکور فرماتے تھے دکھن کی بار
 زیادہ یہاں جلتی ہے شب کو سردی رہتی ہے ذکو مگر گرمی ہوتی ہے وہ لوگ جو بیمار ہو کر شفا خانہ
 میں بھیجے گئے تھے بفضلہ تعالیٰ آج وہ صبح میں کل انشاء اللہ تعالیٰ وہ اسپتال سے باہر جاوے

آج کوئی بیمار کپڑے نہیں گئے ہیں شیخ شجاعت حسین جو بیمار ہیں تھے انکو زکام سخت ہوا
 باوجودیکہ کسیدہ راقیوں کے عادی تھے تاہم یہاں تکلی آب دہوانے اونکا دامن بکڑھایا بخار کی زیادہ
 شکایت کر رہے تھے ہمارے کپڑے علیحدہ ایک دوسرا کپ تھا اومین (سبجان) نامی بیمار کے مسافر
 فرود تھے یہ بیمار بھیجی سے نو سو بیس آدمیوں کو لیکر سات روز پہلے اوس بخور کے روانہ ہوا تھا اس جہاز
 کے مسافروں میں چار سو آدمیوں سے زیادہ بخاری لوگ ہیں یہاں کامران میں پہونچکر قرطینہ میں گرفتار
 ہوا چھ روز تک تو خیریت رہی ساتویں روز سے اوسکے کپ میں بیماری و بکی پھیلی بارہ آدمیوں نے
 دوزخ کے اندر زمین کامران میں دوامی راحت اختیار کر لی پہلا ایام قرطینہ کا اُسکے کل ختم ہوتا
 مگر آج دوسرا ایام پانچ روز کا اور اضافہ ہو گیا ہے خداوند تعالیٰ اُن باقی ماندوں کو حال پر رحم کرے
 ۲۹ سوال المسکرم مسئلہ روز سہ شنبہ - قرطینہ کامران کی آفت کا چھٹا دن
 معمولی باتیں بلاناغہ روزمرہ تو ہوا ہی کرتی ہیں ہمارے کپ کے مریض جو ۲۲ تاریخ کو اسپتال میں
 ڈالے گئے تھے انکو اللہ تعالیٰ نے مخلصی دی سنہ بیماروں میں ایک بزرگ مولوی محمد شونخان
 صاحب کانپوری جو کہ ایک ذی علم آدمی تھے انکو شب صبح تک چار پانچ دست اور دو تین تے ہوئیں
 اسلئے چھ بجے صبح کو وہ اسپتال میں بھیجے گئے مگر الحمد للہ کہ دوپہر سے انکو افادہ ہوا عصر کے وقت
 نماز کے لئے اسپتال سے باہر چلے آئے اور پھر اگر واپس نہ گئے شام کو قریب مغرب اونکی تلاش
 شروع ہوئی اسپتال کا محافظ خفگی میں پڑا مولوی صاحب نمبر تین کے عیشرش یعنی جھوڑ
 میں تھے دھڑ دھڑاتے تین چار وردان غصہ میں بھرے ہوئے انکے دست و گریبان ہو گئے
 اور کشاکش ان اسپتال چلے مولوی صاحب ہر چند آدمی جیم اور قوی سیکل تھے لیکن کچھ
 تو ضعف کا سبب اور کچھ چار پانچ وردانوں کی کشاکشی اور کشاکش پریشان کئے ڈالتی تھی
 دو دو چار چار قدم پر زبردستیوں سے منسلک جاتے اور انکو کھڑے ہوتے اور غل مچا کر
 کہتے کہ دیکھو بجائیو لا حول ولا قوۃ مجھے ناحی دار الموت پتہ بردستی یہ لوگ لئے جاتے
 ہیں حالانکہ میں اچھا خاصا توانا و تندرست ہوں اور یہ وردان لوگ بچہ جو بچہ قرار دے رہے ہیں
 کہ تم بلا جانچ ڈاکٹر صاحب اور بغیر حکم کیوں فرار ہو گئے اس ہنگامہ اور سرور و غل کیوجہ سے
 بہت حجاج اُنکے ارد گرد جمع ہو کر سفارش کشکمان ہوئے مگر وہ عرب وردان ایک کی بھی

نہیں سنتے مجبوراً راقم اور سید دلاور علی صاحب دکیل اکثر صاحب کے پاس حاضر ہو کر منت سماجت سے
 ادنیٰ کھلو خلاصی کرادی انکے ہر قدم پر چلنے اور فریاد کرنے کی حالتوں کو یاد کر کے میں ہنستے ہنستے
 بیخود ہوتا تھا ہمارے کہنے اکثر مسافروں کے متفرق جھوٹے روں میں شب کو بعد نماز مغرب کے مولود
 خوالی کا چہرہ چاروزانہ کثرت سے بہتا تھا عرب لوگ جو کہ وردان ہیں کمپ میں مختلف کاموں کے
 لئے بہت آدمی ملازم ہیں وہ لوگ ایک جگہ جمع ہو کر جس مسافر نے انکو دعوت دی وہاں پہنچ کر
 عربی لہجہ میں نہایت سوز و گداز سے زبانی مولود شریف پڑھتے اور بعد اختتام ایک گھنٹہ تک حلقہ
 بھلقہ کھڑے ہو کر ذکر اسماء الہی (یا ہوں) اور (یا حی) کا بڑے زور و شور کے ساتھ قلب اور دماغ
 سے ادا کرتے تھے کہ عرق عرق اور بیہوش ہو کر زمین پر گر جاتے تھے گھنٹوں پر ہوش نہ ہوا اس
 انکے بجا ہونے پر شغل سمجھا کہ کمپ میں بفضلِ تعالیٰ دافع بلیات تھا بجا شیرینی کے شربت قند
 اور چا کا حجاج سامان کرتے تھے بعض عالی حوصلہ بلاؤ وغیرہ کھلائیکا انتظام کرتے کھانیکا انتظام
 نواب صاحب کو وہ کچانے اکثر ہوتا تھا کیونکہ انکے ہمراہ سامان اور ظروف وغیرہ ایسے صرف کے
 کافی تھے اور مذک کے فضل سے صاحب مقدور بھی تھے انکے ہمراہ پچاس ساٹھ آدمیوں کا قافلہ خود
 ہی تھا ان وردان کے ہوسے جو کہ ایک ایک آدمی ہر کمپ میں تعینات ہیں پندرہ بیس آدمی اس
 کام کے بھی ہیں کہ پانخانہ میں بہت بڑی بالٹی پانخانہ کی ہے اسکو ہر صبح لجا کر سندر میں مناس
 کرتے اور پچھلا کر ادی جگہ پر رکھ دیتے جس قدر کام لطیف و کیف ظاہر و خفیہ ان کمپوں کا ہر آدمی لوگ
 انجام دیتے ہیں کمپ کے وردان تین ریال سے چار ریال تک ماہانہ مشاہرہ پاتے ہیں ذری سہی غفلت
 اور غلطی میں (آغا تایت افندی وردان باشی) بلار عایت دس بارہ بیت مارو تیا ہے وہ لوگ
 وردان باشی سے بہت خوف کھاتے ہیں یہ وردان محض مفلوک ہیں اگر کسی مسافر نے خوش
 ہو کر کچھ سلوک کر دیا تو فایت درجہ اسکا حسا عند اور شکر گزار ہوتے ہیں میں نے اپنے
 وردان محمد حسن کا کھانا دو وقتہ اپنے باور چھانہ سے مقرر کر دیا تھا وہ بھارا بڑا شکر گزار
 تھا میرے آدمیوں کو بڑی مدد دیتا تھا باقی وہ لے آتا تھا لکڑی جلانیکی ضرورت کے قابل
 خشک چن کر لادیتا تھا کہ وہ خوب اور جلد حلقی تھیں ہلوگوں کے آرام کا اسکو بہت خیال تھا
 روٹی تو شوق و ذوق اور رغبت سے کھاتا تھا بھات کھانا اسکو جبر گزرتا تھا دال کو دیکھا کچھ

کرنا تھا کہ اسکو انسان کیون کھاتے اور یہ کیا چیز ہے وہ اپنی اور اپنے جموطن کی غذا کو بیان کرتا تھا کہ
 ہلوگ جوار خواہ جو کے آٹے کے ہمراہ طب یعنی کھجور ملتے ہیں اور اسد بچا کر کھا۔ نے ہیں اور شکریہ اللہ
 جل شانہ کا کرتے ہیں منشی شجاع حسین بہار کا فائدہ کے ہمراہ کو بخار شدت کا ہے بلکہ قریب قریب
 بحران کے ہے ابھی تک علالت کی حالت اذکی ڈاکٹر قرظینہ سے سختی رہی خوف یہ تھا کہ اگر ڈاکٹر
 کو معلوم ہو گا تو وہ پکڑ کر ہسپتال میں ڈال دیگا اسوقت کیا کچھ اختیار نہ ہو گا۔
 یکم ماہ ذیقعدہ ۱۳۸۶ھ روز چار شنبہ۔ قرظینہ کا مہراں کی طبیعت کا سنا ہوا
 گذشتہ شب کو ایک افسوس ناک واقعہ اس کمپ سین یہم ہوا کہ عیرش نمبر آٹھ سین ایک صنفیف خد
 مسافر تھادہ دو سحر شب کے قریب اپنی بیتر خواب سے اٹھ کر سما۔ اے الہی کا شغل شروع کیا اور اس نے درود
 سے ذکر میں مشغول ہوا کہ جسکی آواز دور تک جاتی تھی ڈاکٹر قرظینہ اپنے بنگلہ میں آرام کر رہا تھا اور تمام
 مسافر خواب غفلت میں مبتلا تھے سنائی رات کی وجہ سے اسکی آواز ذکر و شغل کی دور تک جا کر ڈاکٹر صاحب
 کے بنگلہ اور گوش مبارک میں پہونچ کر انکی سمع خراشی کی اسلئے اُنکو سخت ناگوار گذرا اپنے بنگلہ سے چل کر
 ہو کر اور اس بارک کے پاس جمین وہ صاحب اشغال اور اذکار میں معروف تھے جا کر اُنکو اپنے پاس
 طلب کیا اور بلا تحقیق امر واقعی مجرم شور و غل یا میں دعوے کہ یہ شخص رات کہ جو کہ آرام کا وقت ہے
 شور و غل کرتا ہے نہ خود آرام کرتا اور نہ دوسروں کو سونے دیتا ہے لوگوں کے خواب راحت لینا ہر جہ واقع
 ہوتا ہے جسکی وجہ سے مسافر بیمار ہو جائیگے ذکر شغل کے مانع ہوئے جسکے جواب میں اسنے کہا کہ یہ
 امور ات نہ ہی ہیں اسمیں آپ کیون دست اندازی کرتے ہیں یہ جواب کیا تھا اگوار و غن لغت پر بانی کا
 جھڑکاؤ تھا کہ فوراً شعلہ بلند ہو گیا ڈاکٹر صاحب غصہ میں مہبوت ہو گئے اور حکم حوانات صادر کر دیا تاہمین
 انکے حکم کے تعمیل میں مستعد ہو گئے اب وہ بچارہ (با بدست دگر۔ بدست بدست دگر سے) زبان حال
 سے کہتے ہوئے چلے پھر رشتہ درگرم افگند دست دگر می بروہر خاکہ خاطر خواہ اوست د اور کبھی
 یہ کہتا کہ یا الہی یہ کیسا مقام ہے کہ جہاں پر میرا نام لینا دشوار اور گناہ ہے جو اللہ کا نام لے وہ مجرم ٹھہرے
 خیرہ تو سنائی رات میں داخل حالات ہوئے قیدیوں کے گھر میں گئے گئے نماز صبح کے وقت یہ خبر سار
 کمپ میں پھیلی مسافروں کا دل غم سے دھلا سب لوگ حیرت اور استعجاب میں مبتلا ہو گئے شہر کی باریک
 ایک جوان طبع فوخر نوحہ انگریزی دان محضر الدین خان نامی راہنہ کار رہنے والا اسکو جب یہ خبر

معلوم ہوئی اس صبر نہ ہو سکا فریاد اکر صاحب کچھ چلا گیا اس وقت اُسکو تھوڑا تحمل سے موقع دیا
 دیکھ کر اور اپنی بے اختیار خیال اور نظر کے منت سماجت خوشامدے کام لینا مناسب تھا جلات
 اس خیال کے یہ زہی تھریر درمیان میں لایا اکر کٹر تو ایسی باتوں سے شب ہی کو دلچھ چکا تھا۔
 خواہنا ہے بھی اور بھلا اور غصہ اور سکا زیادہ ہو افاض صاحب کو بھی اُن ہی حضرات ذکر اور شغل
 کا ہم جیسے کر دیا اب یک نشد دوش کا قصہ ہوا وہاں تو داد نہ فریاد اندھا مار بیٹھے گا اسکے
 مصلوق تھا زنجیر جنوں کڑی نہ پڑیو بد دیوانہ کا پانوں درمیان ہے۔ اب ساکڑا فروں کے
 دلمین ایک کپکپی سی اُسٹھی مارے تشویش کے سارا کپ پریشان حال تھا افاض صاحب مذکور کے ہمراہ
 انکی والدہ مغر بھی تھیں انھوں نے اپنے بچہ کے لئے سخت ماتم داد و فریاد و ایلا شروع کیا کہ جسکی
 وجہ سے سامعین کے جگر قابو میں تھے چند بار انکی استدعا ہلگو تک آئی کہ کیوں عاجو آپ لوگ بھی
 کچھ مدد نہیں کرتے خدا راکچھ مدد کیجئے اور میرے بچہ کی غلصی جسطرح ممکن ہو کیجئے اب تو دل نہیں لگ گیا
 را قہار مولوی دلاور علی صاحب وکیل اور تین چار اور حضرات جنکی کی قدر ڈاکٹر صاحب کی نظردن میں
 وقت تھی اور جن سے بلطفہ مدارات پیش آتے تھے ہم بپانچ چھ آدمی اکٹا تھہ ڈاکٹر صاحب کی خدمت
 عالی میں حاضر ہو ڈاکٹر صاحب تو فوراً سمجھ گئے کہ یہ سب لوگ اُسی واقعہ کی وجہ سے ایک ساتھ آئے
 ہیں وہی بات ضرور چھڑیگی اسلئے خود ہی اس قصہ کو چھیڑا اور اُنٹا شکوہ شروع کر دیا جب وہ اپنی باتوں کو
 ختم کر چکے اور دل کا غبار جھانٹ لیا تو اُسکے جواب میں ہلگو اوس لڑکے کی نادانی اور اوس
 ضعیف صاحب شغل کی بد عقلی و نا فرمانی پر محمول کر کے اُنکے خراج کو اصلاح اور راہ پر لائے خوشام
 کا درجہ ایسا بلند چڑھا دیا کہ بادشاہ وقت سے بھی دو چار تھہ بلند کر دیا کہ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ فوراً حکمران
 صادر ہوا اور دلوگ رہا ہو کر اپنے بارک میں پہونچے نہ ہر حال میں کرب تو ان تاخیر نہ کہ جانا سپرد اندا
 دو پہر دن آجکا تو اسی گلی گلیپ اور افکار میں گذرا بعد اوسکے لوگ اپنے کاروبار میں مشغول ہوئے
 لیکن سافروں کے دلمین یہ تشویش سخت پیدا تھی کہ دیکھئے یہاں ایک غیر مذہب کے ہاتھ میں جان
 چڑی ہے خدا کی طرح جلد خلاصی بخشے اور بقیہ ایام قرطینہ بجزیت ملے ہو نماز عصر کے بعد
 اکثر حجاج ہوا خوری اور چہل قدمی کے خیال سے بارکون سے باہر کیسے حلقہ کے اندر دھن جان
 ٹہل رہے تھے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک شخص ذی دہاست کو ٹپلون ٹرکی ٹولی پہنے خراب چمکا

(جو مقبول اور سواری پیشوایان میں ہے) سوار کپ کی جانب چلا آتا ہے زرد چھٹریاں یعنی اچھے
 کمپ کے پاس پہنچ کر اپنی سواری کو روکا پہرہ کے سپاہی نے مؤدبانہ سلام کیا جس سے مسافر کو
 یقین ہوا کہ یہ خسر سوار کوئی مزور افسر ہے اس نے اس سپاہی کو ڈاکٹر کپ کے بلانیکا حکم دیا
 سپاہی دوڑتا ہوا کمپ میں آیا اور ڈاکٹر صاحب کے بنگلہ کی جانب دوڑا گیا ڈاکٹر کمپ پر خسر پائے ہی
 اپنے بنگلہ سے تیز قدم چلا اور اس کے قریب پہنچ کر زرد چھٹری کی اسطرت کھڑے ہو کر دونوں
 باتیں شروع ہوئیں وہ افسر چھٹری کے اس جانب اور ڈاکٹر چھٹری کے اس جانب دو نو دس بارہ
 ہاتھ کے فاصلہ سے کھڑے تھے اب دونوں میں باتیں کرتے دیکھ کر اکثر مسافر زمان خرامان ان کی
 نزدیک تک جا پہنچے اسطرت ایک کی دیکھا دیکھی اور بھی مسافر جاڑے رفتہ رفتہ سواؤ آؤ نیکا
 ایک جگہ دونوں کو قریب جمع ہو گیا افسر قرظینہ اس کمپ کی خیریت اور حالت کی دریافت میں ہوش
 رہا جب ڈاکٹر کمپ باتیں کر چکا تو اخلاقا مسافر ذکی اس بات بھی مخاطب ہو کر فریت اور مزاج پر سی
 کیا اتفاقاً اس غول میں وہ لڑکا مضر الدین خان بھی تماشائیوں میں کھڑا تھا اس کا دل تڑپا ڈاکٹر صاحب
 کی کارروائیوں نے دکھا اور رنجور تو تھا ہی او کو اپنے بلا سبب ازالہ حیثیت کا پورا غصہ تھا اس افسر کو
 مخاطب پاتھی قدم آگے بڑھا کر بیس چار سار کاچا چٹھا حال بے وجہ حوالات کا ایک ایک کر کے
 مشر و خاکہ سنایا اس کے ساتھ بے قدر موزونی فریاد کی غرض سے کچھ اور بھی نمک چرچ ملکر دجی
 کو مزہ دار کر دیا کہ ہملوگ ڈاکٹر صاحب کے قبضہ میں پھنسکر نماز و روزہ یا قدا سے بالکل مجبور اور مخدور
 کر دے گئے ہیں جسکی جواب دی اس اور حقیقی کے دربار میں آپ لوگو کے سر پر پڑیگی اس فریاد کو اس نے
 افسر قرظینہ نے مسہر فرما کر چین چین میں ہول اور ڈاکٹر کمپ سے استفسار کیا کہ یہ مسافر کیوں بکا
 کرتا ہے ڈاکٹر نے اپنے خیال اور بچاؤ کے پیرایہ میں جواب دیا کہ جسکی تردید اس نوجوان نے پھر اویٹ
 کیا چونکہ وقت محض قلیل تھا اس لئے مزید تحقیقات اور کارروائی کا اس افسر نے موقع نہ دیکھ کر یہ
 حکم دیا کہ پرسوں ہملوگ چند حکاموں کا اس کمپ کے قریب جلاس ہو گا اور اس روز قرظینہ
 کی فیس لیکر سید دیا وگی اسی روز اس مقدمہ کی بھی بخوبی تحقیقات اور سماعت ہوگی یہ کہہ کر وہ تو
 بخت ہوا اپنی راہ لی مگر عذاب سخت اور خوف جان کا تردد ہملوگوں کے سرون پر ڈال گیا کیونکہ ابھی
 تین روز تک ڈاکٹر صاحب کے قبضہ میں ہملوگوں کی روح تھی ڈاکٹر اور آغا تابت افندی بوجہ شکایت

غصہ سے بھرے ہوئے چہرہ سرخ آنکھیں ٹھٹھکیں گویا خون اُترا ہوا ہر شخص کو قہر و غضب کی محکام
 سے دیکھنا شروع کیا اگر واقعی اُس کا کچھ بس اور قابو چلتا تو سارے ملک کے مسافر و کمونین وہ لوگ
 ہی کو تیار کر قطعاً یہ دستِ خدایِ قدیر ہست کوستیکہ کے شودلین چمچ بہر دست کو گریبان میں
 اور دربارِ غور تا بہ سر سے سرور بہ حضرت ربِ غفور یا ذکھبان میں آج شام کو ماہِ ذیقعدہ کا پیمانہ
 دیکھائی دیا چونکہ چاند میں روشنی زیادہ تھی بایں چہم مسافر حجاج اور عرب ساکینین خرمیدہ ایک
 جماعت کثیر اس بات پر متفق علیہ میں کہ چاند کل ہی کا ہے اور آج تا پنج کلم ذیقعدہ ہے اگر اُنکو
 یہ حساب ٹھیک ہے ہوا تو انشاء اللہ و بحمد اللہ کہ اس سال حج اکبر حجاج کو نصیب ہو گا یہاں
 آفتاب دیر میں باعتبار ہندوستان کے غروب ہوتا ہے مغرب کی نماز بمبئی ٹائم سے سو آٹھ
 بجے ہوتی ہے اس حساب سے دو گھنٹے غروب میں یہاں زیادہ ہے اور دنوں کے مانند آج بھی
 شب کو نوا اِصباح کدورہ کے قیامگاہ میں مجلس میلاد شریف حضرت خیر الانام کی نہایت
 شوق و ذوق و خوش اسلوبی سے ہوئی عرب لوگوں نے خوب پڑھا بعد اختتام مجلس اُن عربوں کی
 دعوتِ طعام ہوئی پلاؤ و قورمہ ہندوستانی کھانے اور خوں کو کھلائے گئے۔ ڈاکٹر صاحب کی طرف سے
 شب کو طبری سخت نگرانی رہی رات بھر وہ خود ہر بارک کے گرد بھرتا رہا اور گشت و گرد آوری کرتا رہا
 اور اس سرائے میں مصروف تھا کہ جو آدمی کسی بیماری میں ذرا بھی خستہ پایا جاوے تو اُسکو
 دارالافتاء میں داخل کر کے تعدادِ بیمار ان کپ کی زیادہ کر کے افسرِ قرظینہ کو دکھلا دے کہ جس سے
 سعادِ قرظینہ بڑھائی جاوے اور ممکن ہو تو اس ویرانِ بحریرہ میں اپنی آئندہ دہشتگی کی عرض سے

ایک خاص شہرِ جاموشان آباد کرے۔
 ۲۔ ذیقعدہ سالہ ۱۲۰۷ رور پنجشنبہ۔ قرظینہ کا مارن کے سومان روح کا اٹھوان
 آج ایک عورت ضعیفہ جسکی عمر تھینا ستر برس سے زیادہ ہوگی نہ محرقہ کیوہم سے ڈاکٹر صاحب
 کی نوآبادیستی میں جابسی خیریت یہہ گندی کہ اوسکو کوئی متعدی عارضہ نہ تھا معمولی بخار اور پیرانہ
 سالی کا ضعف اُسکی موت کا سبب تھا اور نہ ڈاکٹر صاحب کو دام تزدیر پھیلا میکا ضرور عمدہ موقع
 ہاتھ آتا مینشی شجاعت حسین کیر ہل ہی کو بھی شدت کا بخار اور بخران ہے۔ انکی علالت میں لوگوں
 کو سخت تردد و انتشار دامنگیر رہا خدا اُسکو شفا بخشے وقت تو یہہ ہے کہ علاج معالجہ یہاں بالکل

مشکل اگر ڈاکٹر کو اطلاع دیتا ہوں تو وہ اٹھو کر اپنے اسپتال میں ڈال دیگا جہاں پہنچا اگر کوئی خبر گیری کرنا بالکل غیر ممکن اور وہاں کی حالت معلوم ہوئی امر محال باقی رہا علاج یونانی ہر چند بعناایت ایزدی اس کمپین دو حکیم صاحب یونانی ہمراہ ہیں ایک تو حکیم منظم علی صاحب گوالیاری اور دوسرے حکیم نظر علی صاحب مراد آبادی دونوں حضرات کی حسبِ لہ نظر لطف اور عنایات بعد سے ہے مگر مجبوری تو یہ ہے کہ دو اعلیٰ ہنر مند ہندوستانیوں کے ساتھ ہے دو چار ادویات ضروری جو کہ جناب محمد حسین کے ہمراہ تھیں دے دیتے تھے مگر سود مند ہندوستانیوں پر کف از کا خدا حافظ ہے اگر زندگی او کی باقی ہے تو ضرور شفا ہوگی اور اگر موت سر پر گھڑی ہے تو سیک رو کے نہ رنگی (افوض امری الی اللہ) ہے آج ڈاکٹر صاحب قرظینہ نے مجھے ایک سخت فرمایش کی ہے کہ اپنی بارک نمبیت کے کام ساز و نواز رفیس حساب نی کس مبلغ دس روپے تحصیل کر کے اور نام بنام نمبیت کر کے مجھ کو مدد دے اور وہ لوگ جو کہ فی الواقع مفلس نادار غریب محتاج ہیں اور قابلِ ادائیگی قرظینہ کے نہیں ان کے بھی اچھی طرح حالات دریافت اور جانچ کر کے ایک فہرست علیحدہ طیار کر دیجیے کیونکہ قبل آغاز تحصیل افسران کے ایسا انتظام کر رکھنے سے بروقت ہرج کار نہ ہوگا اور زیادہ توقف اور وقت ضائع نہ ہوگا مجبوراً انہی اس فرمایش کی تحصیل کرنی پڑی اور اسکا انجام میں مصروف ہو غرض اسی کیلئے میں میرا تمام دن گذراؤں بی طرح ہر بارک کے ایک ایک آدمی لائق اور ہوشیار کو بمشورہ اتحادیات منتخب کر کے تعینات کیا تھا اسلئے یہ کارروائی ہر بارک میں ہو رہی تھی ایسے انخاص ہے اور اکثر حجاجوں سے چند بار کون میں تکرار اور کچھ بجتی بھی بہت ہوئی کیونکہ اکثر آدمی جو کہ قابلِ ادائیگی تھے وہ بھی اپنے ہمارے ہونے کو منہمک اور تحصیلدار پھٹک جان چھپا لگی فکر میں کوشاں ہوئے آخر یہ نوبت ہوئی کہ دو ایک بار کو ہمیں سخت بے لطفی ہوئی مجبوراً اکثر دن نے اپنی اس خدمت سے ڈاکٹر صاحب کے پاس جا کر معذرت عرض خواہ ہوئے کہ یہ کام آپکا آپکی خاطر سے انجام کرنا ہوا اور یہاں آپس میں ہمارے حجاجوں میں صورت رنجش ہو رہی ہے اسلئے مجبوری و معاف فرمائے ایسی ایسی بارکوں میں اب خود ڈاکٹر صاحب نے بذات خاص ہمراہی آغاز تابت افندی تحصیل شروع کی اب نواند میر ہوئی ہر شخص امیر غریب ایک سن میں بندھے جس بارک کی تحصیل میں آئی اس شکوہ نہ ہوا تھا وہ لوگ انکی دست اندازی سے مصعون اور مامون رہے ایسی بارکوں میں

مناسباً تحصیل اور واقعی فہرست نادار لوگوں کی ہو گئی سچ ہے پھولی نہیں اور انجن نہ ہوتی نہ ملتی ہوگی
 سہ روز قعدہ سہ روز جمعہ - قر نطینہ کامران کی زندگی کا توان روز -
 خدا خدا کر کے آج توان دن ہے دلو ڈھار سس پبی آتی ہے اگر خدا نے اپنا فضل و کرم شامل
 حال کیا تو اٹا اراقد قاعدے یقیناً کل پہاڑ کی صورت دیکھنی نصیب ہوگی اور اس دیرانہ ویشٹیم
 سر زمین سے اور غدا اب بھر سنگین دلوں تک پہنچنے کے لئے مگر آج صبح سے مغربی ہوائ تیز و تند
 زور و شور سے چلتی تھی کہ تمام ریت اور بالو آدمیوں کی آنکھوں میں اور بدن پر سیروں اور نمون پڑی کہ لوگ
 آنکھیں ملنے ملتے جیڑے ہو گئے بعض بعض کی آنکھیں سرخ ہو گئی تھیں درد شدت کی تھی مسافر کو
 یقیناً کامل تھا کہ کل چلنا ہوگا اگر کل شام کو یہاں سے پہاڑ روانہ ہوا تو پر سون شب کو سیبوت
 میسقات پر پہونچ جاؤ گا اسلئے کوئی زبانی مسند احرام کو کہہ رہا تھا اور کوئی رسالہ لکھ
 دیکھ رہا تھا کہ احرام اور حرم کے متعلق کون کون کام ضروری انجام دینا چاہئے۔

اولاً میسقات سے احرام باندھیں یعنی حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے طور پر لباس نہ کہ
 (کہ جو احرام پہلاتا ہے) اور وہ تکلفات اور سزائیات سے بالکل مبرا ہے اسلئے دربار عالی میں فطرتی
 حالت اور عاشقانہ ہیئت بنا کے حاضر ہوں اور ایک فاصلہ معین سے اس گھر کا ادب ملحوظ رکھ کر
 یہ ہیئت عاشقانہ بنائیں اور تھیلیں اور تکیاں دلدیاں بچا رہیں یہ سب اسلئے ہے کہ
 بدیت اللہ کی تعظیم و عظمت مد نظر ہے کیونکہ جب دنیا سے بادشاہوں کے دربار میں بغیر عجز و انکسار
 و آداب دربار نہیں جاسکتا تو اللہ جل جلالہ کا دربار عام ہے وہاں کے ادب ضرور ملحوظ ہونا چاہئے۔
 اسلئے جب کوئی باہر سے وہاں پر آئے اور مکہ میں حج و عمرہ کے لئے آنا چاہئے تو بغیر احرام باندھے
 نہ آوے اور اسطر حکے تین قسم کے لوگ ہیں۔ ایک آفاقی۔ دوسرا میسقاتی۔ تیسرا مکی۔
 آفاقی ہے لوگ ہیں کہ جو میسقاتوں سے باہر رہتے ہیں۔ اور میسقاتی ہے ہیں جو میسقاتوں کے نزدیک
 مابین حرم و میسقاتوں کے رہتے ہیں۔ اور مکی وہ ہیں جو مکہ معظمہ میں یا مینا میں رہتے ہیں ان کو
 ہم لوگ مسافر آفاقی ہیں اسلئے آفاقی لوگوں کے مقامات یہ ہیں۔

(۱) (ذوالحلیفہ) یہ میسقات اُنکے لئے ہے کہ جو مدینہ طیبہ کی طرف سے مکہ مکرمہ میں آنا چاہیں
 عام ہے کہ اہل مدینہ ہوں یا نہ ہوں یہ مقام مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ کی طرف چار میل کے فاصلہ پر ہے

احرام کے میسقات یعنی جگہ

اور مکہ معظمہ سے ایک سو اٹھانوے میل ہے

(۳) (جحفہ) کہ جو ذوالحلیفہ کے محاذی ہے اور مکہ کے لئے کہ جو ملک شام بتوک کے راستہ آنا چاہیں یہ بستی مکہ سے پانچ منزل یا سنی میل پر اور مدینہ طیبہ سے سات منزل پر متصل ابلق کے تھی اب جبکہ حیران ہوا اسلئے اب رابق سے لوگ احرام باندھتے ہیں۔

(۳۳) (قرن) نجد کے راستہ پر ہے اُنکے لئے کہ جو اس راستہ سے آنا چاہیں یہ ایک پہاڑ مثل اندک کے گول طائف کے پاس مکہ سے پچاس میل پر واقع ہے

(۴) (ذات عرق) یہ ایک جگہ مکہ مکرمہ سے دو منزل یا اسیل میل کے فاصلہ پر ہے اہل عراق کے لئے ہے اور جو اس راستہ سے آدین

(۵) (یللم) یہ سمندر کے کنارہ یمن کے راستہ پر ایک چھوٹی سی پہاڑی کا نام ہے جو مکہ مکرمہ یا ایران سے عدن ہو کر جدہ جاتے ہیں اور اہل یمن ان سے جو مکہ پہنچنے احرام باندھنا چاہیں

ان سب مقامات مہقات کی تصریح حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بالہام الہی فرمائی ہے یہ پہاڑی جدہ اور عدن کے درمیان مشرقی کنارہ پر ہے جدہ سے ایک سو پینتالیس میل اسطرح

اور مکہ سے براہِ خشکی پینتیس میل پر ہے کامران سے چکر دو سر کبھی تیس دن وہ جگہ آویگی اُس پہاڑی کے نیچے سعید نام ایک چھوٹی سی بستی ہے حالت رفتار میں پہاڑی جہاز سے نظر

ہنیں آتی ہے لیکن کپتان جہاز جو بار بار جہاز کو لیجاتے ہیں وہ اس مقام کو خوب جانتے ہیں اور نقشہ دیکھ کر از روئے حساب مسافت قبل اسکے کہ جہاز اسکے محاذی میں آوے حجاج کو

مطلع کر دیتے ہیں پہلے جبکہ عموماً حجاج بادبانی جہاز میں جاتے تھے تو اس وقت یللم ہی پر جہاز سے اُترتے تھے اور احرام باندھ کر مکہ مکرمہ کو جلتے تھے اس وقت جدہ جابگی اور ضرورت اور حجاب

نہ تھی آج کل آگٹو جدہ بین لنگر انداز ہوتے ہیں اسلئے یللم کو یا بالکل چھوٹ جاتا ہے مگر احکام جاری ہیں پس جب حاجی مہقات کے مقابل پہنچیں تو چاہئے کہ بدو احرام باندھ

اُنکے نہڑ سے فوراً احرام باندھ لیں کہ مہقات سے احرام کی تاخیر کرنا حرام ہے اور تقدیم حاکم حضرت حنفی مذہب کے لوگ اسی مقام یللم سے جسکو کہ کپتان جہاز بتا دیتا ہے احرام

باندھتے ہیں

سائل احرام

احرام باندھنے کیلئے اول غسل کرے اور نہ ہو سکے تو صرف وضو کر لے اور خوب پاک و صاف ہو کر بدن میں خوشبو لگا دے بعد اس کے احرام باندھے

احرام کے دو کپڑے ہوتے ہیں بغیر سیئے ہوئے ایک تہبند جو متوسط قد کے آدمیوں کو بواسطے پانچ ہاتھ کی لمبی اور اس قدر چوڑی ہو کہ جس سے ستر چھپ جاوے اور ایک پانچ چھ ہاتھ کی لمبی اور اگر کوئی دونوں کیلئے ایک ہی کپڑا رکھے یا اُس میں کچھ کمی و بیشی بہ لحاظ قد و قامت اپنے کی کرے تو بھی جائز ہے احرام

کا کپڑا بلند رازنیا و سفید رنگ کا بہتر ہے ورنہ دھویا ہوا میرا اور قدرت والے آدمی اگر اس کے سوا کوئی اور کپڑا مثل بانات یا کشمیر یا ولایتی مکمل کے لیکر رکھ لیں تو سردی میں آرام ہوگا احرام باندھنے کے وقت سیاہ کپڑا اور اتارے پہلے تہبند باندھے اور چادر اوڑھے بعد اُس کے برہنہ سر

ہو کر دو رکعت نماز بہ نیت نفل احرام کے ادا کرے پہلی رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سورۃ فلی یا تہیا الکافرون اور دوسری رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سورۃ اخلاص پڑھے اور بعد سلام کے اُسی جگہ بیٹھا رہے اور جس طور کا احرام باندھنا منظور ہو اُسکی نیت کر کے بتیک کہے۔ احرام کی

چار صورتیں ہیں ایک عمرہ اور تین حج کی۔

(۱) عمرہ جو لوگ کہ قبل ایام حج یعنی ماہ شوال کے پہلے مکہ مکرمہ میں پہنچیں انکو عمرہ کا احرام باندھنا چاہئے انکو مناسب ہو کہ مقام حل سے احرام باندھیں اور جب خاص اُس مسجد الحرام کے پاس پہنچیں تو اُس کے شوق میں بہت عاشقانہ بنا کر اُس کے دربار میں باریاب اور حاضر ہوں اور اُس کے

گرد قربان ہوں یعنی سات بار طواف بیت اللہ کا کریں کہ جب کو اطواف القدوم کہتے ہیں اور جب طرح کہ حضرت ہاجرہؑ دو پہاڑیوں میں صفا اور صفا کے دوڑانی پھرتی تھیں اُس حالت کی یاد کر کے لے سعی درمیان صفا اور مروہ کے کریں بعد اُس کے سر سے گنا ہو نکا و بال کے ساتھ دوڑ کر کریں یعنی سر کے بال بالکل منڈوا کر اوٹن اُس کے بعد احرام کھولیں۔

۳۔ احرام عمرہ کی نیت۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ فَیَسِّرْ لِّیْ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّیْ وَ اَعِنِّیْ عَلَیْهَا وَ بَارِكْ لِّیْ فِیْهَا نَوِیْتُ الْعُمْرَةَ وَ اَحْرَمْتُ بِهَا لِلّٰهِ تَعَالٰی

حج کے تین طریقے یہ ہیں (۱) افراد (۲) قرآن (۳) تمتع
(۴) افراد وہ ہے کہ تنہا حج کی نیت سے ہوا اسکو دس لوگ عمل میں لائے ہیں جو عدد دیقات

سائل عمرہ

میں رہتے ہیں کہ وہ حج سے ایک دن پہلے یا حج ہی کے دن اپنے گھر سے چکر عرفات میں پہنچ جائیں
ہیں اسکی نیت یہ ہے۔

۴۔ احرام افراد یعنی صرف حج کی نیت۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیدُ الْحَجَّ نَیْسَرَةً وَّ اَنْ
تَقْبَلَ مِنِّیْ وَاَعِیْثْ عَلَیْہَا وَاَبَارِکْ لِیْ فِیْہَا تَوْبَتُ الْحَجِّ وَ اَحْرَمْتُ بِہِ لِلّٰہِ تَعَالٰی
(قرآن) وہ ہو کہ حج و عمرے کا ایک ہی ساتھ نیت کر کے احرام باندھا جاوے اگر حج کے قریب
میقات سے گزر رہا ہے اور چند دنوں کے اندر مکہ مکرمہ میں داخل ہوئیو اسے ہوں تو قرآن متنا
ہے کیونکہ یہ افضل ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام قرآن کا باندھا تھا اسطرح کی نیت
میں یہ کرنا ہو گا کہ مکہ مکرمہ میں آکر پہلے عمرہ کر لے مگر احرام نہ کھولے اور پھر آٹھویں تاریخ سے حج
افعال شروع کرے مگر اوپر نوین تاریخ قربانی واجب ہے اور اس قربانی کو دھرم قرآن کہتے ہیں
اور جو مقدور نہ ہو تو دس روزے رکھے تین نوین تک اور سات حج سے فسخ ہو کر نیت اوکسی یہ ہے
۵۔ احرام قرآن یعنی حج و عمرے کی نیت اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیدُ الْعُمْرَةَ وَاَحْرَمْتُ بِہِ لِلّٰہِ تَعَالٰی
وَاَقْبَلَہَا مِنِّیْ وَاَعِیْثْ عَلَیْہَا وَاَبَارِکْ لِیْ فِیْہَا تَوْبَتُ الْعُمْرَةِ وَاَحْرَمْتُ
بِہِ لِلّٰہِ تَعَالٰی

(مفتح) وہ ہے کہ شہر خج میں تمتع کی نیت سے احرام باندھے اگر وہ ذی الحجہ سے زیادہ دن
پہلے مکہ مکرمہ میں پہنچنے والے ہیں تو یہ مناسب ہو کہ مکہ مکرمہ میں پہنچ کر طواف کعبہ و سب
صفاء و مردہ و سر موٹا کرنے یا بال ترشوانے کے بعد یعنی عمرہ تمام کر کے بشرطیکہ ہدیٰ یعنی قربانی
ساتھ نہ لایا ہو تو احرام کھول دے (اگر قربانی ساتھ لایا ہو تو نہ کھولے) کیونکہ عرصہ دراز تک
محرم رہنا حج ایسے بندہ ضعیف سے آداب احرام میں شاید نقصان لادے گا پس جو لوگ کہ احرام
کھول دے ہیں مے پھر آٹھویں تاریخ کو کہ جسکو یوم الترویہ کہتے ہیں مسجد حرام یا حرم کی عاہلیہ
سے صرف پیت حج احرام باندھ کر حج کے تمام افعال ادا کرے اس تمتع کی نیت دوہونکی پہلی وہ نیت
جو کہ عمرہ کی لکھی گئی اُسکے بعد حج کی نیت جو کہ افراد میں لکھی گئی ہے۔

ان چار صورتوں میں سے جو مناسب وقت ہو اُسکی نیت کرے اور نیت کر کے بعد بلیات اسطرح پڑھے
۶۔ لَبَّیْکَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْکَ لَا شَرِّ لَکَ کَبِیْرَتِکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَ

ملک کر لیے جو ملکہ غالب ہو جاوے یا خوشبو چیزیں کھائے یا بارہویں تاریخ ذی الحجہ تک سر نہ منڈایا یا بغیر عذر کے صفامروہ میں سعی نہ کی یا طواف کعبہ اور سعی صفامروہ بغیر عذری سوار ہو کر کیا یا عرفات سے قبل از مغرب امام سے پہلے پھر آیا یا مزدلفہ میں نہ ٹھہرا یا طواف الزیارت بے وضو کیا یا طواف الوداع ترک کیا یا حالت جنابت میں کیا یا شیطان پر کنگریاں مارنا عقوبت بار یا ایک بار ترک کیا یا دسویں تاریخ رمی حجرۃ العقبہ ترک کرے یا عورت کو خواہش

کی نظر سے بوسہ یا توان صورتوں میں لازم ہے کہ ایک قربانی کرے

(۴) اگر محرم نے مشک یا کافور یا خوشبو دار چیزیں پکڑے کئے کوٹنے میں باندھیں یا پیسے کی چیزوں میں تھوڑی خوشبو ملائی جو ملکہ مغلوب رہی یا کھانیا کی چیزوں میں خوشبو ملائی یا سر یا منہ پر بغیر مرض کے تمام دن یا تمام رات پٹی باندھی یا تین سے زیادہ جیلڑ یا جون ماری یا دور کرے یا ماتھے پاؤں کے ناخن کترے تو صدقہ دے برابر صدقہ فطر کے ٹکڑا خوشنوں میں ہر ناخن کے بدلے صدقہ فطر کے برابر دینا چاہئے اگر ب کی قیمت فکر قربانی کو برابر ہو جائے تو کچھ کم کر دے۔ (۵) اگر محرم نے جسم پر ایک یا کئی بال کھاڑے یا ماتھے پھیرنے سے دور ہو گئے یا زور سے جھلکا میں جون یا چیلڑ مر گئے تو ہر ایک کے بدلے ایک ایک لب پھر گہوہن خیرات کرے۔

(۶) اگر جنابت عذر کے ساتھ ہوئی ہو تو کفارہ دینے والے کو اختیار ہے چاہے قربانی کرے چاہے تین صلح گہوہن چھ سکینوں کو دے چاہے تین روزہ رکھے اور جو قربانی بعض جنابت کے ہو وہ صرف حق محتاجوں کا ہے نہ آپ کھائے اور نہ اپنے مان باپ دادا دادی بیٹیا بیٹی اور ان کی اولاد کو دے گویا ہی بہن محتاج کو دینا جائز ہے

(۷) اگر محرم نے بدن سے میل دو کر یا بالوں کو کھولا یا کنگھی کی یا کھجلا یا یا سر یا بدن کو ایک کہ بال نہ ٹوٹے یا قبا یا جبہ یا پوشین یا کسی کپڑے کو بغیر پہنے آستینوں کے اوڑھا یعنی اس طرح کہ ہیئت پہننے کی نہ پائی جاوے یا ہتھکڑے ایک کنارہ کو دوسرے کنارہ سے یا دو کنارہ کو ملا کر کاٹے یا سوئی سے مانکا یا سر اور منہ کے سوا کسی اور عضو پر پٹی باندھی یا خوشبو دار چیزیں سوکھی یا چھوئی بشرطیکہ ماتھے میں نہ لگے سریم یا زرد نیلا وسیاہ کپڑا غیر خوشبو دار اور پڑا یا لکیہ پر پیشانی رکھ کر سویا تو یہ مکروہ ہے (۸) اگر محرم نے غسل کیا یا او اسے طہارت کے کپڑے دھوئے یا مسواک کی یا آئینہ دیکھا یا ہچیا فی

باندھے یا انگوٹھی پہنے یا تلوار پر تلہ میں ڈالے یا زخم پر پٹی باندھے یا قبا یا بادہ وغیرہ اپنے اوپر
 ڈالے بغیر داخل کرنے کندھوں کے یا لیٹ کر اوٹھو یا اجوتہ پہنا جس سے تن نہ چھپا دی جائے
 یا نور و نکاشکار کیا یا کوئی جانور ذبح کیا یا ٹوٹے ہوئے ناخن کو توڑا یا وہ کھانا کھایا جمین
 خوشبو مگر مخلوب ہو گئی ہو یا زور سے کھلایا بشرطیکہ جون یا چیل نہ مرے اور نہ بال ٹوٹے
 یا موزی یا نور و نکو ہلاک کیا جیسے کہ کوآ چیل۔ سانپ۔ بچھو۔ چھپکلی۔ زنبور۔ کھٹل۔ چھتر
 وغیرہ یا درندہ موزی کو مارا یا صندوق یا چار پائی یا کوئی برتن سر پر رکھا تو یہ سب مباح ہے
 (۹) کپڑوں کی گٹھری یا تو شک۔ لحاف۔ سر پر رکھنا جائز نہیں ہے۔

(۱۰) عورتوں کیلئے چند چیزیں خاص ہیں جیسے پہننا جیسے ہوئے کپڑوں کا ڈھانکنا سر اور کبک
 اسطرح کہ منہ پر کپڑا نہ پہنچے۔ اور صندوق کو بغیر لباس ضرور نہیں ہے صرف اسقدر کہ سر پر ایک
 رومال باندھنا چاہئے تاکہ بال قابو میں رہیں اور ٹوٹنے نہ پادیں اور جب برقعہ پہننے کی ضرورت
 ہو تو برقعہ کے اوس حصہ میں جو چہرہ کو چھپاتا ہے تیلونکی بنی ہوئی کوئی چیز لگا لیوں تاکہ کپڑا
 منہ پر نہ پڑے کیونکہ کپڑا منہ پر ڈالنا منع ہے عورتوں کے احرام کی چیزیں چٹکے وغیرہ میٹنی نہیں
 ملتے ہیں اور آہستہ کہنا لبیک کا طواف میں موندھو لگانا کھٹنا اور نہ اکڑ کر چلنا حجر اسود کا
 بوسہ نہ دینا اور مقام ابراہیم میں نماز نہ پڑھنا جبکہ اجتماع مرد و زن کا ہو اور نہ دوڑنا درمیان ہی
 صفا اور مردہ کے نہ منہ ڈالنا سر کا مگر صرف ایک انگل بالوں کا کرانا اور جین نفاس کے باعث کھانہ
 الزیارت میں تاخیر کرنا باتہ تاریخ ذی الحجہ سے پہلے جائز نہیں۔

ان سب مسائل احرام و عمرہ کو ذہن نشین کر لینے بعد یہ خیال پیدا ہوا کہ جہاز پر بوجہ کثرت حجاج
 اور مسافروں کے بالا طینان مرد اور عورتوں کو غسل کرنا سخت دشوار ہو گا بہتر ہے کہ اسی کامرا
 کے میدان میں اور سمندر کے کنارہ پر غسل کر لی جاوے کپ میں دو تین حجام تھے اور دو لوگ
 بھی حج کو چلے تھے انکی تلاش ہوئی اس سے ہم سمجھوں نے خطا اور حجامت بنوائی سر کے بال کٹیم
 بالکل صفا یا کر ڈالا تاکہ آئندہ بے بال و بال جان نہ ہوں نہ سر میں گانہ سودا ہو گانہ بال رہیں گے
 نہ چون پھیلنے بعد حجامت سمندر کے کنارہ یا اگر خوب اچھی طرح بفرار غ خاطر غسل کیا جیم و جامعہ کو
 پاک کر لیا میں نے ایک بار اٹنا سے راہ میں بھی چلتے ہوئے جہاز پر غسل کیا تھا اسوقت سمندر

پانی شاید سچ کیوجہ سے بہت شور تھا آنکھ کے اندر جو پانی پڑا تھا وہ مرج اور اسجن سے زیادہ تکلیف دہ تھا آنکھوں میں سخت جلن اور سوزش پیدا کیا تھا بعد غسل سے اس کا بدن پس پس کرنے لگا تھا برخلاف اُس کے آجکے غسل میں جو یہاں کنارہ پر کرنے کا اتفاق ہوا تو اُس قدر تکلیف اور مصیبت نہ ہوئی ہر چند شور تھا مگر آنکھوں کو اُس قدر اذیت نہ تھی خوب اچھی طرح پانچ سات بار غوطہ لگایا دیر تک پانی میں رہے تیرا کئے دھنیت بھی کم تھے اور بدن پر پس پس بھی کم قیاس سے معلوم ہوتا ہے کہ بوجہ کنارہ ہونے کے وہ سب تکلیفیں کم ہوئیں عرض غسل اور طہارت سے فراغت کر کے ہر چند آج احرام نہیں باندھا مگر احرام والوں کی صورت بن بیٹھے اکثر حجاج نے احرام باندھ لیا اور محرم ہو گئے میرے خیال میں اسی مقام سے احرام کا باندھ لینا موجب سہولیت اور آسانی کا ہی جہاز کی چپقلش سے بہتر ہے عورتوں نے بھی شیکے وقت سمندر کے کنارہ جا کر بڑے آرام سے غسل کر لیا۔ رات کو ہمارے بارک کے اندر مجلس میلاد شریف کی نہایت خوش اسلوبی سے ہوئی حاضرین مجلس کو چاک اور شربت نصیم کیا گیا نو بجے رات کو مجلس سے فرصت ہوئی اجداد کے سب آدمی کھانا کھا کر آرام سے سو رہے رات کو خوب نیند آئی۔

۴۴ ذیقعدہ ۱۳۱۵ روز شنبہ قرظینہ کامران کو امید بیہیم کا دسواں روز آج امید تھی کہ صبح سے تحصیل شروع ہو کر بعد معائنہ ٹھانچ افسر قرظینہ کے دوپہر تک جان کا چھٹکا نصیب ہو گا شام تک جہاز پر سوار ہو جائینگے مگر کامران کے آب و دانہ نے سچپا نہیں چھوڑا صبح سے انتظار کرتے کرتے جی گھبرا گیا آنکھیں تھیں گئیں بعد دوپہر کے افسران اجرت مظہر قرظینہ کی تشریف آوری کا فردہ سنا اجلاس کا انتظام ہوا تین بجے دسے تحصیل فیس قرظینہ کی آغاز ہوئی انسپٹر قرظینہ ایک گریک انگریز اور طاہر افندی خراچی اور مظہر الدین وایس کانسٹبل سرکار انگلش مقینہ مقام ہدیہ بہ سب صاحبوں نے ایک غیر شرین اجلاس کیا۔ ڈاکٹر صاحب کپ کو مہتمم ہوئے ممبر اول کے بارک سے تحصیل شروع ہوئی پہلے دسے لوگ جو کہ مفلس مسکین کم اوقات تھے ان کی عذر داری سنی گئی اُنکے حال کی تصدیق دوسرے مسافر دسے اُس بالڑک کے کر کے آدافیس قرظینہ سے معاف کئے گئے اور ایک سند مفلسی کی چھپی ہوئی نیلے رنگ کی کاغذ پر نام اور ولایت انھوں

کی لکھ کر عطا کی گئی بعد اُنکے لئے اشخاص تھے کہ جنکے پاس مبلغ سہ روپے سے زیادہ سرمایہ ہمارا تھا
 ایسے لوگ بھی اوتھیں مفلسوں کی زد میں محسوب ہو کر معاف ہوئے اُنکو بھی اُسی طرح کا معافی نامہ دیا گیا
 اُنکے بعد سات برس سے نیچے عمر کے لڑکے لڑکیاں جنکو وہان کی زبان میں (بزدلہ) کہتے ہیں وہ
 سب بھی بری کئے گئے ایسے کم عمر و کم نفعی معافی ایک زرد رنگ کا غنڈ پر لکھا اُنکے موروثی کے ہاتھ میں دیکھیں
 بقیہ ہر آدمیوں سے بحساب فی کس مبلغ دس روپے کے وصول ہوا اور اُنکے نام بنام رسیدیں وصولیابی
 کی ایک سفید رنگ کے کاغذ چھپی ہوئی ملین ایسپی کا روٹائی بہ ترتیب نمبر سلسلہ وار بیسویں ہزار
 کے لئے ہوئی اس تنجو رچہاز کے مسافر و لئے مبلغ نو ہزار چالیس روپے وصول ہوئے اور تین سو
 چھتر آدمی مفلس اور کم عمر بزدلہ ٹھہرے کہ وہ معاف ہوئے مسٹر تمیز الدین صاحب والس
 کا نسل سرکار انگلش اس تحصیل وصول میں سرکار انگلش کے غریب محتاج رعایا کے بڑے دکاندار
 اور معاون تھے صرف اونکی مہربانی اور زور سے اس قدر غریبوں کی گلو خلاصی ہوئی ہم جس وقت اپنی اور
 اپنے ہم ایران اور بارک نمبر سات کے مسافر و کم نفعی فیس داخل کر نیکی طلب ہو اور پوچھے تو براہ مزید
 قدر دانی اور مہربانی مسٹر زونوفون ڈاکٹر کہنے لگے اُن حکاموں کے روبرو اس شکر گزاری
 کے لفظوں کے ساتھ پیش کیا کہ یہ مبلغ پٹنہ علاقہ بنگال میں گورنمنٹ انگلشیہ کے عہدہ دار کلکٹر
 کے ناظر میں ہیں چنانچہ پورا بھروسہ کر کے عیرش نمبر سات کے مسافر و لئے زرنیس فرنیٹھ وصول کر کے
 اور جو لوگ کہ قابل ادا انگلش کے نہ ہوں اُنکی فہرست تیار کر کے ایک ہتھام سپرد کیا تھا چنانچہ وہ فہرست
 بھی تیار ہوئی اور زرنیس بھی وصول کیا ہے اپنی مہربانی سے مجھ کو اس کام میں پوری مدد دی جو لوگ
 کہ اوس بارک میں واقعی مفلس ہیں اونکی حالت دریافت کر کے یہ فہرست مرتب کی گئی ہے پہنچنے
 بھی اپنی پوری تشریف کر لی ہے اور مسافر و کو بھی اُس کیپ کے کوئی غدر نہیں ہے اسلئے مطابق اسکے ساتھ
 کیا جاوے اور رسیدیں جاری ہوں اور میں آپ سب صاحبوں کی پاس انکا بہت (تھینکس) یعنی
 شکریہ ادا کرتا ہوں مسٹر تمیز الدین نے میرے قیام کا حال مقام پٹنہ مسوع کر کے نہایت لطف
 و اخلاق پیش آئے وہ سب صاحبان تحصیل ایک جگہ کر سونیرا اجلاس کر رہے تھے اور سامنے ایک
 میز تھا جسکے آگے چھ سات ہاتھ کے فاصلہ پر ایک لکڑی لگا دی گئی تھی تاکہ واردان ناپاک فرنیٹھ
 اُنکے نزدیک نہ جاسکیں اور حد فاصل سے دور رہیں چنانچہ جملہ لوگ بھی دور سے بائیں کرتے تھے

مختار الدین جہانے ازراہ مزید غایت ایک (چیر) یعنی کرسی سے بیٹھنے کو منگو کر حد فاصل کے
 اس جانب بھیجا یا جسپرین آرام سے بیٹھا اسکے ماسواے ایک پیالی تنوہ کی اور پانچ چھ چرٹ
 اور ایک کبس یا سلائی کا بھیجا دیا اور اپنے اخلاق مزید سے غایت مشکور اور عزت افزائی فرمائی
 بندہ انکی عنایتوں کا مشکور ہوا مولوی سید شرف الدین جہاں بیڑ شریف ساکن موضع نیورہ
 اور شہ نور الہدیٰ جنٹ جیسٹریٹ اور مسٹر احسن حجج کا حال خیریت بال و تبرک دریافت کیا
 اور یہ کہہ لیا کہ ہم اور وک (کلاس فرینڈ) یعنی ہم مکتبہ دست بہن یہ سب اخلاق کی باتیں اونسے سنا
 روپے کے لینے کا یہ طریقہ تھا کہ ایک بڑا پیالہ آہنی جسمین چھوٹے چھوٹے سوراخ مثل غریب
 چلنی کے تھے وہ ایک چارٹھ کی لابی لکڑی میں جڑا ہوا تھا اسکو ایک آدمی ماتھ میں لئے کھڑا تھا
 جسکو روپیہ داخل کرنا ہوتا انکے جانب وہ پیالہ بڑھایا جاتا۔ روپیہ اُس پیالہ میں دیدیا گیا اُسے
 اُسکو لیکر پہلے ایک بالٹی میں کہ جسمین پانی اور کچھ دوا ملی ہوئی تھی ڈبو دیتا اور دین مرتبہ
 غوطہ دینے بعد پانی کو اُنھیں سوراخوں سے بالٹی میں گرا دیتا اور روپے کو اوس پیالہ سے میز
 پر اُٹھ لیتا جاتا تھا اور دوسرا شخص اوس میز کے قریب کھڑا تھا وہ شمار کرتا جاتا نوٹ کی بھی واپسی
 کارروائی تھی یعنی اوس طرح ایک لابی لکڑی میں شکل دست پناہ آہنی چوٹا بنا ہوا تھا وہ لکڑی توٹ
 داخل کر نیوالے کی طرف بڑھائی جاتی تھی نوٹ اُسکے جوف میں کھونس دیا جاتا تھا جسکو وہ لکڑی
 بردار ایک انگلیٹھی کی طرف کہ جسمین کچھ دھوان اٹھا کرتا تھا لیجاتا اور جیسٹریٹ روٹی کے توس طیار
 کرتے ہیں اُلٹ پلٹ کر بخوردیتا اسکے بعد اپنا ماتھ لگاتا اور نوٹ کو اوس لکڑی سے نکال کر میز پر
 رکھ دیتا تب ہ شمار میں لایا اور چھو اجاتا تھا اسکو دیکھ کر دلمین مجھکو یہ افسوس تھا کہ کیا واقعی
 اس ملک عرب میں جملوگ ہندوستانی ایسے ناپاک اور نجس ہیں کہ نجس اور ناپاک چیزوں سے
 بھی بدرجہا زاید متصور ہوتے ہیں بہر کیف جو کچھ ہوں مگر حیوان ناطق اور بندہ خدا ہوں کیا ہوں
 قطعہ بردران بادشاہ نیست مرا جاگاہ ہست ولکین ہمیں غایت ارمان من ہ سایا بکریم
 گر نگذیر سرم ہ جوش زندان یرم چشمہ حیوان من ہ بقدر ختم کام تحصیل فیس قرطینہ کے مغر الدین
 کا مقدمہ پیش ہوا مسافروں نے دیکھا کہ اب عذاب البقر سے خوف کیا اب تو مگلو خلاصی ہو جاوے گی
 جسقدر مسافر اوس جھوٹے تحصیل میں تھے ڈاکٹر سے ابھی ہو کر سبھونے مغر الدین خان کی تائید

کر کے مقدمہ کو بر سر ثبوت کر دیا ڈاکٹر صاحب کی طرف سے صفائی میں وہ بندہ درم لوگ آ غلاطیت
افندی اور اس کے چند غداہ کے فرشتے (وردان) گذرے جفا خوف جان اور بیم نان کیو بہم
خلافت ہونا ممکن ہی نہ تھا ان سب کارروائیوں میں شام ہو گئی مغرب کا وقت آ گیا اسلئے افسران
قرنطینہ چلے گئے حکم خلاصی باقی رہ گیا یہ سب باتیں کل صبح پر منحصر رہیں غم فردا لاحق حال ہوا اب خلاصی
میں صرف شب در میان ہے شکر خدا سے بزرگ برتر کا کہ جس نے اپنے افضال اور عنایت سے
یہ دس دن کاٹے وہی بہ شب بھی بخیر گذار دیگا۔ اوسے فضل کہتے نہیں لگتی بارہ نہوا س
سے مایوس امیدوار ڈاکٹر صاحب تکپ تو غصہ میں بات بھر بھولے ہوئے اپنے بھگت
سوچ کرتے رہے اور مسافر و نمین بات پھر اہل محل بھی رہی اپنے اپنے اسباب کی درستگی اور
گپ شب میں مصروف تھے (اور سچاں جہاں) کے مسافر و پیر یہ آفت نازل تھی کہ تیسری میعاد
قرنطینہ میں چھٹے تھے اوس پیچہ روزہ میعاد ثانی میں بھی چار آدمی مرے اور پانچ سات بیمار تھے
اسلئے یہ آخری یکدم پندرہ دن کا پھر قرنطینہ اس شرط اور حکم سے بڑھا دیا گیا کہ اس آخری مدت میں
بشرطیکہ کوئی فوت نہ ہو تو ایسی حالت میں ہر شخص سے مبلغ تیس روپے زر فیس قرنطینہ کا وصول کر کے
چھ جانیکی اجازت دی جاوے گی اگر کا ش سلسلہ اموات اس آخری میعاد میں بھی خدا نخواستہ جاری رہا
تو وہ جہاز اور اس کے کل بقیہ زندہ مسافر ان بھی واپس کر دے جائینگے یہ حکم قضا شیم جو بجلی کے صند
سے زیادہ تھا باقی ماندہ کی جانیں کھینچ رہا تھا سخت آلام میں وہ لوگ مبتلا تھے شہر پہونچے قریب
یار قوجاتے رہے ہوا س ڈوٹا گیا یہ قافلہ منزل کے سامنے ڈان بچارو نکو شب روز گریہ زاری میں
گذرتی تھی اور ہلک جوائے قریب جوار اور ایک ہی دشت بلا میں جمے تھے اونکوئے خدا سے دست بدعا
۵۔ ذیقعدہ سن۱۳۱۵ روز یکشنبہ۔ قرنطینہ کا مران کی مخلصی کا کیا ہوا ان روز
نماز صبح کے بعد سے ہلک دست بدعا تھے کیا الہی جلد مخلصی ہو رہی پائین شعر وعدہ وصل چون
شود نزد یک آتش شوق تیز تر گردد بڑی انتظاری اور دعا کا سحر کے بعد آٹھ بجے صبح کو بیک
ڈاکٹر صاحب افسر قرنطینہ گدھے پر سوار شریف لائے ہر عیش میں حکم قطار دیا گیا وردان انتظام
میں مصروف ہو آ غلاطیت اور ڈاکٹر قرنطینہ سیٹی قطار کی بجائے پھرے کل مرد اپنے اپنے جہاز
باہر میدان میں قطار کر کے پریشانی طرح ڈٹ کر کھڑے ہو گئے مستوراتین برتے پہن کر اپنے چھوٹے

بیک قطار کھڑی ہوئیں افسر قرظینہ نے سلسلہ وار ترتیب نمبر سے ہر حصہ پڑے کے لوگوں کا معائنہ
 شروع کیا پہلے شمار کر کے فہرست سے سیلان کر لیا عورت مرد لڑکے سبھی کا حساب جانچ
 کر کے چہرہ بشود کھانکر بغض نہ تھا لے اس قدر احسان کیا کہ عورتوں کا صرف شمار ہی ہوا تھا کیا
 نبض وغیرہ معائنہ کی فرمائش کی اس شمار اور جانچ کی کارروائی گیارہ بجے دنگو ختم ہوئی آٹھ
 بجے سے گیارہ بجے تک قطار میں کھڑے کھڑے ہوا لوگوں کی قلیا تمام ہوئی اسکے بعد حکم خلاصی صادر
 کر کے اپنے گدھے پر سوار ہو کر واپس آئے اس حکم کا صادر ہونا تھا کہ لوگوں کے بدن میں روح تازہ
 ہو گئی بلکہ دوبارہ جان آئی مارے خوشی کے لوگ اوجھل پڑے ایک حشرات اور غل چلو چلو کا
 سار کھپ پین مچ گیا نفسی نفسی کا عالم تھا ہر شخص اپنا اپنا اسباب اپنے سوار گردن دیکھ کر
 لاد ہوئے عذر کے کنارہ جا پہنچا اور ہوڑا یونہی سوار ہو ہو کر جہان پر جانے لگے وقت جانے کے
 یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہر سب کسی بلا میں مبتلا ہوئے ہیں یا کوئی خوشخوار جانور یا دشمن درپے ہے کہ
 پکڑ لے کر چلا آئے ہے کہ جس کے سب سے پھر کر دیکھنا دشوار ہے اور رو بفرار ہیں بھگو اپنے ہر اہی
 منشی شجاعت حسین کی جان کا لالہ پڑا تھا وہ ایسے ذی فراش تھے کہ ایک قدم اٹھانا اوکو
 دشوار تھا اب ہوڑی تک اسباب جا کو تو کیونکر اور وہ پہنچائے جاوین تو کس طرح مزدور قلی تھے نہیں
 اور جلد جانا مقصود ایک منٹ توقف دل پر جبر تھا اس اسباب کی بدولت جان غلاب میں تھی
 ہمارے وہی قدیم مہربان حال (آغا طاہر افندی) نے پہلے سے میرے لئے چند حمالوں کو کہہ رکھا تھا
 مگر اس وقت اس حشرات میں انکی بنائی بھی کچھ نہ تھی تھی ہر چند اُسے جدوجہد بہت کچھ کیا مگر پانوں مارے
 اکثر قلیونہر حکومت بھی کی مگر سب سے سوزنا رانا آدمیوں کا اسباب اس میں صرف دس بارہ مزدور ہر شخص کو جلدی
 جسے زیادہ مزدوری دی وہیں دوڑ پڑے یہاں تک کہ دوری کی شرح بڑھی کہ فی منٹ دل اور بستہ ایک روپیہ
 اجرت حمالوں نے لی ہمارا غیر شمس کا بیچارہ اسم باسمے محمد محسن فردان سمیر کام اور معاونت میں گرگرم
 رہا کچھ اُسے اور کچھ میرے ملازم اور مایوں نے پوری حمالی کی لڑکے سب جو ہمراہ تھے بے بھی عجلت کے
 مارے بار بار ہو گئے اسباب کا تو یوں انتظام ہوا اور ایک ملازم نے منشی شجاعت حسین کو گود میں لیا
 غرض اس ہیئت سے ہم سب ۱۲ بجے اُس کپ منخوس کے جھوڑے سے چل کر کنارہ پر پہنچے اور دم لیا
 (آغا طاہر افندی وردان باشی) نے ایک کشتی خاص ذی جبر بھگوگ او وکیل ملا اور ملنا

کہ چوتھرا بیان سوار ہو کر اس بیچارہ آغا طاہت افندی سے ہزاروں ٹکریہ کے ساتھ رخصت ہو
 اور اپنے محسن محمد رحمن اور دان کی بھی حق النعمت اور اسکی خوشنودی کے لائق پیشکش کر کے چلے
 اور دس منٹ میں جہاز پر پہنچے یہاں پر ان کو ایک سیڑھی کے پاس کھڑے مسافروں کے جہاز پر چڑھنے
 کا انتظام کر رہے تھے یہ لوگ کو دیکھ کر خوشی ظاہر کی اور غلامی کی مبارکباد غایت مسرت سے دیکر سیڑھی
 کا عمدہ انتظام کر دیا کہ جس سے جملہ ستورا تین مہولیت سے جہاز پر پہنچ جائیں مہلوگ بھی آرام سے
 چڑھ گئے اور اپنی اپنی جگہوں پر بسر دراز کر کے بیٹھ اور شکر الہی بجالائے دھوپ میں چٹھنکی دہرہ سے
 لوگوں کو پیاس زیادہ تھی اور دس روز کے اندر اچھے پانی کے واسطے لوگ ترس گئے تھے جہاز کا
 کا پانی تقسیم ہو گیا تو وقت نہ تھا اور سہارے اس کے بوجھ غیرت اقل تقسیم پانی کا مطلق موقع ہی نہ تھا
 اور اُدھر لوگوں کو پیاس کی شدت تھی الحاح کا سامنا تھا اس لئے کہ جہاز کے ٹوٹنے سے بھی خاناہاں
 کی حالت نہ تھی کہ کسی فی بٹل سوڈا واٹر مین آئے اور لینڈ چار آئے کو فروخت کرنا شروع کر دیا چار سو
 سے زائد لوگوں کو قریب دو سو کے لینڈ کی بٹل ایک گھنٹے کے اندر اوس سے لوگوں نے خرید کر کے پیاس
 بجھایا کہ مران سے چلنے کے پہلے پھر سے ملازمین کو کچھ دیکھان اور آلوکی ترکاری و مرغ کا قورمہ طیار
 کر لیا تھا وہ اس وقت کا آئے اور خوب سیر ہو کر کیا یا جب فرا چکے اور جہاز پر سوار ہو گئے
 اور کپتان جہان ناس فکریں تھا کہ سیڑھی تیار نہ کی بن گئی تھی کہ دور سے ایک سیڑھی دکھائی دی کہ جیسر
 ترکی ٹوپیاں پہنے جہاز کی جانب چلے آتے ہیں جب سیڑھی نزدیک پہنچی تو کیا دیکھا کہ افسر مظہر
 اور جہاں گپ کاڈاکٹر مسٹر زنون اور شرمین الدین واپس کانس اور آغا طاہت افندی
 دردان باشی ہیں مسافروں کو یہ تشویش ہوئی کہ دیکھئے یہ پھر کیا رنگ لاتے ہیں اور خدا جانے
 کس غرض سے شہر قدم نامبارک و مسعودہ گریہ ریا روبر آرد و دہاتے ہیں مسافروں لاجلہ لاؤ
 الا بالہڈ پڑھنے لگے اب وہ سیڑھی جہاز کے پاس پہنچی کپتان جہاز نے تازینہ زبرین انکا استقبال
 کیا وہ لوگ جہاز پر اکر پہلے کپتان صاحب کے کمرے میں گئے کپتان صاحب نے اعلیٰ دعوت مناسبت
 کی ایک گھنٹہ تک وہ خود و نوش میں مصروف رہے اب مسافروں کو تسکین ہوئی کہ یہ بگڑ فدا کی
 بلا نہیں ہے بلکہ کپتان جہاز کے جہان اور مدعو ہیں بعد خود و نوش وہ چار لوگ صاحب اور کپتان
 اور علم و ڈاکٹر جہاز پہ ساتون آدمی مہر الدین خان کو تلاش کرتے ہوئے چھتری پر پہنچے ہمارا

اور وکیل لاو علی حنا کا ایک جگہ بسترہ تھا اور اسی بسترہ پر وہ معزال دین خان بیٹھے ہوئے کہے تھے
تھے اور اس معاملہ کا بھی مشورہ تھا کہ یہاں اس نالاش کا باوجود تحقیقات کچھ نتیجہ معقول ظاہر نہ ہوا انشاء اللہ
تعالیٰ جلد فریغ پہونچا کرے کانل صاحب سے جو کہ جہد میں اُن کے افسرین ضرور اطلاع کرونگا
اسی گفتگو کے اندر سب صاحبان چھتری پر پہونچ کر ہملو گون کے قریب پہونچے ہملوگ دیکھ کر
تعظیماً اُدھڑے کھڑے ہوئے مسٹر ژر نو فن ڈاکٹر کپ نے بڑھ کر خندہ پیشانی کے ساتھ مجھ سے ہاتھ
ملایا اور یہ شکوہ کیا کہ (واہ آپ ایسا بیلا ملاقات چلا آیا کہ جس کا ہم کو افسوس ہوا اس لئے آپ لوگوں
سے رخصت اور ملنے اور تکلیفوں کی معافی چاہنے کو جہاز تک ہم آیا ہم میں نے تو اس کا معذرت کہنا
شکر کیا اور کیا اس طرف سے جہاز کے کپتان نے معزال دین خان کو مخاطب کر کے ایک تقریر شستہ
شرع کر دی جس کا لب لباب اور خلاصہ (ڈاکٹر کپ کی جانب سے معافی اور اپنی غلطی سے اقرار تھا)
جس کی تائید ڈاکٹر جہاز اور مسٹر تمیز الدین صاحب اور افسر قرظینہ نے بھی نہایت ہی موزوں الفاظوں
میں کی اب وہ لڑکا نیا جو شیلان خون کا آدمی وہ شش بیچ کر لے گیا ہملو گون نے بھی ہنر بان ہو کر
سمجھایا کہ جبکہ ہملوگ خود لاکھوں کروڑوں بلکہ بیسٹھار گنا ہوں اور قصور و نکا بار ہمراہ لیکر صرف بائیس
حقوق غفور الرحیم کی بارگاہ میں چلے جاتے ہیں تو پھر یہ محض غیر مناسب ہو کہ دوسری غلطی اور غلطی کو
اپنی دلیمن کہیں اس معافی کے صلہ میں ایسی درگاہ سے امیدوار ہو کر درگزر کرنا مناسب ہو چنانچہ اس
لوٹ کے لئے خوشی سے معاف کیا مسٹر ژر نو فن ڈاکٹر اور اونسے تھینکس ساتھ شیک ہینڈ ہوا کاغذ
تحقیقاتی اور بیانات سمندر کے نظر چڑھے اور سب لوگ خوش خوش ایک دوسرے سے رخصت ہو کر
میں اس جگہ پر ضرور کہوں گا کہ مسٹر ژر نو فن ڈاکٹر کپ قرظینہ کا مران بذات خود آدمی لائق خلیق متعین
غیر متعصب شخص تھے حجاج کو جو کچھ دانا پانی اور قید قہار قرظینہ کی جو شکایت تھی وہ سب امور
آگے فصل اور ذات خاص سے تعلق نہیں رکھتے منصبی امورات کی تعمیل تو ان کو ضرور تھی جس سے اور ڈاکٹر
موجود سے چند بار اس قسم کی گفتگو درمیان میں آئی ان کو بھی حجاج کی تکلیف کا قایل اور اس سے
کرنیوالا پایا مگر عبوری حالت میں ان کا کیا بسرا اختیار تھا بلکہ وہ نفسی اور تکی کرتے تھے کہ آئندہ
انشاء اللہ تعالیٰ حجاج کو پانی کی تکلیف نہ ہوگی کیونکہ سلطان کی طرف سے پانی کی کل کا انتظام
مہور ہو گیا جس سے امید ہو کہ حجاج کو ایسا خراب پانی ام الامراض سے آئندہ نجات ہوگی اور انھوں کے جائے

صبح کا سہانا وقت مضمون حسب حال موسیقی اصول کے ساتھ سوز و گداز سے انکا بے لطف
دل جذبہ کی مدد سے گانا خوب ہی دلوں کو بھایا۔

۶ ذیقعدہ سالہ روز دوشنبہ

آج خبر ہے کہ جہاز چار بجے شام تک محاذی میقات ٹیلیم کے پہنچ گیا اسلئے حاجیوں نے احرام باندھنا
شروع کر دیا مجھے اور میرے جملہ ہمراہیوں نے تمتع کا احرام باندھا گیارہ بجے دکنو احرام وغیرہ سے
ہمارے جملہ ہمراہیوں کو فراغت ہو گئی بارہ بجے دکنو کپتان جہاز نے یہ بیان کیا کہ جس حال سے جہاز
چلا جاتا ہے اس حال سے ٹیلیم کی محاذی پانچ بجے شام کو پہنچ گیا اور وہاں سے جبرہ غریبہ دوسری
شب کو آٹھ یا نو بجے پہنچ گیا رات کو جبرہ مین پہنچنے سے مسافر و نکو تکلیف ہوتی ہے کہ سوا
کہ ڈاکٹر رات کو جہاز پر نہیں آتا ہے خلیج و انکا محض خراب ہے پانی کے اندر پہاڑ ہے اسلئے
کشتیوں اور موٹریوں کا چلنا رات کو وقت سے خالی نہیں ہے ان سب خیالات سے مین جہاز
کی چال کو کم کئے دیتا ہوں تاکہ جہاز ٹیلیم کے پاس کل صبح سات بجے پہنچے اور وہاں سے سات آٹھ
بجے صبح کو برسوں جبرہ پہنچ کر لنگر انداز ہو چنانچہ اس مضمون کا اشتہار زبان اردو ہندی اور گنگہ
مین تین چار تختیوں پر لکھ کر جا بجا آویزان کر دیا کہ مسافر اُن تختیوں کو دیکھ کر اور پھر واقف ہو جاویں اس
اشتہار کے بعد اکثر حجاج نے احرام بھی ملتوی کر دیا اور کل صبح پر منحصر رکھا اب جہاز کی چال ایسی کم ہو گئی
کہ ہم کو کو معلوم تھا کہ جہاز اپنی جگہ پر گھڑا ہے چلتا ہی نہیں مطلق جنبش نہ تھی اس آہستگی چال
میں ہندو کی صد ہا بلکہ ہزار ہا مچھلیاں چادر کی طرح اُرتی ہوئیں ہمارے تھیں یہ منظر اور
مٹھنا تماشا حجاج کو آج تمام دن رات کو سردی کی تکلیف ہوئی علی الخصوص ماون آدمیوں کو
اور ہم کو جو جبرہ احرام کے ننگے بدن اور ننگے سر تھے بہت سے آدمیوں نے مجھ کو اپنے اپنے بڑوں پر
قالین اور غالیچہ درمی کل وغیرہ ڈال لئے تاکہ سردی کی تکلیف سے نجات ہو مٹی شیاعت حسین
ہمارے رفیق ہمراہی کو آج سے اسمال شروع ہو گئے ہیں ہوا سے سردی کے باعث اون کے جسم
اور چہرہ پر دم بھی ہو گیا ہے حواس اون کے مختل ہیں قرینہ انکا بگڑا جاتا ہے خدا اون کے
حال پر جسم کرے قرظینہ کا ام الامراض پانی ان کے گلو گریں ہوا یہ بھی اُس کے خیر بیدار کو کشتوں
میں ہونیوالی ہیں شعر تنہا کے دل کچھ نہ حاصل ہوئی بلکہ عدم جان دامل ہوئی۔

۷۔ ذیقعدہ سالہ روز شنبہ

ٹھیک آٹھ بجے صبح کو جہاز کارمان سے ایک سو پچھن میل کے قریب فاصلہ طے کر کے جزیرہ طبرستان کے مقابل پہونچا کپتان جہاز نے حجاج کو خبردار کر دیا جن لوگوں کا احرام باقی تھا انھوں نے احرام باندھ لیا صرف دو تین آدمی جیسے نواب سلطان حسین جتنا لکھنؤی دوسرا ایک تحصیلدار صنعت برلی اور ان کے ملازمان اور متعلقین جو کہ آٹھ عشری تھے احرام نہیں باندھا وے لوگ جدہ کے سعیدہ جاکر تکمیل احرام کرینگے اب یہاں سے جدہ شریفہ ایک سو پچھن میل کا فاصلہ باقی ہے جہاز دھویا اور صاف کیا گیا پتیل کے جہان جہان پرزے تھے وے سب چمکا کر صاف و ستھر کر لئے گئے مسافروں کو اسباب اوٹھانکی وہی سابقہ دقت اور تکلیف درپیش ہوئی ڈوچی دن کے وقت کپتان اور معلم جہاز نے کل مسافران مرد اور عورت کا گنٹ جہاز واپس لئے پانچ آدمی اس جہاز پر بغیر گنٹ پاے گئے جو بمبئی سے بلاوا سے قیمت اُس از دامین و دھوکھا دیکر چڑھ آئے تھے انکو کپتان نے زیر نگرانی ابنو رکھا کئے وہ لوگ ابنو دخل فاش کا کیا نتیجہ بدوٹھا

۸۔ ذیقعدہ سالہ روز چہار شنبہ سفر بحری کا خاتمہ

صبح کا ذکر کے وقت سے جہاز کی صفائی پھر شروع ہوئی ہر چیز صاف و ستھری کر دی گئی اسباب جہاز اور متفرقات چیزیں جو کہ اکثر جابجا منتشر تھیں و سب ٹھکانے اور خوشنمائی سے رکھ دی گئیں بارہ بجے ٹھیک جہاز ہمارا بے غلہ تمام مع الخیر و العافیت خلیج جدہ شریفہ پہونچا کنا وے ایک میل کے فاصلہ پر لنگر انداز ہوا یہ شہر سمندر کا اور کناہ پر ہے چونکہ خلیج جدہ میں جابجا کثرت سے زیر آب ٹونگہ کی چٹان پہاڑ کے ٹکڑے ہیں اور کوڑی کا انتظام مثل بمبئی کے نہیں ہے اسلئے اس قدر کناہ سے دور کھڑا ہوا چون جہاز خلیج کے قریب جانا تھا دور سے شہر جدہ کی سنگی عمارات سے منظر جہاز منظر نما اور انکی مینارین نہایت بھلی معلوم ہوتی تھی قلعہ سلطانی پر نشان مجیدی اور بادشاہ کے کائنات آفس پر اوٹھان نشان اور جہاز کے کپوں کے مکانات پر جہاز کے استقبال پھر ہر صدا اور ریت ہوئے دیکھا ایسے کناہ سمندر کے قرطینہ آفس اور ترکی پاسپورٹ کا دفتر ہے اسپر ہی کجنت منوسرنگس کی زرد جھنڈیاں پڑھی تھیں اہلکاران قرطینہ آفس جدہ وقتاً فوقتاً دور بین جہازوں کی آمد دیکھتے رہتے ہیں جب کوئی جہاز نظر آتا ہے فوراً زرد پھر جہاز

جس پر مطلب ہے کہ کوئی مسافر تا حصول اجازت اترنے نہ پاوے بجاوے اس کے جہاز پر بھی رنگ بزرگ کی متعدد جھنڈیاں ڈھری کے ذریعہ سے اوڑادی گئی تھیں پندرہ بیس منٹ کے اندر ایک ترک افسر قرظیفہ ایک ہوٹری خوشنما پر سوار ہو کر تشریف لائے اور جہاز پر محض ہر سری نظروں جہاز اور جہاز کے مسافروں کو دیکھا ڈاکٹر جہاز اور کپتان سے قرظیفہ کا مرن کی خیریت دریافت کر کے جلد واپس چلے گئے اور حکم اور تریکا مسافروں کو دیا چونکہ بلا اجازت آپٹو قرظیفہ مسافر اترنے نہیں پاتا اور طلح کشنیاں جہاز تک نہیں لجا سکتے جہاز کے لشکر انداز ہوتے ہی چالیس پچاس کشنیاں سفید پال تلے ہوئے کنارہ سے آکر جہاز کے ارد گرد افسر قرظیفہ کے ملاحظہ اور حکم کے انتظار میں کھڑی تھیں حکم کے ہوتے ہی زرد جھنڈی اُناری گئی اور دروازہ جہاز کھول کر سیڑھی گرائی گئی اور کشنیوں کے ملاح حبش عرب اور کرڈمی قوم کے قلی جنگی زبان بالکل عربی تھی جہاز پر چڑھ آئے اور حجاج سے عربی میں باتیں کرتے لیکن حجاج مطلق نہیں سمجھتے ایک لوٹ کا تماشا سا نظر آتا تھا جسکی جو چیز پاتا تھا اوٹھا کر اپنی کشتی پر رکھ لیتا ہمارے ہمراہ ستورائیاں تھیں اونکا اس ہنگامہ میں جہاز سے اترنا بالکل غیر ممکن تھا اسلئے ہم نے صبر کیا کہ جب مسافر اتر جاوے تب ہم اترنیکا بندوبست کریں اور یہ ہی مشورہ کپتان صاحب کا بھی ہوا اپنی اسباب پر خوب نگرانی رکھا ایک آدمی تعینات کیا تاکہ کوئی کشنیاں اٹھا کر اپنی کشتی میں رکھ لے مسافران اتر کر روانہ ہوتے تھے اور ہلوگ خورد و نوش کی فکر میں تھے بانچ بچے شام تک مسافر اور انکا استبا جہاز سے اترنا واجب سب مسافر اتر گئے اور ہنگامہ کم ہوا اسوقت میں اترنیکا انتظام کیا اسباب سب جو کہ تو تک کے بچے تھا وہ باہر ہوا ایک کشتی خاص ملی کیونکہ اسوقت ہنگامہ نہ تھا کشتی بڑی تھی جمین چالیس پچاس آدمی بیٹھ سکتے ہیں غور و سہولیت کے ساتھ بذریعہ سیڑھی کشتی پر سوار کیا پہلے غور توں کو صرف برقعہ ہی لہجہ کرتا تھا اسوقت برقعہ پر مزیدہ بران ایک ایک چٹائی کا پنکھہ احرام کا تھا غرض یہ شوری تمام جہاز سے قی پر لائی گئیں اُسکے بعد ہلوگ سوار ہو اسباب کو کچھ غلامیان جہاز نے کشتی پر اُٹار دیا اور کچھ ملاح خود اوٹھائے گئے کپتان اور معلم اور ڈاکٹر جہاز سے سرت کے ساتھ انھوں کا شکریہ ادا کر کے رخصت ہوئے بوٹر تھیل غلامیان جہاز اور بہتر و غیرہ کو حسب حالت مناسبانہ انعام وغیرہ سے خوشنود کر کے چلے۔

چہ بجے نماز مغرب کے بعد ہرہ کے قرظینہ آفس کے پلیٹ فارم پر پہنچے اسباب کا کرایہ کچھ کشتی کی بات
 دینا مبین پڑا صرف پچاس فی آدمی دس آنے کے حساب سے کرایہ طالع نے لیا صرف ایک لڑکے کم عمر
 کا کرایہ چھوڑ دیا ہلوگ کے سطوت کہ سید شمس شیخ جمال اللیل کی طرف سے وہاں جدہ میں شیخ
 عبدالرحیم مجیش ساکن ہندوستان شہر اکروہ اور ملقاہی جدہ شریفہ وکیل مقرر ہیں ان کا نام ہے کہ
 ان کے حجاج کو ہر طرف ضروری کاموں میں مدد دیں خبر گیری کریں اور جائے قیام کا انتظام کر کے
 آرام سے اُنارین اوٹ شہری شغف وغیرہ کا کرایہ ملے کہے اور سوار کر کے مکہ مکرمہ کی طرف روانہ
 وہ تو خود کسی ضرورت کے سبب نہ آسکے اُن کا بڑا لڑکا عبداللہ نامی اس قرظینہ آفس کے باپ پڑا
 پر موجود تھا ہلوگ کو کشتی سے اُنار مقام سکونت دریافت کر کے ہلوگ کو کشتی کی تمام ہی میں معروف
 ہوا ہم سب کو کشتی سے اُترے اسباب اُن کشتی پر رہا میرے ملازمین صرف وہ کیش کیس کہ جس میں
 زر نقد تھا اپنی بغل میں لے لیا مئی بیگ جمیں نوٹیں تھیں وہ میرے اور سیرکھائی کے گلے لگے عورتوں
 اپنے اپنے زیور و کموچیک پہنتا ممکن اور مناسب تھا ان کو پہن لیا بقید زیور ہر عورتوں نے گھڑی کر کے
 بغل میں دبایا ہلوگوں کے اترنے کے بعد طالع نے کشتی مع اسباب و ماٹھے ہٹا کر دوسری جگہ کچھ فاصلہ
 برکنا رہ لے گیا مجھ کو اسباب کی حفاظت کا تردد ہوا کیونکہ کوئی شخص اُس کے ہمراہ نہ تھا لیکن وکیل کا لڑکا
 شیخ عبداللہ نے کشتی دی کہ تردد نہ کیجئے کچھ خوف نہیں ہلوگ جہاں پر کشتی سے اترے تھے ایک
 صحن کے طور پر مختصر سی جگہ تھی اور اسکے دونوں جانب لڑکی کا کٹھن لگا تھا سمندر کی سمت جب سطوت کشتی سے اُترے
 کو اُنار کو لگائی جاتی تھی اُس طرف کٹھن نہ تھا اُس کے پیچ جانب ایک مکان بنا جو جس میں آفس ہی اُسکی
 بغل میں دھن جانب ایک راہ دوسرے صحن میں ہو کر باہر جائیگی ہے ہلوگوں کو شیخ عبداللہ آگے بڑھا کر
 لیچا پندرہ سولہ قدم کے فاصلہ پر آفس کا سامنا ہے وہاں پر ایک شخص ملک غزنی افغانستان کا نرکی
 سپاہیوں کی وضع کا نسل سرکار انگلش کا ملازم کھڑا تھا اُس نے پاسپورٹ طلب کیا میں نے سب کے
 پاسپورٹ جو کہ مبینی میں پلگرام آفس سے حاصل کر کے ایک ساتھ رکھ لئے تھے اُس کے حوالہ کئے اُس نے
 ایک ایک پرت بھونکا لیا اور ایک ایک دوسرا پرت مجھ کو واپس دیا پاسپورٹ لینے اور دینے کے بعد
 آفس کی کھڑکی کے پاس شیخ عبداللہ لے گیا وہاں پر حساب فی آدمی ایک روپیہ آٹھ آنے فیصہ داخلہ
 لیکر رسید دی اس رسید لینے بعد اس دروازہ کی طرف لائے گئے جو کہ دوسرے صحن میں جائیگا

تھا اور دروازہ پر ایک بیچ پر تین چار ترکہ سپاہی بیٹھے تھے اولوگوں نے رسیدین جو آفس میں ملی تھیں طلب کین اور آدمیوں اور رسید و نکو شمار کر کے ایک گوشہ اُن سب رسید و نکا چاک کر کے اشارہ کیا کہ باہر جاؤ وہاں سے قدم بڑھا کر آگے جو ہوئے تو پھر ایک احاطہ میں پھنسے جسکے ہر چار جانب لکڑی کا جنگلہ بلند بطور دیوار کے تھا اور اوپر دھوپ کی حفاظت کیغرض سے تختوں سے پاٹ دیا تھا اُسکے ایک گوشہ میں لکڑی کی ایک کوٹھری تھی اُس میں ایک ترکہ تحصیلدار بیٹھا جس نے فی آدمی چودہ آسنے کے حساب سے طلب کین مگر تین حورتیں جسکے شوہر ساتھ تھے اور ایک بچہ گود کا جملہ چار آدمی اُس فیس سے معاف ہوئے اُسکے بعد ایک دروازہ سے ہم سب باہر نکلا اور کھلے ہوئے میدان میں لے جا کر پہنچے سات بجے شب تک اُن سب کاموں سے نجات ہوئی کشتی اسباب کی کنارہ پر لگی تھی اُسکے قریب جانا چاہا کہ اسباب اُتر و اُنین شیخ عبد اللہ نے کہا کہ اسوقت اسباب اُتر و اُنا محض بیکار ہے کیونکہ کٹم ڈیوٹی کا شہر کے بھالک پر پہرہ دے اسباب کو بغیر ملاحظہ افسران کٹم ہوس کے لیجانے نہ دینگے اسلئے اسکا تردد اسوقت بیکار ہے شب زیادہ آگئی ہے فرد گاہ پر چکر آرام کیجئے کل صبح اسباب پہلے کٹم ہوس میں جاویگا تب اُن سے بعد ملاحظہ کے اُسکی غلامی ہوگی اسوقت بدستور ہم سب مال کشتی پر رہنے دیجئے یہاں کچھ خوف نہیں ہے کشتی کے مالک اُس اسباب کے جوابدہ ہیں اسکے سوا ترکہ سپاہیوں کو اطلاع کر کے میں پہرہ بھی ملواؤں دیتا ہوں مزید احتیاط کی نظر سے ایک دو خدمتگار اپنے بھی کشتی پر چھوڑ دیجئے چنانچہ اُسکی ہدایت کے مطابق عمل کیا اور وہ آفس کی طرف جاکر ایک سپاہی کو اپنے ہمراہ لاکر کشتی کو دکھایا دو ملازم جو میں نے تعینات کئے تھے اُنکو اُس سپاہی سے بھی شناسائی کرا دی گئی غرض اسباب پر ترکہ سپاہی کا پہرہ قائم ہو گیا سو اسے اُس کبس و محمولہ روپے کے جسکو میرے ملازم نے پہلے ہی اُترنے وقت کشتی سے لیکر اُترنا تھا بقیہ اسباب اُس کشتی پر رہا حتیٰ کہ اُٹھنا بچھونا لوٹنے تک ہمراہ نہ لے سکے اب ہلوگ شیخ عبد اللہ کے ہمراہ پیادہ پانکے مکان پر چلے یہاں سواری گدھوں اور خچروں کے سوا دوسری قسم کی نہیں ملتی ہے ہندوستانی عورت بھلا کب ایسی سواریوں پر چڑھنا گوارا کرتی ہیں مجبوراً سب کو پیادہ پا چلنا پڑا شیخ شجاع حسین تو مردہ سے بدتر کشتی پر اسباب کے ساتھ پڑے تھے یہ خیال ہوا کہ اگر اُنکو اسوقت کشتی پر رہنے دین تو شاید سردی کی وجہ سے خاتمہ نہ ہو جا سارے بدبختین تو اُنکے اماں اور ورم آہی چکا تھا دریا کی شری موجب ہلاکت نہو جا اس خیال سے ایک مکروری مزدور کی گود میں اُٹھوایا ایک روپیہ شیخ

عبدالرحیم بخش دیکل کے مکان تک پہنچا نیکی اجرت طوہمی کنارہ سمندر دیوار شہر پناہ کا پھاٹک دوسو
 قدم کے فاصلہ پر یہ گاؤں سمندر کے کنارہ سے پھاٹک شہر تک جو اراضی ہو اوسمین قرظینہ آفس کے سیوا نہر
 کے شیریں پانی کا ایک گنبد بنا ہوا ہوا اسکے قریب ایک مسجد ہے اور مسجد کی بغل میں ایک قہوہ خانہ جو حسین
 صداعرب حبشی غلام و حجاج وغیرہ بیٹھ کر قہوہ اور خشک میا کو کا حقہ اور چایا کر لیتے ہن پھاٹک پر پہنچ کر
 قہوہ کیا کہ بلا روک ٹوک شہر کے اندر قدم رکھیں مگر ممکن نہوا پرہرہ کے سپاہیوں نے ڈانٹ بتائی۔
 اسباب کی تلاش چاہی شیخ عبداللہ نے جواب دیا کہ کچھ اسباب ہمراہ نہیں ہے سب چیزیں کشتی پر
 ہیں یہ ہمارا حجاج ہیں اسوقت تنہا مجرد بلا اسباب آراؤم جاتے ہیں کل کنارہ سے اسباب کسٹم
 ہوس میں جاویگا تاہم اوس سپاہی نے اوس کس کور و کا جو کہ ہمارے آدمی کے ہاتھ میں تھا اور
 اوسکی تلاش چاہی تجھو را وہ کس کھو لکر دیکھا تا پرا اُسمین صرف روپے ریز گیان وغیرہ تھیں اسلئے
 خلاصی ہوئی تاہم ایک روپیہ نذرانہ دینا پڑا تب جان چھوڑ کر آگے بڑھے راہ میں شب
 کی وجہ سے دوکانوں کی روشنی اونٹے نئے و صنعتی عمارات کا منظر دلمین خلد برین سے زیادہ وہ
 شہر وقت رکھتا تھا مسرت دلی قدو کو بڑھائے ہوئے تھا در نہ ہندوستانی پردہ نشین عورتوں کا
 ایک میل سے زیادہ چلتا آسان اور معمولی امر نہ تھا غرض خوش خوش شیخ عبدالرحیم بخش دیکل کے مکان
 پر پہنچے یہاں ہ انتھار میں تھے سلام علیک کر کے باہم بخلگیر ہوئے تیسری منزل پر دو کمرے عرب کے
 طور کے سجے سجائے ہوئے ہوا دار خالی تھے ایک میں ہملوگ اور دوسرے کمرے میں ہماری عورتیں
 جو کہ وہ اونکے عورتوں کی نشست گاہ سے ملا ہوا تھا اور ترین ہر نشست گاہ کے متعلق علوہ و علوہ غلخانہ
 تھا اور غلخانہ میں بڑے بڑے خم تھے اُسمین پانی بھرا ہوا تھا سب لوگ ضروریات سے فارغ ہو کر مٹہ
 ہاتھ دھوئے شیخ عبداللہ اپنے ہاتھ سے ایک بڑی سینی اوٹھالائے حسین بہت سی روٹیاں اور
 دو تین قسم کا گوشت خوش ذائقہ اور لطیف بکھا ہوا تھا اور کچھ چٹنی آچار مر یا بھی تھا غرض نمکین
 اور شیرین دونوں قسم کی چیزیں تھیں جسکو ہملوگون نے خوب سیر ہو کر کھایا اور ملازموں کو بھی کافی
 ہوا کھانا کھانے بعد دو قابوون میں تر بوز کی قاشین بنی ہوئی سامنے لائے ہملوگ غذا کھانے
 کے بعد اُسکے کھانے سے انکار کیا کیونکہ یہ خیال گذر کہ یہ چیز سرد ہے غذا کو تحلیل نہ ہونے دیگی
 اور شب کا وقت ہوا اسلئے خوف سوہنضم کا بھی ہے مگر اُنھوں نے اصرار سے تشفی کردی کہ اس ملک

میں کھانا کھانے کے بعد اسکو استعمال کرتے ہیں یہاں نقصان نہیں کرتا غرض اُنکے اصرار سے اُسے کھانا شروع کیا مین اُس تر بوز کی کیا تعریف اور توصیف بیان کروں رنگت میں لعل بدخشان اور یاقوت سرخ کے برابر اور نگہت میں ایسی بھیننی بھیننی بومفرح دماغ اور ذائقہ میں ایسا شیریں کہ قند مکر کی کیا حقیقت اور خستہ داند دار ایسا متعجب کھا کر طبیعت کو فرحت حاصل ہوئی چونکہ ایسا شیریں اور عمدہ تر بوز ہندوستان میں تمام عمر غیب نہ ہوا تھا اسلئے تعجبات سے متاثر وہ افغانستان کی اُسکے سامنے کچھ بھی حقیقت نہ تھی زنا نہ مکرہ میں بھی ایک مینی کھانکی ایک حبشہ سلیقہ شعار کے ہاتھ اُنھوں نے بھیج دی غرض ہر طرح کی عافیت و آرام پایا دن بھر کے تھکے ماندے خستہ بہت تھے خدا کا شکر کہ کے آرام سے سو رہے شب بھاتا راحت اور مسرت سے بسر ہوئی۔

۹ ذیقعدہ سالہ روزِ پنجشنبہ

چار بجے شب کو جو آنکھیں کھلیں تو پہلے صدارے حمد و ثنا اور آذان کی کان میں پہونچی دیر تک بڑی خوش الحانی کے ساتھ عربی اچھو میں بڑی مسجد شہر میں ہوتی رہی جسکو سنکر دل بیچیں ہو گیا ہے بستر سے اٹھ کر شکریہ رسیدگی ملک عرب و جوار بیت المقدس میں یہ شعر و زبان حسب حال تھا شعر لندا محمد شب غم نے اٹھایا بستر مر جبا طالع بیدار مبارک ہو سحر نو را غلخانہ میں جا کر ضرورت سے فارغ ہو وٹوکیا اور مسجد جائیکو طیار ہو گیا مگر وقت کم تھا اور مسجد فاصلہ پر تھی وقت کے فوت ہو جائیکا گمان ہوا اسلئے اُسوقت مکان ہی پر نماز صبح ادا کر کے دل نے چاہا کہ کچھ حمد باری تعالیٰ پڑھوں معاً برادرم حاجی منشی امیر حسن صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظر ملک شری منلع مظفر پور کا یہ قصیدہ یاد آگیا جسکے چند اشعار یہ ہیں۔

چلہ آراے سراپردہ رانی اعظم
داد درہ خجستہ خورشید و قمر چتر و علم
ہمیشہ رنجہ از تیغ بقا خون عدم
علم از دے متعلم صفت لایعلم
نزد اندر چمنش پاکے نگاہ شبہ

حبذا جلوہ پیراے لقد کرمت
شش جہت ارض و سما جملہ بعکس قائم
مالک الملک و کریم و رحیم و غفار
عقل پیش خروش مبتدی لایعقل
بلستان جلالتش ز سدا و صبا

کے شود مدح نہاوند جہان از انک
شاید لو لاک لما باعث ایجاد و کون با
گاہ ست مد نظر انوار شب شق قمر
گاہ فاروق حق و باطل و گہ ذی النورین
گاہ در صدف معدن مرج البحرین
گاہ در زاست شہان منظر عدل و انصاف
این ہمہ علم و ادب عقل و خرد دانش و ہوش
گرچہ حمد و مدح زہر مدح و ثنا مستغنی است

ہست افزون ہمہ از وہم قیاس عالم
درۃ التاج نفخت بوجود آدم
ثانی اثنین گہے گشت رفیق انکلام
گاہ شد شیر خدا فاتح باب محکم
شکل حسین درخشان بفضائے عالم
گاہ یحیٰ کرم حاتمی از حلق اتم
ہمہ در خدمت اوستہ کمر عجز بہم
فرض ہمہ است کہ آغاز بنا مش کردم

اے اللہ تو بڑا ہی رحیم و کریم ہے تیری رحیمی اور کریمی کا لشکر یہ کس زبانی ادا کروں یہ تیرے
ہی عنایت خاص ہو کہ مجھ ایسے بندہ گنہگار نابکار تہہ کار کو اس خط پاک تک پہنچا یا ورنہ میں
اسکے لائق کب تھا تو کلاہ گوشہ دیہقان بہ آفتاب رسید اے مانع مطلق تیرے کارخانہ عجیب و غریب
ہیں ہم اپنے کو خیال کرتے ہیں اور اس دیار عالی محبوب کو دیکھتے ہیں تو ایک طلسم کا سامان نظر آتا ہی
اور اپنی سعادت اور بلند طالعی پر بے انتہا مسرت کیوجہ سے آئسو چمکے پڑتے ہیں علی الخصوص
اس خیالی اور مسرت میں کہ الحمد للہ علی احسانہ کہ میری روح نے بھی یہ تعمیل احکام ربانی عالم ادراک
میں لبیک کہا تھا اسے اپنے حق پر اپنا جامہ تنگ ہو چکا نہیں بھولے ساما رنگ ہے یہ معتبر
کتابوں میں لکھا ہے کہ کعبہ معظمہ کی بنا حضرت آدم علیہ السلام کے وقت میں پڑی تھی حضرت
آدم علیہ السلام جنت سے زمین پر تشریف لائے تو وحشت انتہائی سے گھبراتے یہ شعر انکے حسب حال تھا
گھر بھی چھوٹا دیار بھی چھوٹا یہ حیف ہے مجھ سے یا ربھی چھوٹا یہ آخر بعد التجا عرض کی کہ بار خدایا
اس جگہ نہ کوئی مکان ہے نہ عبادت کو نہ کیا سامان ہے دہان سے حکم ہوا کہ تو ہماری عبادت کے لئے
ایک گھر بنا کہ وہ گھر سب گھروں سے اول ہو گئے کہ اسکے بعد تیری اولاد بہت سے گھر بنا دیں گی حضرت
آدم علیہ السلام نے عرض کی کہ کس جگہ چنانچہ حضرت جبریل امین نے کعبہ کی جگہ بتلائی اور آدم علیہ السلام
نے پتھر و ٹیکی بنیاد چنی اوس بنیاد پر ایک خیمہ نورانی حکم الہی سے رکھ دیا گیا تھا کہ ابوالہشمہ حضرت
آدم علیہ السلام اسکا طواف کیا کرتے اور اسکی طرف منہ کر کے نماز پڑھا کرتے تھے حضرت نوح علیہ

کے زمانہ میں طوفان آیا اور تمام دنیا کثرت پانی سے تباہ ہو گئی تو وہ اونٹن اور گھوڑے ساتوین آسمان پر مقابل کعبہ کے رکھ دیا گیا کہ اب اوسکا ملائکہ ملا راعی طواف اور زیارت کیا کرتے ہیں جسکو (بیت المصنوع) کہتے ہیں دنیا میں ایک ٹیلہ سا بعد طوفان نوح باقی رہا جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم تعمیر کرنے بیت اللہ کا ہوا آپ نے اسی بنیاد پر دیواروں کو اونٹن بنا شروع کیا۔ اور واسطے حدود اس مکان کے حکم الہی سے ابر کے ٹکڑے نے اس جگہ پر سایہ کر دیا تاکہ کسی طرح کی کمی اور بیشی نہ ہونے پاوے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کعبہ شریف تعمیر کر چکے تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا قَاذِنِ فِي النَّاسِ يَا اِبْرٰهِيْمُ اِنَّا نَعْلَمُ لَكَ رَحْمَةً عَلٰی عَلٰی ضَاهِرِ يٰ اَيُّهَا النَّاسُ مِنْ كُلِّ نَجٍّ عَمِيْقٍ ۝ يٰ اَيُّهَا النَّاسُ لَوْ كُنْ رَحْمَةً عَلٰی عَلٰی ضَاهِرِ يٰ اَيُّهَا النَّاسُ مِنْ كُلِّ نَجٍّ عَمِيْقٍ ۝ يٰ اَيُّهَا النَّاسُ لَوْ كُنْ رَحْمَةً عَلٰی عَلٰی ضَاهِرِ يٰ اَيُّهَا النَّاسُ مِنْ كُلِّ نَجٍّ عَمِيْقٍ ۝

مین حج کے واسطے کہ آدمین تیری طرف پانوں چلتے اور سوار ہو کر دُبلے اونٹوں پر چلے آتے راہوں دور سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا مَا يَبْلُغُ صَوْنِيْ خُذَا يٰ مِيْثَاقُ اَنْهِيْنَ

پہونچکی اللہ تعالیٰ نے فرمایا عَلَيكَ الْاٰذَانُ وَ عَلَيْنَا الْبَلَاغُ میرا کام پکارنا ہی اور پہونچانا سب کو ہمارا ذمہ ہے چنانچہ آپ نے موافق حکم الہی کے جبل عرفات پر چڑھے اور چاروں طرف پکارا يٰ اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّ رَحْمَةً عَلٰی عَلٰی ضَاهِرِ يٰ اَيُّهَا النَّاسُ مِنْ كُلِّ نَجٍّ عَمِيْقٍ ۝ يٰ اَيُّهَا النَّاسُ لَوْ كُنْ رَحْمَةً عَلٰی عَلٰی ضَاهِرِ يٰ اَيُّهَا النَّاسُ مِنْ كُلِّ نَجٍّ عَمِيْقٍ ۝

یعنی اے لوگو خبردار ہو جاؤ کہ تحقیق رب تمہارے لئے بنا یا تمہارے لئے گھر اور فرض کیا تمہارے لئے حج پس قبول کرو حکم پروردگار اپنے کو (حق تعالیٰ شانہ نے اپنی قدرت کاملہ سے وہ آواز سب کے کانوں میں پہونچادی جسکی روح نے یہ سن کر جواب میں کہا (لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ) یعنی حاضر ہوں میں اے اللہ میرے میں حاضر ہوں وہ ضرور حج کریگا خواہ کیسا ہی گنہگار فاسق فاجر معذور و مجبور کیوں نہ ہو جس نے ایک مرتبہ کہا ہی وہ ایک حج اور جس نے کئی بار کہا ہی وہ کئی بار حج کریگا اور جس نے جواب نہ دیا وہ محروم رہیگا کی طرح اسکو حج نصیب نہوگا خواہ وہ کیسا ہی ارادہ اور کوشش کرے غرض کہ میں اس سعادت بزرگوار زینست پناہ بخشہ خدا سے بخشہ ہوں ان باتوں کو خیال کر کے فوراً سجدہ شکر ادا کیا اور دو رکعت نماز شکرانہ پڑھ لیا خدا ہر سلمان کو سعادت کو نہیں آستان ہوسکتا نصیب کرے اس سے فارغ ہوئے تھے کہ کھانا آیا کھانے سے فرغت کر کے یہ فکر ہوئی کہ اب چلکرا سب بابتی سے اوتار میں اور کٹھن ہوسے خلاصی کا سامان کرین راقم اور عبد اللہ

کنارہ سمندر کے گئے جوڑی سے اسباب اور اگیا مزدور کی کثرت تھی ایک دوسرے پر گرا پڑتا تھا
 مزدور یہاں کے جنگو حمال کہتے ہیں قوم تکروری اور حبش غلام ہیں وہ لوگ بڑے مضبوط جھاکڑ
 نہ تھے آئے اسباب کو پیٹھ پر اٹھاتے ہیں انہی پیٹھوں پر خوگیر کی طرح گدسی بندھی رہتی ہے اسپر
 پیٹھ بڑے صندوق لاد کر ایک رسی سے اپنے سینہ اور کانڈھے پر باندھ لیتے ہیں ایک ایک حمال دو
 دو تین تین من کے ذریعہ صندوق اکیلے اپنی پیٹھوں پر اٹھالیتے ہیں گویا ہندوستان کے لادویل
 ہیں اب وہ سب اسباب کنارہ سے قلیون لے اٹھا کر (جھروک) یعنی گٹھ موس یعنی
 جنگی گھڑین لے گئے یہاں کا حال قابل عرض نہیں ہے مغارت زبان اور عدم واقفیت قواعد
 اور حساب کے ایک سخت حیرت انگیز کارخانہ اور صید کا سامنا تھا میری عقل نے وہاں پر کچھ نہ کیا۔
 میں تو خط ہو گیا ایسا کشاکش مسافروں اور بیوپاریوں کا جو ہم اور غل اور طوفان تھا کہ وہاں
 روح ہزار ہو گئی تھی کوئی صندوق اور کبیس مسافروں کا ایسا نہ تھا کہ سہولیت سے کھول کر معائنہ ہوا
 پانچ چار آدمی ہر کھٹاری جھری ہاتھوں میں لئے ہوئے تھے اور جو صندوق کبیس گٹھیا سامنے پڑی
 محبت کے مار توڑ کاٹ چیر بھاڑ دیا اور ہر چیز کو منتشر کر کے جلدی جلدی بغرض معائنہ صندوق
 سے باہر کر کے گٹھ پٹ ساگ مولی کی طرح اولٹ دیتے تھے میں نے ہر چند چاہا کہ یہ معلوم کروں
 کہ کون کون سی چیزیں پر محصول کس کس حساب لگایا جاتا ہے مگر اسکا ٹھیک پتہ بتاؤ والا کوئی نہ تھا
 کیونکہ ملازمان گٹھ موس سے اور سیرکیل صاحب کے اُس لڑکے شیخ عبداللہ سے خود نفع خاص کی
 غرض سے سازش تھی تو ایسی صورت میں مفصل حال کون بتا دے زیادہ جو انکشاف حال کی فکر کی
 تو سخت آواز سے چشم نمائی ہوئی اسلئے سوا سے خموشی کے کچھ چارہ دم زدن نہ تھا جو حکم ہوا
 اسکی تعمیل ضروری ہوئی جو شخص ہمارا وہاں مددگار تھا یعنی وہ شیخ عبداللہ دوست سمجھے تھے
 جسے ہاے وہ دشمن نکلا وہ خود سازش میں تھا ہزار سر ہٹکا اور کوشش کی کہ مفصل کیفیت معلوم
 ہو کر سب بیکار تھا گفتگو تھی تو یہ بھی کہ تمہارا اسباب بہت زیادہ محصول کے قابل ہو صد ماروے
 محصول لگے گا اگر تم جلدی سے کچھ ہاتھ گردو تو خلاصی کرادین غرض بدرمیا گئی اسی شیخ عبداللہ
 کے بہتے ہوا کہ ایک من گھی اور ایک من تیل جو چار بیسوں کے اندر ہے انکا مبلغ پانچ روئے
 محصول دفتر سلطانی میں سیاہ کرادے جائیگے اسکے سوا اور چیزوں کی خلاصی کے صلہ میں

مبلغ بائیس روپے حضرات حرام خور ملازمان جبروک اور انکے شریک حال کے قرار پائے سنگ آبد
 سخت آمد نظر کیا گیا اب وہ سب سائیس روپے ایک ملازم جبروک نے اپنے ہاتھ اور قبضہ میں
 کر کے ایک ترک افسر سے جو کہ اونچے سے ایک برآمدہ پڑھتا تھا اسکے پاس روپوٹ لڈرانا کہ قابل
 محصول دو پیسے لکھی اور تیل کے ہین جسکے مبلغ پانچ روپے لے گئے اور بقیہ سب اسباب جند و قوت کا
 معائنہ ہوا کوئی چیز قابل محصول نہیں ہے اسلئے اجازت اوٹھا لیجانیکی دیجاوے چنانچہ مطابق
 اوس روپوٹ کے حکم ہوا اور قلیون لے وائے اسباب اوٹھایا اور دوسرے پھاٹک سے نکالکر
 بازار کی طرف لیچلے۔ اس جبروک میں دو پھاٹک ہین ایک پچھم سمندر کی جانب اسباب و اسلحہ
 ہونیکا دوسرا بازار کی طرف جانب پورب اسباب کے خلاصی کا اور اون دو نوون دروازوں پر تکی
 سپاہیوں کا پہرہ رہتا ہے ایک بکس میں دویشی عطر اور دو تیل خوشبو خانا اور چمیل کاتیل اور بہت سی
 انگریزی دواؤں کی نشیان جنکو کمری ڈاکٹر اکی خان صاحب نے ہمراہ کی تھیں وہ جب پھاٹک سے
 بخیریت باہر ہو گئیں جسکے باہر ہو جانے سے ہمارے وکیل کا ہونہار صاحبزادہ شیخ عبداللہ نے ہمکو بلایا
 دی کہ زیادہ محصول کی چیزیں پھاٹک سے باہر ہو گئیں اب کچھ تردد کا مقام نہیں ہے یہ مبلغ بائیس
 روپے زر رشوت دینا آپکو بہت مفید اور کفایت ہوا کیونکہ اُسپر بہت زیادہ محصول لیا جاتا ہو
 واقدا علم العصاب کہ یہ جملہ انکا کہاٹک صحیح تھا۔ اب دوسرا قصہ سنئے کہ مجھے چلتے وقت اس خیال سے
 کہ عرب میں خشک تبا کو لوگ استعمال کرتے ہین ہندوستان سا خوشبو تبا کو ہین ملیگا اسلئے ایک من
 تبا کو خوشبو غیر طیار کر کے ایک ٹین کے پیسہ کے اندر رکھکر ہر جانب لہم رائگہ سے بند کر دیا تھا اور وہ
 ایک بورہ کے اندر کوئلہ کے ہمراہ تھا اکثر حجاج کی زبانی ظاہر ہوا تھا کہ ملک عرب میں ہندوستان سے
 چرٹ و سوکھا تبا کو و ناس دینے کا تبا کو جنکو وہاں کوڑا کو بولتے ہین لیجاتا بالکل ممتنع ہے چنانچہ
 رفع خدشہ کر لئی غرض سے جلد وقت مجسٹریٹ اور کلکٹر ضلع سے ایک سارٹیفکیٹ بھی حاصل کر لی
 تھی کہ یہ بیس آدمیوں سے سفر حجاز کو جاتے ہین انکے ہمراہ فی کس چار پانچ سیر تک تبا کو پینے کا
 معرف خاص کے واسطے ہے تجارت کا نہیں ہے اب اس سارٹیفکیٹ ضلع کا دلین بہت بڑا
 مجوسہ تھا عبداللہ نے وکیل نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کے ہمراہ ہندوستان کا تبا کو تو ضرور ہو گا اور وہی
 یہاں بازار پر بہت ہوتی ہے اسلئے مجھکو اطلاع کر دیجئے کہ کون سے بورہ یا صندوق میں ہے تاکہ

اُسکو بھگت عملِ قلیو لئے ان سب اسبابوں کے ساتھ جھروک کے باہر مسجد نوین میں لے تو انکو
 اپنا ہی خواہ تصور کر کے اُس بورہ کو بتا دیا اور میں خود اسباب کے سلجھانے اور بند کرنے
 اور باندھنے میں مصروف رہا اب خدا جانے کہ اُس نے کچھ اشارتاً نہ دیا یا خدا جانے کیا معاملہ ہوا
 کہ جب وہ بورہ باہر جا چکا تو ایک سنتری دوڑا ہوا آیا اور اس بورہ کو ہاتھ سے پکڑ کر بولا
 کہ یہ خالی کوئلہ نہیں ہے اس میں ہندوستان کا گولڑا کوہ ہے یہ نہیں جانے پاویگا۔ اب ذرا خور
 فرمائے کہ اُس سنتری کو جبکہ اسباب باہر تلو قدم کے فاصلہ پر جا چکا تھا تب کیونکر معلوم ہوا لامحالہ ہمارے
 اُن ہی مہربان کی عنایت تھی خیر اب وہ سپاہی آٹھ دس روپے رشوت کے طلب کرنے لگا اور
 مجھ کو اس سارٹیفکیٹ کا بھروسہ تھا اسلئے میں نے اس طرح دینے سے انکار کیا وہ سپاہی
 ایک قلی سے اس بورہ کو اٹھوا کر پھر جھروک کے اندر اس افسر کے پاس جو دمان منتظم کل تھا گیا اُس
 نے مبلغ دس روپے قیس اور مبلغ تیس روپے جرمانہ جملہ مبلغ چالیس روپے داخل کر نیک حکم دیا
 بجواب اس کے میں نے وہ سارٹیفکیٹ عطیہ مجبشریٹ دکھائے مبلغ پیش کی کہ یہ تجارت کی چیز
 نہیں ہے بلکہ معرفت خاص کے واسطے ہو جو کہ اس سارٹیفکیٹ سے ظاہر ہو گا مگر افسر صاحب نے
 اوسکو مطلق ملاحظہ فرمایا میں نے چٹھی اونکے ہاتھ میں دی اُس نے اُسکو ردی کی طرح مل دل منور ہو کر
 کر میرے طرف پھینک دیا اور کہا کہ جہاں سے لائے ہو وہیں لیجاؤ میں کیا کرونگا روپے دو گے تو چھوٹی
 جائیگی ورنہ ضبط ہوگی اس سوکھے سا کھے جواب سے میں نے اپنے دل میں سمجھ لیا کہ خیر بصورتِ عدم آکا
 زرفیس اور جرمانہ کے صرف یہی شے ضبط ہو کر نیلام ہوگی دوسری جائداد کی ضبطی تو نہ ہوگی چلو آنا
 درگزر و صبر کرو غرض ہاں سے اُس تمباکو کو کوالتِ منبطی میں چھوڑ کر اور سب اسباب کے ساتھ قیام گاہ
 پہلے بادشاہ وقت حاکم دوران کے تو صرف مبلغ پانچ روپے اور نمک حلال ملازمان کے شیر مادر
 بائیس روپے جو گونہ سے بھی زیادہ نظر کرنا پڑا غرض ان سب کث کشوں کی وجہ سے طبیعت سخت
 پریشان رہی بارہ بجے دنگو مخلصی ہوئی یہاں ڈیرہ پر پہونچ کر قلیو کی مزدوری کا معاملہ پیش
 ہوا پندرہ بجے اور بور اور بند لیں جتین جنکو کنارہ سے جھروک میں لائیکا اور ومان سے اوتھا
 شیخ عبدالرحیم بخش وکیل کے مکان پر پہونچا نیکا اُن قلیو کی مزدوری جو کہ انھیں وکیل صاحب
 کے غلام تھے اور جکی مزدوری عین انھیں کا مال تھا مبلغ پندرہ روپے طلب ہو کہ منہ مانگے

دینا پڑے (سماں وکیل ص ۱۷) جدہ شیخ عبدالرحیم بختیہ ہر چند زمانہ غدر سے ہندوستان کو ترک کر کے
 اب سکونت اور وطن اپنا مقام جدہ ملک عرب میں قائم کی ہے مگر او کی اولاد کی خصلتوں سے
 ہندوستان کی باتیں اب تک نہ کہیں کہ یہ شعر حسب حال ہے۔ شعر بر تو نیکان نگیز ہر کہ نیاد
 بدست و تربیت نا اہل را جو گودگان برگزیدست اب آپ لوگ شروع سے آج تک کو واقف
 کو غور فرماوین کہ اسباب کی بابت باقی پور سے لیکر یہاں تک کیا کیا مصیبتیں اور زحمتیں ہوئی
 دم گھبرا گیا بس یہی جی چاہتا تھا کہ یہ سب کو جھوڑ دین تو بہتر ہے جو جو چیز کہ چار آنے کی تھی وہ
 اب اسوقت پانچ روپے کی ہو گئی تھی خدا کی واس اسباب کے بکھڑے میں نہ ڈالے اسکی
 بدولت سخت صعوبتیں اٹھائیں کہ جی چھوٹ گیا مگر کرنا کیا تھا وقت کی حاجت اور ضرورت
 مجبور کرتی ہے اور ابھی ان سب اسباب کا مکہ مکرمہ تک پہنچنا اور وہاں مکہ مدینہ طیبہ لیجنا باقی ہو
 دیکھئے کتنے اونٹ درکار ہوتے ہیں اور کیا کر ایہ دنیا ہوتا ہے۔ چار بچے شام کو مہلوگ جملہ مرد و
 عورت پیادہ پاجناب حضرت حواریؑ اللہ تعالیٰ عنہا کے فرار مقدس کی زیارت کو چلے کچھ حصہ
 کی آبادی کا دیکھتے ہوئے باب مکہ سے گزرے اُس دروازہ کے باہر شرفات چیزیں لوگ بیچتے اور
 اونٹوں کے قیام کی جگہ ہے دو چار دوکانات اور قہوہ خانہ ہیں اُن دوکانوں میں ایک قسم کی گھاس
 سوکھی ہوئی جسکو بطور سی کے بانٹ رکھتے جسکو اونٹ بہت کھاتے ہیں زیادہ تر کہتی ہے اُن
 دوکانات اور قہوہ خانوں کے قریب ایک عید گاہ ہے اُس جگہ سے دو میل کے فاصلہ پر میدان میں
 حضرت حواری علیہا السلام کی قبر ہے ہر چہار جانب پختہ چار دیواری ہے راہ میں صدقہ فقیر سب
 جو بر سر راہ بیٹھے تھے اور زائرین کے دست نگر تھے جب دروازہ پر پہنچے تو (بقا اب) یعنی دریا
 نے سب کے جانے رکھوائے وہی شیخ عبدالعزیزؒ انہما ہمراہ تھے پہلے ایک چھوٹی سی کھڑکی کے
 پاس جو زمین سے چار فیٹ کے اندازاً بلندی پر تھی حاضری ہوئی اُس جگہ کو مجاورین سرمانہ
 بتلانے ہیں وہاں دو عرب مجاور کھڑے تھے اور حضورؐ کو کچھ دعا اور درود پڑھایا بعد اسکے
 ایک چھوٹی سی پختہ کوٹھری دکھائی کے پاس پہنچے جو کہ نامزدنات کے ہے اس جگہ ایک قبۃ
 بنا دیا ہے وہاں پر بھی فاتحہ خوانی کی ہدایت ہوئی وہاں سے چل کر آخر میں پہنچے یہ مقام زانو
 کے نام سے نامزد ہے یہاں پر بھی فاتحہ پڑھا گیا اسکے آگے سمندر ہے اس ہر مقاموں سر دنا ف و زانو

کے مجاور علیحدہ علیحدہ ہیں اور صفوں کی علیحدہ علیحدہ خدمت اور سلوک کرنا ہوا ایک سو ستائیس قدم ہفا اول سے آخر تک قبر کا طول ہے قبر کا تو کوئی خاص نہیں ہے البتہ دو رنگ چاروں طرف چار فیٹ کی بلندی چار دیواری ہے اندر اس کے سبز اور گل و پھول بویا ہوا ہے اس احاطہ قبرستان میں اور بھی چند فرما بزرگان دین کے ہیں کہ وہاں بھی فاطمہ خوانی کی گئی اُن مزارات کے سوا گور غریبان یعنی عام قبرستان بھی اسی احاطہ میں ہیں۔

۱۔ ذیقعدہ سالہ روز جمعہ

نماز صبح کے بعد یہاں کے بازار کی سیر شروع کی کوچہ بازار خوب آباد ہے صفائی کا انتظام بہتر ہے جا بجا قہوہ خانہ ہیں وہاں خشک تنباکو کے فغ پیچ کے وضع کے حصے ہیں چا وغیرہ لوگ پیٹھ پر پیتے اور گپ شپ کیا کرتے ہیں ہر قہوہ خانہ میں خوب چہل پہل رہتا ہے نشست کیلئے بدوارہ بدوارہ تکیہ نما چار پائیاں ہیں ایک قہوہ خانہ ترکوٹکا ہے اُس میں البتہ خوشنما فرنیچر یعنی میز کرسیاں اور آرام جھکیاں ہیں وہاں بشریف وضع ترکوٹکی جگہت رہتی ہے دکانات بھی سچی سجائی بہت ہیں ہر قسم کی چیزیں بکثرت ملتی ہیں تجارت کی پوری منڈی ہے ہزار ہا قالین استمبولی۔ رومی۔ گجھی۔ ایرانی ہر مقدار کے بڑے اور چھوٹے بکثرت دوکانوں اور آرتھون میں بکتے ہیں بازار کی سڑکوں پر تختہ بندی سے بچاوا ہے جسکے سبب بازار میں دھوپ کی تکلیف نہیں ہے سارا بازار میں سایہ اور ٹھنڈا ہلکے دوکانوں کے آگے وسط سڑک بیسیوں خردہ فروش دو روپیہ کی طرح دوکانیں لگاتے ہیں ہر قوم کے آدمی سیوا ہندو کے یہاں رہتے ہیں اکثر گلیاں تنگ ہیں بازار قریب ایک میل کے لمبائی میں دو طرفہ واقع ہے ایک انگریزی دواؤں کی دوکان بھی جمیں معمولی دوا بھی بہت گران قیمت ملتی ہے اور دوسری چیزیں بھی گران ہیں ہر صبح کو بڑی اور چھوٹی مچھلیاں بکثرت بکتی ہیں ایک خاص علیحدہ سبزی منڈی ہے جہاں ہر قسم کی ترکاریاں اگر جمع ہوتی ہیں اور اسی بازار میں دو تین گھنٹہ میں فروخت ہو جاتی ہیں اس بازار میں بھی گوشت اور مچھلیاں بکتی ہیں ہر چند یہ شہر مختصر ہے لیکن بوجہ آمد و رفت جہاز ہر چیز با فراط ملتی ہے آٹھ بجے صبح بازار کی سڑک پر ہنگام جب کو حراج بولتے ہیں شروع ہوتا ہے اور نماز ظہر تک ہر قسم کی چیزیں بیکٹھ ہینڈ یعنی مصرفی ہنگام ہوا کرتی ہیں اس شہر کی آبادی چھینٹا تیس تیس ہزار آدمیوں کی لوگ اندازہ کرتے ہیں

یہ شہر شرقی کنارہ پر سکوا حمر کے آباد ہے یہاں کا قبلہ جانب پورب ہو عمارتیں بالعموم منجھتہ اور
چوٹے اور تھپرون کی بنی ہیں وسط بازار میں ایک جامع مسجد ہے جمین تیج وقتی نماز پڑھی
جماعت سے ہوتی ہے ایک دوسری مسجد شہر میں بچھ جانب اسپتال سلطانی کے قریب ہی
بڑی لمبی اور چوڑی ہے ترکی گورنمنٹ کا ایک افسر شل کھاکم ضلع کے بلب (پاشا) یہاں رہتا
یہ پاشاے مکہ معظمہ کا نائب ہے۔ پولیس کا بھی انتظام ہے شہر کے دروازوں پر اور دیگر چند مقامات
پر سپاہیوں کی جوکان ہیں غیر ملک کے کانسل یعنی سفیر بھی یہاں رہتے ہیں اور ہر ایک اپنی اپنی
رعایا کی خبر گیری کرتے ہیں۔ برٹش کپٹن سے ایک کانسل انگریز دوسرا دیسی کانسل مسلمان
رہتا ہے یہ سب کونسلات آفس اور ان کے رہنے کی جگہ باب الملائکہ کے قریب ایک حلقہ
میں ہے وہ حلقہ بہت صاف اور شفاف ہے نیچے اون عمارات عالیشان کے دریا ہے یہاں
فوج سلطانی اور توپ خانہ رہتا ہے شہر کے متصل قلعہ ہے جمین فوج رہتی ہے شہر سے ایک
میل کے فاصلہ پر چاہ تختہ بنے ہوئے ہیں کبارش کا پانی وہاں جمع ہوتا ہے جس کا شہر میں سال بھر چھ
ہے اونٹوں اور گدھوں پر مشکونین بھر کر لاتے ہیں اور شہر کے لوگوں کے ہاتھ ایک قرش کو ایک چھوٹی
مشک پانی کی دیتے ہیں لیکن وہ پانی کی قدر مکر اور بد رنگ اور بودار ہوتا ہے پینے کے مصرت کا پانی
نہر کا ہے جس کو سستے لوگ دو قرش فی مشک لیکر دیتے ہیں شہر اور بازار کے اندر اس نہر کا جابجا مینے
بنے ہوئے ہیں کہ جس سے پانی لینا آسان ہے حضرت خواجہ فی الدین غنیہا کے مزار اقدس سے تھوڑی دور پر ایک
مقام کندہ ہے وہاں پر کسی تاجر کا ایک بلند اور خوش نما کوٹھی ہے احاطہ کونسلات کے قریب ایک
اور چھوٹی مسجد ہے اسکے متعلق ڈاکخانہ اور تار گھر ہے اسکو یہاں کے لوگ پوستہ خانہ کر کے بولتے ہیں انہی
یانا گھر کہتے ہیں جلد پہ بنیں ملیگا اس سال خبر ہے کہ انہی اندر تعلق حج اکبر ہو گا اسلئے حجاج کی بڑی کثرت
ہے سفدت شہری اونٹ گدھوں وغیرہ کا گریہ اور قیمت سالانہ گزشتہ سے چند چار چند ہو رہی ہے
اونٹ چارہ میں بہت ہی کمیاب ہیں کیونکہ دو ہزار سے زائد اونٹ مدینہ طیبہ قافلہ لیکر دوسری ذیقعدہ کو
روانہ ہو گئے تھے اے اونٹ دوسری خواہ تیسری ذی الحجہ تک مکہ مکرمہ واپس ہونگے اسلئے زیادہ تر
بالفعل اونٹوں کی کمیابی ہے۔ آج کہ منگھ سے سید علی شیخ جبل اللیل سید ہاشم مطوف کے
چھوٹے بھائی ہمدگ کو اپنے ہمراہ لیجانے کو یہاں تشریف لائے ہیں اور وہ اونٹوں وغیرہ کے

ان نظام میں مصروف ہیں اسکے بیاہنے امید ہے کہ کل آشرف ننگ انشا اللہ تعالیٰ اہلوگ
 مکہ معظمہ روانہ ہونگے جس قدر اسباب اور صندوق پڑوں گے ہمراہ تھے وہ تو کچھ جہاز اور کامران
 کے اونٹن چٹک میں چورہی ہو چکے تھے جدہ کے جبروک میں پہونچکر اور بھی باش باش کئے گئے۔
 جنکی مرمت میں چھ سات روپے خرچ کر کے آج بتائے گئے منشی شجاعت حسین ہمارے قریب
 تیغ جفا کے کامران کی حالت بالکل ردی ہو گئی تھی ظاہر سبایا میں اسد زنگی اونکی دیکھی نہیں
 جاتی تھی آدمی کم کام زیادہ اونکی علالت کی وجہ سے دو آدمی ہر دم اونکے پاس موجود اور حاضر رکھنا
 درکار تھا بہان معاملہ سفر کا اسنے مشورہ سید علی حسا اور عبد الرحیم بخش وکیل ایکے بلایم مقرر کرکے
 مشورہ ہوا ہے۔

۱۱۔ ذیقعدہ ۱۳۱۵ھ روز شنبہ

جدہ سے مکہ معظمہ دو منزل پنہیل پورب ہے وہاں جانیکے واسطے صرف دو سواریاں ہیں اول
 گدھے دو سکر اونٹ گد نامغرب کو جبکہ چکر چکر مکہ مکرمہ پہونچ جاتا ہے مگر یہ صرف اونھیں لوگوں کی
 سواری کے لائق ہے کہ جنکو جو اورہ اور عبادت گھوڑے کی سواری کی ہے اور ہجیر دیکہ و تنہا
 ہیں اور علیہ خصوص عورات عموماً اونٹ ہی پر قافلہ کے ساتھ جاتی ہیں۔ اونٹ پر سواری کی
 چار صورتیں ہیں اول تخت روان دوم شغرف سوم شبری چہارم پشت شتر یہ شتر
 دو راتوں میں جدہ مکہ کی راہ طے کرتا ہے تخت روان ایک جیز نسل بالکی کے ہے جس میں اونٹ
 لگائے جاتے ہیں ایک آگے رہتا ہے اور دوسرا پیچھے اور بالکی کی طرح بیچ میں لٹک جاتا ہے
 اس میں ایک آدمی کو سوار بیٹھنے کی بہت آسائش ملتی ہے جدہ سے مکہ مکرمہ تک کرایہ تخت روان
 دس تارن وغیرہ کا قریب چار سو روپے فی تخت روان خرچ ہوتا ہے شغرف نسل میانیکو
 ہے چھتری دار جیکے ایک جانب دو پاسے لاسنے اور دوسری جانب کے دونوں پاسے چھوٹے ہوتے
 ہیں جسکو ایک جانب سے لکڑی کی ٹکی کے سہارے پر کھڑا کرتے ہیں وہ زمین سے تین فیٹ کے انداز
 اونچا رہتا ہے ایک اونٹ پر دو شغرف دونوں جانب اسکی پسلیوں پر باندھ دیتے ہیں اوکے
 اوپر جو خمدار لکڑیوں کی چھتری ہوتی ہے اوپر دری یا مکمل یا چادر وغیرہ سے سایہ کر لیتے ہیں
 ان دونوں میں دو آدمی سفر کر سکتے ہیں یہ چیز اس قدر وسیع ہوتی ہے کہ ایک آدمی اس میں

جدہ سے مکہ کی رات کی

سو سکتا ہے شغف جوڑی کے حساب کیا ہے اور کرایہ ہوتا ہے شغف کی سواری میں سوار ہم وزن
 ہونا چاہئے اور اگر اوزان کا فرق ہوگا تو ایک شغف دوسری طرف کو مائل ہو جاوے گا جبین
 بیٹھنے اور لیٹنے سے آرام نہ ملیگا اور اسکے پلٹ جانیکا بھی اندیشہ رہتا ہے اگر وزن کا تھوڑا فرق
 ہو تو اسکو سیدھا سبب رکھ کر برابر کر لینا چاہئے کرایہ کے شغف جدہ میں بکثرت ملتے ہیں شہری
 محض چھوٹی چیز سے ہر چار جانب سے تکیہ دار چار پاٹی یعنی کھٹولیا ہے اونٹ پر پہلے خفیف
 ہلکا سا اسباب دونوں جانب باندھ کر شہری کو اوپر سے کس دیتے ہیں اسمیں دو آدمی بیٹھ کر
 جاتے ہیں لیکن تکلیف کے ساتھ سفر ہوتا ہے تمام رات بیٹھ کر کبنا سہولت ہے یہ چیز کرایہ پر نہیں
 ملتی خریداری کی ضرورت ہوتی ہے پشت پشت سے یہ مطلب ہے کہ جس اونٹ پر اسباب لادو
 اسپر بچو نا بچا کر سوار ہو لین لیکن اسمیں شہری سے زیادہ تکلیف ہے عنودگی کی حالت میں
 خوف رہتا ہے کہ چلتے اونٹ سے پیچھے گر کر صدمہ اور چوٹ نہ پہونچے سالما سے گزشتہ میں
 جدہ سے مکہ تک شغفوں کے اونٹوں کا کرایہ مبلغ پانچ روپے سے چھ روپے تک اور شہری کے
 اونٹوں کا کرایہ چار روپے سے پانچ روپے تک اور پشت شتر کا کرایہ دو روپے سے تین روپے
 تک تھے شغفوں کی معمولی جوڑیاں آٹھ روپے سے دس روپے تک اور عمدہ سے عمدہ سولہ روپے
 سے بیس روپے تک قیمتا فروخت ہوتے تھے اور دو روپے سے چار روپے تک کرایہ پر ملتی
 تھیں اور شہری کی قیمت ایک روپیہ سے سوار روپے تک تھی اس سال جو مکہ بہت زیادہ حجاج
 آئے ہیں دو روز کے اندر پانچزار آدمی صرف مغربی لوگ بنظر حج جہاز سے اتر چکے تھے اس واسطے
 بوجہ کثرت حجاج قیمت اور کرایہ اونٹوں اور شغفوں اور شہریوں کا گران ہو گیا ہے ہزار جدہ
 سید علی مطوف نے مبلغ چودہ روپے کرایہ اونٹوں کا اور جوڑی شغفوں کی مبلغ چھ روپے
 کرایہ کیے کیا عرض ایک شتر اور اسکی جوڑی شغف کا کرایہ مبلغ بیس روپے مقرر ہوئے ہیں
 چاہا کہ شغف کی جوڑیوں کو قعتاً خرید کر لون لیکن مبلغ تیس روپے سے کم معمولی جوڑیاں نہیں
 ملتی تھیں اسلئے مشورہ کرایہ کے شغفوں کا ہوا اور شہری بحساب فی تین روپے کے خرید ہوئیں
 شغف اور شہری پر سوار ہو نیکو سیرھیاں درکار ہوتی ہیں جنکو (سلم) بولتے ہیں اس سیرھی کو
 اونٹوں کی گردنوں پر لگا کر اسپر چڑھنا ہوتا ہے وہ سلم فی قیمت دس آنے بکتی ہیں سفر کے وقت

شغفون کے بیرونی کو فونیز کھجور کے پتوں کی بنی ہوئی دوزنبیلین اور بانکی دوسرا حیان درکار ہوتی
 وہ فی زنبیل ایک قرش کو اور صراحیان فی دو قرش کو ملتی ہیں شغفون کے اندرونی کو لون
 میں کپڑا اور کٹھری وغیرہ رکھنے کو ٹاٹ کا محکمہ یعنی تحصیل لگائے ہیں وہ تھیلے ہر ایک تین
 تین قرشوں میں فروخت ہوتے ہیں ان سب متفرقات چیزوں کا انتظام ملازمان و کیل نے
 کیا کیونکہ حاجیوں کے واسطے اونٹ بہم پہنچانا شغفون شہری اور حیر و نکا بند و بست کر دینا
 معلم دراوٹ کے وکیل کا کام ہے ہر چوڑی شغفون پر بنظر حفاظت دھوپ و شبنم اور عورتوں
 کی پردہ داری کی واسطے بڑی بڑی شطرنجیان اور جازم جو ہمراہ تھین دے سب اسپر بار ایک ستلی
 سے بذریعہ سوی کے ٹانگ اور منڈھ دی گئیں غرض پندرہ اونٹوں کی قطار خاص میرے
 متعلق ہوئی اسباب میرا تیسرے درجہ کے بالا خانہ کے مجلس میں تھا وہاں سے اُمار کر
 نیچے اونٹوں پر بار کر نیکو وکیل کے غلاموں نے اونٹوں پر ایک مبلغ چار روپے دینے پڑے کرایہ
 مکان کا یہاں یہ دستور ہے کہ فی آدمی اڑھائی قرش کے حساب سے یہ مید لیا جاتا ہے کہ وہ
 سب پیش کش کے لئے منشی شجاعت حسین کی علالت کی وجہ سے ایک عرب ملازم مسٹر
 غلام جان ساکن جدہ جو کہ اردو بخوبی بولتا تھا مبلغ دس روپے ٹھیکہ پر جدہ سے مکہ معظمہ
 تک پہنچا دینے کا قرارداد ہو کر ملازم کیا گیا مگر ٹنگو بالادمی شروع تھی دو چار گھنٹے کے
 وہاں نظر آرہے تھے ہملوگ عجیب شکش میں تھے نہ انکو چھوڑ جاتے نہ تھانہ قیام کرتے
 کہ واسطے کہ یہاں قیام ممکن نہ تھا انکو کی طرح اوٹھا کر ایک شغفون میں لٹا دیا دوسری
 جانب اسی ملازم عرب کو سوار کرایا تاکہ اونکو تکلیف تنہائی کی نہ ہو اور باقی وغیرہ دیتا جاوی
 اور نشست برخواست کرائے اگر انکے مقبرہ میں ہے تو اپنی آنکھوں سے بیت اللہ کی زیارت
 مشرف ہو جاوینگے باقی جلد شتر شغفون اور شہری اور اسباب بچانہ کر بلا سوار بھاگ
 یعنی باب المکہ سے باہر قطار اور قافلہ کرنے کو لے گیا باب المکہ کے بھاگ پر ایک تحصیلدار
 اور چند ترکی سپاہیوں کا پہرہ تھا اونھوں نے اونٹ والے جالوں سے بحال فی شتر
 ایک روپیہ محصول سلطان لیکر رسید بن دین ہلوگ قیامگاہ سے مع سید علی برادر مطوف
 و شیخ عبد الرحیم بخش وکیل اور انکے لڑکے پیادہ پاروانہ ہو کر بھاگنے کے باہر میدان میں

قہوہ خانہ کے پاس جہان پر سیر اونٹوں کی قطار کھڑی تھی پہونچے اونٹوں کی گردنوں میں پٹیریاں
 لگائی گئیں پہلے جملہ سوار تو نلو سوار کر لیا بعد اُس کے ہملوک سوار ہوئے اور اونٹ قطار میں
 باندھ دئے گئے آجکے دن جو قافلہ مکہ منظم روانہ ہوا تھا اونٹوں کی تعداد سترہ سو چوبیس
 سواری اور اسباب دونوں کی تھی سید علی جب ہملوکوں کو سوار کر کے فارغ ہوئے تو وہ خود ایک ہزار
 تیر فٹا پر سوار ہو کر اس خیال سے آگے روانہ ہوئے کہ ایک بار میں مکہ منظم پہونچ کر سپاہیوں
 کے قیام اور مکان کا انتظام اور بندوبست کریں اور ہملوکوں کا قافلہ پانچ بجے سام کو جدہ سے
 مکہ منظم کی طرف چلائے گا لکھائی کی غرض سے روٹیاں اور پراٹھے اور مرغ کا قورمہ وغیرہ
 طیار کر لیا گیا تھا کہ وہ بقدر حاجت ہر شغف اور شہری کے لوگوں کو تقسیم کر دیا گیا کہ عند
 الحاجت کھالیوں اور صراحیوں میں پانی شیرین بھرا ہوا جو ہمراہ تھا انکو پیوں کیونکہ سب
 راستہ میں بلا ضرورت خاص اونٹوں کو نہیں ٹھہراتے ہیں جدہ سے اندازاً ایک میل راہ طے کی
 کہ ایک قبہ ہنر کے آب شیرین کا مخزن دکھائی دیا تین چار کوس تک میدان ریتلا ملا جگہ جگہ
 پر پتھر کے ٹیلے مائل بزردی رنگ کے نظر آئے پہاڑوں کا سلسلہ راستہ کی دونوں جانب
 چلا گیا ہے بیچ میں صاف راستہ ہے کہیں محفل تنقید کہیں گھانٹس کے درخت کہیں خالی
 ریت جو آتش ریتیلے میدان میں جا بجا تریزوں کے کھیت بھی دکھائی دئے جس راہ سے
 ہملوک جا رہے تھے تار برقی کے تاروں کا جدہ سے مکہ تک سلسلہ ہے اور تین تین کوسوں
 پر سواروں اور بیدل سپاہیوں کی جو کیاں ہیں اور ایک ایک قہوہ خانہ ہر چوکیوں کے پاس ہے
 جہاں شب کو دو چار روشنیان بھی ہوتی ہیں پانی قہوہ چائے تھقیہا ملتا ہے بالفعل راہ میں
 حضرت سلطان غلام اللہ مکہ کی جانب حفاظت جہاں و مال حجاج کے لئے بہت کچھ اہتمام ہے
 قافلہ کے ہمراہ جدہ سے دس یا پندرہ سپاہی ساڈنی سوار اور عربی گھوڑوں پر سوار انکے علاوہ
 بیس بیس سپاہی بیدل مع ہندوق و قوسدان و نگل ہمراہ ہوئے جب دوسری چوکی
 کا فاصلہ آدھ میل کے قریب رہتا ہے تو وہ سواران اور سپاہی ہمراہی قافلہ نگل با جا
 بجاتے ہیں تاکہ اگلی چوکی والے واقف ہو کر ہوشیار اور تیار رہیں جب قافلہ چوکی کے
 سامنے سے گذرتا ہے تو ہمراہی سوار اور پیادہ اُسی چوکی پر رہ جاتے ہیں اور وہاں کے سپاہی

ہمراہ ہوتے ہیں یہی طریقہ تمام راہ میں دیکھا گیا سو آج شترسوار کے مدد با آدمی غریب و محتاج بلا خطر زیادہ پا ہمراہ قافلہ کے جہد سے چلے آتے تھے کسی طرح راہ رومی میں چونکہ راہ ہموار ہے تکلیف نہیں ہوتی تھی مہلوگ آرام سے سوتے ہوئے شغوفہ پر بلا خوف و خطر چلے جاتے تھے بدو جمالی اون سپاہیوں کے بہت خوف کھاتے تھے بعض بدوؤں نے مسافر و نکودق بھی کیا کہ جس پر ان مسافروں نے راہ رومی کی حالت میں سپاہیوں سے نالاش کر دی اُن سپاہیوں نے بدوؤں کو پانچ سات بیت مار کر سیدھا کر دیا اس خوف سے بدوڑتے ہوئے جاتے تھے نصف راہ طے ہوئی ہوگی یعنی ایک بجے شب منشی شجاعت حسین کو ترع کی کیفیت شروع ہوئی چار بجے نماز صبح کے قبل راہ رومی کی حالت میں روح او کی قید غالب خاکی سے خلاصی پا کر بہ تمنا سے زیارت رب البیت پیش قدمی کر کے پرواز کر گئی انا للہ وانا الیہ راجعون وہ بیچارہ عرب ملازم اپنی گود میں برابر لئے رہا قافلہ روان تھا وہ بلا جا منزل کب رکتا تھا اور وہ اس واقعہ سے مہلوگوں کو سخت تردد و تفکر کیا الہی اس مقام مسافت اور راہ رومی کی حالت میں غیر ملکہ دیار میں کس طرح اور کہاں اور کیونکر تمیز اور تکفین کا انتظام اور سامان کیا جاوے اور کس سے مدد لین۔

۱۲ ذیقعدہ ۱۳۱۵ روز یکشنبہ

بیچارہ شجاعت حسین مجھ مخفوق کی لاش لئے ہوئے چلتے چلتے آندھی روگ ہو گیا شغوفہ پر جھوٹے کھاتے جھومتے جی گھبراؤٹھا بخوبی دھوپ نکل چکی تھی اسلئے تائیش آفتاب نے بھی ستایا تھا اور خدا خدا کرتے سات بجے ڈکو چونکہ یہ منزل بڑی تھی اسلئے پندرہ گھنٹے میں قافلہ ہلے میں پہنچا یہ ایک جگہ درمیان جہد اور مکہ کے ایک منزل قیام تمام روزہ کی جگہ ہے یہ گاؤں دو پہاڑوں کے درمیان واقع ہے اسمیں مسافروں کے لئے تمام دن قیام کر نیکو محض چھوٹی چھوٹی اور نیچی چند کاہی جھوٹے پٹان ہیں اون جھوٹے پٹوں کے مالک بدوان ہرہ ہیں مسافر و نکو آب شیرین اور لکڑی جھوٹے بنظر خجینی طعام بقدر حاجت دیتا ہے وہی مسافر سے بابت آب شیرین و لکڑی و کرایہ جھوٹے دیہم فروش لیتا ہے اس کے سیکدر فاصلہ پر ایک پختہ قہوہ خانہ اور ایک نوکان ہے جس میں روٹیاں وغیرہ بکتی ہیں اور ایک پختہ مسجد ہے جسکے دروازہ پر جھوٹا سا مینارہ ہے اون مسجد کے گرد چند خیمہ ستارہ ہیں

جن میں ترکی سپاہ مقیم ہوتی ہے اور وہ چوکی بھی کہلاتی ہے گاؤں تھوڑی دُور ایک نہر نہتہ بانی کی ہے اُسکے متصل ایک باغ کھجوروں کا نظر آتا ہے اور وہ باغ حضرت خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا کا کر کے مشہور ہے اُسی نہر کے پانی سے لوگ باجود تر بوز تر کاری اور ہر قسم کی چیزیں اُپجاتے ہیں اور ایک قسم گھانس کی بٹری پیدا دار ہے کہ جسکو بل دیکر موٹے موٹے ٹرسوں کی طرح بناتے ہیں اوسکو اونٹ اور گھوڑے و گدے کھاتے ہیں اور ایک قسم کی گھانس جسکی شکل مستحی کے بتوں کی سی ہوتی ہے مگر کیتقدرا سکے بتوں سے اسکا پتہ لانا ہوتا ہے اسکو (برسیہم) بولتے ہیں بوجی جاتی ہے کہ اونٹ اور گدے کھاتے ہیں یہاں اوترتے ہی پہلے پانی کی فکر ہوئی دوسرے اس مرحوم کے تجزیہ و تکفین کی فکر نہ گھیر پائی صراحیوں میں جو جودہ سے ہمراہ لیا تھا اسکو بد و جمالوں نے پی پی کر خالی کر دیا تھا انھیں سب فکروں میں مبتلا تھے کہ منجانب اللہ ایک ایسا سامان عمدہ نظر آیا کہ سچاں اللہ حقیقت میں وہی قادر مطلق ہر شکل کو آسان کرتا ہے یکا یک سید علی بن نظر ٹری جو بنظر انتظام جگہ رحمت ہو کر اس قصد سے روانہ ہوئے کہ ہمارے میں قیام نہ کر کے ایک ہی شب میں مکہ معظمہ پہنچ کر انتظام مکان اور سامان فرو دکشی کا ہلوگوئی کریں لیکن خدا کی مرضی دوسری تھی جب وہ ہمدہ پہنچے تو اونکو غنودگی معلوم ہوئی اسلئے صرف بنظر آسائش ساعت دو ساعت کے کافی خانہ ہمدہ میں حمار سے اپنے اوتر کر چار پائی پر لیٹ رہے خدا کی شان کہ لیٹتے ہی اونھیں پوری نیند لگئی جاگے تو اوسوقت کہ نماز صبح کا وقت قریب تھا اسلئے اونکو خیال ہوا کہ اب اسوقت مکہ معظمہ جانے سے دھوپ کی تکلیف ہوگی بہتر ہے کہ یہاں ضروریات سے فارغ ہو کر پہلے نماز صبح ادا کر لیں بعدہ قافلہ جو چھپے چلا آتا ہے اوسکے حجاج کی خیریت بھی معلوم کر لیں اس لحاظ سے وہاں ٹھہر کر دو چار جھوٹے اپنے حجاج کے قیام کو خالی کر رکھا تھا اور چار یا پنج مسکین پانی کی بھی موجود اور مہیا کر رکھی تھیں عرض اوسکے اور بڑا گاہ پڑتے ہی غایت درجہ دکنو تقویت و طمانیت ہوئی جلد فتر سے اوتر کر حال واقعہ تردد خیر کا اونسے بیان کیا اونھوں نے سنکر تشفی کی کہ مطلق تردد نہ کیجئے میں فوراً بہت کئے دیتا ہوں آپ لوگ اطمینان سے منہ ہاتھ دھوئے میں چوکی پر جاتا ہوں پہلے اونکی غوثی کی اطلاع دوں گا وہاں سے ایک افسر سپاہی آئیگا اونکے کامعائنہ اور حالات مرگ اتفاقہ استفسار کر کے تجزیہ و تکفین کا بندوبست کر دینگا عرض وہ فوراً چوکی پر گئے ایک سیر خدنگار کو اطلاع لکھا نیکی خیال

اپنے ہمراہ لیا ویاں جا کر دفعتاً بیماری اور اسکی مفصل کیفیت کہ یہ کامران کے قیتون میں اُسوقت
 سے بخار میں مبتلا ہوئے اور راہ میں قضا سے الٹی سے قضا کر گئے اس اطلاع پر وہ افسر
 اور کو ہمراہ لیکر ہملوگون کی فرد گاہ پر یا نش اوٹکی شغوف سے اتار کر ایک شہری میں رکھ گئی
 اُسکو معائنہ کیا اُسکے بعد یہ سوال کیا کہ اسکا وارث کون ہے حاجی کریم بخش کو بتایا کہ یہہ
 اوٹکیا بیکانہ اور رشتہ مندر ہمراہ ہے اُس افسر نے اُس سے سوال کیا کہ تمکو انکی تجہیز و تکفین کی طرح
 منظور ہے فرج خاص یا خرچ سلطانی سے ہملوگون کے اشارے سے اُس نے جواب دیا کہ کل خرچ
 میں دو لاکھ انستظام اسکا آپ کرادیجئے اب تو وارث اور کنیل متوفی دیکھ کر حضرت کے منہ
 میں بانی بھرا یا سید علی صاحب سے عربی میں کہا کہ مجھے کچھ دلوا دیجئے سید علی نے مجھ سے کہا کہ یہ اب
 کہتے ہیں جیسا آپ کہیں اُس نے کمدون کیونکہ یہ لوگ اکثر بوجہ طبع کے تنگ کرتے ہیں بانی
 خیال حسین جلد اُنکی تجہیز و تکفین ہو کر فرصت ہو جاوے تاکہ ہملوگ بھی جورات بھر کے بھوکے
 پیاسے جگے ہوئے ہیں آرام پاوین مبلغ دس روپے خرچہ گو کر کن و غمتال و صابون و کافور اور خند
 اشیاء خوشبو وغیرہ اور مبلغ دس روپیہ انعام کے دے گئے اُس نے جلد جا کر مسجد سے چند آدمیوں کو لایا
 اور لاش اُٹھو کر اپنے ہمراہ اندر مسجد کے لے گیا سید علی بھی ہمراہ پہلے اُن لوگوں نے خوب اچھی طرح
 غسل دیا اور سین و صابون و ایک قسم کی خوشبو گھاس تھی جس سے لاش کو پاک کر کے کفن پہنایا
 یہ سب جملا امورات ایک گھنٹہ کے اندر طے ہوئے اور ادھر ہملوگ ضروریات سے فارغ ہوئے بعد اسکے
 صحن مسجد میں رکھ کر واسطے نماز جنازہ پڑا و پر خبر دی گئی ہملوگ اور بہت کچھ حاج احمد بند نماز جنازہ کو
 پہونچے سید علی نے نماز پڑھائی قبر انکی مسجد چارہ سے جانب و کمن ایک سو بارہ قدم کے فاصلہ پر بہاڑ کے
 قریب کھودی جا چکی تھی لیجا کر مدفون کئے گئے قبر کی زمین ریتی تھی اسلئے لاش رکھ کر اوپر سے تختہ
 اور کھجور کی چٹائی دی گئی غرض نہایت خوش اسلوبی اور عمدگی سے انکی تجہیز اور تکفین ہوئی کیا ہی خوش
 نصیب شخص تھے کہ ایسی جگہ متبرک اور خطہ پاک جہان صدا بلکہ ہزار بار قدم مبارک حضرت اصحاب
 کبارہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہونچا ہوگا یہ جگہ انکو مسیر ہوئی اور حج دائمی کو مستحق
 ہے جیسا کہ روایت ہے کہ جو شخص نکلا گھر سے نیت کر کے حج کی اور مر گیا ماہ میں خواہ آتے خواہ جاتے بخشتہ
 جاوے گئے اور سکے گناہ اور نہ کھو لاجا و گیا دفتر اسکے حساب کا اور نہ تو لے جاوے گئے اور اسکے اعمال اور رخصت ہو گیا

وہ جنت میں بغیر حساب اور عذاب کے اور کتابوں میں لکھا ہے کہ پیدا کر گیا اللہ تعالیٰ ایک شمشیر
جو اوسکے واسطے حج کرتا رہیگا قیامت تک اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَن خَرَجَ
يَوْمَ هَذَا الْبَيْتِ مِنْ حَاجٍ أَوْ مُعْتَمِرًا أَوْ كَانَ مَصْغُومًا عَلَى اللَّهِ
أَنْ سَدَّكَ بِالْحَجْرِ وَغَلِمَتْهُ وَإِنْ قَبَضَكَ أَنْ تَدْخُلَهُ الْجَنَّةَ يَعْنِي خَوْفُكَ لَكَ
ارادہ کر کے اس گھر کا حج کر نیكے ارادہ سے یا عمرہ ادا کر نیكے نیت سے اوسپر اللہ تعالیٰ کا ذمہ ہے
اگر اوسکو پھیر دے مزدوری اور غنیمت کے ساتھ اگر اوسکی روح قبض ہو جائے تو داخل کرے
اوسکو جنت میں غرض انکی چہرہ و تکفین سے فراغت کر کے فرد گاہ پر پہنچے دھوپ بہت سخت
تھی تابش آفتاب سے زمین اسقدر گرم تھی کہ چلنا مشکل تھا فریدہ بیان احرام کہ جسکی وجہ سے سارا
سرو بدن کھلا تھا سخت لوہ لگی زبان پیاس کی وجہ سے باہر ہو گئی کثرت بدرون کے لٹکے لٹکیاں
تربوزہ خرمنہ اندھے مرغیان بیچنے کو لائے آدمیوں نے جلد کھانا پکانا شروع کیا جب تک مہلوگ ترلوٹ
پر گرے اور اُنھیں کھا کر رفع تشنگی کی ایک تو مہلوگ دھوپ میں احرام باندھے آمد و رفت کی تھی دوسرے
وے چھوٹی چھوٹی جھوٹیاں کرہ نار سے زیادہ ہو رہی تھیں سانس لینا مشکل تھا اوس روز کے آسمان
وزمین کی لوہ اور گرمی نے بہت پیچیں کر دیا تھا کھانا طیار ہوا تھوڑا سا مہلوگوں نے کھا یا پیاس
لگا و اتنا مشکل تھا بہت سا کھانا بچ گیا کہ جسکو اپنے بدو اور خدیجہ غریبہ کو تقسیم کر دیا بدو کے کھانا میں
گھی زیادہ دلوایا کہ وہ لوگ خوش ہو کر خوب کھائے تین بچے دن آسے جلاتی دھوپ میں بدرون نے
(حی حی) یعنی اوٹھا اوٹھا کاغل مچانا شروع کیا ان لوگوں کی جلدی سب اسباب باندھا گیا اور
اونٹوں پر رکھنا شروع کر دیا اسی اثنا میں چوکی کا افسر آیا اور اوس نے بھی جلدی کرنا شروع کی کہ جلد کاغذ
اوٹھا اوٹھا مہلوگوں نے بھی یہی بہتر سمجھا کہ شاید اونٹ پر شغف کے سایہ میں اس گرمی کی فشار سے نجات
ہو جلد جلد اونٹوں پر سوار ہو گئے ایک بدو نے ازراہ شرارت میرے گلی کا جو برتن تھا اسکو کھڑے اونٹ سے
نیچے گرا دیا کہ جسکے صدر سے وہ برتن ٹوٹ گیا اور تمام گلی خاک میں مل گیا جو کہ بوجہ گرمی کے مثل تیل
کے رقیق ہو گیا تھا اس جگہ بیسیوں بدو جمع ہو کر اوز زمین سے اوٹھا اوٹھا کر بدن اور سروں میں
اپنے اپنے لٹنا شروع کیا اور کوئی اپنے جوتا کو بے تکلف تر کر رہا تھا مجبوراً جو باقی رہا اسکو میرے
ملازموں نے باندھا اور اونٹ پر رکھنا چاہا وہ بدو باندھنے بھی نہیں دیتا وہ یہی کہے جاتا تھا خلاص

اتفاقاً اس جگہ ایک چلی پیہو پوچا جس سے میرے ملازم نے کہہ دیا کہ ایک تو ازراہ شہر ت اسکو اگر
توڑ دیا اور اب جو باقی بچے اسکو اونٹ پر باندھنے نہیں دیتا ہے اُس افسر نے بلا تامل دس تیرہ بیت اس
بر کو مارے کہ جس سے وہ بالکل سیدھا ہو گیا چار بجے شام کو قافلہ وہاں سے جلاہ منزل چھوٹی
سے دور وہ پہاڑ سیاہ سرخ پتھر وں سے برابر ملے گئے و درخان جنٹل سفید و سنگ سہا ق کا
پہاڑ اور پتھر بہت دکھائی دے و سوار اور پیدل مسلح ترکی سپاہ بدستور ہمراہ تھے مکہ شریف سے حج
کو اس ادھر حد حرم ہے بنظر اقصیت کے دونوں جانب دو دیوار بن دس دس فیٹ کے انداز اونچ
تین تین کنبہ حد حرم کے بنے ہیں ایک بجے شب کے قریب اُس جگہ قافلہ پہنچا البیک کی آواز سار
قافلہ میں اس قدر زور و شور سے بلند ہوئی کہ میدان اور پہاڑ کو بخ اٹھا ہلوگ بھی جو شہر فون میں
پڑے سو رہے تھے اٹھ بیٹھے اور لہلیات بکارت بکارت آگے چشم انتظار ا کئے رہے اُس حد حرم
کچھ آگے بڑھ کر پہاڑوں کا ذرا فاصلہ ہو گیا تھا اوجگہ میدان وسیع تھا پھر آگے کچھ چکر پہاڑ قریب
ہو گئے اور پہاڑوں کے درہ کے اندر قافلہ گھسا قریب مکہ معظمہ ایک گھاٹی ملی جس کا فرش زینہ نما سنگین
بنایا اُس جگہ سے کچھ مکہ معظمہ کی آبادی نظر آنے لگی چونکہ ہم منزل چھوٹی تھی اسلئے تین بجے شب کو با و
گھنٹہ میں یہ قافلہ پہنچا

۱۳۔ واقعہ ۳۱ صر و زور و شبہ

جسوقت قافلہ مکہ معظمہ پہنچا سب سے پہلے ایک کافی خانہ ملا اس جگہ صدائے سفید پوش عرب قافلہ
کے استقبال اور انتظار میں اہل عین اور شمعین لئے کھڑے تھے ہر ایک نے ہمسے اور سب قافلہ والوں سے
سوال شروع کیا کہ تمہارا وطن کہاں ہے اور کس ملک دیار میں ہے اس سوال و جواب کا عجیب لطف تھا
اسی سلسلہ اور گروہ مٹو فون میں ہمارے مٹو فون سید ہاشم صاحب بیچ جمل اللیل مع اپنے چند عزیزوں کے
کھڑے تھے اور اونٹوں کے قریب آکر (یا اخی فضل الرحمن) کر کے پکار رہے تھے کیونکہ ہمارے چھوٹے
بھائی کا نام وہ چند چھوٹے جانتے تھے پہلی وجہ یہ تھی کہ جدہ سے وکیل نے اونکے تار دیا تھا کہ جسکے ذریعہ
سے سید علی جدہ میں ہلوگوں کے لیئے کو پہنچ گئے تھے دوسری وجہ یہ تھی کہ سید علی صاحب جدہ
آگے چلے آئے تھے اور وہ اول ہی شب کو قافلہ سے پہلے پہنچ کر ہلوگوں کے چلے آئے تھی خبری تھی
تیسری وجہ شناسائی کی زیادہ تر یہ تھی کہ برادر مفضل الرحمن حمیدی امجدی مولوی حاجی حافظ

شیخ ابو البرکات حصار جو مخمور ہوا ہاجر کہ معطلہ و مدینہ طیبہ کے ہمراہ صغیر سنی میں سات برس پہلے
 رہے تھے اس وقت برادر موصوف اور سید علی دولون ہم مکتب اور ایک جا رہے تھے گویا سلسلہ ہمساز
 برادرانہ تھا الغرض سید ہاشم صاحب (انی فضل الرحمن) پکارتے ہوئے ہمارا انٹون کے
 قریب پہنچے اور پہچان کر بڑے غلوں اور محبت سے سلام علیک کیا اور خیریت پوچھ کر انٹون کو ہلے
 ہرے میں لے جایا کہ انٹ سے اتر کر انکے ہمراہ پیادہ پا چلون مگر سنگ مشانہ کی تکلیف کی وجہ
 سے مجبور رہ کر معذرت خواہ ہوا غرض اسی طور سے سید ہاشم مطوف کے مکان محلہ قنوه اکھار
 تک پہنچے ہلوگوں کو یہ بات معلوم نہ تھی کہ جب انٹ اپنی منزل پر پہنچ جاتا ہے تو بیٹھنے کی
 عجلت اور جلدی کرتا ہے جب اونٹوں کی قطار سے ہمارا انٹ کھول لئے گئے اور انکے رخ شرک
 کی طرف سے پھر کچھ ایک مکان کی جانب کیا گیا وہ سب انٹ مع شغف اور سوا اور اسباب
 جلد جلد بیٹھنا شروع کیا ایک کے دیکھا دیکھی سب بیٹھنے لگے اور ہلوگوں اس انتظار میں تھے کہ جب سیرھی
 لگائی جاوے تو اتریں اس دھوکے میں جو اچانک انٹ بیٹھتے تو کس قدر خفیف ہلوگ اور جوڑوں
 جھٹکا پہنچا بلکہ جوڑے لگی مگر انھیں بہت زیادہ نہ تھی سب لوگ جلد جلد کود پڑے اور سب اسباب شغف
 اور شیریں سے غلامان سید صاحب مطوف اور میرے ملازموں نے اُتارا اور اٹھا کر اندر مکان جو دیوانخانہ
 سے معروف ہے رکھا عورتیں سب بالا خانہ پر گئیں زنان خانہ کے زینہ کے پاس مطوف جتنا کہ مکان
 کی عورتیں معذرات استقبالا ٹھہری تعین ان بھونے عورتوں کو لجا کر ایک مجلس میں بیٹھایا بیت اللہ
 کی شرف حاضری کی مبارکباد دی اسکے بعد سید صاحب کی تاکید شروع ہوئی کہ جلد وضو کرنا اور حرم میں
 طواف النبیائت کے واسطے چلو مجھ کو بوجہ تکلیف مشانہ طہارت کامل اور غسل کی ضرورت
 درپیش تھی انکے ایک عزیز کی رہنمائی سے نہر زبیدہ کا ایک بڑا حوض جو کہ اوس مکان کے
 متصل تھا جا کر خوب اندھیری شب میں غسل کیا مکان سفر اور مقام (مدینہ) کی لوہ کی حرارت
 جو مزاج میں تھی وہ رفع ہوئی اس طرف جملہ ہمراہی عورت اور مرد نے جلد جلد وضو سے فرائض کے
 سمت حرم محترم روانہ ہوئے راہ میں عمر کے ارکان بجا لائے سید صاحب مدوح پر عاڑھاتے جاتے تھے۔

اللَّهُمَّ إِنَّا هَذَا أَحْرَمُكَ وَحَرَّمَ رَسُولُكَ تَحْرِيمَ لِحْيَتِي وَدَعَيْتِي عَلَى النَّارِ
 اللَّهُمَّ إِنِّي مِنْ عَدَدِ إِيَّكَ يَوْمَ تُبْعَثُ عِبَادُكَ وَاجْعَلْنِي مِنْ أَوْلِيَّائِكَ أَهْلِ

طَاعَتِكَ وَتُبَّ عَلَىٰ إِنْكَ أَنْتَ الثَّوَابُ الرَّحِيمُ-

۸۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِيْ بِهَا قُرْآنًا وَّ اَمْرًا مُّتَنِيًّا بِهَا حِلَالًا۔

۵۔ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ۔

١٠- كَتَبْتَ اللَّهُمَّ كَيْفَ لَا شَرِيكَ لَكَ كَيْفَ أَنْ الْحَمْدُ وَالنِّعْمَةُ لَكَ وَالْمُلْكُ

لَا تَشْرِيكَ لَكَ - مکرر سہ کراں چار دعاؤں کی تکرار باب السلام تک پہنچنے میں رہی۔

جب مسجد الحرام کے باب السلام کے اندر قدم رکھا اسوقت یہ دعا پڑھائی۔

بِسْمِ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَالصَّلَاةُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ أَلْهُمَّ اقْبَلْ مِنْ أَبْوَابِ

وَأَسْأَلُ فِيهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِي مَقَامِي هَذَا أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

[illegible]

۱۲- رَبِّ ادْخُلْنِيْ مَدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مَخْرَجَ صِدْقٍ وَاَجْعَلْنِيْ مِمَّنْ ذُكِّرْتُ

سَلَطًا نَّاصِيغًا۔ ہملوگ مسجد الحرام کے اندر اسوقت پہونچے کہ نماز فرما کر صبح

شافعی جماعت کی کھڑی ہو رہی تھی جلد جلد سنت ادا کر کے اول رکعت فرض میں جا ملے اور

بڑی بھاری جماعت کے ساتھ بفضلہ تعالیٰ دونوں رکعتیں پڑھیں۔

چون رسیدم بدر کعبه رب الارباب

بارگاہیکہ بر او بخش نہ پرد بال ملک

بارگاہیکہ اگر رفت و شانش نگر و

بارگاہیکہ ز جاربوب شعاع خورشید

ہر طرف حلقہ انسان و ملائک گردان

باغ باغست بهر سمت بهار جلاوید

بارگاہی منتظر آمده با جاہ و چشم

نه رسد بر سر او خش خرد و عقل و فهم

ناج خورشید فدا از سر چرخ محکم

آستان روئی او کرد ملک باقدخم

پیر گردون همه دم در صد و طوف عجم

چون بہار رح خوران نگارین ارم

بعد فرار نماز صبح ارکان طواف بیدت اللہ کی شروع کی جس جگہ نماز ادا کی تھی اوس

جگہ سے یہ دعا پڑھاتے ہوئے حجر اسود کی طرف علیہ السلام اللہ اللہ اللہ لا الہ الا اللہ و

١١٠- اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَإِلَيْكَ تَجْمَعُ السَّلَامُ وَحَيْثُ رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَ

أَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ يَا مَلِكُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ - اللَّهُمَّ

بَيْتِكَ هَذَا نُعْظِمُكَ وَنُشْرِيقُكَ وَمِنْ تَعْظِيمِكَ وَنُشْرِيقِكَ مِنْ
حُجَّةٍ وَعُمْرَةٍ نَعْبُدُكَ وَنُشْرِيقُكَ وَمَهَابَةٍ -

جب حجر اسود کے پاس پہنچے تو کعبہ کی طرف منہ کر کے حجر اسود کو داسنے لگوں گے
 کے مقابل کر کے کھڑے ہو سکے اور نیت طواف کی یہ پڑھا لی۔

١٢ - اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ طَوَافَ بَيْتِكَ الْحَرَامِ فَيَسِّرْهُ لِي وَتَقَبَّلْهُ مِنِّي
سَبْعَةَ أَشْوَاطٍ طَوَافَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةِ لِلَّهِ تَسَالَى عَزَّ وَجَلَّ

اگر طواف حج کا ہے تو لفظ حج اور اگر عمرے کا ہے تو لفظ عمرہ کی کہا جاوے اور اگر طواف
 نفلی روزانہ کا ہے تو دونوں لفظیں حج و عمرہ کی عبارت بالامین سے کم کر دی جائے
 اوس نیت طواف کے بعد حجر اُسود کے سامنے دونوں ہاتھوں کو مثل تکبیر نماز کے کانوں
 تک اٹھا کر یہ دعا پڑھے۔

هـ اِشْمِ اللّٰهَ وَاللّٰهَ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوةُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ

اسکے بعد حجر اسود کے بوسہ لینے کو نزدیک حجر اسود کے گئے اور بوسہ لیتے وقت یہ دعا پڑھی۔

۱۶۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّمَا نَايِلُكَ وَنَقْصِدُ بِقَابِكَ نَايِلَكَ وَوَدَّاعًا يَعْهَدُ لَكَ وَائْتِاعًا يَسْتَدِيهِ نَسِيْلَكَ۔ اے پروردگار! ہم نے تجھے اپنا نال (پہنچانے کے لئے) اور تجھ سے اپنا نال (اپنا حصہ لینے کے لئے) چاہا اور (تو) اپنے وعدے کے لئے اور اپنے وعادے کے لئے (تو) اپنی

بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں ہاتھ سے پکڑ لے ہوئے دایہ ہاتھ کی طرف سے طواف میں

اگر چہ شروع کیا پہلے تین پھیرون میں پہلو انون کی طرح اکڑتے ہوئے نمونہ دے ملاتے

جلدی جلدی پیراؤٹھاتے چلے اور باقی چار بھیرے اپنی چال اصلی سے طواف کیا پہلے بھیرے

مین بہ دعا پڑھی

١- بِسْمِ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا تَوْحِيدَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا

بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. اللَّهُمَّ

إِيْمَانًا بِكَ وَتُصَدِّقُ بَيْتَاتِكَ وَوَقَاءَ بَعْدِكَ وَإِتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ وَحَبْلِكَ

محمد صلى الله عليه وسلم اللهم اني اسئلك العفو والعافية والمغافات

الَّذِينَ فِي الدِّينِ وَالْذِينَالِ الْأُخْرَى وَالْقَوْمِ بِالْجَنَّةِ وَالْجَنَّةِ مِنَ النَّارِ

ان دعاؤں کو پڑھتے ہوئے حجر اسود کے قریب پہنچے اور اس کے تمام ہونے پر یہ دعا پڑھے اور اس دعا کو ہر پھیرے کے آخر میں پڑھنا ہوگا۔

۱۸۔ رَبَّنَا إِنِّي أَتَيْنَاكَ فِي الْآخِرَةِ وَحَسَنَةً قَوْلًا عَذَابِ النَّارِ وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ يَا عَزِيزُ يَا عَفَّارُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بعد اس دعا کے حجر اسود کو چوم لیا ایک سٹوط (یعنی ایک پھیرا تمام ہوا) اب دوسرا سٹوط اس طرح شروع ہوا کہ حجر اسود کے سامنے پھر دونوں ہاتھ کاٹو تک بلند کر کے اللہ اکبر کہا اور یہ دعائیں پڑھتے ہوئے طواف شروع کیا۔

۱۹۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا الْبَيْتَ بِبَيْتِكَ وَالْحَرَمَ حَرَمُكَ وَالْاَمْنَ اَمْنُكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاِبْنُ عَبْدِكَ وَهَذَا مَقَامُ الْعَايِدِ بِكَ مِنَ النَّارِ فَخَرِّمْهُ وَمَا وَكَّرْتَ اَحْلِلْ النَّارَ اَللّٰهُمَّ حَبِّبِ الْيَمَانَةَ لِيَا اِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ فِي قُلُوْبِنَا وَكَرِّهْ اِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ وَاَجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِينَ ط اَللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَ يَوْمٍ تَبَعْتُ عِبَادَكَ ط اَللّٰهُمَّ الرَّزْقَ قِنِي الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ

ان دعاؤں کے ختم ہو جانے پر پھر وہی (ربنا اتنا) تا آخر پڑھ کر دستور حجر اسود کو چوم لیا ہوا یہ دوسرا سٹوط ختم ہوا اب تیسرے سٹوط میں پھر اس طرح کاٹو تک ہاتھ بلند کر کے اللہ اکبر کہا اور یہ دعا پڑھتے ہوئے طواف شروع کیا

۲۰۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّكِّ وَالشَّرِّ وَالشَّقَاقِ وَالْبَقَاكِ وَشُرِّ الْاَخْلَاقِ وَشُرِّ الْمَنْظَرِ وَالْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ سَخَطِكَ وَالنَّارِ ط اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ

اس کے بعد پھر ربنا اتنا آخر تک پڑھ کر حجر اسود کو بوسہ دیا اور جو تھا پھر اس طرح دونوں ہاتھ کو کاٹو تک لیجا کر اللہ اکبر کہتے شروع کیا اور یہ دعا پڑھی۔

۲۱۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ سَعْيًا مَبْرُورًا وَرَوْحًا مُسْكُوْرًا وَذَنْبًا مَغْفُوْرًا وَعَمَلًا مَحْمُوْدًا وَتَقِيًّا لَكَ يَرْوِيْكَ يَا عَالِمَ مَا فِي الصُّدُورِ يَا خَرِيفِيْ يَا اَللهُ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَخَوَارِجَ مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ وَالْجَنَّةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَفُجْرٍ بِالْجَنَّةِ وَالْجَنَّةَ مِنَ النَّارِ رَبِّ قِيَمَتِي بِمَا سَأَلْتُكَ وَأَبَارِكْ لِي فِيهَا أَعْطَيْتَنِي وَأَخْلَفْتَ عَلَى كُلِّ غَايِبَةٍ لِي مِنْكَ بِخَيْرٍ -

اسکے بعد پھر بدستور رہنا اتنا تا آخر پڑھ کر حجر اسود کا بوسہ لیا اور پھر اوس طرح بعد اللہ اکبر کے پانچواں پھیر شروع کیا اور یہ دعا پڑھی -

۲۲ - اللَّهُمَّ أَطْلُقْ تَحْتِ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّكَ عَرْشِكَ وَلَا بَاقِيَ إِلَّا وَجْهُكَ وَسَقِيْنِي مِنْ حَوْضِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرْبَةً هَدِيَّةً مَرَّةً لَا نَظْمًا بَعْدَهَا أَبَدًا اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلْتُكَ مِنْهُ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا سَأَلْتُكَ مِنْهُ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعِيمَهَا وَمَا يُقَرَّبُنِي إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ فِعْلٍ أَوْ عَمَلٍ -

اسکے بعد پھر وہی رہنا اتنا تا آخر پڑھ کر بوسہ حجر اسود کا لیا اور چھپا پھیر بعد اوثمانے ہاتھوں کے اللہ اکبر شروع کیا اور یہ دعا پڑھی

۲۳ - اللَّهُمَّ إِنَّكَ لَكْتَ عَلَى حَقِّكَ فَكَثِيرَةٌ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ وَحَقُّكَ كَثِيرٌ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ خَلْقِكَ اللَّهُمَّ مَا كَانَ لَكَ مِنْهَا فَاغْفِرْهُ لِي وَمَا كَانَ بِخَلْقِكَ فَخَلِّهِ عَنِّي وَمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ لَكَ مِنْ حُرَامَاتٍ وَبِطَاعَتِكَ عَنْ مَعْصِيَتِكَ وَيَقْضِيكَ عَنْ مَنِّ سِوَاكَ وَيَا وَاسِعَ الْغَفْوَةِ اللَّهُمَّ لَكَ بَيْنِي عَظِيمٌ وَوَجْهَكَ كَرِيمٌ وَأَنْتَ يَا اللَّهُ عَزِيزٌ كَرِيمٌ عَظِيمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي -

اس دعا کے بعد بھی رہنا اتنا تا آخر پڑھ کر حجر اسود کا بوسہ لیا اور ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہے سالوں آخر پھیر شروع کیا اور یہ دعا پڑھی

۲۴ - اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ إِيْمَانًا كَامِلًا وَيَقِيْنًا صَادِقًا وَدَمْرًا قَاسِمًا وَقَلْبًا خَاشِعًا وَلِسَانًا ذَاكِرًا وَحَلَا لَا طَيْبًا وَتَوْبَةً تَصُوحًا وَتَوْبَةً قَبْلَ الْمَوْتِ وَرَاحَةً عِنْدَ الْمَوْتِ وَمَغْفِرَةً وَرَحْمَةً بَعْدَ الْمَوْتِ وَعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ

وَالْحَاجَّةُ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ يَا عَزِيزٌ يَا عَفُوٌّ يَا رَحِيمٌ عَلِمَاً وَالْحَقُّقُ بِالصَّالِحِينَ
اس دعا کے بعد بھی وہی سربنا اتنا تا آخر پڑھ کر حجر اسود کو چوم اور طواف ختم ہو اور میان طواف کے
ساتون پھیروں میں استیلام سرکن یمانی کا بھی اس طرح کرتے گئے کہ دونوں ہاتھوں سے
اس سرکن کو مس کیا اور ہاتھوں کو چوم لیا اور کبھی منہ سے سرکن یمانی کو بھی چومتے گئے۔ بعد اسکے
درمیان حجر اسود اور دروازہ بیت اللہ کے جسکو (ملترزم شریف کہتے ہیں) اور بجگہ طرب ہو کر اور
غلاف کعبہ ہاتھوں سے تمام کر یہ دعا پڑھی

۲۵۔ اَللّٰهُمَّ يَا رَبَّ الدِّينِ الْعَلِيِّ اَعْلَقُ بِرَقَابَتِنَا وَرَقَابِ الْاَبْنَاءِ وَامْهَانَا وَلِغَا
اَوْ اَوْلَادِنَا مِنَ النَّارِ يَا ذَا الْجُودِ وَالْكَرَمِ وَالْفَضْلِ وَالْمِنَّةِ وَالْعَطَاءِ وَالْاِحْسَانِ اَللّٰهُمَّ
اَحْسِنْ عَاقِبَتِنَا فِي الْاُمُوْمِ كُلِّهَا وَاجْرِئْ مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ
اِنِّي عَبْدُكَ وَاَبْنُ عَبْدِكَ وَاَقْرَبُ خَلْقٍ بِاَيْدِكَ مُلْتَزِمٌ بِاَعْتَابِكَ مُتَدَلِّلٌ بِبَيْنِ يَدَيْكَ
اَسْتَجُوْرُ رَحْمَتَكَ وَاسْتَحْيِ عَذَابَكَ مِنَ النَّارِ يَا قَدِيْرُ الْاِحْسَانِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ اَنْ
تَرْفَعَ دَرَجَتِيْ وَتَضَعُ رُتْبَتِيْ وَتُصَلِّحَ اَمْرِيْ وَتُظَهِّرَ قَلْبِيْ وَتُؤَيِّدَ نَفْسِيْ وَتَقْهَرِيْ
تَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَاسْأَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْن۔

بعد اسکے مقام ابراہیم کی طرف یہ دعا پڑھنے ہوئے چلے۔

۲۶۔ وَالتَّخَذُوْنَ مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّا۔

مقام ابراہیم کے پاس دو رکعتیں نماز افضل واجب الطواف پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے
بعد سورہ کافرون۔ اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص پڑھا
اور بعد سلام یہ دعا مطوف نے پڑھائی۔

۲۷۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَعْلَمُ سِرِّيْ وَغَلَابَتِيْ قَاقِلْ مَعْدِنَتِيْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِيْ فَاعْجِبْنِيْ
سُؤَالِيْ وَتَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ فَاعْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ اِيْمَانًا يُّبَاشِرُ قَلْبِيْ وَ
يَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى اَعْلَمَ اَنَّهُ لَا يَصْنَعُنِيْ اِلَّا مَا كُتِبَ لِيْ وَرَحْمَةً بِمَا قَسَمْتَ لِيْ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
ان دعاؤں کے بعد مراتب طواف بیت اللہ تمام ہوئے اور چاہہ زمرم کے پاس گئے وہاں شیخ
احمد زمری بنے آب زمرم مرحمت فرمایا جسکو حب ہدایت سید ہاشم مطوف قبلہ کو پڑھنا چاہیے

۲۸۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا رِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَنَعَمَ
بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

اور بعد اسکے تین بار دم لے لیکر خوب سیر ہو کر بیا اور پھر حجر اسود کا بوسہ لیکر سعی صفا و ہرہ کے واسطے
باب الصفا سے یہ دعا پڑھتے چلے

۲۹۔ اَبَدُ اَوْ مَابَدُ اَللّٰهُ بِہٖ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّ الصَّفَا وَالْمُرْوَةَ مِنْ
سَعٰی اِلٰہِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ یَّطُوْفَ بِہَا وَمَنْ نَطَوَّعَ
خَیْرًا قَاتَ اللّٰهُ شَاحِدًا عَلَیْہِ۔

جب صفا پہنچے خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوئے اور اس طرح نیت سعی کی کی
۳۰۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اَسْعٰی بَیْنَ الصَّفَا وَالْمُرْوَةِ سَبْعَةَ اَسْتَوَاطٍ
سَعٰی الْحَجِّ اَوْ الْعُمْرَةِ لِلّٰہِ تَعَالٰی عَزَّ وَجَلَّ يَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ
نیت سعی میں بھی یہ لحاظ رہے کہ اگر سعی صرف عمرہ کو واسطے ہے تو لفظ حج نہ کہا جاوے اور نیت
کے دونوں ہاتھ کا نون تک اس طرح اٹھا کر کہ دونوں ہتھیلیاں آسمان کی طرف تھیں اور دونوں
انگوٹھے کا نوٹکی لو پر اور یہ پڑھ کر اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ
ہمارے ہمراہ سیدنا شام مطوف کے وکیل شیخ محمد غنیم تھے وہ اس دعا کو پڑھاتے جاتے تھے دعا بھی
صفا و مرہ یہ ہے۔

اسم۔ اَللّٰهُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَ بَیْرُ
الْکَرِیْمِ کَبِیْرَةٌ وَّ اَمِیْنٌ وَّ مِنْ اَللِیْلِ فَاسْجُدْ لَہٗ وَ سَبِّحْہٗ لَیْلًا طَوِیْلًا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَہٗ الْحَمْدُ
وَعَدَہٗ وَ نَصْرَہٗ عِبَادَہٗ وَ هَزَمَ الْاَعْرَابَ وَحْدَہٗ لَا شَیْءَ قَبْلَہٗ وَ لَا شَیْءَ بَعْدَہٗ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ وَ هُوَ
حَیٌّ ذَا اَلَمٍ لَا یَمُوْتُ وَ لَا یَقُوْمُ اَبَدًا یَبْدُ الْخَیْرَ وَ اَلِیْہِ الْمَصِیْرُ وَ هُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
رَبِّ اَعْفُ وَاَرْحَمُ وَاَعْفُ وَ تَکْرِمُ وَ تَجَاوِزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ تَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ
اللّٰهُ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ رَبِّ یَحْیٰی مِنَ النَّاسِ سَالِمِیْنَ غَارِغِیْنَ فَرِحِیْنَ مُسْتَشْہِدِیْنَ مَعَ عِبَادِکَ
الصّٰلِحِیْنَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْہُمْ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَ الصّٰدِقِیْنَ وَ الشّٰہِدِیْنَ وَ الشّٰہِدِیْنَ وَ الصّٰلِحِیْنَ
وَ حَسَنَ اَوْلِیِّکَ تَرْفِیْضًا ذٰلِکَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ وَ کَفٰی بِاللّٰہِ عَلِیْمًا کَا رِلَہٗ اَلَا اللّٰهُ حَقًّا حَقًّا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَعَبَّدُوا لِرَبِّكُمْ لَا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ فَخَلِّصِينَ لَهُ الَّذِينَ يَدْعُونَ
 لَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْوَاحِدُ الْأَحَدُ الْقَهْمُ الَّذِي كَمْ يَخْجِدُ صَاحِبُ
 وَلَا وَكْدًا أَوْ لَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِئَاتٌ فِي الْمَلَكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الدُّنْيَا وَلَكِنَّهُ كَلْبٌ بَرٌّ -
 اللَّهُمَّ أَنْتَ قُلْتَ فِي كِتَابَاتِ الْمُنْزِلِ أَدْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ دَعْوَتَكَ هَهُنَا قَاغِرُنَا
 كَمَا أَمَرْنَا إِيَّاكَ لَا تَخْلِفْ أَمْرًا دَرَبْنَا إِيَّا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ أَنْ آمِنُوا
 بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا رَبَّنَا قَاغِرُ كَدَا دَعْوَانَا وَكُفْرُ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَقُّنَا مَعَ الْبَرِّ رَّبَّنَا وَأَتَيْنَا
 مَا وَعَدْنَا عَلَى مُسْلِمَاتِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْعِقَامِ إِنَّكَ لَا تَخْلِفُ أَمْرًا رَبَّنَا عَلَيْكَ
 تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ رَبَّنَا أَخْفِضْ لَنَا وَلِأَخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا
 بِالْإِيمَانِ طَوْلًا وَجَعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ ط رَبَّنَا
 آمَنَّا لَمَّا تَوَخَّيْنَا وَأَخْفِضْ لَنَا إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْخَيْرَ كُلَّهُ عَاجِلَهُ
 وَآجِلَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ عَاجِلِهِ أَسْتَغْفِرُكَ بِدُعَايَ وَأَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ اللَّهُمَّ رَبِّ
 زِدْنِي عِلْمًا وَلَا تُرْغِ قَلْبِي بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي وَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ
 اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي وَبَصَرِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَا إِلَهَ
 إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ اللَّهُمَّ
 إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي
 نِعْمَةً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَتَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ فَذَلِكَ الْحَمْدُ حَتَّى تَرْضَى اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ
 خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ مِنْ كُلِّ مَا تَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِينُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ الصَّادِقُ الْوَعْدِ الْأَمِينُ اللَّهُمَّ
 إِنِّي أَسْأَلُكَ كَمَا هَدَيْتَنِي لِإِسْلَامِكَ أَنْ لَا تَتْرُكَنِي صَبِيحَتِي حَتَّى تَتَوَقَّأَنِي وَأَنَا مُسْلِمٌ اللَّهُمَّ
 اجْعَلْ فِي قَبْرِ نَبِيِّ نُوْرًا وَفِي سَمْعِي نُوْرًا فِي بَصَرِي نُوْرًا اللَّهُمَّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَ
 يَسِّرْ لِي أَمْرِي وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْأَمْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَكُونُ فِي الثَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ مَا تَهْبِطُ بِهِ الرِّيحُ يَا أَرْحَمَ
 الرَّاحِمِينَ سُبْحَانَكَ مَا عِبَدْنَاكَ يَا اللَّهُ سُبْحَانَكَ مَا عِبَدْنَاكَ حَتَّى عِبَادَتِكَ

يَا اللَّهُ سُبْحَانَكَ مَا ذَكَرْنَاكَ حَقًّا ذَكَرَكَ يَا اللَّهُ سُبْحَانَكَ مَا سَكَرْنَاكَ حَقًّا شَكَرْنَاكَ يَا اللَّهُ سُبْحَانَكَ
مَا قَصَدْنَاكَ حَقًّا قَصَدَكَ يَا اللَّهُ اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْإِيمَانَ وَزَيِّدْهُ فِي قُلُوبِنَا وَ
كَرِّهْ إِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاسِخِينَ اللَّهُمَّ فِينَا عَدَايَاتِ
نَحْمُ تُبْعَثُ عِبَادَكَ اللَّهُمَّ اهْدِنِي بِالْهُدَى وَلَقِّنِي بِالسُّقَايَ وَاحْفَظْنِي بِالْآخِرَةِ
وَالْأُولَى اللَّهُمَّ اسْطِطْ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ وَرِزْقِكَ اللَّهُمَّ
إِنِّي أَسْأَلُكَ التَّعْلِيمَ الْمُقِيمَ الَّذِي لَا يَحُولُ وَلَا يَزُولُ أَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ إِنِّي نَاجِدٌ
بِكَ مِنْ شَرِّ مَا أَعْطَيْتُنَا وَمِنْ شَرِّ مَا مَنَعْتُنَا اللَّهُمَّ تَوَقَّنَا مُسْلِمِينَ وَاجْتَنِبْنَا
بِالطَّاهِلِينَ غَيْرَ خُزَايَا وَلَا مَقْتُونِينَ رَبِّ يَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ رَبِّ مُقَدِّرُ الْخَيْرِ
لَكَ الظُّفَا وَالْمُرْوَةُ مِنْ شَعَارِ نَرَا لَكَ فَمَنْ تَجَّ الْبَيْتِ أَدَا عَمْرٍو فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ
أَنْ يَطْلُوفَ بِهِمَا وَمَنْ دَخَلُوهُ خَيْرٌ أَفَّاكَ اللَّهُ شَاكِرٌ عَلَيْهِ

یہ ایک ہی دعا ہے جسکو تھوڑی تھوڑی پڑھا کر سات پھیر دن میں تمام کرائی اور لکھی اس طرح
ہوئی کہ صفحہ سے ہر پہونچے تو تھوڑی دیر کھڑے ہو کر دم لیتے اور کعبہ کے رخ ہو کر دعا لکھتے
ایک پھیر سونا اور دوسرا پھیر سرد ہے جب صفا پڑھو پونچے تو وہاں پر بھی دم لیکر اور کعبہ کے رخ
دعا لکھتے اس طرح ساتون پھیر کے بعد دیگرے دعاؤں کے ساتھ اخیر پھیر اٹھو وہ پر تمام ہوا اور پھر یہ
میں درمیان دو منبر میناروں کے جو بائیں طرف دیوار مسجد الحرام کے منصوب ہیں اور جس کے
درمیان تختینا چالیس قدم کا فاصلہ ہے دور کر چلے جب یہ ساتون پھیر سعی کے مروہ پر
تمام ہو چکے تب یہ دعا پڑھا

سُبْحَانَكَ رَبَّنَا نَقْبِلُكَ مِمَّا دَاوَدْنَا وَاعْتَصْنَا وَغَلَى طَاعَتِكَ وَشَكَرْنَاكَ أَحَبِّنَا
وَعَلَى الْإِيمَانِ وَالْإِسْلَامِ الْكَامِلِ جَمِيعًا تَوَقَّنَا وَأَنْتَ رَاضٍ عَنَّا اللَّهُمَّ زَيِّدْ
بِرَّتِكَ الْمُتَعَصِّينَ أَبَدًا أَمَا أَبْقَيْتَنِي وَأَسْرَحْتَنِي أَنْ تَتَكَلَّفَ مَا لَا يَنْفَعُنِي
تَوَاسَّرْتُ فِي حَسَنِ النَّظَرِ مِنْ مَآيَرِ مَقَالَتِكَ عَنِّي يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

اب بعد دعا لکھ کر اسکان سعی بھی تمام ہوئے صرف حجامت یعنی منڈوانا سہر کا باقی رہا مروہ کے
قریب بہت سی کابین حجاموں کی ہیں اور وہاں صد ہا حجام کسوت و اسرہ لئے ہوئے بعض حجام

حجاج کھڑے رہتے ہیں نیکین مطوف اور وکیل کا مشورہ ہوا کہ قیام گاہ پر چکر حجامت بنوانے میں کوئی نقصان نہیں ہے بلکہ راحت ہے اس لئے اب قیام گاہ پر چلے تین گھنٹے کے اندر یہ سب ارکان طے ہوئے دھوپ کی وجہ اور سعی کی محنت سے پیاس غالب تھی احمد رضا فی زمری کا لڑکا خوب شرم کیا ہوا آب زمرہ ایک بڑی سی (خفہ) یعنی مراخی میں لیکر اس جگہ موجود ہو گیا اس پر شک خضر سے وہ فوراً لیکر اچھی طرح خوب جی پھر پھر سیراب ہوئے عورتیں جو ہمارے ہمراہ تھیں انھوں کو طواف کعبہ اور سعی صفا و مردہ سید علوی اور سید جعفر و سید احمد برادر زادگان مطوف نے کر دیا عورتوں کی سعی اور طواف کعبہ میں صرف اس قدر تفرق تھا کہ مرد و نکوسات پھیر وں میں سے تین پھیر طواف کعبہ میں اگر کر اور مونڈھو کھو کھو لکرا اور سعی صفا و مردہ میں درمیان سبز میناروں کے دوڑ کر چلنا چاہئے اور عورت برقعہ پوش کو آہستہ آہستہ اپنی معمولی چالوں سے چکر طواف کعبہ اور سعی کو اچھا دینا چاہئے باقی دعائیں وغیرہ جیسے کیساں ہیں۔ اب وہاں سے مطوف صاحب کے مکان پر آئے یہاں اونکا خاص حجام موجود تھا جو حجاج کے الغام کا امیدوار رہتا ہے اس نے ہملگوں کی حجامی کی اور سر مونڈ کر بال بال ہونے اور عورتوں کے سر کے بال ایک ایک انگل مطوف صاحب کی ہمیشہ نے خود اپنے ہاتھوں سے کترا ہملگوں کو سر منڈواتے اور عورتوں کو بال کتراتے وقت قبلہ رو ہو کر اس دعا کو پڑھایا اور قبلہ کے رخ بیٹھ کر سر منڈوایا۔

بِسْمِ اللَّهِ عَلَى مَا هَذَا أَنَا وَنَعْمَ عَلَيْنَا وَقَضَا عَنَّا شُكْنَا اللَّهُمَّ هَذَا بِكَ يَخْلُقُ
بَيْدِكَ فَاجْعَلْهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ نُورًا يَوْمَ الْعِصَامَةِ وَاجْعَلْ عَنِّي رِيحًا مَسِيحِيَّةً
وَأَرْفَعْ لِي دَرَجَةً فِي الْجَنَّةِ الْعَالِيَةِ - اللَّهُمَّ بَارِكْ لِي فِي نَفْسِي وَ
تَقَبَّلْ مِنِّي اللَّهُمَّ اعْفِرْ لِي وَلِلْمُتَّقِينَ يَا وَاسِعَ الْمُعْفِرَةِ آمِينَ -

اب بفضلہ تعالیٰ ارکان عمرہ تمام ہوئے اور احرام کھل گیا اور سب باتیں جن کا کرنا احرام کے متعلق منع ہو گیا تھا حلال ہو گئیں سوا سے فسق و فجور اور لڑائی جھگڑے کے کہ جن کا کرنا جائز اور روا نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے لَا فَسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ اب سیاحو اگر پست کی پہننے کی اجازت ہوئی لیکن چونکہ بال منڈواتے تھے اور وہ پسینہ کی وجہ سے تمام بدن پر پست لگے تھے اس لئے غسل کا ارادہ کیا سید صاحب کے مکان کے متصل باب العمر کی راہ پر

ایک حمام گرم جاری تھا جمیع صبا و عوب اور غیر ملکون کے لوگ جا کر غسل کیا کرتے تھے ہملوگ بھی
 اسی حمام میں لگے اور فی کس ایک ایک بیدیکر خوب گرم حمام میں غسل کیا ساری حرارت مفرد دفع اور لکان جسمی
 بالکل دور ہو گیا بعد دوادوشس اس حمام کے غسل سے اس قدر راحت ملی کہ بیان سے باہر ہے حبشی
 غلام متعینہ حمام نے خوب بڑے صبا و عوب اور ایک قسم کی خوشبو گھانسن تھی اس سے ملا جس کے طرے سے
 بدن اس قدر ہلکا ہو گیا کہ جیسے برسوں کی بیماری سے اٹھ کر بیمار کو بعد غسل صحت مزاج میں ہلکا پن اور
 سستی پیدا ہوتی ہے دو گھنٹہ تک غسل کر نیکی بعد گرم و سرد کرے میں رہنا پڑا اور انڈے و شہادہ چکا
 وغیرہ کا ناشتہ جب وہاں کر چکے تو غایت درجہ بدن میں چستی و جاہلی پیدا ہوئی بعد فراغ غسل حمام سے
 غائب ہوا رب اکبر کا شکر و حمد ادا کرتے ہوئے مطوف صاحب کے مکان پر پہنچے یہاں ہر طرح کے
 انواع و اقسام کے طعام ہائے گوناگون و خوش ذائقہ لطیف کچھ عربی طور اور کچھ ہندوستانی طور
 کے پکے ہوئے اقسام روٹی و قورمہ و گوشت دوپازہ پلاؤ وغیرہ دسترخوان پر بوضع ہندوستانی چنے لگے
 کہ جسے خوب سیر ہو کر کھائے بعد فراغ طعام شب بیداری کی وجہ سے خوب راحت سے سو رہے۔ عصر کے
 وقت حرم محترم میں باب الجمرہ سے حاضر ہو کر جماعت سے نماز عصر پڑھ کر طواف نفل بیت اللہ
 کا کیا چونکہ کھانے کے جانب سے بیکری تھی حسب سطور یہاں کے تین وقت کی دعوت مطوف صاحب نے
 ہملوگوں کی اسلئے باطمینان تمام حرم محترم میں بیٹھے ہوئے عاشقان خدا کے طواف و رجعت کو دیکھتے
 رہے نماز مغرب کے بعد محمد نعیم وکیل مطوف کو ساتھ لیکر پھر طواف کعبہ کیا اور حرم محترم کی روشنیوں سے
 آنکھوں کو روشن کیا اور اب جب قدر رکھو طواف کعبہ معظم کرتے ہیں وہ سب نفل کے طواف ہیں جس کے ثواب
 و اجر عظیم ہیں بعد اس کے نماز عشا کی صلوٰۃ و اذان و شروع ہوئی۔ ایک گھنٹہ کامل تک کل میناروں
 پر یکے بعد دیگرے صلوٰۃ خوانی اور اذان ہوتی رہی اس کے بعد جماعت نماز کھڑی ہوئی بعد فراغ نماز
 پھر طواف مکہ معظمہ سے مشرف ہو کر قیام گاہ پر آئے یہاں دعوت کا کھانا موجود تھا کھایا اور سو رہے

۱۴۔ ذیقعدہ ۱۳۱۰ھ روز شنبہ

آج بھی انکی جہانی سید صاحب کے یہاں بھی اسلئے کھانے کی فکر تو نہ ہوئی لیکن قیام کے لئے مکان کا انتظام وہاں
 کرانے کے مکان تو یہاں بہت ملتے ہیں لیکن بوجہ معرفت قدیم زمانہ جدی امجدی حاجی حافظ مولوی شیخ
 ابوالبرکات صاحب جو دم مغفوف کے سید علی اور انکی عورتوں کی بیہوش ہوش ہوئی کہ قریب بیٹھ سے ہر طرح کی

خبر گیری ممکن ہے اور یہ وقت ساتھ گویا ہم طعام و ہم کلام کا لطف حاصل ہو گا اس لئے اوتھین کی
چند مجلسین جو خالی تھیں ان کو قابلِ راحت معائنہ کر کے دو مجلسین پسند کیں ایک مجلس حصین
خو سید علی رہتے تھے اُس کا درجہ زیرین حصین مع غسلی خانہ و باور حجانہ عورتوں کے لئے اور دوسری
مجلس اُن کے دوستِ جانبِ مع غسلی خانہ و حنفہ واسطے نشست مردوں کے بکرا یہ مبلغ اسی روپے
سالانہ دونوں مجلسوں کے طے قرار ہو کر سببِ قربت سے رکھا گیا اور فرش و فرش موقع سے
بچھایا گیا یہاں تک مکانوں کے کرایہ کا یہ دستور ہے کہ خواہ ایک روز قیام کرے خواہ تمام سال ہے مگر
کرایہ تمام سال کا طے ہوتا ہے اور سال کا حساب قیام کے روز سے شمار نہیں ہوتا ہے غرض ماہِ محرم الحرام
سے سال شروع ہوتا ہے اور سہری الحجہ کو ختم ہو جاتا ہے بعد سہری الحجہ سے دوسرا سال شمار ہو کر کرایہ
جدید دینا ہوتا ہے مگر حجہ سے براہِ اخلاق ارتباط طے ہو گیا تھا کہ بعد غرض محرم الحرام بھی جقدہ رزانہ تک
قیام ہو گا اُس کا کرایہ نہیں لیا جائیگا۔ غرض وہ مکان ایسے آرام کا تھا کہ مطلقاً کسی طرح کوئی تکلیف نہیں ہوئی
بلکہ ہر طرح کے غل شور و گرد و غبار سے محفوظ رہے زیادہ تر لطف یہ تھا کہ سید ہاشم صاحبِ خود بنفس نفیس
روزانہ تشریف لاکر پرسانِ حال ہوتے بلکہ ان کے جملہ عزیزان برابر حاضر و موجود رہ کر خبر گیری کر رہتے
اور سب کاموں اور ضرورتوں کو ہمارے دیکھتے بھالتے سید ہاشم اور انکی اہلیہ تو خود ایک دوستِ مکان
واقع محلہ حارب الدباب میں مقیم تھے بقیہ سب ان کے جملہ عزیزان اسی مکان میں رہتے تھے۔ سید ہاشم
کی دو ہمیشہ زین اور سید محمد اور سید علی کی بیبیاں ہماری عورتوں کی پوری نگرانِ حال اور مہربان اور
عنایت فرما تھیں بڑے اخلاق اور مہنساری کے ساتھ جسطرح لوگ اپنوں سے پیش کرتا ہے باوجود جنسیت
جنس اور زبان کو بھی مہنساری سے پیش آتی تھیں آج شام سے خاص باور حجانہ کا انتظام شروع ہوا
جن جن چیزوں کی ضرورت ہوئی اُس کو لڑکوں نے ان کے ہمارے ملازموں کو ساتھ لے جا کر خرید کر دیا۔
اور پانی کیلئے ریحان نامی اپنے غلام کو جو صفہ کا کام کرتا تھا تعینات کر دیا اسکے سوا ہلوگوں کی خدمت
کیلئے نصیبِ طیسرے سلمان۔ فایض یہ چاروں غلام حبشی اور عورتوں کی خبر گیری و خدمت
کیلئے۔ فدا۔ خلیمہ۔ ترنجبہ۔ بدلیہ۔ انس الحبيب باخون حبشین لڑکیاں مکرستہ حاضر اور
رہتی تھیں غرض ہر طرح کی اس سفر مقدس و دراز میں راحت تھی و سب جملہ مرد و زن عزیزان
مطوفِ مساک کے مثل عام حجاج کے ہلوگوں کو تصور نہیں کرتے بلکہ صیفہ اخوت ہر فرد بشر سے تھا اور ان کے

جملہ لڑکے لڑکیاں ہلوگوں کو بھی خطاب کر کے بولے اور پکارتے تھے ہمارے لڑکے بشیر الحسن عزیز الرحمن
و محمد صدیق کو بھی شے لوگ مثل فرزند اور اولاد کے خیال اور تصور کرتے تھے۔ غرض آجکادں
اسی سب شخصوں اور انتظام خانہ داری اور حرم شریف کی نماز اور طواف میں بسر ہوا

ہاذا یقعدہ السلامہ روز چہار شنبہ

اب بعد از قیام و مقام سے ہر طرح اطمینان ملی حاصل ہوا حرم محترم کی بیخود خاضری اور نماز و طواف
کعبہ کا شغل تھا اسلئے کچھ حالات حرم شریف کے پیشکش میں سے آلیا ایہا الاخوان پس از شکوہ و ناخوشی
رسانم مشورہ تازہ گوشت از جوش ایرانی۔ (حرم بیت المقدس کی عمارت پختہ وسط شہر میں واقع ہے اور
بلیت اللہ خدیجہ کے انوار کا بجلی گاہ اور منظر ہے نہ وہاں کی صورت ہی اور نہ کوئی صورت ہو بلکہ جو کچھ
اوپر لکھا مکان ہے گویا اُس بے نشان نے اپنے عاشقوں کے لئے دنیا میں اپنا ایک نشان اور بجلی گاہ قائم
کر دیا ہو اور اسکو اپنے دیدار فیض آثار کی کھر کی قرار دیا ہے اور اپنے جمال بکمال کا آئینہ بنایا ہو جسکو
بحکم خداوندی رئیس الموحدین حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے اپنی عبادت خاص کیلئے اپنے ہاتھوں
سے تعمیر کیا۔ شعر۔ باب قول کہتی ہے جسکو خدا کی خلق نے کھر کی وہ اسی صنم ترے دولتسر کی ہو۔ وہ وسط
حرم محترم میں مستطیل قریب قریب مربع کے واقع ہے اسکی بیرونی چاروں کونوں کو رکن کہتے ہیں۔
پہلا رکن حجر اسود کے جنوب و مشرق کے رخ دیوار کے کونہ پر حجر اسود جڑا ہے دوسرا رکن جنوب و غرب
میں بلندی قد آدم پر ایک سرخی نما پتھر کا ٹکڑہ دیوار کے کونہ پر لگا ہے اسکو رکن بمبائی کہتے ہیں سارا رکن
شرقی و شمالی کونہ کا نام رکن شامی اسلئے کہ وہ کونہ بجانب ملک شام کے ہے۔ چوتھا رکن کونہ شمالی
و غربی کو رکن عراقی کہتے ہیں کہ وہ بجانب عراق کے ہے کیسے کہ دیوار باہر کی جانب ملک شام سے بنائی گئی
ہے بلندی دیوار کی زمین سے چھت تک (چوبیس) انگل کے گز سے جسکا ایک ہاتھ ہوتا ہے اور یہ شری
گز ہے) ۷ گز ہے اور طولاً دیوار شرقی رکن حجر اسود سے رکن شامی تک ۲۵ گز سے کی قدر زیادہ۔
اور دیوار غربی رکن بمبائی سے رکن عراقی تک ۲۲ گز ایک بالشت اور عرضاً دیوار جنوبی رکن حجر اسود
سے رکن بمبائی تک ۱۸ گز و دیوار شمالی رکن شامی سے رکن عراقی تک ۲۲ گز ہے چوڑائی دیوار کی
دو گز ہے تین جانب دیوار کی مضبوطی کے لحاظ سے سنگ مرمر سے ایک گز کا پشتہ جسکو (شاذلہ) کہتے
ہیں باہر طیف باندھا گیا ہو عرف حطیہ کہ جانب شمالی دیوار میں پشتہ نہیں ہو بیت المقدس کی دو چہین

ہین ایک جانب سے طولی میں ۱۶ گز اور دوسری جانب سے ۲۰ گز اور عرض ایک جانب سے ۸ گز اور دوسری جانب سے ۷ گز حاشیہ پر چھت کے تختہ ایک بالشت کی دیوار بطور موثرہ کے بلند ہو اوسمیں بڑے بڑے پتیل کے لگے ہین جہیں رسیاں ڈالی ہوئی ہین کہ اوسمیں سیاہ ریشمی غلات خانہ کعبہ جو ملک مصر سے آتا ہے اور جسکی بنیادی میں کلمہ طیبہ کا نقش بطور گل بوٹہ کے نکالا اور بنایا ہوا پر سے نیچے تک آویزان ہوا اور نیچے شاذردان میں بھی اسی طرح کا قلابہ ہر چار جانب جڑا ہوا ہے کہ اوسمیں باندھ دیا جاتا ہے اس غلاف میں چھت سے دو گز کے انداز نیچے ایک گز کی چوڑی ہر چار جانب زرین مکر بند ہین کہ ہر سین آیات قرآن مجید اور سلطان خلد اند ملکہ کے خاندان کا سلسلہ وار نام زرین حروف و فون میں نہایت خوبی سے خوش خط بنایا ہے یہ غلاف خانہ کعبہ ہر سال ایام حج میں بدلا جاتا ہے اور نیا غلاف چڑھا کر پہلا غلاف شریف تھا اور شیخی کلید بردار خانہ کعبہ اور اغوات حرم کو ملجائے کہ جسکے کمرے سے لوگ حجاج کے ہاتھ ہدیہ کیا کرتے ہین اور حجاج تبرگ لیتے ہین صرف دروازہ بیت اللہ کا غلاف جو کہ مراہم غرق اور زرین ہوتا ہے وہ قسطنطنیہ خصوصاً سلطان کے جاتا ہے وہاں شاہان گذشتگان کے مزار و نیز ڈالا جاتا ہے بیت اللہ شریف کا سمت اس طرح ہے کہ رکن حجر اسود مقابل مشرقین ہے اور قطب کا ستارہ برابر رکن یمانی کے ہے مشرقی دیوار میں زمین سے چار گز تین انگل کی بلندی پر اسٹانہ کعبہ ہے کیونکہ اس دروازہ کا سراج یعنی ساگو ان کی لکڑی کا ہے اسی چڑی کے منقش تبر سونے کے پانی سے بلع کئے ہوئے چاندی کی میخوں سے چڑے ہوئے ہین درہستانہ کی لمبائی چھ گز دس انگل اور چوڑائی چار گز کی ہے جو کھٹ سنگ سیاہ کی ہے جو ایک گز چوڑی اور بارہ انگل موٹی ہے اسی طرح کو فی میں بسط اللہ الرحمن الرحیم اور سابق سلطان مراد کا نام اور کچھ عبارت اور بھی ہے کہ جو پڑھی نہیں جاتی ہین وہ دروازہ ہمیشہ بند رہتا ہے صرف داخلی کے روز کھولا جاتا ہے اوس میں چاندی کا قفل ہے جو کھٹ کے پاس شب کو تین چار شخصیں مومی کا فور ملا ہوا اور بخور عود و عنبر کا روزانہ جلاتا ہے کہ جسکی خوشبو سے داغ طیبہ عطار بخاتا ہے۔ روایت ہے حضرت عہد الامین عباس رضی اللہ عنہ کے کفر ابیہر علی علیہ السلام نے کہ صرف نظر کرنا بیت اللہ کی طرف تاڑگی ہوا یا ان کی جسے نظر کی کعبہ پر ساتھ بیان اور عندی اور یقین کی پاک ہوا دہ گنا ہونے جیسا کہ ابھی اوکی مان۔ نے جہاں اور دوسری روایت سے مروی ہے کہ تنوکی کا گنا ہے ایک نظر کر نیسے طرف بیت اللہ کے سبحان اللہ کا انعام پر انعام ہے اس غنڈہ الرحیم کا عطا فرمائے ہین کہ

جب بیت اللہ پر نظر پڑے تو تعظیم اور تکریم کہہ کر اسے روایت ہو کہ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ حج کی واسطے جب
 مکہ معظمہ پہنچے اور جب بیت اللہ پر نظر پڑی جذبہ شوق میں (بیت اللہ بیت اللہ) کہتے ہوئے بہوش ہو گئے
 اور روایت ہے بعض عارفین سے جبکہ داخل ہوتے تھے بیت اللہ میں لرزنا تھا بدن انکا بوجہ محبت اور شوق
 آہی کے اور عظمت بیت اللہ کی وجہ سے جسکی اول مرتبہ اسبہ نظر پڑتی ہے ضرور روتا ہے اور اسکی لمین
 ہیبت آتی ہے یا بوجہ زیادتی مسرت کے ہنستا ہے۔ بیت اللہ کی عظمت اور آداب انسان کیا بلکہ
 حیوانوں کے دلون پر ہے پرند خانہ کعبہ کے اوپر سے نہیں گذرتا (جبل اشق) میں جس کبوتر نے اسے دیکھا
 تھے اسکی نسل سے ہزاروں کبوتر جنگلی حرم شریف میں ہیں جنکا جھنڈ کا جھنڈ اڑنا نہایت ہی خوشنما
 معلوم ہوتا ہے اُنکے آب زفر مینے کے واسطے حرم شریف میں جا بجا پتھر کے چھوٹے چھوٹے حوض بنا کر رکھ دے
 گئے ہیں کہ جمیں و سب کبوتر پانی پینے میں اور سلطان کی طرف سے کھانگو گیہوں حرم کی زمین پر الا جاتا ہوا دریا
 بھی گیہوں اور جوار وغیرہ ڈالتے ہیں دیکھو کبوتر جسوقت اڑتے ہوئے قریب بیت اللہ کی چھت کے آتے ہیں تو
 دھننے یا بائیں ہو جاتا ہیں اور طواف کرتے ہیں بیت اللہ کا اور بغل سے اڑتے ہوئے نکل جاتے ہیں چھت کے
 اوپر نہیں گذرتے ہیں اور نہ چھت پر جا کر بیٹھتے ہیں اگر کوئی کبوتر بیمار ہو یا کسی الام میں مبتلا ہوا تو وہ غلاف
 کعبہ کو اپنے پیرون سے تھام کر ٹلک جاتا ہے اور تھوڑی دیر تک رہ کر اڑ جاتا ہے میں نے ایک کبوتر کو
 بچشم خود دیکھا کہ وہ فیضانِ رحمت کے تلے غلاف کعبہ سے دو روز تک برابر اتار دیا اور اسکا رونا تیسرے
 دن چلا گیا۔ (ذرا سمجھو ہم سب حیوان نا طعقون کو غور اور فکر کی جگہ ہے کہ اوس حیوان مطلق کو کس ادب
 اور عظمت میں ادب کھایا) جل جلالہ و عم نوالہ پڑھنے کا مقام ہے اور جس لڑکے کے منہ میں بیت اللہ کی
 رکھی جاتی ہے وہ لڑکا جلد باتیں کرنے لگتا ہے اور آج تک مکہ معظمہ میں رواج ہے کہ ہر لڑکے کے منہ
 میں مندر ایک روز ایک ساعت کے واسطے کبھی بیت اللہ کی رکھتے ہیں اور چالیس روز کے بعد لڑکوں کو
 غسل وغیرہ سے طہارت کرا کے اور بغیر سٹے ہوئے کپڑے میں لپیٹ کر گویا احرام باندھ کر آستان
 کعبہ پر یا اندر کعبہ کے داخلی کراتے ہیں اور گھنٹہ دو گھنٹہ اُس لڑکے کو وہاں پر پڑا رہنے دیتے ہیں
 وہ لڑکا باوجود نا فحی اور صغیر سنی کے بول بزاز نہیں کرتا گویا اوسکی روح بیت اللہ کی ادب کرتی
 ہے لڑکوں کے داخلی کیوقت جو لڑکا پڑا ہوا ہوتا اور چپ رہا ایسے لڑکوں کے مان باپ کو بہت خوشی
 ہوتی ہے اور اغوات یعنی خواجہ سرا یا حرم کو بخوبی اپنے حوصلہ کے مطابق انعام دیتے ہیں اور جو لڑکا

کرو یا کیا اسکو کجھت کر کے خطاب کرتے ہیں۔ روایت ہے کہ ملا را علی سے جو فرشتہ زمین پر کسی
 کام کے واسطے آتا ہے تو وہ پہلے عرش معلىٰ کے نیچے حوض سے غسل کر کے اجوام یا نہ غسل کرتا ہی
 اور پہلے طواف بیت اللہ کا کر کے اپنے کام کو انجام دیتا ہے اور جب وہ آسمان پر پہنچتا ہے تو اسے
 قہر و جہرہ بتا دیتا ہے کہ بیت اللہ کے مقرب بارگاہ الہی ہوتا ہے۔ ہر رومی ہے کہ بیت اللہ کے گرد تین سو چھیتر
 کی قبریں ہیں قبر حضرت اسمعیل ع اور انکی والدہ ہاجرہ رضی اللہ عنہم کی نیچے تیزاب رحمت کے اور
 قبر حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت شعلیب ع اور حضرت صالح علیہ السلام کے درمیان چارہ زمر
 اور مقام ابراہیم کے ہے۔ اور مشکوٰۃ شریف میں فرموا ہے کہ درمیان رکن یمانی اور حجر ابراہیم
 کے ایک ٹکڑہ ہو زمین کا جنت مگردن سے۔ یہجنت النفوس میں لکھا ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام
 تین گھنٹے پھرتے ہیں اطراف دنیا اور دریاؤں کے اور حاضر ہوتے ہیں بیت اللہ میں پنجو ققی نماز
 کے لئے۔ اور روایت ہے کہ جمع اولیا روز یک جمع ہوتے ہیں دن میں ایک بار ہمیشہ مکہ معظمہ
 میں واسطے زیارت بیت اللہ کے۔ اور حضرت حسن البصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دیکھا میں نے
 گرد بیت اللہ کے بہت سے فرشتوں کو اور اولیا اللہ اور نیک بندوں کو کہ زیادہ تر نظر آتے ہیں شب
 جمعہ اور شب پیر کو اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اور انکے دونوں صاحبزادے یعنی یحییٰ و عیسیٰ
 بیت اللہ کے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انکی جماعت حطیم میں نزدیک قبر اسمعیل ع کے اور
 جماعت کثیر فرشتوں کی نزدیک حجر اسود کے اور ہمارے پیغمبر تاج الاصفیا خاتم الانبیاء رحمۃ اللعالمین
 المذنبین سیدنا و مولانا و حبیبنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم اور انکے
 ہمراہ اصحاب کبار اور اولیا و اولیاء و تابعین نزدیک رکن یمانی کے تشریف فرما ہوتے ہیں ہر روز حضرت
 عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق نازل
 ہوتی ہیں ایک سو بیس رحمتیں اللہ کی جانب سے خاص اہل مکہ پر بیس رحمتیں جو فقط نظر کرتے ہیں بیت اللہ
 پر اور چالیس نماز پڑھنے والوں پر اور ساٹھ طواف کرنا اور پڑھنا کرنا گریز بیت اللہ کے ایک نماز
 ہے۔ روایت ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے
 طواف کیا خلوص اور محبت و شہادت و صوبہ میں نیچے سر اور شکے پاؤں یعنی موزے بھی نہ ہوں پاؤں میں
 اور قدموں کو نزدیک نہ کھنا جاوے حالت طواف میں نیچے سر نہ کرے ہوئے لکھی جاوے گی اس کے ہر قدم پر ستر ہزار

نیکیان اور دور کجاوینگی ستر ہزار بیدیان اور بلند کئے جاوینگے ستر ہزار درجے اوکے اور وہ شفاعت کریگا ستر ہزار آدمیوں کی اپنے اہل سے قیامت کے روز۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اطراف بیت اللہ کے ستر ہزار فرشتہ ہیں جو مغفرت چاہتے اور دعا کرتے ہیں طواف کرنے اور اسجگہ نماز پڑھنے والوں کے حق میں۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے طواف کیا برسات میں لکھی جاوے گی ہر قطرہ باران کے عوض ایک ایک نیکی اور دو کجاوینگی ایک ایک بدی ایک فضیلتیں سجدہ پیشما رہیں اگر کل درختانِ روضہ میں قلم بنیں اور تمام دریاؤں کے پانی کی روشنائی تو بھی غیر ممکن ہے کہ انسان سے اتمام کو پہنچے۔

(جعفرہ) یہ شکل عرض استانبیت اللہ کے قریب دیوار شرقی کعبہ سے ملا ہوا ہے کعبہ شریف کے رخ کٹے ہونے سے رہنے جانب پڑتا ہے گہرائی اُس عرض کی اٹھارہ انگل طول چار گز آٹھ انگل عرض دو گز پندرہ انگل ہے اس میں تین مصلے سنگ مرمر و سنگ سماق و سنگ سیاہ کو بچھائی ہوئی ہیں اس پر لوگ نماز پڑھتے ہیں اسکو (مقام جبریل) بھی کہتے ہیں کسے کہ جب پنجوقتہ نماز فرض ہوئی تب حضرت جبریل علیہ السلام و رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اُس گدھ میں نماز پڑھی تھی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مٹی سے بیت اللہ کی دیوار بن اوٹھائی ہیں اُس جعفرہ کو اندر دیوار بیت اللہ کی ساڈروان سے لگا کر مصلے کے روبرو ایک تختی سنگ مرمر کی لگی ہے اُس میں کچھ عبارت کندہ ہے اُس کے قریب ایک سنگ مرمر کا ٹکڑہ بھی لگا ہوا ہے جسکی تاثیر یہ ہے کہ اُس کے چاٹنے سے رقصان دفع ہوتا ہے اور لڑکے مکہ مغلطہ کے چاٹنے میں واسطے ترقی ذہن کے

(حطیم) یہاں اس منکرہ کا نام ہے جو بیت اللہ کے شمال کی طرف ایک قوسی چار دیوار کی اندر واقع ہے اُس چار دیواری کی دیوار اندر سے مدور اور باہر کجیاب سے تیرہ پھل کی رکن شامی سے رکن عراقی تک بیت اللہ کے نزدیک ہے لیکن بیت اللہ کی دیوار اور اس دائرہ کی دیوار کے بیچ میں دو نون جانب میں گز کا راستہ ہے اور اس درمیان کا طول کعبہ کی دیوار سے اس دائرہ کی دیوار تک جنوباً شمالاً گز اور عرض اس دائرہ کے شرف سے آخر تک نہر کاغز بنا۔ گز ہے دیوار اس دائرہ کی سنگ مرمر کی ہو بلندی میں پونے تین گز اور موٹائی میں دو گز باہر دور آسکا ۴۰ گز اور اندر کا دور ۳۸ گز ہے اس پر خط کو فی میں صوف اور چایا درختوں کے بل بوتے کندہ کئے ہوئے ہیں۔ درمیان اس حطیم کے

جعفرہ شریف

حطیم

کالے دہلیے و سبزو سفید و لال پتھروں کا فرش ہے پہلے یہ جگہ بھی اندر بیت اللہ کے داخل تھی
 اُسکو جدید تعمیر کے وقت قریش نے باہر چھوڑ دیا تھا۔ روایت ہے حضرت عبداللہ بن زبیر
 سے کہ فرمایا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہ ہنسنے نذر کی تھی کہ اگر فتح ہوا کہ معظمت تو بڑھو گی
 دور رکھتین نماز اندر بیت اللہ کے پس جبکہ فتح ہوا کہ معظمت اور ذکر کیا حال نذر کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 سے تو فرمایا آپ نے کہ پڑھو دور رکھتین نماز اندر حطیم کے تحقیق کہ یہ ہر کعبہ میں جسکو چھوڑ دیا قوم نے باہر
 بہ سبب کم ہونے خرچ کے

(میزابِ حمت) بیت اللہ کی جگہ پانی گرنے کا بادل جسکو موری کہتے ہیں وہ سونکی ہو جگہ پانی اُسکے ذریعہ
 جو حطیم میں گرتا ہو جس جگہ پانی گرتا ہو اُسجگہ سبز تھیر کا مصلے بنا کر جمادیا ہے اُسکے نیچے حضرت اسماعیل علی
 ہیہاں پر بندگان خدا کی عاقبول ہوتی ہو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ ایک روز حضرت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرم شریف سے تشریف لائے اور امحباب فرمایا کہ میں دروازہ جنت سے آیا ہوں
 حالانکہ آپ آئے تھے اوس وقت نیزابِ حمت کو نیچے سے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو
 کھڑا ہونے نیزابِ حمت کر اطلب کے اپنی حاجت خدا سے بہ تحقیق کہ روا ہو گی حاجت اوسکی۔

(حجرا سو) یہ تھیر حضرت آدم علیہ السلام کے ہمراہ جنت آیا تھا طوفان نوح علیہ السلام کی وقت حضرت جبریل علیہ
 نے اُسکو جبل ابوقلیس میں امانت رکھ دیا تھا جب حضرت ابراہیم علیہ السلام بیت اللہ کی بنا کرنے لگے اسوقت
 اوس تھیر کو لا کر خانہ کعبہ کی دیوار میں مشرق کی طرف لگا دیا اسوقت وہ تھیر ایک منور تھا کہ مشرق سے مغرب اور
 شمال سے جنوب تک اسکی روشنی پڑتی تھی لیکن اب بہ سبب لوگوں کے گناہوں کے اُس میں سیاہی آگئی ہو وہ حجرا سو
 سے دو گڑھوں کے بلندی پر چاندی کی حلقہ میں دیوار کعبہ کے گوشہ پر چڑھا ہوا تھا تو نکل عرض اور اسی قدر طول میں
 مدور ہو کسی صدر سے اوسکے کئی ٹکڑے ہو گئے ہیں جسکو ملا کر ایک جگہ جمع کر دیا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 اوسکو محبت کی نگاہ سے دیکھا بوسہ دیا تھا اسلئے تمام اہل اسلام میں اُسکا بوسہ دینا دستور ہو گیا اور روایت ہے حضرت
 عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہر ذات پاک اللہ تعالیٰ کی کہ اُسکا
 اللہ تعالیٰ حجرا سو کو قیامت کیدن کہ ہونگی اوسکی دو آنکھیں دیکھیں اوس اور ہونگی زبان کہ گوہری دیکھا اسکے حق میں
 کہ جسے اعتقاد اور یقین اور ایمان سے بوسہ دیا ہے۔ اور حجرا سود کا جو ہنا اور چھوٹا کن میانی کو پاک کرنا ہو
 گناہوں سے جیسے کہ جھرنے میں پتے درختوں کے طریق میں اور حجرا سود ہنا یا تھ ہے قدرت کا اور میں

میزابِ حمت

حجرا سو

کہ مصافحہ کرتے ہیں بندگان خدا جیسا کہ مصافحہ کرتے ہو تم آپس میں اور فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص مانگے دعا حجر اسود کے قریب قبول ہوگی دعا اسکی اور فرمایا کہ ہمام مقرر ہے
میں فرشتے نزدیک حجر اسود کے مانگتے ہیں عاؤنہ واسطے جو گذر سنے ہیں پاس اس کے اور مروی ہے عطا
سے راضی ہوا صدقاً اونسے کہ پوچھا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا حضرت دیکھتا ہوں کہ آپ
اکثر چہرے ہیں اور مسح کرتے ہیں کن بمانی اور حجر اسود کو فرمایا آپ نے کہ تحقیق میں جسوقت گذرتا ہوں بمان
سے دیکھتا ہوں میں کہ جبرئیل علیہ السلام دعا کرتے ہیں اس کے حق میں کہ جو چہرے ہیں اور مسح کرتا ہوں
کہ کن بمانی اور حجر اسود کو لعل ہے کہ ایک اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے طرف چاروں
کے اور بوسہ دیکر کہنے لگے کہ میں خوب جانتا ہوں کہ تو بھر ہے نہ ہرے بھر ہے نہ فائدہ اگر نہ دیکھتا میں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیتے نہ دیتا میں بوسہ یہ سن کر کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ نہ فرمائے اس طرح بلکہ
اس میں ضرر ہے اور فائدہ ہے ساتھ حکم اللہ کے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے وہ کیا ہی فرمایا حضرت علی
کو اللہ وجہہ نے کہ اللہ جل جلالہ و عظم نوالہ نے جب کیا عہد میثاق اولاد آدم سے لکھا ایک فرور گواہ کیا اس
حجر اسود کو پس گواہی دیکھا دن قیامت کے وفاء عہد مومنوں کی۔

(ملفوظ شریف) یہ اس مقام کے بیرونی دیوار کا نام ہے جو حجر اسود اور بیت اللہ کے دروازہ کے دریا
اور جگہ دعا قبول ہوتی ہے اسلئے بعد طواف بیت اللہ اس جگہ دعا پڑھائی جاتی ہے۔

(مطاف) طواف بیت اللہ کرنیکی جگہ کو کہتے ہیں اس مطاف کا فرش سنگ مرکاہو اسکی چاروں
ہیں۔ مقام ابراہیم سے کعبہ کی دیوار تک جانب مشرق ۲۲ گز اور کعبہ کی پشت سے مالکی مصلے
تک جانب غرب ۳۲ گز بارہ انگل اور کعبہ کے داہنے جانب یو اسے مصلے جنوبی تک جانب جنوب ۳۲ گز
بارہ انگل اور کعبہ کے بائیں جانب حطیم سے حنفی مصلے تک جانب شمال ۲۴ گز بیضاوی شکل کے
قریب قریب ہے اسکے اطراف میں کہیں اٹھارہ انگل اور کسی جگہ ۱۴ گز اور کسی جگہ زیادہ زمین بلند ہے
سیاہ پتھر کا فرش ہے اور اس زمین کے کنارہ پر مطاف کے حلقہ میں گرد اگر ۳۳ ستون ہیں جن میں ۱۳ ستون
۴۴ در دو سنگ مرمر کے ہیں اسکے سر و سپر سو نیکی گنبدیان ہیں ہر ستون میں دس دس قدم کا فاصلہ ہے
ایک ستون سے دوسرے ستون تک پتیل کی چھڑی ہوئی ہے جمیع سات سات بلوریں ہانڈیاں ہانڈیاں
اور چھ جاکے ساتھ آویزان ہیں جنکی تعداد دو سو باون ہیں روشنی کیوقت نہایت ہی خوشنما اظہار روشنی

قابل ہر نظر آتا ہے دوہری روشنی کا لطف دینی بین حلقہ مقامین چار پانچ مقام پر دو دو گز بلند
پیش کے جھاڑ میں ہیں جنکی شاخوں میں شیشے لگی ہیں اور انہیں مٹی میں روشن ہوتی ہیں کہ وہ وقتاً
وقتاً اٹھائی جاتی ہیں

(مقام ابراہیم) ایک چھ کمان نام ہو آیا تھا بہشت برین سے حضرت ابراہیم علیہ السلام بیت اللہ شریف جب بنا رہے تھے تو
آپاوس چھ پرکھٹے ہو کر تعمیر فرماتے تھے جب بلندی کی حاجت ہوتی تھی تو وہ بلند ہو جاتا تھا اے ہذا القیاس وقت
پستی کے چھوٹا ہو جاتا تھا جب پفارغ ہو چکے تعمیر بیت اللہ سے تو وہ بدستور اپنی حالت پر آگیا وہ جس مکان میں
رکھا گیا ہوا اسکو مقام ابراہیم کہتے ہیں وہ مکان بیت اللہ کے دروازہ کے سامنے دیوار بیت اللہ سے ۲۲ گز اور حجر سود
۲۲ گز کے فاصلہ پر ہے عرض بطول بیڑنی اوس مکان کا ۲ گز اور سقا قبہ لکڑیا کیسے کی چادر سے منڈھا ہوا بلندی میں
باہر کا قبہ جسکے خمینا پندر گز ہے چاروں طرف اوسکے ہشت فہات کے جال ہیں دروازہ اوسکا مشرق کی طرف ہوا اوس
میں چاندی کا فضل ہے اوس مکان کے اندر قبہ کی طرف کی حال سو دو گز اور جنوب شمال کی جال ہوا آدھا آدھا گز اور یورپ کی
جال ہو ایک گز فرق پراکھینے سے چھوٹا سابقہ ہو جو کہ بلندی میں ساڑھے چار گز ہو گا اوس قبہ کے اندر اوس مقام
کو رکھا ہوا اور یہ جگہ مطاف سے باہر ہے اس اندر فی جھیلے قبہ پر زربین غلاف نہایت بیش قیمتی اور عمدہ ڈالا ہوا
ہے کہ جسکی توصیف میں یحییٰ بن قاسم نے اپنے بہشت زرین حروف میں یہ چیز فقط دیکھنے سے علاقہ رکھتی ہو اور پھر
مقام ابراہیم کا طول ۱۲ انگل اور عرض ۱۲ انگل ہے اسکے چاروں طرف چاندی کی ٹیٹی لگی ہوئی ہو اور اوس
پتھر پر دونوں قدم پاک حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نشان ہیں جسکی شان میں یہ آیت ہے فیدہ آیات یتذکرہ مقام
ابراہیم اسکے اندر عرق گلاب لا رہا ہو جب زیارت کیلئے اُسکو کھولتے ہیں تو لوگ تیر کا اُسکو پیتے اور اُسکو حق
لگاتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آؤ بکارکن بمانی اور مقام ابراہیم قیامت کینا مانند
کوہ ابوقیس کو اور بنگی زبانین اور گواہی دینگے انکے حق میں کہ جو پیش آیا ساتھ اعتقاد اور آداب کے اور دعا
پر تو لگے ساتھ اولوگون کو جو انکے ساتھ ہے ادبی سے پیش آیا۔

(تعمیر ہر سنگ مرمر کا مقام ابراہیم کے متصل مطاف کے کنارہ پر بنایا گیا ہوا اسکے گیارہ زمین ہیں اور آخر
کا درجہ چوک ہوا اسکے چاروں کو نو پر چار ستون مرمر کے عمدہ ہیں اور تختہ ہر سنگ مرمر کے خوشنما جال بنایا ہوا ان
ستونوں پر شیشے کے صاف کا درازہ سونیکا ملمع کیا ہوا چڑھایا گیا ہو۔

(باب الاسلام) وہ ایک مکان کی شکل کا ہے پتھر کا مقام ابراہیم کہتے ہیں ۲۰ گز کے فاصلہ پر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مقام ابراہیم

مقام ابراہیم

علیہ وسلم کے عہد میں مسجد الحرام کا پہلے یہی اور اسی جگہ دروازہ تھا۔

چاہ زفرم (یہ زفرم کانکوان جیسے دو نذر مکان جو وہ مکان حجر اسود اور کعبہ شریف کے دروازہ کے روبرو گزرتا ہے) کے فاصلہ پر ہے اور مقام ابراہیم علیہ السلام اور چاہ زفرم کے درمیان ۷ گز کا فاصلہ ہے اسکے نیچے کے درجہ کی دیوار سیاہ پتھر کی ہے اور اسمیں بیچ مکان کی ایک بن گھڑیال خانہ ہے اسکا دروازہ جنوب کی جانب ہے اسکے درمیان بالانفا پر جانکی سیڑھیاں ہیں دوسرے مکان میں زفرم کانکوان ہے اسکا دروازہ مشرقی جانب ہے اور اوپر کے درجہ پر بھی تین طرف کا پتھر کی دیواریں ہیں اور جو تختے سمت میں بیت اللہ کی جانب کماندار لکڑیوں کو دروازہ چھوڑا ہے اس پر سپر موز دونوں کا شیخ رہتا ہوا ہے بھی (تکبیر کہتے ہیں تاکہ بلندی پر سب لوگ سن سکیں زفرم کے کنوین پر سالکان کی لکڑیوں کی پیڑھوئی چھت ہے اس چھت میں ایک شبکہ ہے کہ اوپر کے درجہ کی آدمی اور پانی سے پانی زفرم کا کھینچ لیتے ہیں اس کنوین کی بنا سنگ مرمر سے ہے منڈیرہ یعنی اسکے اطراف کی دیوار بھی سنگ مرمر کی ہے مدور دو حلقہ تراش کر اوپر جمادے ہیں انچائی میں وہ منڈیرہ ۳ گز اور موٹائی میں ایک گز ہے دو کنوین کا چار در چار گز اور گہرائی اسکی ۷ گز کی ہے پانی سے نیچے تین گز گہرائی میں ہشت عات کا چال لگا دیا گیا جو نالہ کوئی آدمی یا اور کوئی چیز گر جاوے تو نقصان نہو اور تہ کو نہ پہونچے اس ہشت عات کی چالی لکڑی رہ جاوے آسانی سے پانی نکالنے کو چار چرخ پستل کے منڈیرہ پر لگائے ہیں کنوین کے گرد اندر اس کو ٹھری کو بالکل سنگ مرمر کا فرش ہے ہوا در در پستی کی غرض سے پورے جانب دروازہ کے سوا ایک ہی درجہ اور دو درجہ کچھ دیوار میں ہے کی سمت ہے یہ درجہ کہ جسکو خدا نے حضرت اسمعیل علیہ السلام اور شجرہ جبرائیل علیہ السلام کے لئے اپنی قدرت کاملہ سے ظاہر کیا تھا یہ شجرہ چند مدت کو تو خشک ہو گیا تو اسی مقام پر کنوین کو ہوا گیا۔ جب ہو گیا کا اتفاق ہے کہ اب زفرم بہتر ہے تمام دنیا کے پانی سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اب زفرم ہوا اسلئے پاسوں اور بھونکوں کو یعنی کفایت کرتا ہے کھالے سے فقط اب زفرم کے اور شفا حاصل ہوتی ہے بیمار یوں سے اور نجات ملتی ہے انڈیا و اعدا سے اور یہ برکت اب زفرم کی موجود رہنے والی ہے قیامت تک اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیتے تھے اب زفرم اس نیک کہ حشر کے روز پیدا ہوں اور حضرت ہو گئے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں اپنے فرما کا بچا ہوں نفاق ہو کیونکہ منافقوں نے اب زفرم میں پانی نہیں جانا انکو بد مزہ اور کھانا معلوم ہوتا ہے اور مروی ہے کہ انھوں نے صلعم نے فرمایا کہ کھانا ہو گا اب زفرم اور درخ کی آگ ایک ٹکم میں یعنی جس شخص نے سیر ہو کر اب زفرم پیادہ دفن سے بچا اور چھ لوگوں کی نماز گاہ ہے نیز اب رحمت کی نیچے ادنیٰ کو نالہ پانی ہے اب زفرم اور حضرت عبدالعزیز

عرض ہو وایت ہو کر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ ایک شخص نے نبوت کی ہوس میں آئے نرم کے جانب کن حجر اسود کے۔
 رقبۃ الفرائشین یعنی گھڑیاں خانہ یہ مکان زفرم کے مکان کے پہلو میں ہو طول عرض میں بندہ گز ہر سنگ سے وہ مکان بنایا اس میں سوائے گھروں کو سٹھلان بچھوئے قرآن مجید مسجد الحرام کی مزیوریات کی چیزیں سب رکھی جاتی ہیں اسکے دکھن جانب چوتھہ بنا ہوا اور غوات حرم یعنی خواجہ سرچنگی علاقہ حرم شریف کی خدمت اور حجاز بہار و ہرے بیٹھے ہیں۔

(ذکر سلم) یعنی طبری یہ چاندی کو منقش ہرے سندھی ہوئی ہوا سپر سونیکا ملمع کیا ہوا ہو اسکے نیچے چار پہرے ہیں کہ جسکی مد سے وہ ٹھسکا ٹی جاتی ہو کعبہ کی داخلی کے وقت کعبہ کے دروازہ کے رو برو انگارے ہیں جس طرح حکو لوگ آسانی سے کعبہ کی داخلی کرتے ہیں وہ طبری چاہ زفرم کے گنبد کے پاس دو گز کو فاصلہ رکھی سستی ہے (مصلے شاخنی) یہ مقام اہم سے ملا ہوا دروازہ کے رو برو جانب یورب چار کعبہ ہر جہت اکی باٹ دی ہے طول میں چھ گز عرض میں پونے چھ گز بلندی میں پانچ گز اس جگہ شاخنی کے امام پنجو قتی نماز رہا کرتے ہیں اور حجاج نماز نفل واجب الطواف کی بھی اس جگہ اگر پڑھتے ہیں۔

(مصلے حنفی) یہ طواف سے اوپر سنگین فرش کے دو سر زینہ کے کنارہ کعبہ کے بائیں جانب طیم کے مقابل ہے ہر وہ دروازہ رقبۃ ارمکان ہو طول میں ۲۰ گز آٹھ انگل عرض میں بارہ گز بارہ انگل ہے اسکے ہر دو درجہ میں تین تین کمانیں ہنگ غسہ یعنی زرد پتھر کی ہیں مشرق اور مغرب کی طرف ایک ایک توسی مکان اور شمال و جنوب کی جانب تین تین کمانیں ہیں نیچے کا درجہ بلندی میں نو گز ہے اور اوپر کا درجہ بلندی میں نو گز ہے اس پر کمر و

کما مقام ہے دو درجہ کی چھت لکڑی کی ہو اور پر کی جہت اور قیہ پوسیدہ کا چادر پڑھا ہوا ہو بالا خانہ پر چڑھنے کو بیڑھیاں زرد پتھر کی ہیں اس جگہ حنفی کے امام پنجو قتی نماز پڑھاتے ہیں اور ہر جماعت فرض کے بعد اربعہ اور تین امام المسلمین خلیفہ کو زمین سلطان المعظم کیلئے رکھ دیا ہوتا ہے اللہ اعظم السلطان المعظم خادم الحرمین

الشریفین سلطان ابن السلطان عبدالحمید خان غازی انصر عسکر الاسلام امین یارب العالمین (مصلے مالکی) وہ ایک قیہ ہو لکڑیا کا پتھر وں کے کعبہ بنیاد اور اس قیہ پر سیسہ کی چادر پڑھی ہوئی ہو چکرے کے سنگین فرش کے دو سر زینہ کے کنارہ پر کعبہ معظم سے پیچہ جانب ہو طول اور عرض اسکا نو گز ہے یہاں مالکی کے امام صبح و عصر و عشا چار وقتوں کی نماز پڑھاتے ہیں مغرب کی جماعت نہیں ہوتی ہے۔

(مصلے حنبلی) یہ بھی مالکی مصلے کی طرح سنگین فرش کے زینہ کے کنارہ پر حجر اسود کے مقابل میں اسکا

ذوالحجۃ

۱۳

مصلے شاخنی

مصلے حنفی

مصلے مالکی

ایک گز بلند ہے عرض و طول میں آٹھ گز ہے اس مصلیٰ اور مالکی امام کے مصلیٰ کے روبرو ڈھکڑ کی دیوار سنگین اونچا بلو نصف اترہ کو بھی ہو شب کو نماز کے وقت اُس پھر بعد ان رکھے جاتی ہیں اس مصلیٰ میں صلیبی کے امام فقط صبح کی نماز پڑھاتے ہیں اور باقی چار وقت جماعت نہیں ہوتی ہے۔

ہر مصلیٰ کو امام علیحدہ علیحدہ متعدد مقرر ہیں جو کہ خزانہ سلطانی سے مشاہیر پاتے ہیں حرم شریف اور سارے شہر کی گھریوں کا حساب مثل ہندوستان کے نہیں ہے یہاں جو شب آفتاب کو وقت گھڑیوں کا وہ جو پہلو بارہ پر رکھتے ہیں ٹھیک بارہ بجے مغرب کی اذان شروع ہوتی ہے اسی حساب سے یہاں دن رات کا وقت بولتے ہیں اور حساب کرتے ہیں مغرب کی نماز بارہ بجے شام کو اور جماعت حنفی کی ہوتی ہے بعد از شام کی عشا کی نماز کو واسطے دو بجے شب کو یعنی ہندوستان کو حساب سے آٹھ بجے شب کے اندر صلوٰۃ و اذان شروع ہو کر ایک گھنٹہ میں ختم کر کے تین بجے اول جماعت حنفی کی گھڑی ہو جاتی ہے بعد اُس کے شام کی نماز کے بعد اسکے مالکی کی ہوتی ہے صبح کی نماز کیلئے سات بجے رات کو یعنی صبح کا ذب کی وقت سے پہلے موزوں کے شیخ بیت اللہ شریف کے دروازہ پر حاضر ہو کر صلیب بچھا کر بیٹھتا ہے اور ساتون مینارہ حرم شریف اور جبل ابوقیس پر ایک ایک موزن جاکھڑا ہوتا ہے پہلے شیخ المودت آہستہ ہلکی درناک رسبی آواز اور خوش بوجہ سے یہ سات کلمہ (۱) یا ارحم الراحمین (۲) محمد رسول اللہ (۳) ابوبکر صدیق بن ابی قحافہ (۴) عمر بن الخطاب (۵) عثمان بن عفان (۶) علی بن ابیطالب (۷) یا ایہا الذین امنوا صلوا علی علی و آلہ و اصحابہ وسلموا التسلیمًا۔ یکے بعد دیگرے ان جملوں کو پانچ پانچ سات سات منٹ کے وقفہ کے بعد ایک مرتبہ فصل نہ کر کے اسکی خاموشی اور چپ رہنے کو درمیان دے موزن جو کہ حرم میناروں اور جبل ابوقیس پر کھڑے رہتے ہیں ان جملوں کا جو کہ شیخ المودت کے منہ سے نکلتے ہیں خوش الحانی کے ساتھ بلند آواز سے اعادہ کرتے ہیں اسکے بعد شیخ المودت چپ بیٹھا رہتا ہے اور موزن صفت باریتعالیٰ اور محمد اور درود صبح صادق کے قریب تک میناروں کے ہر طرف گھوم گھوم کر اپنے عقبہ دلی کے ساتھ ہر سمت صلوٰۃ و حمد کے کلمات پہنچاتے اور خواب غفلت میں مبتلا بندگان خدا کو بیکارتے ہیں جسے سن کر لوگ بیت اللہ کی طرف دوڑتے ہیں یہاں نا وقت اور دلچسپ کیفیت بیت اللہ میں قائم رہے بیان کو گنجائش کہان کہ اسکی حالت پوری عرض کر سکے جسکے سننے سے روح کو ایک

لطف باطنی پیدا ہوتا ہے اور دل و دگرش خدا جسکے کانون تک پہنچتی مٹا بانہ خد بڑے کیونکہ ہمت جسم قدم نہ ہوتا
 وہ صبح اور وہ لطف ستاروں کا اور وہ نور دیکھے تو بخش کرے ارنی گویے اور ح طور
 برجون میں جا بجا تھے وہ تسبیح خوان طیبو ہر چار سمت قدرت اللہ کا طور
 مجلس خجل تھی کعبہ مینو اساس سے ہر سمت تھا بسا ہوا اچھو لو کی باس سے
 یہ ساعت محمود ان ہی حضرات خوش نصیب کو روزانہ دیکھا نصیب ملی ہو کہ جو بیدار بخت حرم شریف میں شب کو حاضر
 رہتے ہیں بعد صلوٰۃ آخر میں اذان ہوتی ہو مسجد کو اذان اور صلوٰۃ دیکھنے کا مالک ہو کہ نہ بچ صبح کو وقت پہلے جاتا
 نماز کی طہری ہوتی ہو بعد اسکے حنبلی بعد اسکے مالکی کی سب آخر میں پونے دس بچ صبح صلوٰۃ
 کی وقت حنفی مصلے کی جماعت ہوتی ہو طہر کی نماز چھ بچ دو پہر کو شروع ہوتی ہو پہلی جماعت تھی دوسری
 جماعت شافعی تیسری حنبلی مالکی کی ہوتی ہے عصر کی نماز نو بجے سے پہر کو شروع ہوتی ہے اس وقت بھی
 پہلی جماعت حنفی دو کٹر شافعی تیسری مالکی کی ہوتی ہے۔ ظہر اور عصر اور مغرب کی اذانوں میں طوالت
 مین ہوتی ہو ان موزونوں کے ساتھ چند آدمی محجر کے عقب سے ہیں کہ وہ پنج وقتہ نماز کی وقت ہر گلی کو چہ
 دہانہ اور مٹھ کو پر بلند آواز سے (صلوٰۃ صلوٰۃ) پکار کر ہر آدمی اور دکاندار اور اہل پیشہ کو بخبردار
 اور مطلع کرتے ہیں صبح کی وقت چونکہ حنفی مصلے میں نماز سب سے اخیر ہوتی ہے اسلئے جو لوگ کہ دوسرے
 آئندے یا کاروباری لوگ جو دیر کر پہنچنے والے ہیں وہ سب لوگ حنفی مصلے میں شریک ہو کر نماز پڑھتے ہیں
 اسلئے چاروں امام کو مقلدین جو حنفی جماعت میں شریک ہوتے ہیں تو عجب لطف دیکھا جی دیتا ہو کوئی تو ہاتھ
 باندھے اور کوئی ہاتھ کھولے پڑھتا ہے کوئی آمین چلا کر اور کوئی آہستہ کہتا ہو لیکن سب ایک ہی امام حنفی
 کے مقتدی ہوتے ہیں اس وقت کے سوا اور چار دن وقتوں میں بھی حنفی مصلے کی نماز جماعت ہی بھارتی تھی
 (مسجد الحرام) بیت اللہ کے گرد اگر دہر چار جانب وسیع صحیح چھوڑ کر دالان دزدالان نگار سنگین بنائی گئی ہو
 اس مسجد الحرام کتبہ میں لکھے دالان کا زینہ صحن اٹھارہ انگل بلند ہو اسمین ہوا رکالو پتھر کا فرش ہو دوسرو دالان اندر کی کا
 پہلے دالان سے بارہ انگل زینہ بلند کر کے ہر جانب وسیع دالان تین تین قطاریں بناؤں قیہ اچھپتی ہوئی ہوئی بعض
 سمت چھ قطاریں بھی ہیں لیکن اسمین دروازے کانات بنا دیے گئے ہیں تین تین درجہ مثلاً ہر جانب مسجد میں ہیں اور
 ہر جانب بہت غلوہ یعنی چھوٹی چھوٹی کوٹھریاں کنارہ کنارہ بنی ہیں کہ جو مزیں علقہ میں اسمین نرمی اسباب
 مصلے و زمر کی ذوقین یعنی مراحیان رکھتے ہیں مسجد الحرام کے سب کھمبہ پانچ سو پچیس ہیں اور سب تین قسم

مسجد الحرام

کے پتھروں میں سنگ مرمر سنگ شمسہ یعنی میلا سنگ ہوتا ہے یعنی سخت سنگ مرمر کے کھمبے جو ایک ہی پتھر میں گول
ایک ہی ڈال تر شے ہو ہیں ^{۲۹۳} دوسو ترانوی اور سنگ شمسہ کے کھمبے جو جردہ جردہ پتھر دنگو گج سے ہشت پہلو باند
ہیں ^{۲۹۴} دو سو یا سٹھ ہیں اور قبلہ و کمانوں کے ایک سو باون ہیں اور چپت کی موٹیرہ اور قبو نمبر نگورہ سنگ شمسہ
اور مرمر ^{۱۳۶۹} سوا ناسی ہیں آگے والان کا پایہ جو صحن میں ہر شست پہلو ایک ڈال نذر پتھر کا بنایا ہو جسکے
چھتیس محرابین طول میں اور چوبیس محرابین عرض میں ہیں فاصلہ ایک ستون سے دوسرے ستون تک آٹھ گز کا
ہر بیٹھن ستون باہر کی طرف صحن میں بطور ریزون کو نہایت خوشنما معلوم ہوتا ہے مسجد کو شمال میں محکمہ قاضی
اور مدرسہ سلاطانی اور شرق کی طرف مدرسہ قاضی اور مغرب کی طرف مدرسہ اودیہ ہیں سب مدرسوں کی دروازہ مسجد کے
اند میں طول مسجد کا مشرقی بڑے باب السلام سے باب العجرا تک پتھر کا غرابا چار سو چار گز اور صحن
باب الصفا سے باب الزیادہ کی اصلی دیوار مسجد تک جنوباً شمالاً تین سو چار گز ہے صحن حرم کا چوک دو سو
اسی قدم طول میں اور ایک سو ناسی عرض میں ہے حرم کے سب قبو نمین ایک ایک سفید بلوری ٹانڈی اور باہر کے
والان کو محرابوں میں پانچ پانچ ٹانڈیاں جنکی تعداد خود سوروشنی کی ٹانڈیاں ہوئیں جو کہ حرم محترم
کے اندر ہیں اس حساب سے جمہ ٹانڈیاں حرم اور مطاف کی سولہ سو باون موی بنیان اور ستھون کو سوا
ہوئیں جو کہ روزانہ روشن ہوتی ہیں اور صحن میں روغن زیت جلتا ہوا والان مطاف میں آٹھ لکھ چار سو
طرف نامور سایہ پتھر کی روشنی یعنی نو ٹھکیں ہر جانب سے بنی ہیں جو ڈیڑھ گز کی عرض اور ایک
بالت کی بلند ہو باقی تمام صحن میں سیاہ اور بھور رنگ کی کنگرا اور رب بچی سے جس پر قدم رکھنے سے متحرک ہوتا ہے
ان ٹھکیوں کو کنارہ جا بجا چوبی صندوقین رکھی ہیں جسکے اندر ایک طرف گلی بطور ناؤ کے گول کوسمیں روزانہ
آب زرم بہا دیا جاتا ہے اور ان صندوقوں کے ایک ایک گوشہ سے دو دو تین تین پیالے آب خور سے
جسکو شرب کہتے ہیں زنجیروں سے لٹائی ہوئے ہیں کہ اُس سے لوگ پانی نکال کر پیتے ہیں ان صندوقوں کو
بیسل کاغذ کیا ہے ایسی ہی صندوقین بہت ہیں جنکا شمار سو قیاد نہیں ہر بیت اللہ سے پورب
صحن مسجد میں ایک حلقہ مخصوص عورت کیلئے نماز پڑھنے اور حافیت سے کنارہ بیٹھ کر زیارت بیت اللہ
اور یاد خدا کرنا کیونکہ ان کی خوشنما جاہلیہ نے انھیں اتوں کی نشست گاہ سے پورب اور باب علی اور باب
العباس کو سامنے سے تھوڑا دیر والان کا لیکر ایک احاطہ کر ڈیا گیا ہے اسکے اندر مرد کی جانب کی اجازت نہیں ہے
انچکھ ہر ملک دیار کی عورتیں بیٹھا کرتی ہیں مرد حجل کے بیٹھے اور نماز پڑھنے کو جگہ کا یہ انتظام ہے کہ

حرم شریف میں ہر مطوف کو جگہ نشست کی انکو اور انکے حجاج کے واسطی علیحدہ علیحدہ تقسیم کی ہوئی
 ہے اور جس جگہ پر اس مطوف کا طول طویل مصلے بجھایا جاتا ہے اس مصلے پر وہ مطوف اور انکے حجاج بیٹھتے
 اور نماز ادا کرتے ہیں اس طرح ہر مطوف کو زمری بھی علیحدہ ہیں ہمارے مطوف سیدنا شمس بن جمل اللیل
 کی جگہ بیت اللہ شریف کی پشت پر کچھ جانب سرکن عراقی کے سامنے اور مالکی مصلے سے جانب حرم
 اور کچھ باب العمرہ کے سامنے ہے جو راستہ مظاہرین جائیکہ ہو اسکے دہنے جانب مقرر اور معین ہوا
 انکے زمری میں شیخ احمد رضا فی ہیں زمری کا یہ کام خاص ہو کہ اپنے مطوف کے حجاج کو زمر
 بلاؤ اور مطوف کا مصلے پر خوجوقی نماز کیلئے بچھا کر درست رکھے اس کام کیلئے چند بڑی بڑی صفین اور جاک
 نمازین دور یونکے مصلے انکے علاقہ میں کہ وہ نماز صبح عصر مغرب عشا کے وقت ان صفیوں اور مصلوں کو
 تین چار لابی لابی صفیوں میں ایک طویل جگہ کہ جس پر سو سوا آدمی نماز پڑھ سکیں محن میں بچھا دیا کرتے ہیں
 کہ جس پر سیدنا شمس بن جمل اللیل خود اور انکے جملہ عزیزان و زائبا در کل حجاج بیٹھتے اور نماز پڑھتے ہیں ظہر
 کی نماز کیلئے باب العمرہ کے قریب لان میں صف کو بچھاتے ہیں اور حجاج کو احمد زمری خود اور انکا لڑکا
 محمد صالح خوب برزآب زمر ہر دم بلایا کرتے ہیں اسکے سوا بھی صدائے دو رقیں یعنی خرد کی شکل کی مراحیاں
 اب زمر سے بھر کر سامنے مصلے کے رکھ دیا کرتے ہیں کہ جس وقت جسکا بھی چاہے وہ بیوہ حرم کے اندر آ
 زمر کی بسیل جاری کرنیکا بھی انتظام ہو اپنے خواہ کسی متوفی کے نام اس طرح جاری ہوتی ہو کہ زمری
 لوگ ایک ورق یعنی مراحیاں کا دو روپیہ لیتے ہیں کہ جو ایک سال تک جاری رہتا ہو مراحیاں پر جاری کر نیوالیکانام
 ایک سیاہی روغن دار سے لکھ دیتے ہیں کہ بعد خشک ہو سکے وہ مثلاً ہنیں ہو اسمین ایک سال تک برابر ہر روز
 بلاناغہ ہر خوجوقی نماز کی وقت اب زمر بھر کر محن حرم میں رکھ دیتے ہیں کہ جسکا بھی چاہے اُسے اوٹھا کر
 بیوہ کاش اگر وہ ذوق کسی صدقہ اندر سال کے ٹوٹ جاتی ہے تو اسکی جگہ فوراً قائم کرتے ہیں اور سب تو
 اوپر نام اور تاریخ اجرا کسبل لکھ دیتے ہیں اسکے سوا زمری لوگ جا قیام پر بھی بقدر حاجت ایک یا دو روز
 روزانہ پہنچا دیا کرتے ہیں تاکہ گھر بیٹھے بھی وہ آج بھتی لوگ پیکارین

(میں کار) مسجد احرام سات ہیں چار چاروں کو نوپڑ پانچوان باب الزیادہ کی پاس چھٹا حکم قضا کے نزدیک تھا
 مدرسہ سلطان کو متصل یہ مینارین اندر سے فلوہن ائیر جائیکہ اندر اس مینارہ کے پیچیدہ چھوٹی چھوٹی سیڑھیاں ہیں
 جس سے موزن جاکر اذان اور درود و سلام چاروں جانب گھوم گھوم کر پڑھتے ہیں اور لوگوں کو قرآن مجید پڑھنا سکھاتا ہے

حج میں بعضی کچم دی الحج سے لغایہ تیرہ تک شیشہ کی لو کو یون کی او سپرہ جانب روشن ہوتی ہو کہ وہ روشنی ہو
بلندی کی نہایت خوشنما خوب چمکتے ہوئے ستارہ کی طرح حلقہ در حلقہ نظر آتی ہیں
دروازہ (۱) الحرام کے انیس ہیں جو کہ مسجد کی زمین شہر اور باہر کی زمین بلند ہو اسلئے نیچے او تر کر مسجد میں
آئیکو بیڑھیاں مختلف تعداد کی ہر دروازوں میں ہیں جنکی تفصیل یہ ہے

مشرق کی جانب - اول باب السلام اسکو باب بنی شیبہ بھی کہتے ہیں - ۳ کمان - ۴ بیڑھیاں
چار دوسرا - باب الذبی - - - - - ۲ کمان - ۹ بیڑھیاں

تیسرا - باب العباس اسکو باب الجنازہ بھی کہتے ہیں - ۳ کمان - ۱۱ بیڑھیاں
چوتھا - باب علی اسکو باب بنی ہاشم بھی کہتے ہیں - ۳ کمان - ۱۰ بیڑھیاں

مغرب کی جانب - اول باب الوداع اسکو باب خورہ بھی کہتے ہیں - ۲ کمان - ۶ بیڑھیاں
دوسرا باب ابراہیم خیاط اسکو باب الخناطہ بھی کہتے ہیں - ۲ کمان - ۴ بیڑھیاں

تیسرا باب الحمصہ - - - - - ۱ کمان - ۱۰ بیڑھیاں
جنوب کی جانب - اول باب النعوش اسکو باب البازان بھی کہتے ہیں - ۲ کمان - ۱۰ بیڑھیاں

سات دوسرا باب البخلہ - - - - - ۲ - ۹
تیسرا باب المصفا اسکو باب بنی مخدوم بھی کہتے ہیں - ۵ - ۹

چوتھا باب الحاکم اسکو باب احمیاء بھی کہتے ہیں - ۲ - ۹
پانچواں باب الرحمتہ اسکو باب المجاہد بھی کہتے ہیں - ۲ - ۹

چھٹا باب الشریف اسکو باب العجلان بھی کہتے ہیں - ۲ - ۱۰
ساتواں باب امہانی - - - - - ۲ - ۱۰

شمال کی جانب - اول باب العتیق اسکو باب السدرہ بھی کہتے ہیں - ۱ - ۸
دوسرا - باب الباسط - - - - - ۱ - ۹

تیسرا باب القطبی اسکو باب السویقہ بھی کہتے ہیں - ۱ - ۱۰
چوتھا باب الزیادۃ اسکو باب الہندوہ بھی کہتے ہیں - ۳ - ۱۳

پانچواں باب الدریہ - - - - - ۱ - ۱۰

ہر ایک دروازہ حرم میں ایک ایک (بواب) یعنی دربان ہی اس کے علاقہ ایک سلف یعنی الماری
 کھلی ہوئی ہے کہ جس میں مسافروں کے جوتے لیکر رکھتا ہے جس وقت غورٹ مرد حجاج جوتے کو جوتے حرم
 پر پہنچتے ہیں بواب حرم مردوں کے چہرے بشیرے اور عورتوں کے لباس سرسری نظروں سے دیکھ کر
 ان کے جوتے اپنے ہاتھ میں لیکر اور ان کی کچھ شناخت اپنی ذہن میں کر کے اوس الماری میں رکھتا
 ہے بعد نماز کو حرم شریف واپس جاتے ہیں اور وہاں میں لوگوں کی بڑی کثرت ہو جاتی ہے علی الخصوص بعد نماز عشاء صوبہ بلکہ نماز
 آدمی حاکم ساتھ بیک وقت بواب اپنی جوتے طلب کرتے ہیں وہ بواب بلا تردد و تفکر ہر شخص کو اس کے جوتے کو دے کر جاتا
 ہے وہ کام اس کا حقیقتاً انسانی امکان باہر ہے کیونکہ زمانہ حج میں لاکھوں آدمی غیر ملکو نہ آتے ہیں جنکو بواب نے
 کبھی پہلے نہیں دیکھا ہے ایسے لوگوں کی شناخت رکھنا بہت تعجب خیز امر ہے میرے
 خیال میں بواب حرم کی خدمت پر انسان نہیں ہیں بلکہ کوئی فرشتہ یا کوئی ولی اللہ بصورت انسان
 اس خدمت ذلیل کو بطیب خاطر انجام دیتے ہیں ان بچاروں کی حق خدمت بھی محض قلیل ہے کہ جس پر
 ان کی گذراوقات ہوا نکامشا ہو معین نہیں ہے صرف اجازت ہو کہ حجاج کی جوتوں کی حفاظت کرے اور جو کچھ
 وہ حجاج دیوین اور سکولوا لئے ہر جمعہ کو دی بواب حجاج سے صرف چار اہلبیلہ یعنی دو آنے کو امیڈار
 رہتے ہیں اسکو بھی کس نے دیا اور کسی نے نہ دیا رضی برضا محض متوکل ہیں حب خیر صیب خیر حقوڑ بہت
 سب میں مشکو اور داعی الخیر رہتے ہیں اس جمعراتی کے سوا طواف الوداع اور وطن چلتے وقت جسکی
 جو ہمت ہوئی حسب لیاقت اپنے اپنے جیسا کہ مطوف اور زفر می کی حق خدمت پیشکش کرتے ہیں
 اسی طرح اون عزیز بواب کو بھی خوش کر کے آستانہ حرم پر دعا خواہ ہوتے ہیں ہمارے باب العمرہ پر ایک
 شخص کا شغری ملک افغانستان کا رہنے والا بواب تھا وہ اردو خوب بولتا تھا اسی طرح اور بواب بھی
 دوسرے باب الحرم کے بھی غیر ملکوں کے آدمی ہیں خاص عرب کا کوئی نہیں ہے۔ باب السلام کے
 دو دروازہ ہیں ایک اول دروازہ بڑی بازار صفا و مردہ کی ٹھک پر ہے اس دروازہ میں داخل ہو کر قریب
 قدم کے جوتا پہنے ہوئے لوگ جاتے ہیں قریب حرم ایک پتھر صرف ایک آڑ کی طرح بر سر راہ رکھ دیا
 گیا ہوا اس جگہ سے لوگ جوتا اتارتے ہیں وہاں سے لیکر تا دروازہ حرم شریف سیاہ پتھر کا ہموار
 فرش مرگ اور راہ میں بچھا ہوا ہے دونوں جانب راہ کے دو کافین سرسہ اور تسبیح کی اور پندرہ سولہ
 دوکانیں کتابوں کی ہیں کہ جن میں ہر قسم کی علمی اور مذہبی حدیث فقہ و حکمت و تاریخ و قصص عربی زبان میں

مایوس ہو کر دھانسنے اُتریں اور اُسکے مخالفی دوست بہار مردہ کی طرف متوجہ ہوئیں راستہ میں یہ خیال آیا کہ مبادا کوئی درندہ اگر میرے بچہ کو گزند پہنچائے اس خیال سے اُس نیشیب میں کہ جسکو (بطین الوادی) کہتے ہیں جلدی جلدی دوڑنا شروع کیا اور اس اُدٹھا کر تیری سو جلیں جبکہ نیشیب سے کہ جو اُس بہار کے نیچے تھا نکلا کر ہوا جگہ پر آئیں تو دوڑنا موقوف کیا کہنے کہ اوس جگہ سے لو کا نظر آتا تھا بس جب مردہ پہاڑی پر پہنچیں تو اُس قدر بلندی پر چڑھ کر وہاں بھی ادھر ادھر دیکھنا شروع کیا مگر کچھ نظر نہ آیا پھر صفا کی طرف متوجہ ہوئیں اور اُسی نیشیب میں پھر اوسط حصے دوڑ کر جلیں غرض اوسط حصے مردہ تک ساتھ ساتھ بارہی ہی پھیری کر ساتھ آمد رفت کا اتفاق ہوا حضرت عبداللہ بن جعفر نے یہ روایت ہے کہ حج وغیرہ میں جو صفا اور مردہ پر بارہی کرنا حکم ہے وہ اسی لٹو ہے کہ لوگ حضرت ہاجرہ کی یکسی اور غلطیاب و خدا کی فریاد سی کو یاد کریں اور اپنے ستین خدا تعالیٰ کے آگے ایسی حالت بچاگی میں پیش کریں کہ رحمت نازل ہو اس بطین الوادی کو نیشیب کی جگہ صدیقی جن جگہ ہو جاتا تک صفا و مردہ کی وقت دوڑ کر چلنا چاہئے اُسکے نشان کیلئے چار میل ستر تھوڑے کو جس جگہ عربی حروف کندہ میں دو لو جانتا دے گئے ہیں کہ جسکو (ملین اخضرین کہتے ہیں) دو میل ایک دو ستر قابل جواب ہو رب لوگوں کو گھر و کئی دیوان اور چھتوں میں ہیں اور دو میل جانب غرب ایک دو ستر کے مقابل جمع شریف کی دیوان میں چسپان میں صفا پہلا میل ایک سو نو گز پر ہی اور دوسرا میل پہلے میل سے ایک سو دو گز کے فاصلہ پر ہے اور دوسرے میل سے مقررہ چھ سو دس گز کے فاصلہ پر ہے جملہ فاصلہ صفا سے مقررہ آگ نو سو دس گز شرعی ہی جمیع سے ایک سو دس گز دوڑ کر چلنا ہوتا ہو باقی آٹھ سو گز معمولی قد میں سے سعی کرنا چاہئے۔ بڑا بتابن منذر اور حضرت عبداللہ بن جعفر عمرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سعی کرنا درمیان صفا اور مردہ کے کا نذر تھا یا زاد کر کے ستر غلاموں کو ہے اور جو کہ دوڑا درمیان صفا اور مردہ کے ثابت قدم کرے گا اللہ تعالیٰ اُسکو اُپر پہنچا دے اوس کو نذر کیا قدم لوگوں کا اور نہ چلا جائیگا اُس پر کسی سے

۱۶- ذیقعدہ ۱۳۱۰ھ روز پچھنبہ مطابق یکم جون ۱۸۹۳ء

ہر چند دلائل اثبات اپنے چھو بھاداد بھائی شیخ وحید الحق مرحوم مغفور سے چڑھا تھا اور وہ مولوی فضل حق صاحب سے اور وہ جدی امجدی مولوی حاجی شیخ ابوالبرکات صاحب سے اور وہ مقام مرینہ طبعیہ میں شیخ الدلائل سے تصدیق فرمایا تھا تاہم آج معلوم ہوا کہ بالفعل مکہ معظمہ میں بھی ایک ہمارا جو متوکل عالم و فاضل حافظہ کلام محمدیہ دلائل شریف مولانا مولوی شیخ عبدالحق صاحب دلائل میں جسکے پاس صدائے نبوت بند متان عرب عجم سے

طلب ہوا کرتے ہیں اور پچاسون آدمی صبح سے لیکر شام تک جناب ممدوح کی خدمت بابرکت میں بنظر درس ہوتے
 وفقہ اور دلائل انبیاء کے حاضر ہکر مستفیض ہوتے ہیں جناب ممدوح اور شیخ الدلائل صاحب مدنی طبیب ایک
 ہی استاد کے شاگرد ہیں وہ لوگوں سے بیعت بھی لیا کرتے ہیں انکا وطن اور سکن پہلے الہ آباد ہندوستان میں
 تھا مگر تیس بتیس برس سے ہجرت کر کے مکہ معظمہ میں مقیم ہیں یہ خبر پا کر بعد نماز صبح خدمت بابرکت
 میں انکے حاضر ہوئے واقعی پورے زہد و تقویٰ کے پابند ولی صفت پایا عند التذکرہ جب جناب ممدوح
 کو یہ بات معلوم ہوئی کہ ہملوگون سے اور حاجی مولوی ابوالکیر کات حتام حرم و مغفور سے قرابت ہے
 اسوقت برادر ممدوح حاجی فضل الرحمن سلمہ اللہ ان کو پہچان کر اور انکی لڑکپن کی باتیں اور زمانہ کو یاد کر کے خود
 لے اور نہایت اخلاق اور محبت پیش آئے اور فرمایا کہ ہم اور مولوی ابوالکیر کات صاحب ایک ساتھ یہاں
 عرصہ تک رہے ہیں غرض اسکی تاریخ سے صحت دلائل شریف کی جناب ممدوح سے شروع کی اور انکی اجازت
 ہوئی کہ اسوقت دلائل شریف روزانہ بعد نماز صبح سو اہوم تکہ حاضر ہوا کر دیکھ مکہ معظمہ میں قیام جناب ممدوح
 کا حقیقہ کچھ ہی سے جانب دکن محلہ حاجت الباب میں ہو نماز عصر کے بعد مطون صلا کے لڑکوں سے
 معلوم ہوا کہ آج اس محلہ کے قریب بمقام دیر خالہ ایک رنگ خضر پیدا درویش علیہ الرحمۃ کا عرس ہو چکا اکثر کمالا
 ظاہر لوگوں نے بچشم دیکھا ہے وہاں چلنا چاہئے چنانچہ ہملوگون کو بھی اشتیاق پیدا ہوا اور بنظر مبارک
 و شرکت عرس کے چلے وہاں پہونچکر عرس میں شریک ہوئے خوب حال قال کی مجلس ہی لوگ جو توجہ
 و فوج بجاتے ہوئے آتے تھے اور جدا جدا حلقوں میں بیٹھکر اشعار لغتہ زور و شور کے ساتھ پڑھتے اور اسماء
 الہی کا خوب ذکر کرتے تھے جناب ممدوح کے فرار پر صرف ایک چھوٹا شامیانہ تھا اور ہر چار جانب چار دیواری تھی
 وہ فرار بلند ہی پر ہوئے انکے نیچے ایک قبیۃ تھی موسومہ بشبیلہ جو کہ جسکی اراضی کو رسول خدا صلعم مالک میں سے
 خرید کر وقف فرمایا تھا اس قبرستان میں بھی فاتحہ خوانی کر کے مغرب کے وقت حرم شریف میں حاضر ہوئے اور
 صلاح بٹھری کہ ابھی حج کو میں بائیس روز کا وقفہ ہے شاید بعد حج فوراً مدینہ طیبہ چلے جائیگا اتفاق ہوا اور وہاں
 سے بعد اسی موقع لے یا نہ لے اسلئے مناسب ہو کہ مکہ معظمہ کے مقامات متبرکہ سے جہان جہان کی زیارت ضرور
 اور کئی زیارت سے فرصت کر لیجائے تو بہتر ہے۔

۱۰ ذیقعدہ سال ۱۲۸۰ھ روز جمعہ

آج چکر پورہ موجود ہے اسلئے جناب مولانا شیخ عبدالحق صاحب کے حضور میں حاضر ہوئے نماز جمعہ کے لئے حرم حانیہ لڑکی

بڑی کثرت ہو ہزار نا آدمی حرم شریف میں جا رہے ہیں دو پہر کو نماز جمعہ کی ہوئی بوجہ کثرت خلوات ایک
دوسرے پر گرا پڑتا تھا راہ چلنا دشوار تھا مسجد حرم میں جگہ نہیں ملتی تھی ہملوگوں کے لئے احمد مراد
زخمی نے اپنی خلوہ کو باس بڑی کوششوں سے کسیدہ جگہ نکالی پکار رکھی تھی کہ وہ میسر آئی جناب مولانا عبدالحق صاحب
صاحب بھی اسی جگہ ہمیشہ نماز پڑھا کرتے ہیں بعد نماز جمعہ جنت الملعونہ کی زیارت کو چلے عرب میں جموات
دستور قاعدہ ہو کہ جمعہ کے روز ضرور بالضرور لوگ اپنے بزرگوں اور عزیزوں کی قبروں کی زیارت کو قبرستان
میں جاتے ہیں اور قبر پر برگ ریحان رکھتے ہیں اور فاتحہ اور کلام مجید کی سورتیں پڑھ کر ثواب بخشتے ہیں اس جہ
سے آج جنت الملعونہ میں ہزار نا آدمی خاص عرب کی عورتیں اور مرد انکے سوکے حجاج تھے کہ یہ سب لوگ
ہر جانب قبر پر پھیلے تھے اور فاتحہ پڑھتے جاتے تھے گویا گلستان جنت کی سیر میں مصروف تھے۔

(جنت الملعونہ) شہر تلخی گوشہ شمالی و مشرقی میں دو پہاڑ بطور اویہ کے واقع ہے اسکے نیچے دو احاطہ
قبرستان کے ہیں اُسکو جنت الملعونہ کہتے ہیں اُسکے بیچ سے راستہ مدینہ منورہ کا نکلا ہے اُسکے ہر جانب جہاز لوار
سے ایک جانب دکن رخ بڑا دروازہ ہے اُس دروازہ کے اندر قدم رکھتے یہ معلوم ہوا کہ گویا جنت میں قدم رکھا ہو
دکو ایسی فرقت ہوئی جیسے کہ عمدہ آراستہ باغوں میں جاتے ہوئے دروازہ کے اندر قدم رکھتے وقت یہ عاجزی
۳۴۔ اَلْسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَهْلَ الْقُبُورِ کَاِلَہِ لَا اِلَہَ اِلَّا اللہُ اُھلِ حَارِثُوْمِ مُؤْمِنِیْنَ اَنْتُمْ السَّالِفِیْنَ
وَتَحْنُ اِنْ شَاءَ اللہُ تَعَالٰی بِکُمْ لَا حَقُوْقَ اَنْبِیْرِ اَبَاَتِ السَّاعَةِ اَبِیْہِ لَا مَرِیْبَ فِیْہَا وَاَنْتُمْ بَعِیْدُ
مَنْ فِی الْقُبُورِ اَوْ دَعَتْ عِنْدَکُمْ شَہَادَۃً اَنْ لَّا اِلَہَ اِلَّا اللہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہُ وَرَسُوْلُہُ
بعد اس دعا کے درود و سلام اور کلام اللہ کی صورتیں پڑھتے ہوئے آگے بڑھے اور پہلے قبر مراد حضرت
سیدتنا ام المومنین خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئے قبہ کے اندر گئے خزاں مقدس
پر جوبی جالی بطور تربت کے ہے اُس پر سبز کاشانی محل کا زرد و زلفات ہے سر ہانے ایک بڑا سونیکا
چتر بمثل درخت تار کے پتوں کے لگا ہوا ہے اس ہزار عالی کے گرد تصدیق ہوئے اور فاتحہ خوانی
کر کے چلتے وقت یہ دعا پڑھی۔

۳۵۔ اَلْسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَتِیَا اِخْتِیْجُہُ الْکِبْرِیَّ اَلْسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَرْوَجُہُ
اَلْمُصْطَفٰی اَلْسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَرْجُوۃَ الْمُرْتَضٰی مَرْضٰی اللہُ تَعَالٰی عَنْکَ وَارْضَاکَ
اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَآوَا لَکَ وَمَسْکَنَ لَکَ وَمَا وَا لَکَ اَدُوْعَتْ عِنْدَ لَیْلِ

شَهِادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

یہاں تک یہ مفت ہو کہ جو کوئی کسی اندوہ و غم و سختی میں مبتلا ہو وہ آپ کے مزار عالی پر حاضر ہو کر ہر اس طے پر خدا سے طلبگار حاجت کا اگر ہو گا تو ضرور اس کی حاجت برآویگی اور نماز المرام ہو گا یہاں سے چکر قبر مزار حضرت آمنہ خاتونِ الہ ماجدہ رسول کریم صلیم کے حاضر ہوئے وہاں بھی اندر قبر کے گئے مزار پر چوبلی جلی اور اوپر غلاف منبر تھا بعد فاتحہ و تحفہ کھڑے ہو کر یہ دعا پڑھی۔

۴۴۔ اَسْلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ بَنِي الْاُمَّةِ يَا اُمُّ الْمُصْطَفَى السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اُمُّ الْمُرْسَلِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْكَ اَرْضَاكَ احْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنَازِلَكَ وَمَسْكَنَكَ اَوْ دَعَتْ عَنْكَ شَهِادَةٌ اَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

یہاں تک بعد مزار عالی حضرت سیدنا قاسم بن رسول اللہ صلیم پر پہنچے انجگہ یہ دعا پڑھی۔

۴۵۔ اَسْلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ نَافِثِ اسْمَاءِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ حَبِيبِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ نَبِيِّ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ الْمُصْطَفَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْكَ اَرْضَاكَ احْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنَازِلَكَ وَمَسْكَنَكَ اَوْ دَعَتْ عَنْكَ شَهِادَةٌ اَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

وہاں رخت ہو کر حضرت سیدنا عبد الرحمن بن خضر ابو بکر صدیق کے مزار پر پہنچے اور یہ دعا پڑھی۔

۴۸۔ اَسْلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ نَاعِبِدَ الرَّحْمَنِ ابْنَ ابْنِ بَكْرِ الصِّدِّيقِ الْكَبَرِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْكَ اَرْضَاكَ احْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنَازِلَكَ وَمَسْكَنَكَ اَوْ دَعَتْ عَنْكَ شَهِادَةٌ اَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

یہاں تک بعد مزارات مقدسہ حضرت سیدنا عبد اللہ بن زبیر اور انکی والدہ ماجدہ رضی اور سیدنا حضرت عباس بن علی اور حضرت ابو قحافہ والد ماجد حضرت ابو بکر صدیق رضی و سیدنا اسماء بنت حضرت ابو بکر صدیق رضی اور بہت صحابہ کرام علی تمام کے مزاروں اور قبروں اور نشانوں پر جا کر فاتحہ خوانی کی اکثر مزاروں پر زیادہ ہر چار جانب بختیج میں تمام اسپر گھوڑا کے درخت بوئے ہوئے دیکھے اور دوسری قبرستان مہدیہ میں جو راہ کو دوسری طبع ہوا سین لاکھوں قبرین عوام الناس کی ہیں جو اس جگہ آرام سے لیٹے ہوئے ہیں دو ایک

گنج شہر انکابھی گھڑا دیکھنے میں آیا کہ جسمین صدی لاشین ایک جامہ فروں ہین ساری قبرستان میں سر
(گھلوار) ہی کے درخت نکھائی دئے بعد ان سب مقامات کے جانب اور تڑا ہوا ایک کٹا گوشہ پہاڑ میں
قبرزار حضرت عیسیٰ مناف اور ابی طالب اور عبدالمطلب کے ہین ابجگہ کی بھی زیارت کی وہاں سے فراغت
حاصل کر کے اور جنت المصلیٰ کو جا کر نیوایے رخصت ہو کر چار روزیواری سے باہر آئے تو متصل چار روزیواری کو عمام
شرک سے دو ستر سخت ایک قہوہ خانہ ہی اُس قہوہ خانہ کے پاس ایک برکتیہ زبیرہ کا پو اور ایک مختصر سا باغیچہ سے
کہ جسمین چالیس چار درخت سیلا متو تاجیل جو ہی خوشبودار پھولوں کے ہین اُسکے علاوہ دو دو چار چار درخت
انار شقنا کو کھجور سپستان کی بھی ہین اسوقت ایسے باغیچہ کو دیکھو تو نہایت بھلا معلوم ہوا ایک گھنٹہ کو
قریب بلکہ عتد تک اُس باغ میں بیٹھے مالک باغ بھی بہت صاحب خلق آدمی تھا وہ اخلاق اور آدمیت پیش
آیا اور مطوف کو لوگوں سے دیر تک باتیں کرتا رہا حقہ پانی قہوہ خانہ سے منگو کر ہمہ گوئی دعوت کی چونکہ مغرب کا
وقت قریب تھا اسلئے چلوگ عجلت کو ساتھ حرم شریف و آٹھ ہو یہاں پہنچ کر نماز جماعت مغرب میں شرکت ہو۔

۱۸۔ ذیقعدہ ۱۳۱۷ھ روز شنبہ

آج بعد نماز عصر مولد النبی صلعم کی زیارت کیلئے گئے یہ مقام مسجد الحرام سے جنت المصلیٰ کی ماہ میں بازار کی
ابتداء میں چنانچہ کمال بیکار ہوتا ہی جسکو حجاج بولتے ہین محلہ سوق اللیل میں واقع ہو اُس جگہ قہوہ خانہ
سے یہ قبضہ شفا علیحہ دو درجہ کا ابو قیس پہاڑ کے نیچے ہو اندر کے دو درجہ سرا پائے ہین اندرونی درجہ
عین مقام سید شریف پر ایک چھوٹا سا خوش نما خوبصورت قبہ لکڑی کا ہے اسقبلا میں زرکاری کا پڑا ہوا
اور گردا گرد اسکے بیش قیمتی قالین رومی کافرشی اور رکشتی کوشیش کے جھاڑو وغیرہ آویزاں ہین طول و عرض
میں بیس گز مربع ہے یہ جگہ سجان اندری متبرک کما ویر معظم ہے ہمیشہ معطر رہتی ہے اُس مکان کی خاصیت
بات ہے کہ خواہ کیسا ہی زمانہ سخت گرمی و تابش ولوہ کا کیوں نہ ہو وہ مکان ہمیشہ ٹھنڈا ہوا اور سرد رہتا ہے
انسان کو اسکا اندر قدم رکھنے سے نہایت خشکی معلوم ہوتی ہے اُس جگہ پہلے دو رکعت نماز نفل ادا کر کے چوتھی
قبہ کے اندر بوسہ دیکر یہ دعا پڑھی۔

وہم اللہم ینزلنا ربناک المصطفیٰ ورسولک المرفعلی وامنیک علی وحنی السماء
طہر قلوبنا من کل وصبیبنا عیدنا عن مشاہدک وحببتک وامننا
علی الشیة والجماعة والسوق الی لہامک یا ذا الجلال والاکرام اللہم اے

أَوْ شَعْتُ فِي هَذَا الْحَبْلِ الشَّرِيفِ مِنْ يَوْمِ مَنَاهَذَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ خَالِصًا
ثَبَّةً مَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ -

۱۹۔ دلیقعدہ سالہ صرور و زکشیہ

آج بعد نماز عصر مکان مولہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ محمد شعیب بن ہاشم میں گئے یہ مکان مولہ النبی صلی
سے دو سو صدم کے فاصلہ پر جانب کھن ہو یہ طول میں ۳۰ گز اور عرض میں ۶ گز دو درجہ کا مکان و اگلے درجہ
میں سب سے ستر اندر کے درجہ میں مقام ولادت شریف پر لکڑی کا قبہ رکھا ہوا ہے اور اس پر سبز غلاف ہے
یہاں پہلے دو رکعتیں نماز نفل پڑھیں بعد اُس کے جاے مقدس کو بوسہ دیا اور یہ دعا پڑھی

۴۰۔ اللَّهُمَّ تَوَرَّ بِالْعِلْمِ قَلْبِي وَاسْتَعْمَلْ بِطَاعَتِكَ يَدَيَّ وَخَلِّصْ مِنَ الْفِتَنِ
بِرَحْمَتِي وَاشْغَلْ بِالْأَعْيَادِ فِكْرِي بِرَحْمَتِي وَسَاوِسِ الشَّيْطَانِ أَجْرِي مِنْهُ يَا مُنِمْ
يَا مُعْزِلَ الْعَانِيَاتِ ائْتَمَّا لَكَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَوْدَعْتُ فِي هَذَا الْحَبْلِ الشَّرِيفِ مِنْ يَوْمِ مَنَاهَذَا إِلَى يَوْمِ
الْقِيَامَةِ خَالِصًا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ -

۲۰۔ دلیقعدہ سالہ صرور و زکشیہ

آج بھی بعد نماز عصر کوچہ زرگران میں واسطے زیارت مکان حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گئے وہ مکان حضرت
صدیق رضی اللہ عنہ کی دکان کر کے مشہور ہے اُس مکان میں حضرت عثمان غنی اور حضرت طلحہ و زبیر و غیرہ صحابہ
کیا مشغول رہے یہ مکان مختصر کوچہ زرگران میں واقع ہے اُس کے ایک کونہ میں پردہ کا مدار پڑا ہوا
اور چوبیسین بڑے بڑے دانوں کی دیوار آویزاں ہیں یہ مکان وہ ہے کہ جس میں آپ عبادت کیا کرتے تھے اب

اُس جگہ قبہ بنادیا گیا ہے طول و سقبہ کا اندر ۶ گز اور عرض اُس جگہ ہے یہاں بھی پہلے دو رکعت نماز نفل پڑھ کر دعا پڑھی
۴۱۔ اللَّهُمَّ اكْتُبْ لِي يَا اللَّهُ عِنْدَكَ بَرَاءَتِي وَعِثْقًا مِنَ النَّارِ وَأَمَّا مِنَ الْعَذَابِ
وَكُفَّارًا عَلَى الصِّرَاطِ وَنَصِيْبًا إِلَى الْجَنَّةِ وَعَاقِبَةً إِلَى الْخَيْرِ تَوْفِيقِي مُسْلِمًا مُؤْمِنًا
وَالْحَقِّي بِالْعَصَابِ إِنِّي اللَّهُمَّ إِنِّي أَوْدَعْتُ فِي هَذَا الْحَبْلِ الشَّرِيفِ مِنْ يَوْمِ مَنَاهَذَا
إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ خَالِصًا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ -

بعد دعا خوانی کے اوس مکان سے باہر جو بر سر راہ مکان کے باہر دو چہرہ دو طرف کی دیوار و نمین لگے ہیں۔
ایک حجر متکلم دینی جانب ہو کہ جس سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سلام و کلام کیا تھا دو سرا بائیں

موسم آج کے بعد و بھٹ

دوکان حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

جانب چھرتکا ہو جس پر آپ کی کئی شریف نشان ہوا اسکی زیارت کی۔

۲۱۔ ذیقعدہ سال ۳۱۰ھ روز سہ شنبہ

آج بعد نماز عصر محلہ رفاق الجحیر میں ام المومنین حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے مکان کی زیارت کو گئے اس مکان کو دروازہ پر جو شاہراہ عام راستہ کو گونکے چلنے کا ہے اسکی زمین بلند ہے اور یہ مکان پستی میں ہے یہ مکان ایک سمت قبہ دار ہے اور دوسری سمت کھڑکی کی چھت سے پاتا ہوا ہے خاص جگہ مولدین حضرت سیدہ کواکب زکریا کا ہے اسے غلاف بنی بات زبونی کا دیا ہوا ہے اسی مکان کو گوشہ میں ایک چکی جناب خاتون جنت کی رکھی ہوئی ہے اور اسی مکان کے پہلو میں ایک مختصر شہری جگہ ہے کہ جس جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و منوفریا کرتے تھے وہاں بطور حوض کے ایک چھوٹا پختہ گڑ بنا ہوا ہے ان تینوں جگہوں کو پاس دو دو رکعتیں نماز نفل ادا کر کے یہ دعا پڑھی

۴۲۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِالْبُصْعَةِ الرَّهْمَاءِ وَاذْکَاہِا الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ کَیْسَرِ اُمُوْرِنَا وَاَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی وَاخْتِمْ بِالْبَاطِلِ الْحَاثِ اَعْمَلْتَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُوَدُّعْتُ فِیْ هَذَا الْحَجَلِ الشَّرِیْفِ مِنْ یَوْمِنَا لَکَ اِلَیْ یَوْمِ الْقِیَامَةِ خَالِصًا مُّخْلِصًا اَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُہُ وَرَسُوْلُہُ

یہ مکان بہت بڑی شرف اور عزت کا ہے کیونکہ جناب حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اسی مکان میں تاجرت شریف رکھتے تھے اور شاہی بھی ام المومنین حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے اسی مکان میں ہوئی اور اسی مکان میں حضرت سیدہ خاتون جنت اور حضرت حمزہؓ اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ بھی پیدا ہوئے تھے دکن جانب اس کے ایک سالان سے چھپن لڑکے چھاکرتے ہیں اور بیچ میں چھوٹا مختصر سامن ہے۔

۲۲۔ ذیقعدہ سال ۳۱۰ھ روز چہار شنبہ

آج بعد نماز عصر مقام دار ارقم جہ متصل باب النبی حرم شریف کے ہے گئے یہ مکان کو ہفتا کو نزدیک ہے اس مکان کا سقف کھڑکی کا ہے اور بطور مسجد کے بنادیا گیا ہے جس کا طول چودہ گز اور عرض ۹ گز ہے اس مکان کا نام دار خزان بھی ہے (دار خزان اسلئے کہتے ہیں کہ خلیفہ ہارون الرشید کی دار خزان نامی نے اسکو خرید لیا تھا اس مکان میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قبل از نبوت چھپکر نماز اور عبادت فرمایا کرتے تھے اور اسی مکان میں حضرت عمرؓ نے خطابت میں ایمان لائے تھے اس جگہ پہلے دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا پڑھی

۴۳۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اَمْرًا یَّبَیِّنُ لِقَدِّیْ یَقِیْنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمَ اَنْہُ لَا یُضِیْعُیْ اِلَّا مَا کُنْتُ لَیّ اِنْ وَلِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُوَدُّعْتُ فِیْ هَذَا الْحَجَلِ الشَّرِیْفِ

يَوْمَئِذٍ يَوْمِنَا هَذَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ خَالِصًا خَالِصًا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ -

۲۲- ذیقعدہ سالہ روز پنجشنبہ

آج بعد نماز عصر مسجد جن و مسجد شجرہ کی زیارت کو چلے یہ مقام جنت الملعونہ سے محض قریب ہوا حضرت علی علیہ السلام نے اس جگہ جنوے سے بیعت لی تھی یہ جگہ ایک میدان میں واقع ہے یہاں پر ایک مسجد بنا دی گئی ہے اور اسی مسجد سے طعن ایک سری چھوٹی مسجد ہو سوسہ مسجدیں مسجد شجرہ سے مسجد جن کی پشت پر ایک چٹوسا باغچہ پر جمیں جس میں بیٹے ہو تیا جو بی و غیر پھولوں کے درخت ہیں اور مندی کے درخت زیادہ ہیں یہ مسجد جن بالکل زین کے اندر نشیب میں ہے اور باہر کی زمین بلند ہے نیز یہ سیرھی کے جو پتھر سے بختہ بنی ہے نیچے اور کرک اور مسجد میں جانا ہوتا ہے جو جہت تاریکی اور نشیب کے دنگو بھی اندھیرا رہتا ہے روشنی کی حاجت ہوتی ہے اس مسجد کو قبہ دار بنایا ہے بلندی ٹھینٹا پانچ گز اور طول دس گز اور عرض تین گز ہے اور مسجد شجرہ کا طول اٹھ گز اور عرض دس گز ہے اس جگہ کفار و نجس تخم کھجواں کو جلا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منجھڑ طلب کیا تھا کہ یہ خست ہو کر کھجواں کو چھینچ کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس تخم سوختہ سے درخت پیدا ہوا اور پھل لایا اسی مقام پر مسجد شجرہ ہے ان دنوں مسجد کے درمیان ایک ٹالان ہے کہ اس جگہ عرب لوگ بیٹھ کر قہوہ وغیرہ پیتے ہیں اور ایک دوسرے کی دعوت کرتا ہے عرض ان دنوں مسجد جن میں بھی دود و رکعتیں نفل کی پڑھ کر دعا مغفرت خدا سے طلب کی جائے چلکر اندر بازار محلہ سوق اللیل میں حراج کے قریب مکان شریف مکہ کا ہے اس مکان کے روبرو ایک اونچا چوترہ ہے اسکے نیچے حضرت خواجہ ہارون چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مبارک ہے اس مزار پر فاتحہ پڑھا اور اوس کے قریب ایک بڑا قہوہ خانہ ہے اوس قہوہ خانہ میں بیٹھ کر چلے حقے پیکر اور دمنور کے حرم شریف پہنچے۔

۲۴- ذیقعدہ سالہ روز جمعہ

آج صبح سے معمولی کاموں کے بعد نماز جمعہ کی طیاری ہوئی بدستور مسجد میں حرم کے بڑی کثرت تھی روز بروز آدمیوں کا ہجوم زیادہ ہوتا جاتا تھا اور حجاج برابر چلے آ رہے تھے بعد نماز جمعہ کو ہاں بوقیس کی زیارت کو چلے یہاں پر پہاڑوں سے افضل ہے یہ واقع ہے اور پھر صفا کے جانے کی راہ اسکی سیرھی کی طرح ہوا افضل سے صفا کے بنائی ہوئی ہے اسی پہاڑ پر طوفان حضرت نوح کی کشتی حجرا سو اوٹھا کر رکھا گیا تھا جس میں جگہ

جھرسو تھا واپس ایک مسجد انگر طول اور عرض ۵ گز کی بنادی گئی ہے اس کے بازو میں اس مسجد کا راستہ چھت
اس مسجد کی کھڑی سے پڑی ہے جب حضرت ابراہیمؑ بیت اللہ بناتے تھے اس وقت اس پہاڑ نے آواز دی
کہ کو نہ بیت اللہ یعنی جھرسو کا مجھ میں ہے یہ پہاڑ تمام دنیا کے پہاڑوں سے پہلے زمین برحق تھا اس لئے انھیں
فرمایا اور بزرگی اور نشانات اس پہاڑ میں یہ ہیں کہ معجزہ شمس القمر بھی اسی پہاڑ پر ہوا جس جگہ معجزہ شمس القمر ہوا
وہاں پر بھی چار دیواری گھیر کر رکھی ہوئی بغیر چھت کی ایک مسجد بنادی گئی ہے اس پہاڑ پر جب لوگ جاتے ہیں
تو کچھ ہوا دینہ کا مہرہ راہ لگاتے ہیں اور وہاں بیٹھ کر کھاتے ہیں۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ اس پہاڑ کی برکت سے
در درمہر جاتا رہا ہے چنانچہ اس مسجد کے ہر چار جانب ہزار ماٹن بڑیاں سر کی جھکو لوگ کھا کر ہیکہ تھے ہیں پڑیا
تھیں اور قیامت کے روز بیت اللہ شریف اسی پہاڑ پر اونٹن لیا جائیگا اس پہاڑ کی چوٹی پر اکثر قبریں بھی نظر آتیں
اُس پہاڑ پر چڑھنے سے چھت بیت اللہ شریف کی پوری پوری دیکھا جی دیتی ہے اور صبح حرم بیت اللہ سے مسجد
ابوقیس بہت خوشنما معلوم ہوتی وہاں دونوں جگہ عین جاکر دو رکعتیں نماز نفل ادا کر کے یہاں چڑھی۔

۴۴۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی نَبِيِّ هَلَالٍ وَكَيْلٍ سَجَّ وَاعْتَمَرَ وَاشْتَقَّ لَهُ الْقَوْمُ بِرَبِّهِ اِنَّ
يَا مُعْرِضٍ وَنَهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ اَللّٰهُمَّ رَاقٍ اَوْ دَعَتْ فِي هَذَا الْمَكَانِ الشَّيْطَانُ
مِنْ تَوْفِي هَذَا اِلَى الْيَوْمِ الْقِيَمَةِ خَالِصًا مُخْلِصًا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَاشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

۲۵۔ ذیقعدہ سال ۱۳۷۷ روز شنبہ

آج بعد نماز صبح جبل نور پر غار حرا کی زیارت کا قصد کر کے چھ راس حماریں فی آٹھ آٹھ فرض پر کر لیا کر کے
ہملوگ اور سید علی کے دروازے کے سید علوی اور سید جعفر ہمراہ ہو یہ پہاڑ مکہ معظمہ کے جانب مشرق میں کو
کا فاصلہ پرمنا کی راہ میں اس پہاڑ پر نور الہی برستا ہوا نظر آتا ہو غایت دلچسپی کا مقام ہے اس پہاڑ پر جس جگہ
حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم عبادت فرماتے اور حضرت جبریل علیہ السلام نے سیدہ مبارک حضرت کا جاک کر کے نور
الہی سے معمور فرمایا تھا ایک تہذیب مسجد مربع طول و عرض میں بارہ گز بنادی گئی ہے اور جس جگہ سورہ اقرع
نازل ہوئی تھی اس جگہ ایک غار ہے اس غار کے پتھر میں جو فیضی شکاف ہو وہ بھی اسی مسجد کے متصل ہی
اور اس مسجد سے تھوڑے فاصلہ پر ایک بڑا سا پانی کا ٹوس ہے کہ جس میں اب باران رحمت کا جمع ہوتا ہے
اس پہاڑ پر جبکہ ہمارا راہ بطور سیڑھی کے بنی ہوئی ہے اور اس قبیہ مسجد کے سامنے ٹھوڑی سی جگہ
ہوا بطور صحن کے ہے اس قبیہ میں پہلے دو رکعت نماز نفل کی پڑھ کر یہ دعا پڑھی۔

یہاں اس بات کی مخالفت نہیں ہے اکثر بلکہ زیادہ تر رواج اور دستور یہاں تکا یہ ہے کہ ایصال ثواب کی غرض سے کھانا وغیرہ واسطے قیدیوں کے جیلخانہ میں بھیج دیا کرتے ہیں اور مان قید کو کو تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ بالفعل یہاں گرنی زیادہ خوشگے جو بہ شدت گرمی اور محض وں اور ٹھنڈے کے نیند آنا دشوار ہو اسی لحاظ سے اکثر لوگ یہاں کی (سطح) یعنی جیت پر کپڑوں کی مسہریان ناکر سوتے ہیں آجکل کے موسم میں یہاں کی بازاروں میں آلو بخارا پختہ غایت درخشین سیاہ رنگ کے اور خوبانی مسکو یہاں شمش بولتے ہیں اور انجیر تارہ کھیرے کڑی سیب بہت ملتے ہیں۔ انار تازہ بھی نہیں بکتے ہیں بالفعل خام ہے مگر خشک انار پختہ جیسا کہ کابلی میدان ہوتا ہے ملتا ہے لیکن اس سے زیادہ تر شیریں اور لطیف نہایت کفایت بڑے بڑے دانوں کے فی روپیہ چودہ سولہ اوچھوٹے میس پچیس ملتے ہیں اور تر بنور و زعفران کی اس قدر کثرت ہے کہ تمام بازار میں ایک نامعلوم ہوتا ہے۔

۲۸ ذیقعدہ سال ۱۳۱۵ھ روز شنبہ

ہر چند تیش زیادہ ہے اور وہ جلتی ہے مگر خدا کا فکر و عنایت کہ پانی برف سے زیادہ سحر ہرقت ملتا ہے یہاں کی ہوا اور صراحت میں خاص بابت یہ کہ صراحت میں پانی بھر کر گھنٹہ آدھ گھنٹہ چھوڑ دینے سے بہت جلد سرد ہو جاتا ہے اور چار جگہ حوالی شہر کہ میں آتشزدگی ہوئی صدرا مکانات کا ہی جو کہ زبردہاں کہ متصل قلعہ و قفل کے تھی جلوہ جابر پانچ مکان پختہ بھی چلچلیں دس پندرہ آدمی بھی جل گئے۔

۲۹ ذیقعدہ سال ۱۳۱۵ھ روز چہار شنبہ

آمد حجاج کی بڑی کثرت ہو یا کہ لوگ بیان کرتے ہیں کہ جس قدر اس سال حجاج کی کثرت اور آمد ہو ایسی کثرت کبھی نہیں ہوئی تھی۔ عرب کے لوگ یقین کرتے ہیں کہ چاندی اچھے آج ضرور ہو گا اسلئے قاضی صاحب اور چند آدمی قبل مغرب سے پہاڑ ایلوین جڑے ہو چاندی دیکھا کہ مگر نظر نہ آیا اسلئے رویت ہلال اور حج اکبر سے ہلک جملہ حجاج ناامید ہوئے۔

یکم ماہ ذی الحجہ سال ۱۳۱۵ھ روز پنجشنبہ

آج عبدالاکبر عید بھی کہ جہ سے خبر تحقیق و صحیح پہنچی کہ کل رویت ہلال ہوئی اور مان بہت لوگوں جو ہمسند کے چشم خود دیکھا اسکا سوا ایک قافلہ آج مدینہ منورہ سے بھی آیا ان قافلہ والوں نے بھی چشم خود میدان میں چاند دیکھا چنانچہ قاضی صاحب ان لوگوں کو طلب کر کے جنھوں نے چاند چشم خود دیکھا تھا حلفی اظہار کیا اور فتویٰ آج تاریخ یکم ذی الحجہ کا ذکر شدہ حج اکبر سنایا اور بھنو سلطان مرم غلام اسد ملکہ اطلاعی تار یا خلاصہ یہ کہ اس سال حج اکبر بلا شک و شبہ بہ تحقیق کمال ہوا چنانچہ بعد نماز مغرب چاند میں روشنی زیادہ پائی گئی جیسے کہ دوسری تاریخ کے چاند میں ہوتی ہے

کل چونکہ مکہ معظمہ میں اسحاق پر کس قدر غبار تھا اور ہر جانب بہار بلند ہے اسلئے شاید چاند نہ دکھائی دیا

۲۔ ماہ ذی الحجہ ۱۳۱۷ھ روز جمعہ

آج جمعہ کی نماز کی وقت حرم محترم میں باس قدر کثرت تھی کہ خدا کی پناہ قدم رکھنا اور اوٹھنا دشوار تھا گویا آدمیوں کے دریا میں تیرنا تھا حالانکہ دھوپ تیس اور لوہ و گرمی بہت تھی تاہم بوجہ جنگی جگہ مسجد الحرام کے لوگ کھلے ہوئے صحن کعبہ میں جو کہ اسی کام کی غرض سے جی اور جان پر کھیل کر نہراؤں قنناؤں کے ساتھ یہاں پہنچے تھے وہ کیا ایسی ایسی تکلیفوں کو خیال کرتے ہیں صوبہ میں بلا تکلف زیر عرش برین بیٹھے ہوئے اطاعت و یاد خدا میں مصروف تھے دس بجو صبح سے لوگ جوق در جوق حرم شریف میں سایہ ۱۱ بجے ملنے کی غرض سے حاضر تھے مغربی لوگ جو کہ قوی اور توانا نازاؤں تھے وہ جما عینوں کو چیر کر کھجور لیتے تھے اور بخاری بھی انھیں کچے ہم بدلے تھے ان مغربیوں کی ظاہری وضع ہندوستان کے ہندو پینڈوؤں کی سی تھی یعنی سر پر ٹیک (گلے میں جنبو لگ کر ٹپے پکے مسلمان ایماندار تھے اور ان کی عورتوں کے منہ اور ہاتھوں پر سیاہ سیاہ نشان لگودنے کے تھے جاوی لوگ البتہ کمزور خیف الجنتہ پست قد تھے و قریب قریشیالی و جھوٹالی و حبشی لوگوں کے مشابہ تھے آج حکیم عبدالغفار طبیب کی نے نماز جمعہ حرم شریف کا فوٹو لکھنا چاہا جو قابل مذمت تھا جنکوئی ایک وہیہ میں نہ تو تھی نہ اراکلا پی فروخت ہوئیں چنانچہ راقم نے بھی چند کاپیاں اسلئے دلایا جب خیر کیکن نماز جمعہ کو بعد خطیبہ حج اکبر کا فردہ سنایا اور ارشاد تمام دیا مطاف کے قریب سنگ مرکا مبر سے اسیر ہر جمعہ کو ایک گنا چندہ اور دو نشان سبز اور پڑھ کر کار پڑھا دیا جانا ہی اور خطبہ صلاب جو کہ بہت سحر اور خفیت الجنتہ میں نیچے دس (شاعر) یعنی عیاجسکی ہونو آستین بہت چوڑی اور چادر کی طرح کھلا ہوا تھا سبز عمامہ اور ہاتھ میں عصا لیکر آگے پیچھے اغوات حرم (طریق طریق) بکارتے راہ بناتے حرم میں تشریف لاکر بعد اختتام نماز اغوات حرم ہاتھوں میں صوف فرشتے آنگو باہر لے گئے کیونکہ حجاج دست بوسی کو پلے پڑتے تھے واقعی اگر اغوات کی جانبی کا ایب انتظام نہ کر لے تو شاید بہت بوسے آنگو دور و ترک فرصت ہوتی اور جان انکی ضیق میں ہو جاتی اسلئے اغوات حرم کو گونگو ہٹا دیا ہوئے جلد آنگو لے بجائے تاریخ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰

۶۔ ذی الحجہ ۱۳۱۷ھ روز سہ شنبہ

آج محل شریف غلاف خانہ کعبہ نہایت ترک و متسام کے ساتھ گھر آکر داخل مکہ معظمہ ہوا اس قافلہ نے بھی

رویت ہلال کی تصدیق ہوئی محمل شریف کے ہمراہ ایک افسر پاشا سی مصر اور پندرہ سو پیدل عسکر اور پچھو
سوار احرام قرآن باندھے ننگے بدن صرف تو سداٹ تلوار میں حمل کئے زینہ و ربوہ اور یعنی پنجہ کمر سے لٹکائے
ہاتھوں میں بند و قوقین و برچھے لئے ہوئے چھوٹی چھوٹی توپوں کی باٹریان خچرو پیر جونی ہوئی ہمراہ تھی وہ سب غماز
صبح کو قبل شہر مکہ معظمہ کے پاس اگر دم لئے اس طرف سے پاشاے مکہ اور شریف صاحب ایک ہی فٹن سپر
پانچ سو ارب و چھ ہزار و نو سو و پندرہ آلات جنگی سے مسلح اور دو ہزار ترک عسکر سلطانی بیدل جنگی در دیان
نہایت مشا و شفاف و زرق و برق تھیں ہمراہ لیکر استقبال کو وہاں پہنچے اور توپوں کی سلامی دونوں
جانب سے سرزد ہوئی اُس آواز سے سارے شہر میں محمل شریف کے آنیکا غل ہو گیا سب لوگ تماشے کی غرض سے
سڑکوں اور بالارینوں اور چھتوں پر جا کھڑے ہوئے محمل شریف غایت ترک و احتشام سے داخل
شہر ہوا سب آگے آگے دس مسلح رکب سوار یعنی ساندنی سوار یا تھون میں نشانہ بنے لے آئے بعد
سلطانی جنگی بیڈ باجیتا ہوا اسکے بعد پانچ چھ باٹریان توپوں کی جیسے گرد اگر درچرم و نشان جیسے سلطان
طغرا و چاندو ستارہ زرین چمکتے ہوئے تھے بعد اوس کے دور یہ پیدل سپاہیوں کی قطار قاعدہ سے
قدم اٹھتا ہوا ان کے بعد عرب و ترکی سواران جنگی مع ترک و کمان جملہ آلات حرب سے مسلح ان کے بعد محمل شریف
کے ہمراہی پیدل اور سوار احرام بند تھے اونٹ جیسے محمل شریف تھا اوس کے آگے روشن چوکیان نہایت
خوش آملانی سے ترکی لہجہ میں بجاتی ہوئی ہمراہ تھیں محمل شریف پوبی برجی نما ایک چیز سے جو ہندوستان
کی عمارت یا چھوٹے لغزیہ کے ہنشل سے اسکے اوپر سوئیکا کلاس غایت لغاست کا بنا ہوا زرکار محملی
پردہ اڑا ہوا چکی چمکے شعل آفتاب خجل ہو دوا و مؤثر تھا اوس کے اونٹ کو بھی نہایت تعلق آراستہ
کیا تھا گلون میں اوس کے چاندی اور گنگا جمنی کی ہیکل سر پر اکھونکے پاس موتیوں کی جھال گردن دیم تک
سرا پا آراستہ اور جمول زرکار محملی سے پیراستہ تھا پاشا و مصر خود ایک اسپ باد پیا پر سوار احرام بند
اوس محمل شریف کے اونٹوں کی مہار ہاتھ میں لئے ہوئے روانہ تھا اور ان کے بغل میں پاشا اور شریف مکہ
کی فٹن تھی و لوگ آپس میں باتیں کرتے ہوئے آہستہ آہستہ خوشخامی سے توپوں کی سلامی ہوتی ہوئی
حلم ترک باب ابراہیم کی جانب کے کھوم کر باب السلام کے سامنے حرم شریف کے پہنچے پاشا سی
مصر اور عسکر سوار و پیدل جو ہمراہی کے تھے و لوگ سب کے سب حرم شریف میں داخل ہو کر اپنی اپنی بندہ
اور جھوٹو منجن جیم میں کھٹکے دیا اور طواف القدم بیت اللہ میں مصروف ہو گئے ڈیرہ ہزار سے

زیادہ ترکی لوگوں کا مجمع جو کہ غایت رجا بشا، اللہ سفید سرخ ننگے بدن احرام باندھے ہوئے تھے اور جلد جلد گریستے تھے۔
 بیتا باندھو جھوم جھوم کر طواف کر رہے تھے اس وقت مطاف کا منظر اور تماشا قابل دید تھا اور
 عظمت اسلام ناظرین کے دلوں میں ولولہ پیدا کر رہا تھا بعد طواف بیت اللہ
 سے سب گسے صفا دیرہ بن مہر فرشتے اس طرف پاشا کھاؤ شریف منانے شیعہ کلید چار در کعبہ کو کھولوا یا اور
 خلاف شریف محل سے اتر کر صدا اغوات حرم کر مرق پر رکھ کر اندر بیت اللہ کے رکھا اس درمیان میں ان عسکروں
 اور پاشا مہر کو سچی سچی فراغت ہوئی اور سب کے سب ملکر اس خالی محل کو اسی طرح ترک اور جلوس کے ساتھ اس طرف
 لینگے کہ جہاں پاشا مکہ کے رہنے کا مکان اور عسکر و نگاہ پڑا وہاں اس محل کے پیچھے صدا اونٹ اور سیگھوں بجز بارخاری
 کے تھے جیسے خیمہ و خگاہ اور اونٹوں کا بال لدا ہوا تھا اور فقرا و مسکین اور تکیہ مصر اور حضرت خلد مجتہد الکلبی کے
 غیرت خانہ کی روٹینوں کو اور کبوتران حرم سگان غریب مکہ کے واسطے دانہ گندم انکے سوا تحقیق اور روزینہ اور دیگر
 واسطہ نقد و جنس تھا کہ وہ بچرین پہونچ کر جناب مقدس باب حضرت شریف کو داخل ذخیرہ ہوا امانت کیا گیا اب
 مطاف حرم شریف میں بیت اللہ کے طواف پنجوقت میں کسی وقت فراہمی ایسی ساعت اور جملت نہیں ملتی تھی کہ چھوٹا
 اور چھوٹا در کنا در و درو نظر بھی دیکھنا قیہو کی کثرت کی بدولت دشوار تھی (اتو نہ ملت ہی نہ محبت ہی نہ فقط صاحبیت
 ہی حجاز سو اور کرن بمانی کا سمت تھا اور اپنا ہاتھ جسکو چوہین چاٹین عاشقو نکا ہم ہم حرم تھا ایک دوسرے پر کراہتا
 تھا عورتوں کا طواف کرنا ان دنوں سخت دشوار تھا بے بھی دور ہی دور پر بیدہ کر لیتی تھیں۔ مطوف صاف فرماتے تھے
 کہ اگر کو سیاقہ فرسطلانی ظاہر ہو کہ چودہ لاکھ سے کچھ زیادہ اس وقت تک غیر ملکوں کی آدمی آپکے ہیں اور ایسی مدنیہ طبع
 کے ملک بھارا اور صحرائی بھراں عرب جو کہ نمایں جتنی درجہ پہونچ جاتا ہیں دہزار دن اور لاکھوں آدمی علیہ ہونگی
 غرض اسال بوجہ حج اکبر کے بڑی کثرت ہی اور ابھی کشامی قافلہ آنیکو باقی ہی بالفعل جم شریف میں گلدستہ کھلا ہوا تھا
 سوا قوم انگریز اور ہندو کے کوئی اقلیم اور ملک ایسا نہیں تھا کہ جہاں کے آدمی نہ ہوں۔ عرب لوگوں کا تو یہ پاسکرت
 انکو سوا غیر ملکوں کو کہیں زیادہ ترکی انگریزوں کی شامی بھائی بعد انگریزوں کی انکو کا قادیانی انکو کا پنجابی انکو کا کشمیری انکو کا
 بنگالی غیلی حیدر آبادی ہی کالی بھٹی بھٹی پنجابری افغانستان عراقی ہزاروں تھیں انھوں نے بایں علوہ علیہ خصلتیں
 و طبع جہاں جہاں تھیں وہاں ہی آدمی اسحجہ سلمہ ہر روز چار شہینہ
 شامی قادیانی مدنیہ سنوہ پہونچکر پردہ مواجہہ شریف اور روشنی کیلئے زوہن زمیتا و مدنیہ کا فوری
 بیتان اور عود و عنبر واسطے بخود پردہ کا نذر کار و رضا قدس رسولی اکرم صلعم کا داخل کر کے اور شرف

زیارت حاصل کر کے آج صبح کو اہل مکہ معظمہ سے ہمراہ اس کے پانچ سو مسکے سلطان پیدل اور دو سو سوار اقوام کر کے
توجہ نیکو اور اونٹوں پر حرم شریف مکہ کیلئے روشنی کا روغن زیت اور موی کا فوری بتیان اور عود و عنبر ایشیا سے بخور
وغیرہ لیکر حاضر ہو کر وہ بھی سبھی اور شریف صاحب مکہ کی تحویل میں گیا اس قافلہ کے ہمراہ زیادہ تر تہا حجاج
ملک شام تھے جبکہ صد نادیدہ ایشیا و تجارتی کہ زیادہ تر ازہم پارچہ کایشمی گرم سوت تھان شامی مذکورہ قیر ذرہ
و بنفشہ و خمیر و بنفشہ وغیرہ صد ہائیں عرب و نادر الوجود اونٹوں پر لدین تھیں اس قافلہ سے بھی دیت حلال کی تصدیق
کر کے ہر کو چھوڑا اور اس منادی پھیری کہ آج تاریخ ساقونین پر بعد نماز ظہر حرم محترم میں منہج حج پر بھا جاؤ گے اسطر
صبح سے عوام کو بیکے مطون سید ہاشم حجل کے سوار ہونے کے لئے اونٹوں اور شغفہ ذکا انتظام کرتے۔ ہر روز
نابل ہاؤ گشتہ اور پیر سو سنہن عرفات اور منا جاؤ گے اور شغفہ ذکا لکریہ چار پانچ ریاں سے زیادہ نہ تھا لیکن سائیں ہی
بعد وہ بعد اور کوشش و تہ تیغ میں ہو پے کر ایشیا و تہا چھ روپے جوڑا شغفہ ذکا لکریہ طویا کے اسٹے ملاؤ منوں۔
نو کروں کیلئے پیدل کا انتظام تھا رہا خاص لوگوں کے لئے سات اونٹ مع شغفہ ذکا بند و بہت ہوا ایک عرب نام
بھی صرف اس غرض سے کہ عورتوں کے شغفہ ذکا اور اونٹوں کو عرفات اور منا کے حلا کو شمشکس سے بچا دے اور مینا میں
پانی وغیرہ لادے جو وہ رونا یا م حج کیلئے مبلغ جو وہ روپے علاوہ خوراک ٹھیکہ کر کے معین کیا گیا اور خاندان کے متعلق
مان باب بھائی بہن بزرگان عزیزان کے حج بدل کو بھیجے خاص دس آدمیوں کی اور دستوں کی وصیت کے لیا گئے
پانچ آدمیوں کی ضرورت تھی کہ اس کام کیلئے بھی آدمی معتبر سید تھا مطون کے حسب پسندان شرطوں کے ساتھ
ہوئے کہ دو لوگ ہمارے منے حج کا اہرام باندھیں اور مینا عرفات میں ساتھ رکھیں ہر جملہ ارکان حج ادا کرین اور مکہ معظمہ کا
بعد رمی جمار میں دوز کے آکر بعد طواف الزیارت پورا ارکان حج کا بجا لکریہ بیت المقدس کے سامنے حرم شریف میں
میں نام بنام بخشہ یونین پندرہ پندرہ روپے مع خیرہ قربانی فی کس طویا یا اس کام کے لئے آدمی معتبر ستیا
ہوئے (ان شرائط اور معتبر آدمیوں کی ضرورت اس وجہ سے تھی کہ اکثر مساکین مقیم مکہ معظمہ حجاج کو حج بدل کے
پیرائے میں زیادہ تر فریب دیا کرتے ہیں حجاج سے روپے حج بدل کا لیکر یا تو گھر بھیجتے ہیں یا ایک آدمی دس
پانچ حجاج سے حج بدل کا روپہ لیکر نام نہادی لکھنا بخشنہ پا کرتے ہیں اور اپنا فریضہ پٹ بھرتے ہیں کہ جس کا
کوئی حاصل نہیں اسلئے قریبوں سے بچنے کو حج بدل کے لوگوں کی لگائی اور معتبر آدمی دس روپے روایت ہو
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو وصیت کرے حج کی تحقیق لکھتا ہو اللہ تعالیٰ تین حج کا ثواب
ایک کا ثواب اسکے لئے کہ جس نے وصیت کی اور ایک حج واسطے اسکے جو کہ وصی ہوا اور ایک حج کا واسطے اسکے کہ

جس سے دینی وصیت ادا کر دی یا سوقت پر ہو کہ مان باپ نے مرتے وقت وصیت کی ہو اور فرمایا آیت جو کہ بغیر وصیت مان باپ کے حج ادا کر دے اپنے مان باپ کی طر سے تو دیگا اللہ تعالیٰ ایک حج کا ثواب اسکے ملان باپ کو اور ایک حج کا ثواب جسکے ہاتھ سے حج ادا کرایا اور شرع حج کا ثواب اسکو کہ جس نے اپنے مان باپ کی طر سے حج بدل کرایا ہو۔
 الفرض ان سب ضروری کاموں اطہان کے بعد طہر کی نماز کو حرم محترم میں گئے بعد اختتام نماز ظہر خطیب صاحب نے ارکان حج کا خطبہ حجاج کو سنایا لاکھوں آدمی حرم میں تھے خطیب صاحب کی رکیک آواز ہر شخص کو سنا بالکل غیر ممکن تھا گویا نقار خانہ میں طوطی کی آواز تھی تاہم خطبہ غایت فصاحت سے پڑھا جسکا خلاصہ یہ تھا
 حج کر ارکان اساتین تہیج ذی الحجہ کوچ کر ارکان کا خطبہ سوقت سنایا جاتا ہے جبکہ ہر جانب سجدت کی تصدیق ہوجاتی ہے (۱) حج کہتے ہیں احرام باندھ کر وقوف عرفات کرنا اور حج کے ارکان ترتیب کے ساتھ بجا لانا۔

نہی
کلی

(۲) بابر دے آیا ہوا آدمی (افاقی بعد داخل ہونے مکہ معظمہ کے شمل ساکنان مکہ شریف کے مکلی ہوجاتا ہے اسکو حجاب مکہ سے ساتویں یا آٹھویں کر غسل یا وضو کر کہ بدن میں خرم شہولگا دی اور تحیت المسبحہ کہنے پہلے مولیٰ طواف بیت اللہ کا کر یا وہ حرکت نماز واجب الطواف مقام براءیم کے پاس ادا کرے حطیم میں جلا آدی اور بجگہ بیت حج احرام باندھے اور بعد حرکت نماز نفل احرام کی پڑھ کر لیک اور تلبیہ پکارتی اور اگر طواف زیارت کی سعی کو مقدم کرنا چاہتا ہے تو طواف بیت اللہ کا طعیلغ اور مل کے ساتھ اور سعی صفا دھروہ بھی سیطرہ حیسہ کہ پہلے دن عمرہ کا کیا تھا کر کے سنا جائیگا سات کرے

(۳) منامین آٹھویں تاریخ کو نہر کے پہلے پہونچ کر ظہر سے صبح تک پانچ وقت کی نماز پڑھو اور رات کو لیک کر دعا و استغفار میں رہ کر کیونکہ یہاں جبکی صبح کو حج پر نہایت تبرک اور مقبولیت کی شب ہو اور اگر ممکن ہو تو مسجد حنیف کے پاس رہن جہان جگہ پا دو رہے۔

(۴) توین کو بعد طلوع آفتاب کے مناس عرفات کو روانہ ہو جائے کہ حضرت آدم کی دعا تو یہ قبول اور خدا کی تجلی ہوئی تھی اور حضرت ابراہیمؑ کو گوشت کو دمان سے بکرا دار بلایا تھا اسطرح انکی اولاد کیلئے بھی وہی بخشش اور انعام کا دروازہ کھول دیا ہر مصرع میراث پر خواہی علم پرا آموز۔ یعنی توین فی الحج کو جو شخص طلوع آفتاب سے غروب تک مان حاضر ہو گا وہ مستفیض عنایت ربانی ہو گا جب عرفات کی حد پہونچو خوش ہو اور شکر خدا کا کرے کہ جس مراد کیلئے اپنے گھر بار وطن دیا چھوڑ کر سفر دور دراز اختیار کیا تھا وہ مراد پوری ہوئی اور جو وقت حیل رحمت پر لگا ہوا ہے دعا مانگا تو سبج تحلیل و استغفار و تکبیر پڑھو اور عرفات میں سوا دی غرنا کے جہان جگہ پا دے

شہرے اگر عرفات پر پانی ملے تو غسل کرے کہ سنت ہو ورنہ وضو کر عرفات کی مسجد نمروہ میں وال کے وقت یا شہر سے جاوے اور بعد وال امام کو ساتھ نماز ظہر اور عصر کی ایک وقت میں ملا کر پڑھو اور خطبے سے اسکے بعد پھر اپنے قیام گاہ پر اگر توبہ کہتے تغفار اور ذکر الہی میں مشغول رہو اور جب قدر ہو سکے گریہ و زاری خضوع و خشوع سے اپنے مالک کی جناب میں رجوع کرے اگر مسجد نمروہ میں وجہ کثرت خلافت جائز کا موقع ہو تو اپنی قیام گاہ ہی پر بنا کر پڑھ کر بیٹھا ہے اور جب امام جبل رحمت پر پڑھ کر خطبہ پڑھے اپنے قیام گاہ سے لے کر ایک بجار کرے کیونکہ جس وقت جبل عرفات کے پہاڑ پر خطبہ شروع ہوتا ہے لاکھوں ہاتھیں اور دہالین و چادریں لے کر ایک کے ساتھ بلند ہوتی ہیں اور کل حجاج لے کر ایک بجاتے ہیں اس وقت ایک کیفیت ہوتی ہے۔

(۵) جب آفتاب غروب ہو لے کر ایک کہتا ہوا امام کے ساتھ وہاں سے چلا اور مغرب اور عشا کی نماز ایک وقت میں ملا کر فردغہ میں پڑھو اور دو دنوں نماز دن کے درمیان کوئی کام نہ کرنا اور کھانا پینے کی نگرانی اور رات کو دعا و دعاؤں خالصین صرف نہ ہوا و نہ چائیں یا شہر نکریاں جھوٹی جھوٹی رمی جمار کے واسطے وہاں سے چلے اور انکو دھکوں پاک و صاف کر کے اپنے پاس رکھے۔

(۶) جب صبح صادق ہو تو اندھیرے میں فجر کی نماز پڑھ کر پہاڑ مشعر الحرام کے متصل جسکو جبل قریح کہتے ہیں جاوے اور قبلہ و جہر لے کر ایک اور صبح پکارے اور در و در شریف پڑھ کر آگے بڑھے کیونکہ یہ جگہ مقبلیت و دعا کی ہے اللہ تعالیٰ فرمایا ہے فَإِذَا أَقَضْتُمْ مِنْ عَرَفَاتٍ فَأَذْكُرُوا اللَّهَ عِندَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ کہ جب پھر دوئم عرفات سے پس یاد کرو اللہ کو نزدیک مشعر الحرام کے۔ اس جگہ سے تھوڑی درپردادی محصور ہے جس مقام پر ابھڑ کی فوج غضب الہی سے غارت ہوئی تھی اسلئے وہاں سے دوڑ کر نکل جاوے اگر سواری ہو تو سواری کے جانور کو جلد چلے چلاوے اس جگہ کا نشان راہ میں بنا دیا گیا ہے اسقدر راہ جلد طو کر کہ باقی راہ اپنی معمولی چال و طو کر لے کر منامیں آئے (۷) دسویں کج منامیں یہ ہیں جو تین دن قیام کرنا اور پہنچنے کے ساتھ ہی بلا توقف سات کنکریاں لے کر حجرہ العقیسی کے قریب جاوے جسکو طاشیطان بھی کہتے ہیں وہ مکہ سے آئے ہوئے مناکو شروع کو نہ پڑے تا ہی پانچ گز یا سیکندر زاید فاصلہ سے شیب میں اس طرح کھڑا ہو کہ مناد صنی طرف اور مکہ مکرمہ بائیں طرف پڑے اور ایک ایک کھڑکی انگوٹھ کی پشت پر رکھ کر شہادت کی انگلی کے زور سے اگر یہ سببانوہ کے خون کنکری کے گرجا نکالے تو جھکی میں لے کر سات بار اسقدر یا تمہ انشأ اللہ اس مینارہ حجرہ العقیسی پر یا کہ سفیدی بغل کی نظر دے اور ہر کنکری کے ساتھ صلہ پڑھ کر تار اگر وہ کنکری ادبیز لگے یا اسکے قریب کہ کم ترین ہاتھ کے فرق میں جائز ہے تو بہتر درہ اسکے عیوض

اور انکا دوا پر پہل کنکری پھینکتے ہوئے لیسک کہنا موقوف کرواؤ کنکری کو حجرات پر سے اٹھا کر نہ مارا کیونکہ جو
کنکریاں پڑی جاتی ہیں وہی نامقبول ہوتی ہیں اور رمی مقبول کی کنکریاں فرشتہ اٹھا کر لیجاتی ہیں بعد اسکے وہاں سے
تھوڑی دور بہت کر قبلہ دکھڑا ہوا اور دعا پڑھکر اپنے قیام گاہ پر آوے۔

(۸) بعد رمی حجرۃ العقبیٰ جیسا کہ حضرت ابراہیمؑ نے خدا کیلئے اپنے پیارے فرزند حضرت اسمعیلؑ کو قربانی کرنا چاہا تھا
اسی طرح اسکے فرمانبردار عبد اونیث سے لیکر گاہ ییل مدیکہ تک رمی جو میسر آوے اللہ کے نام پر قربانی کریں اگر
قدور قربانی کا ہوتو تین روزہ سا توین آٹھویں نوین اور سات روک بعد ایام تشریق کے رکھئے۔

(۹) بعد قربانی سے بال منڈائیں یا کترین جیسا کہ عمرہ میں بیان ہوا اسکے بعد سیوا لکڑیاں ہنیں اور احوال میں
(۱۰) اگر ممکن ہو تو اسی وز مناسبتاً اللہ کا جا کر طواف ادا کریں کہ جسکو طواف الزیارت کہتے ہیں اور پھر مناسبتاً
رکن لوٹ آوے۔

(۱۱) منائیں گیارہویں بار ہویں دور و خواہ تین روز تک ہر بعد زوال آفتاب جس طرح تین بار شیطان نمودار
ہو کر حضرت ابراہیمؑ کو ہیکا ناچا ہا تھا اور انہوں نے اسکو کنکریاں ماریں تھیں اسی طرح ان مقامات پر جو منارہ
منائیں بنے ہوئے ہیں کنکریاں ماریں اور اب پہلے حجرۃ الاولیٰ یعنی چھوٹے شیطان سے جو عرفات کی جانب ہے
شرع کریں بعد اسکے حجرۃ اوسطیٰ یعنی منجھلے شیطان کو اسکے آفرین حجرۃ العقبیٰ بڑے شیطان کو سات
سات کنکریاں دو روز خواہ تین روز مارا کریں۔

(۱۲) اسکے بعد مکہ مکرمہ کا وراہ میں آتے وقت وادی محصب طے کا وہاں تھوڑی دیر قیام کریں کہ رسول
مقبول صلعم نے وہاں مقام کیا تھا۔

(۱۳) اگر دسویں تاریخ مکہ میں اگر طواف الزیارت نہیں کیا تو ضرور ہو کہ بعد ایسی مناسبتاً طواف الزیارت کرے
ان سب ارکان کے بعد حج تمام ہوا۔ اجرام باندھنا اور عرفات میں ٹھہرنا اور طواف الزیارت تینوں کام حج کے رکن
ہیں انکے فوت ہو جانے سے حج نہیں ہوتا اور سعی بین الصفا والمردۃ اور سر منڈانا یا بال کترانا اور رمی جمار کترانا اور
مزایق میں شکیو کا کیلئے قیام کرنا اور تشریق تک منائیں ہونا اور رمی جمار کترانا اور ان رکانوں کی ترتیب کو ملحوظ
رکھنا واجب کہ جسکے فوت ہو جانے سے دم یعنی قربانی کرنی پڑتی جراتی سب باتیں سنت ہیں۔

ان رکانوں کو وقف ہو کر قیام گاہ پر آئے صبح مشورہ ہوا کہ اگر آج ہی مناجائیکا انتظام ہوتا تو بہتر تھا
سید عالمؑ بھی اس مشورہ کو پسند کیا اور فرمایا کہ بہتر یہی ہے کہ آپ کے ہمراہ عورتیں اور بچے ہیں وہاں بھی مکالمہ خاص ہے

کوئی تکلیف نہ ہوگی بہتر ہے جلد احرام باندھ لیا جاوے اور نہ تو کھانا نظام کرنا ہوں اس شہد کے بعد جلد جلد احرام کے کپڑے
 بغل میں ڈالے اور ہر شریف میں چاہیے بچے معمولی مصری کپڑے پہنے ہونے کی سیطی جلد و جہد کے چاہے نہ فرم کی کوٹھری
 میں مجلس بیٹھ کر جادو سے حبشی غلام چنڈریہ جرح بڑے بڑے جرحی دل جنین بڑے گھڑے کی مقدار پانی سنا ہوا
 کھینچ رہے تھے دو ہلو گوت فی آدمی ایک ایک (ربوہ) یعنی چار گنے لیکر تین تین چار چار ڈول آپ نہ منہ کے بنیڑ ڈال
 دے کہ جس طرح اچھی طرح غسل اور وضو کر لیا و مانے باہر ہو کر بدن پونچھا اور خوب ساعطر گلاب مکہ کا خاص تحفہ سار
 بنیڑ ملا اور رنجیت المسجد کی نیت بیت اللہ کا طواف کر کے دو رکعت واجب الطواف مقام ابراہیم میں بیٹھ کر
 حطیم میں چاہیے اس جگہ سے کپڑے اوٹارے نیت حج احرام باندھا اور دو رکعت نماز نفل احرام کی بیٹھ کر لیکر
 کہتے ہوئے رمل و اصطبایع کے ساتھ پھر طواف بیت اللہ اور سعی صفا و مرۃ مقدم انجام کر لیا اور وہی
 دعائیں پڑھیں اور طریقہ بجالائے جیسا کہ بعد غزوہ کل ارکان انجام دے تھے آج صرف فرق اس قدر تھا کہ اس وقت
 نیت عمرو کی تھی اور آج نیت حج ہر موقع و ہر جگہ نہیں کرتے ہوئے ان کا نوٹ کے بعد قیام گاہ میں آئے عورتیں بھی
 حسب ہدایت اور تقییم عورات مطوف کے احرام باندھ چکی تھیں سب سب مناجانی کو تیار ہو گئے اس مکان پر رب
 بر سر رکھل قہوۃ الحمار ہوا اسکے قریب گلی میں ایک بزرگ مجذوب کا مزار اور تھوڑی زمین صحن کی تھی اس جگہ اونٹ
 شہد فوسفے کسے کسے طیار کھڑے تھے دہان پر جا کر شہد فوسفہ سولہ ہوئے اور منگا چلے تھوڑی دور پر
 جنت المعلیٰ سے کچھ آگے بڑھ کر بر سر راہ چند مکانات پختہ اور قہوہ خانہ و گرگ آہ نہر زبیدہ اور ایک عمارت باغ پر ہکا
 ہو اس جگہ متعدد درویشیان دیکھائی دیں معلوم ہوا کہ یہ شریف صاحب کا باغ ہے چند درختان سر بلند بھی اس کے درختوں کو
 ہمد نظر آئے مگر شب کی وجہ سے ان درختوں کو پہچان نہ کر سکے کہ کس چیز کے درخت ہیں لیکن پتے اور سکے درخت
 پاکر کہتے تھے زیادہ مشابہ تھے بارہ بجے رات کو منا پہنچے روشنی کی غرض سے چند علینین ہمراہ تھیں وہ روشنی
 کر دی گئیں چند گروہوں یعنی مشکینہ و زین اور شہد فوسفہ کی صاحبزادی اب شیرین ہمراہ کاموچہ تھا کہ وہ اس وقت کام
 آیا اور عافیت سے سو رہے

۸ ذی الحجہ روزِ بختنبہ

یہ مقام منامکہ معظم سے جانب پورب تین میل کے فاصلہ پر پاسکے دونوں جانب پہاڑ ہیں درمیان میں راہ ہواور راہ
 کے دونوں جانب صد ہا مکانات دونوں سمت منظر مثل مکہ کے دور وید صرف کراہی کی غرض سے سینے میں کہ جس کو کھاج
 صرف سہ روزہ زندگی بسر کر سکیو ایک سا کر لیا دیکر لیتے ہیں اور اکثر خیموں میں رہتے ہیں ان مکانات کے آگے بر سر راہ

ایام حج میں نہایت بھاری بارش اور دو گنا تھر قسم کی چیزوں کی آراستہ کہ تو اپنی جگہ دو قلعہ سے سبز لہکان سید ماشم شیخ
جمیل الملطون کا بھی برسرہ جہرہ لادلی کے قریب ہوا سکا ایک مجلس درجوں کی مرغ سناڑا و پانچلہ میں مبلغ ایک سو پونہ
ہزار کے معین کر لیا تھا اور سینہ نہ دیکھو علی الصباح اوشکر نماز صبح مسجد خیریت میں جا کر پڑھی مسجد طول میں دوسپندرہ
گزار عرض یہاں گز اسکے چار درجے میں ایک سو کمان میں چلے جو اسی کمان میں ہن اسکے روبرو دفن کا مکان ہوا اسکے لئے
ایک طویل صحن ہر جگہ کا طول نو سو اٹھتر گزار عرض دوسو بیس گزار اسکے مابین آٹھ کافو کا شمن قبیل خیمہ کے ہے
جسکے درمیان کا طول د عرض تیس گزار کا ہوا جس جگہ رسولی اصلہم کا خیمہ نصب ہوا تھا اس جگہ دو رکعت
نماز نفل ادا کی اس طرف قیام گاہ پر ملاذ نمون کھانا کابند و بست کیا عرب ملازم جسکو پانی کی غرض سے صرف کثیر میں ملازم کیا
تھا وہ بڑا ہی جتنی وقاضی نکلا پانی لائیں جتنیں درپیش الیہ اخیرت ہوئی کلاس مکافین ایک خزانہ آب بارش کے پانی سے
بھرا ہوا تھا کہ جسکو سید ماشم نے فوراً کھلوا دیا کہ اس پانی سے اور فرودیات توزیع ہوئیں لیکن آب شیرین کا تردد
اور فکر ناتر لوگ منامین نہر زیدہ کا آب شیرین مشکیزونین کدھونپر لاکر تمامی بازار میں پچھتے پھرتے ہیں اسکو عرب
ملازم بلار لایا کہ اٹھ گریہ چار چوٹی کو خریدی گئیں صبح سے ہلو اس مکان کی جانب مڑ کر بالا خانہ پر بیٹھے ہوئے
تماشاوار حجاج دیکھ رہے تھے بڑی لطف اور جلوس و سامان سے عرب لوگ اور اگلے اہل عیال مکہ سے آگے اس راہ
گذر رہے تھے مدینہ طیبہ کے رکب یعنی ساڈنی سوار بوق درجوں چلاتے تھے بہدان صحرائی عرب قطار در قطار
اور ٹونکی پشت پر سوار اور اپنی اپنی بیعیان برقعہ پوش اور بچو کو پیچھے بٹھائے ہوئے آزادانہ چلا آئے تھے شہری
عرب مکہ مغلیہ اور حوالی کے خوش باش خوش اوقات اپنے اپنے انوٹیل اور شغذ فون اور تخت روان اور ساڈنی اور رکب
اور خچروان اور حمار و کمو عمدہ عمدہ زرکار نفیس ہمیش قیمتی پوشاکوں سے آرایش کئے ہوئے تھے کہ جسے دیکھ کر اونکی
جو دت طبع پر حیرت ہوتی تھی انکے سوالا کھوں حجاج سوار وہیدل کی سوار یوں و رہ روانی سے راہ کی زمین نظر
آئی دینا دشوار تھی۔ محل اور پاشاے مکہ و مصر و شریف صاحب آمد کا تجمل اور جلوس مفصلاً بیان کرنا غیر
ممکن کیونکہ اسکے لئے ذکر طویل علمہ درکار ہوگا تو بونکی آواز سے لوگوں کے کان تو سن ہو گئے تھے وہ دؤمنٹ
پر تو پونکی شک جوتی تھی جلہ عسکر سلطانی مضبوط جنگی ایقہم متینہ مکہ مغلیہ و عسکران قافلہ شامی و ہر اسیان محل
شریف اور پچاس ساٹھ گھوڑ لپڑے توین خچر و تیر لدی ہوئی انکے سوا ساڈنی و رکب سوار غرض پانچ چھ ہزار سوار
و پیدلون کے انداز عسکر سلطانی سب کے سب احوام بند بنگلہ بدن خلق گلانی رنگ کے پدیر آلات حرب سے
سلح و کمل اور چند تمونکے بنید باجے روغن چکیان و تقارے بچے ہوئے یہ سب جلوس دیکھنے سے زیادہ

خارج ہو کسی نہ کہ طویل ہو گا اور عرض ۲۸ گز ہو جبل رحمت سے نیچے موقوف البنی صلعم کے پاس کھائی گئی چیزوں اور
 ترکاریوں اور ہر قسم کے مٹھوں بختہ و خام کی صد ہا دکانیں تھیں میدان عرفات میں بے شمار لاکھوں خیمہ اور پال اور
 روٹیاں مختلف الاوان فیصیب تھے ادیسیتس بائیس لاکھ آدمیوں کا مجمع اور اونکی سواروں کے جانور ان اونٹ
 و نیچہ خمار گھوڑے و شخند و تخت روان اور نرادر نرادر مہ اور بکریوں کے گلے کا ایک ہی جگہ جماد و تھا ہر چند اس
 میدان میں جایا ہزار جیدہ کے منہ کھلے ہوئے تھے تاہم جبل رحمت کے قریب تین بکے یعنی بڑے بڑے حوض
 اس نہر کے تھے کہ جس سے کل انسان اور حیوان سیراب ہو کر یوح کو تازہ کرتے تھے ایک حوض پر اس نہر کے
 جلوگ بھی جایا ہوئے اور خوب اچھی طرح سل کیا اور خیمہ میں جایا تھے سید ہاشم کا خیمہ بھی قریب تھا انہوں نے
 اپنے جملہ حجاج کی دعوت فرمائی تو ام دیا ہوا شیریں برائے اور دوسری ایک قسم کی شیریں جو زنی پھلکی جسکو عربوں
 میں (لیکھات) بولتے ہیں ہر اپنے حجاج کے قیام گاہ اور خیموں میں آدمیوں کی مقدار خیال کر کے خود پہنچا دیے
 دونوں شیریں نہایت لطیف اور لذیذ تھیں اسکے سوا جلوگ کے ہر ایک بھی اکثر شیریں پکی ہوئی تھیں کہ وہ سب
 ملاکر داف شیریں ہو گئیں کہ بختی طعام کی ضرورت ہوئی جلوگوں نے خوب سیر ہو کر کھایا۔ مکہ سے جلتے وقت ہمارے
 استاد مغلطی مولانا شیخ عبدالحق متا بظلمہ و فرما دیا تھا کہ عرفات پر پہنچ کر وقت کی قدر اور یہ ساعت کو بیش قیمتی نہ ہو کہ
 بیکار صانع نہ کر لیا جائے کیونکہ وہ دن سارا بقیہ صلیت کا غنیمت جانکر (۳۳ بار) سوہ الحیر (اور سو بار) لا الہ الا اللہ
 وحدہ لا شریک لہ لا الہ الا اللہ وحده انھما دہن علی کل شئی قدیر (اور سو بار) سوہ اخلاص (اور سو بار)
 اللھم علی سیدنا محمد ما صلیت علی سیدنا ابراہیم و علی ال سیدنا ابراہیم انک حمید مجید
 و لہنا ہمہ کا یہ صلیت فضیلت رکھتا ہوا جو سقد دعا و درود تو بہ و استغفار و تکیہ و تلبیہ کا درمکن ہو کر نیت
 رکھے کیونکہ ایسا وقت خوش نصیبی ملا ہو عرض بعد فراغت طعام موقوف البنی میں جسکو مسجد (سخارہ) بھی کہتے ہیں
 جا کر دو رکعت نفل پڑھ کر ان دعاؤں کو حسب ہدایت تعداد میں سے رو کیا اور بعد اسکے مسجد نہرہ میں گئے وہاں
 حکم اور عصر کی نماز ملا کر پڑھا اور جلد اپنی خیمہ پر چلے آئے قاضی صاحب کیلے ایک خوبصورت اونٹنی کہ جسکے گلے
 میں گنگا جمنی سونے چاندی کی میکل و جا بجا زبور اسرار و سپر مخملی زر و دوزی کی جھول
 زین پریشی تھی لائی گئی اور خالی بلا سوا جبل رحمت پر چڑھائی گئی و اندر اہل علم حجاج کے
 خیال اور ذہن میں یہ بات سمائی ہوئی تھی کہ یہ اونٹنی اوس نسل سے ہو کہ جس پر رسول خدا
 صلعم سوار ہوئے تھے اس خیال سے اسکو متبرک سمجھ کر اسکے آگے پیچھے

پائے اور بل جاتے تھے اور اس کے بد کو ہاتھ نہ دینے چھو کر اپنے ہاتھوں کو چومتے تھے ہزاروں آدمی اس کے جلوہ
تھے جبہ جبل رحمت پر چڑھائی چاچکی۔ قاضی صاحب اس پر سوار ہو کر اور قبلہ رو ہو کر خطبہ شروع کیا چوٹی پہاڑ
سے لیکر اس کو تک حجاج اس طرح کھڑے تھے کہ وہ پہاڑ آدینہ کا پہاڑ معلوم ہوتا تھا ایک انگشت جگہ
بھی غالی نہ تھی کہ جس سے پتھر قطر آتے غاصان خدا کا ننگے سر ننگے بدن اس حقیقت اور دھوپ میں کھڑا رہ کر
کا سننا اور محسوس ہونا شان ربوبیت اور عبدیت کا عجب جلوہ تھا جب خطبہ شروع ہوا حجاج ذوق و شوق میں
رؤر زور سے ہاتھوں اور رو کاٹوں اور چادر و کٹھن لٹکا کر کہتے تھے اَللّٰهُمَّ لِيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبِيْكَ
اِنَّ الْحَمْدَ النِّعْمَةَ لَكَ الْمُلْكُ الْكَثْرِيَّةُ لَكَ الْكَرَامَةُ لَكَ الْكَرَامَةُ لَكَ الْكَرَامَةُ لَكَ الْكَرَامَةُ لَكَ الْكَرَامَةُ
اور قیام گاہوں اور میدانوں میں تھے وہ سب کے سب لبیک بکارنے لگے کوئی متنفس عورت مرد
پیر و جوان ایسا نہ تھا کہ جو لبیک گویاں اس طرف مخاطب نہ ہو ہاتھ اٹھا اٹھا کر رحمت الہی کے سب
خواستگار تھے اس قدر بندگان خدا کیا امیر کیا غریب کیا بادشاہ کیا فقیر کے سب ایک صورت ایک حالت
ایک نوع سے ایک جگہ حاضر ہو کر اپنے رب الارباب سے خواستگار و مغفرت کا ہونا غفلت اور شوکت اسلام
کا جو پر تو تھا وہ صرف دیکھنے کے لائق نہ کہ بیان کے قابل ہے اس میدان عرفات میں خدا می غرض جل کی شان اور
غایات ایزدی کا جلوہ سرا پا عیان و آشکارا تھا اس وقت میں اس کی کیا جلوہ گری تھی میدان کی
زمین نور خدائی سے بھری تھی ہر شخص اپنے اپنے خیالات اور اس حتمہ للعالمین کی طرف ایسا مستغرق و موشغ
کہ ایک کے دوسرے کی مطلقاً پرواہ نہ تھی بعد اختتام خطبہ سید الشہداء مطوف ہمارے خیمہ پر تشریف لائے اور جمہل مردوز
کو یہ دعا پڑھائی۔

۴۷ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ
وَ حَدَّكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَكَ الْمُلْكُ وَ لَكَ الْحَمْدُ اَللّٰهُمَّ اِهْدِنِيْ بِالْهُدٰى وَ
نَقِّنِيْ وَ اَحْتَصِمْنِيْ بِالتَّقْوٰى وَ اَعِزَّنِيْ فِيْ الْاٰخِرَةِ وَ الْاَوَّلٰى اَللّٰهُمَّ بَعَثْهُ
مُحَمَّدًا رَؤًى وَ ذَنبًا مَّغْفُوْرًا اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلَوٰتِيْ وَ سُبْحٰنِيْ وَ حَيَاىِ وَ مَمَارِى
وَ اِيْلَيْكَ مَعٰى اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ وَسْوَسةِ الصَّدْرِ
وَ شَتَاتِ الْاَمْرِ اَللّٰهُمَّ اِهْدِنَا بِالْهُدٰى وَ رَبِّنَا بِالتَّقْوٰى وَ اَعِزَّنَا فِيْ الْاٰخِرَةِ
وَ الْاَوَّلٰى اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْأَلُكَ سِرَّ قَلْبِكَ لَا طَبِيْعًا مِثْلًا لَكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ

أَمَرْتَنِي بِالذُّعَاءِ وَكَانَ الْإِجَابَةُ وَإِنَّكَ لَا تَخْلِفُ وَعَدَكَ اللَّهُمَّ يَا أَحْيِيَّتُ مَنْ
خَيْرُ فَخَيَّتَنِي إِلَيْنَا وَلَيْسَ لَنَا وَمَا كَرِهْتَ مِنْ شَيْءٍ فَكَرِهْنَاهُ إِلَيْنَا وَجَنَّبْنَا وَ
لَا تَنْزِلْ مِنَّا إِلَّا سَلَامًا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا إِلَى الْإِلَهِ إِلَّا اللَّهَ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ
وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي صَدْرِي نُورًا
وَفِي سَمْعِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَفِي قَلْبِي نُورًا اللَّهُمَّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَلَيْسِرْ
أَمْرِي وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ وَسْوَاسِ الصُّدُورِ تَشْتَتِي الْأَمْرَ وَعَنْدَ ابِ الْقَبْرِ الْمُتَقَرِّقِ
أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي اللَّيْلِ وَشَرِّ مَا يَلِجُ فِي النَّهَارِ وَشَرِّ مَا تَهْبِطُ الرِّيَّاحُ
وَشَرِّ بَوَائِقِ الدَّهْرِ رَبَّنَا إِنِّي أَسْأَلُكَ فِي الْأَخِرَةِ سَعَةً وَفِي الْأَوَّلِ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مَا سَأَلْتُكَ بِهِ نَبِيَّتُ أَتُؤْتِي مَنْ سَأَلَكَ مِنْ رَحْمَتِكَ مَا سَأَلَكَ مِنْ رَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ
وَسَلَّمَ رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ
رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي رَافِقًا وَقَبِلْ دُعَاءَ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي
يَا أَلَدِّي وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيْتَنِي صَغِيرًا
رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِأَخَوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًا
لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ رَبَّنَا إِنَّكَ أَنْتَ الشَّامِخُ الْعَلِيمُ
وَسُبِّ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ
اللَّهُمَّ أَنْتَ تَعْلَمُ وَتَسْرِي مَكَانِي وَتَسْمَعُ كَلَامِي وَتَعْلَمُ سِرِّي وَعَلَانِيَتِي وَ
لَا يَخْفُو عَلَيْكَ شَيْءٌ مِنْ أَمْرِي وَأَنَا الْبَائِسُ الْفَقِيرُ الْمُسْتَغِيثُ الْمُسْتَجِيرُ الْوَجِلُ
الْمُسْتَفِيقُ الْمَقْرُ الْمُخْزِي يَدْنِيهِ اسْتَعْلَمَ مَسْئَلَةُ الْمُسْكِينِ وَابْتِهَلُ إِلَيْكَ
الْبَهْلُ الْمُدْتَبِ الدَّلِيلُ وَادْعُوكَ دُعَاءَ الْغَائِبِ الْغَرِيمِ مَنْ خَضَعْتَ لَكَ قَبْلَهُ
وَقَامَتْ عَيْنَاهُ بِحَيْلِكَ جَسَدُهُ وَمَرَّغَمُكَ الْفَقْرُ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ يَدَيَّ
شَقِيئًا وَكُنْ لِي رَؤُوفًا رَحِيمًا يَا خَيْرَ الْمُسْتَوَلِينَ وَيَا خَيْرَ الْمُعْطِينَ
يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
بعد احتساب دعاء الكبرياء الخاتم بخيركم بارك الله فيكم وكون في حياقت شكركم زلفنا

پیش کیا جسکو قبول کر کے جبراک اللہ کہتے دوسرے حجاج کی طرف دعا وغیرہ پڑھانیکو تشریف لے گئے۔ اب اسوقت مارے مسرت کے دل باغ باغ اور خوشی بے حد حاصل ہوئی جبکہ شہر و تقریر سے زیادہ ہو۔ شکر صد شکر ہر آنچیز کہ خاطر بخواست پ آخر آمد ز پس پردہ تقدیر پدید۔

روایت ہو کہ عرفہ کے روز وقت شام کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہو کہ اے فرشتو! تمہیں دیکھتے ہو تمہارے بندوں کو آئے ہیں شے سب ہر طرف سے ننگے پیر ننگے بدن ننگے سر با امید میری رحمت کے گواہ رہو تم اے فرشتو! بخشائیں نے ان سب کے گناہوں کو اور بدل دیا میں نے انکی بدیہوں کو ساتھ نیکوئی کے لئے بندہ کر خوش ہو تم کہ بخشائیں گے اور بخشے گئے سب تمہارے گناہ صغیرہ اور کبیرہ پر اے اوسنے اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ بزرگ وہ گناہ ہے جو کہ گمان کرے۔ عرفات پر کہہ بخشائیں میں کیونکہ ناامیدی حاصل ہوتی ہے اللہ کی رحمت اور ناامید ہونا رحمت الہی سے گناہ کبیرہ ہے۔ عرب لوگوں کے خیموں میں خوب خوبج شیان ہو رہی تھیں۔ انواع اقسام کے کھانے پکیتے تھے۔ ایک دوسرے کی دعوت کرتا تھا ایک دوسرے سے ملتا تھا اور مبارکیا دیتا تھا۔ ناظرین ذرا غور کرنے کا مقام ہے کہ اسقدر بندہ خدا انسان اور اونکے سوار یوں کے جانور و حیوانوں کا تھوڑی ساعت کیلئے ایک جگہ اجماع اور اونکے جملہ حاجات اور راحت کی چیزوں کا پانی لکڑی دہشتہ بکریاں اور کھانکی بختہ و خام چیرین و میوہ جات آسانی سے بلا دقت و درد ہر شخص کو ہر وقت ملنا ایسے مقام کو ہستان میں سوائے شان ایزدی کے امکان سے بالکلید باہر ہے میرے خیال میں وہاں بہ جانب اللہ تعالیٰ انتظام ہے اور اوسکی منتظم فرشتگان ملا را علی ضرور ہیں کہ ہر غریب امیر کے حاجات کو پورا کرتے ہیں۔ غروب آفتاب کے قریب اونٹ و شغوف طیار ہوئے اسپر حملوگ سوار ہو گئے سب آگے قافلہ مصری و شامی و عسکران سلطانی و پاشا مکہ و مصر و شریف و قاضی روانہ ہوا جبکہ ہمارے نو پونکی فیر ہوتی جاتی تھی اور آتشازی چھوٹی تھی فرض بڑی دھوم دھام سے جلا اُسکے پیچھے سارے حجاج کا قافلہ جوق در جوق چل پکڑا ہوا اور عرفات سے بعد افسوس و حسرت و فراق جیل رحمت و میدان عرفات با چشم پر آب ہلیات گویاں و آئینہ ہوید ہاشم اپنے ایک ہمیش قیمتی بغلہ یعنی خوش قامت مشک کی رنگ چھپر سوار اور کل عزیزان و برادر زادگان انکے رکب لٹنی بر سوار حملوگ حجاج کے اونٹوں کے ہمراہ تھے۔ عرفات سے تین کوس کے فاصلہ پر فردلفہ ہے اوس جگہ آٹھ بجے شب کو پہونچے میدان مزدلفہ میں روشنی اور

آستبازی سے چکا چوندا اور تو بونکی عربوں کا سن ہوئے جاتے تھے عام ازد ہام اور بازاری
 جگہ سے تھوڑا بڑھ کر زبرد اس کوہ اونٹ ٹھہرائے گئے اور ایک ہی جگہ بیک حلقہ سید ہاشم
 کے کل حجاج فرود ہوئے اعلیٰین ہمراہ تھیں مے روشن کی گئیں عرفات کا پانی مشکینہ و
 گربون صراحیوں میں بھرا تھا وہ بروقت کام آبا اوس و فوکر کے نماز مغرب عشا ملا کر پڑھی اس جگہ
 بھی بازار لگ گئی تھی وہاں سے بختہ چیزیں کھانکی شل پلاٹھ و روٹی کباب غبر ملازم عرب کو بھیج کر طلب کین
 اوسب لوگوں نے کھایا اور دعا و استغفار میں مشغول ہوئے اور اسی میدان سے ہم بھون نے ستر ستر کنکریاں
 چنگا و دھوؤں سا کر کے اپنے پاس رکھ لیں بارہ بجے شب کو ایک ہوا خوب سرد جلی اور غایت ایزدی کے
 جھونکے بھونکو پہنچے کہ بخوبی دل ٹھنڈھا ہو گیا راحت کی وجہ سے ایک غنودگی طاری ہوئی شروع
 ہو گئی وہ ہوا ایسی سرد تھی کہ لوگوں کو بھاری چیزیں بدن پڑا لینی پڑیں۔ سید ہاشم نے بھونکو خبردار کیا کہ
 اس جگہ چورون اور اڈھائی گروں کی زیادہ پورش رہتی ہے چیزوں سے خبردار رہنا مناسب ہے ہم
 اور قبلہ ملازمان شب بیدار رہ کر یاد الہی کرتے رہے۔ اس مقام کا نام ضرولفہ اس وجہ سے ہوا کہ حضرت آدم
 اور حضرت حوا عرفات سے چل کر اس مقام پر شبائش ہوئے تھے یہ جگہ بھی عبادت اور مقبولیت علی ہے۔

اردی الحجۃ یوم العید روز شنبہ

صبح صادق کو وقت نماز پڑھ کر جبل قرح یعنی پہاڑ مشعر اکرام کے پاس گئے۔ یہ مزدلفہ کے آخری
 اسکے نیچے ایک میدان ہے جس میں مریچ چار دیواری دو گر بلند کیسے چھتر گر طول و نوسے گز عرض میں و دریا
 میں اس کے ایک کنارہ ہے جس پر اذان ہوتی ہے اور قبلہ کے سمت امام کا محراب و زمین اس کی زمین میدان سے
 تھوڑی بلند ہے ایک ایک بانج ٹیڑھیاں دو جانب ہیں آجگہ یہ دعا پڑھی۔

اللّٰهُمَّ بِحَقِّ مَشْرِعِ الْحَرَامِ وَابْنِيتِ الْحَرَامِ وَالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْاَرْضِ الْحَرَامِ وَالْمَقَامِ الْمُنَوَّرِ
 مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَّا اَلْتَّحِيَّةَ وَالسَّلَامَ وَادْخُلْنَا اَرْضَ السَّلَامِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ
 بعد اسکے وہاں سے منا کو جو تین گوش کے فاصلہ پر روانہ ہو تھوڑی دور پر وادی محسرہ آجگہ یہ دعا پڑھی۔

اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تَهْلِكْنَا بَعْدَ اِيْلِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذَالِكَ اَوْرَاثُ
 تیز تر دوڑ کر چلائے گئے تھوڑا فاصلہ طے کرنے کے بعد پھر معمولی چالوں سے چل کر آٹھ بجے منا پہنچے یہاں
 پہنچ کر اسباب وغیرہ شغفون سے اُٹا گیا ہلوگسب مطوف سات سات کنکریاں لیکر حجرۃ العقی

مشعر اکرام

منا

کی طرف چلے اور اس جگہ پہنچ کر حسب ہدایت یہ دعا پڑھ کر ۴۹ **بِسْمِ اللّٰهِ اَکْبَرُ** سورۃ الشیطان
وَبِیْرَہَا الرَّحْمٰنِ سات نکر بیان اور منارہ کو بارین بعد اسکے یہ دعا پڑھی۔ **اللّٰهُمَّ اجْعَلْ حَیَّی**
مَبْرُورًا وَسَعٰی مَشْکُورًا وَذَیْنِیْ مَغْفُورًا اس دعا کے بعد جلد قیامگاہ پر آئے۔ قربانی کیلئے
ایک جگہ بنا دی گئی ہے وہ مقام کا قیام سے دو میل کے فاصلہ پر تھی اس وقت ہم خود تو قربانگاہ تک نہ جاسکے
مگر نور چشم عزیز دم محمد شیر احسن اور سید علوی برادر زادہ معلوف بہ دونوں آدمی ہماری کراہ کر کے وہاں گئے
نذیح کے قریب لاکھون دس ہزار بکری اونٹ فروخت ہوتے ہیں سب جانچ غریزان کو کرنے دواؤں فی حساب
پچیس روپے اور آٹھ دہائی فی بقیہ چار روپے اور چار بکری فی حساب تین روپے خرید کر کے نام بنام قربانی
کرائی اور یہ دعا نذیح سے پہلے پڑھی گئی۔

۵۰ **اِنَّیْ وَجَّهْتُ وَجْہِیْ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ الْاُولٰٓئِہٖ مِنْ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ**
اِنَّ صَلَوتِیْ وَنُسُکِیْ وَنَحْوَیْ وَہِمَّیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِکَ لَہٗ وَبِذَٰلِکَ اَتُخَدِّعُ
وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ **اللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ ہٰذَا الشُّکْرَ وَاجْعَلْہَا فِرَاقًا لِّوَجْہِکَ وَعِظْمًا لِّحِجْرِیْ عَلَیْہَا**
بعد قربانی دور روپے اجرت ذبح کنندہ اور دو روپے واسطی دین کرنے اسکے یہ چار روپے علاوہ دیگر کل دس
نصی اونٹ جو قربانی ہوئے تھے یہ بچہ دفن کر دے گئے گوشت پختہ را بھر بھی نہیں لیا گیا کیونکہ سپاہ
سلطانی کا نذیح پر پہرہ تھا اور سخت قدغن و نگہانی تھی کہ کوئی حجاج گوشت نہ کھائے اور نہ لجاوے کیونکہ چار
گوشت کھا کر لوگ بیمار ہو جاتے ہیں عرض غریزان نذیر بعد قربانی دس بجے دھوکا پس آئے۔ احمد مدد کہ آج محض خرچ
قلیل میں عقیقہ کے لئے اونٹ کی قربانی میسر آئی کیونکہ ہندوستان میں علی الخصوص صوبہ بہار تو اونٹ عقیقا
صفت میں بعد اوس کے ایک ترکی محام قیامگاہ کے مکان میں آیا اور اوسنے ہم سبھوٹے سر نوٹے اور
فی کس آٹھ آٹے اور چار آٹے اجرت کے لئے اس کا ردائی سے بھی فرصت اور فراغت کر کے خوب غسل کیا
اور احرار اوتا کر دیئے ہوئے کپڑے معمولی روز فرم کے پہنے اسی عرصہ میں کھانا طیار ہوا کھا کر غماز نظر کی پڑھی اور
مناسکی سیر کو چلے پہلے غار مرسلات پر پہنچی یہ مقام مسجد ضعیفہ کو بازو پہاڑی لگا ہوا یہاں سورہ
مرسلات نازل ہوئی تھی اس جگہ غار ہے کہ جس کا معنی چھ گز ہے اسکے ایک کنارہ پر سرکانشان ہو جسکے
بنیت لوگ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سرور عالم صلعم کا سر مبارک اس جگہ تھا اس لئے اوس جگہ کا پتھر ملائم ہو کر
نشان سر مبارک ہو گیا رو بردا اسکے ایک چار دیواری کا مربع احاطہ ہے کہ جس کا طول و عرض نو گز ہے ایک

قربانی

سکھار مرسلات

غار مرسلات

جانب اُس چار دیواری کے راہ اندر جانکی ہے اسجگہ ذورکت نماز نفل پڑھ کر نشان چہرہ کا بوسہ دیا اور ہاتھ چمکے مست نزل سوسو انا اعطینا پر پہنچے یہ مسجور حنیف سے تھوڑا بڑھ کر چند مکانون کے بعد دوسری گلی میں بائیں ہاتھ کی طرف ہے یہاں پر ایک بیوترہ ہے جسکا طول ۲۲ گز اور عرض ۴ گز اس کے ایک گوشہ میں محراب ہو اسجگہ بھی ذورکت نفل پڑھ کر آگے بڑھے اور اس جگہ سے تھوڑا آگے جمرۃ الاولیٰ کے رو برو بائیں جانب ایک جگہ ہے کہ وہاں پر ہمارے رسول اکرم صلم نے اونٹ قربانی فرمائے تھے اس جگہ کا صحن مربع ۲۲ گز کا ہے اور اس کے دو سمت چھوٹے چھوٹے مکان ہیں کہ جو کھجور کی شانوں سے بے ہوئے ہیں یہاں ذورکت نماز نفل پڑھ کر مسجد کبش میں گئے یہ مقام حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ذبح کا ہے یہ رسول خدا صلم کی جاے قربانی کی نسبت پر سید پر ہاڑی حصہ کی بندی پر چڑھتا ہوا ہے اسجگہ فقط دو چار دیواری ہیں۔ جسکا طول ساڑھے دس گز اور عرض آٹھ گز اور اُسی سے ملی ہوئی اُسی طول اور عرض کی دوسری چار دیواری ہے جسکو لوگ حضرت ماجرہ کا حجرہ بیان کرتے ہیں عرض ان دونوں جگہوں میں بھی دو ذورکتیں نفل پڑھ کر قیام گاہ پر واپس آئے اسطرح سارے بازار اور عسکر سلطانی میں عارضہ ہیضہ کا پہنچ کر خلق اللہ کے غل ہستی کو شرمہ کرنا اور باغ زندگانی کو لوٹنا شروع کیا مغرب کو وقت سکھ صلا آدمی فنا فی اللہ ہو گئے اور شتون کے پشتہ لگ گئے عسکر سلطانی سے بخوفی نماز کے وقت سینہ بیسل ضرب میں تو بونکی چھوٹی رہیں اور شب کو سارے بازار میں خوب روشنی ہوئی بڑا جماد تھا سڑ کو نہر آدمیوں کی کثرت سے سیدھا چلنا دشوار تھا بالا خانہ سے سوائے آدمی اور ان کے سر دن کے زمین نظر آئی نہیں دیتی تھی سارے مکان کے سڑکوں اور راہوں پر دور دور یہ ہر قسم کی دوکانیں جنی تھیں کل دوکانیں عرفات اور مزدلفہ کی سب اونٹن پر باندھ کر لگائی گئیں اسلئے ایک بڑی پہاڑی اور پردہ بازار ہو گئی بعد مغرب اور قبل عشا صدائے آسمانی پٹارے چرخان قدم گاچھیں گھن چکر سادہ و رنگین ہتھیلیاں وغیرہ آتش بازی پاشا سے مکہ و مصر شریف کے قیام کے سامنے چھوٹی گئیں کہ تماشاے عالم ہو گیا

۱۱ ذی الحجۃ ۱۳۱۱ھ روز یکشنبہ

شب گذشتہ کو زندگی بچر گذر کر صبح کی صورت دیکھی رات کو ہیضہ نے بہت ترقی کی ہر گھروں و خیموں و میدانوں و فرد گاہوں میں اپنا پورا عمل دخل کر لیا ہزاروں کو ٹپکا دو تین سو آدمی شب کو بھی سیدھے

خندہ پرین سدھار اس مکان میں بھی چھ سات آدمی بیمار پڑے اور اللہ سے لولگائے
 سک رہے تھے اور بازار دن و قیام کا ہونہ ہزار دن ہی بیمار پڑے تھے ہر خیر سلطان
 ڈاکٹر دھوپ کرتا تھا مگر مرضی خدا سے مجبور تھا کیونکہ انسان کی طاقت نہیں کہ اس کے
 کارخانہ میں ہم مار عسکر سلطانی میں صد ہا سپاہ بستر مرگ پر لیٹے جاتے تھے گرچہ بظاہر سبب صفائی
 کا بہت کچھ انتظام تھا ہر گلی کو چوباز از میلا نون میں صد ہا بم پوئیس بنی ہوئے تھے اور صفائی کے
 لوگ ہر دم موجود تھے لیکن یہ سب بیکار تھا کچھ مفید طلب نہیں ہوتا یہاں تو مقبول حج معصوم
 صفت برگزیدگان حق کی طلبی لگی تھی آیت شریفہ اذ اجاء اجلہم کایستاجرون ماعدا حق
 کایستقدمون بعد نماز ظہر ہر لوگ جملہ عورت و مرد ہمراہیان ایک ساتھ جاکر تینوں حج و ایکا حجاب
 سرحدی جھامریا اور وہی سب عاتین ہر جگہ پڑھیں جو کہ پہلے روز پڑھیں تھیں کثرت خلوات کے
 جلدنا دشوار تھی مشکوٰۃ وہاں تک پہنچے اور واپس ہوئے نماز عصر کے وقت مسجد خیف کے
 سامنے چھ سٹونز یادہ نعشیں شہیدگان ہیفہ مناکوئی باکفن و کوئی بے کفن اپنے اپنے پارچہ احوام و ملبوسا
 میں لپیٹی ہوئی پڑی تھیں اور تین جگہ زمین پر بے گڑھ کھوٹے گئے تھے جنہیں یہ سب لاشیں بہر بہم
 زبرد بالاخل گنج شہیدان کو رکھی جا رہی تھیں اس کثرت اموات اب سار مناسین بل جل تجکئی
 ہر شخص اپنے کو مرے ہوئے نہیں سمجھتا تھا اور وصیت کر رہا تھا کہ کیا اپنی زندگی کی امید نہ تھی
 اس وقت نہ پاماندن نہ جاکر فتن کا مضمون ہو رہا تھا ان لاشوں کے سوا صد ہا لاشیں حجاج
 و ترکہ سپاہیوں کی اونٹوں پر دو دو چار کیجا لاد کر مدفن محلے و شبلیہ مکہ معظمہ کو جا رہی تھیں وہ
 ہینکھ منظر اور بھی لوگوں کے دل کو گھبراتا تھا ہر شخص خود و کلان بدحواس دیکھ دیکھ کر ہورہے تھے
 اور باغیات المستغیثین کہ کربہ فی خمسہ اطفی بہا حرا الوباء الحاحلۃ المصطفیٰ
 المرحومین و ابنائہا و الفاعلہ پورے تھے غرض آجکاد بھی اسی بیم و حاین گذر اور تلخ خبری بین

۱۲ ذی الحجہ ۱۳۷۷ھ روز دو شنبہ

آجکاد بھی دیکھنا نصیب ہو سیدنا شمع حالات مرگ مفاجات منہ مشاہدہ ایک انتظام و اگلی کہ
 کیا اور اونٹوں کے چال بھی یہاں کے زیادہ قیام سے گہرا اوٹھے جلد جلد شغف و فوٹو کو کس اور نوا کو طیار کیا
 اونٹ کس کس کر اور اسباب کو لاد پھانڈ کر جمرۃ العقیق سے آگے جا کر کھڑے ہوئے ہر گز

جملہ ہمراہیان با پیادہ اُس مکان قیامگاہ سے چلکر تینوں خبر و نیکو کنکریان مارتے ہوئے اونٹوں کو
پاس پہنچا اور سوار ہو کر منے سے چل کھڑے ہوئے۔ **حجۃ العقبہ** کو ہملوگ جب کنکریان مار کر دعا
میں مصروف تھے کہ ایک شخص مغربی دہلا پتلا پستہ قد آدمی بانوں کی وضع پنجہ و قردی لٹکائے کب
پر سوار پہنچا جو کہ وہ شخص بالکلید مشابہ اور ہمو وضع ہمارا مشفق **محمد** کا لے خالصا حبیبیاح
فولٹو گراف مقامی قبیلہ مظفر پور کے تھا اسلئے خالصا صاحب موصوفت اُس وقت ہملوگو نگو خوب یاد آئے
اور اونکو حتیٰ میں دکھا کر کے یاد کیا بلکہ اونکے ہمراہ ہونیکا افسوس ہوا۔ پہلے تو اُس نے حسب قاعدہ
ایک ایک کر کے سات کنکریان مارین بعد اوسکے بہت سی کنکریان جو ماتھ میں اوسکے پیچھے تھیں انکو
یکبارگی علیہ اللعنة کہہ کر سب کی سب ایک ہی دفعہ پھینک مارین اُسپر بھی اُسکا غصہ کم نہوا او وہیلو
بس نہ کر کے بُرے روز سے کھکھا کر اپنے منہ میں تھوک بھر کر مینارہ جبرہ پر پھینکا را اور لغت بکا
شیطان کہتا ہوا روانہ ہو گیا اسکے یہ حرکات مذہبی کو دیکھ کر ہملوگ ہنستے ہنستے بیدم ہو گئے براہ
میں صد ہا اونٹ لاشوں سے لے ہو قافلہ کے ہمراہ ہوئے مناسے چلکر پہلے مسجد **عقبہ** علی یہ مسجد
پہاڑوں کے درمیان ہے یہاں حضرت **انصار** مدینہ طیبہ ایمان لائے تھے مکہ معظمہ کے قریب ادوی
محبوب ملا یہ بھی پہاڑوں کے درمیان ہے بیچ صحن میں اسکے مصلے بنا ہے لیکن بوجہ انکار احباب
اور موقع وقت کے اُسجگہ نہیں پھر سکے سیدھے مکہ معظمہ چلے گئے اونٹوں پر جولا شین لدی تھیں وہ کچھ تو
سفیکہ کی قبرستان میں اور زیادہ تر جنت **المعلیٰ** میں گئیں یہاں جنت **المعلیٰ** میں بھی تین گنج شہیدان
کھود گئے تھے اوسمیں ایک ایک کر کے اُن خندقوں کے پیٹ خدا کے پیار و نئے بھرے گئے ہملوگ
قیامگاہ مکہ پر پہنچے اور اسباب غیرہ اونٹوں سے اُتارے گئے جمال خوبت ہوئے اسطرف سیدنا **محمد**
طواف **الزیارت** کی تاکید شروع کی فوراً اونو کیا اور طواف **الزیارت** کو حرم محترم میں داخل ہوئے وقت دعا
۱۵ **رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مَدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مَخْرَجٍ صِدْقٍ وَّاَجْعَلْنِيْ مِنْ لَّدُنْكَ**
سَلْطًا نَّاصِيْرًا۔ بعد اسکے جلد مراتب بیت اللہ کے طواف **الزیارت** کا جیسا کہ پہلے مذکور ہوا ہے
اون دعاؤں کے ساتھ ادا کر کے خوب سازمزم پیا اور مراتب حج سے فارغ ہونیکا درگاہ رب العزت
میں ہزاروں شکر ادا کر کے قیامگاہ پروا پس آئے خدا قبول کرے۔

۱۳ ذی الحجہ ۱۲۸۸ھ روز شنبہ

نعل شریف کے ساتھ جو پاشا سے مصر تشریف لائے تھے وہ بھی ہیفہ میں مبتلا ہو کر ان خلیفہ کی سیر کو سدھارے عسکر سلطانی میں ترکون کی ترکی تمام ہو گئی۔ ہزاروں سے زیادہ مرے حجاج اور عسکر حیدر ان تین روز کے درمیان منٹے میں فوت ہوئے انکی تعداد کا تخمینہ چھ سات ہزار آدمیوں کی لوگ بیان کرتے تھے آج شام سے یہاں مکہ معظمہ کی ہوا بھی خراب ہو گئی ہر گلی کوچہ و بازار اور حرم شریف کے ہر جانب سڑکوں اور راہوں پر لاشوں کے انبار تھے اعمین بہت سی لاشیں ملے تھیں جو منٹے میں بیمار ہوئے تھے اور وہاں سے چلکر یہاں پہنچے اور انکی روح راہ میں فراز کر گئی اسوجہ سے یہاں کے ہر خاندان میں یہ عارضہ پھیل گیا اور کئی لوگ بھی اس مصیبت میں پھنسے لاشوں کے اوٹھنے اور دفن کو آدمی نہیں ملتا حرم میں نماز کے لئے قطار در قطار لاشیں آ رہی تھیں سڑکوں اور راہوں پر بیمار بڑے سک رہے تھے اور مرتے جاتے تھے ڈاکٹر اور اسپتال سرکاری کے لوگوں کا پتہ تک نہیں معلوم ہوتا نہ معلوم کہ کس کھوہ میں چاہے آنگو خود اپنی اپنی جانوں کے لالے پڑے تھے۔

۱۲۔ ذی الحجہ ۱۳۱۱ھ روز چہار شنبہ

شہر کی وہی حالت تھی ہیفہ کی دھوم اور بازار مرگ گرم فوجی نویشان مکہ دفتر ترکی سے ظاہر ہوا کہ فقط ان دو روز ۱۳۱۱ھ ذی الحجہ کے اندر صرف مکہ معظمہ میں نو ہزار آدمی فوت ہوئے انہوں سے پاشا مکہ کی جانب سے سخت تاکید ہے کہ لوگ شہر سے جلدیا ہر جاوین آج ایک خادمہ ہماری بھی اس عارضہ میں قضا کر گئی کہ جسکو بڑی وقت کے ساتھ جنت المعبود کے گورستان میں پہنچایا اور جنت کے گور غریبان میں داخل کیا آٹھ آٹھ دس دس روپے دینے سے بھی جسد اوٹھانیا لے اور کاندھ دینے والے آدمی نہیں ملتے تھے۔ مصر عسکر بہ بین تفاو شہرہ از کجاست نابہ کجا۔ کہاں تو لوگ جنازہ دیکھ کاندھ دینے کو دوڑ پڑتے اور حسناات خیال کرتے اور اس وقت اپنی جان کی وہ پڑی رہتی کہ کوئی سامنے نہیں آتا تھا اگر دہنیں پھر تاسیج ہے کہ انسان اپنے خیالات سے مجبور ہے۔

۱۵۔ ذی الحجہ ۱۳۱۱ھ روز پنج شنبہ

آج ہزاروں اونٹ و چھرون و گدھو پیر حجاج مکہ مکرمہ سے جدہ کی جانب چلے جا رہے تھے

جو لوگ کہ مدینہ طیبہ جا کر زیارت سے فارغ تھے تو بقصد وطن جاتے تھے اور مصری
ترکی مغربی جاوسی وغیرہ قیدیوں کے جدہ گئے اس طرف بڑا قافلہ بھی مدینہ طیبہ جانیوالا شہر سے
نکل کر شہدائین جمع ہو رہا تھا حالات مرگ بدستور تھے بلکہ روز افزون تھا اسلئے ہملوگوں
کا بھی قصد ہوا کہ مدینہ طیبہ جاوین کیونکہ یہاں کے زیارات سے فراغت اور حج کے مرتبہ
سے فرصت تھی اور قافلہ جانیکو تیار تھا اسلئے حضرت شہرت کے نمسہ پر عمل کرنے کا
ارادہ تھا۔

جائے طوف ملک و عرش مغللا دیکھو خلد کے خلد کی اب صبح تجلا دیکھو
دیکھتے کیا ہو یہاں چلکے مدینہ دیکھو حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو
طوف کعبہ کا کیا اگر حرم خوب پھرے شگ اسود کے بھی بوسہ تو بصد شوق لے
خوب بانی چہ زمزم کا پیاجی بھر کے زیر میناب ملے خوب کرم کے چھینٹے
ابر رحمت کا یہاں روز برسا دیکھو
حاجیو دیکھ چکے بقعہ ناف کعبہ کوچہ و صحن مصفاے مصاف کعبہ
گر دپھر پھر کے کیا خوب طواف کعبہ خوب آنکھوں سے لگایا ہر غلاف کعبہ
قصر محبوب کے پردہ کا بھی جلوہ دیکھو
جبل ثور کی بھی دیکھ چکے عظمت نشان اور صفامردہ کے بھی گرد ہو خوب دن
دیکھا میلین کا اور مزدلفہ کا سامان ملتزم سے تو چیٹ خوب نکالے امان
ادب و شوق کا یان باہم الجھنا دیکھو
کس قدر طوف حرم کی تھی دلومنین گری شوق لبیک سے برپا تھی قیامت کی سی
ایک پر ایک گری بڑنی تھی خلقت کی دھوم دیکھی ہے در کعبہ یہ بیتا بون کی
اُنکے کشتوں کا بھی حسرت سے طرینا دیکھو
ج سے فارغ ہوئے اب جلد مدینہ کو چلے عظمت روضہ محبوب خدا بھی دیکھیں
بحر رحمت سے یہ اتنی ہے صدا کا نونین آب زمزم تو بیا نوب بجھائیں پائین

اُوجو دشہ کوڑکا بھی دریا دیکھیں
 ہے عجیب روضہ پر نور جناب احمدؒ دو جہاں جسکا ہے اک مرکز کاف گنبد
 قبلہ کعبہ کی بھی دیکھئے جائے مسند دھو چکا طلعت دل بوسہ ننگ اسو

خاک بوسئی مدینہ کا بھی رتبہ دیکھو
 کیوں مدینہ سے نہو خانہ کعبہ کو لگاؤ کوئی نوشاہ تو محبوب خدا دکھلاؤ
 حاجو جبل کے مدینہ میں برائی بجاؤ خانیہ کعبہ پہ تھا لاکھ عروس نکاہاؤ
 جلوہ فرماؤ مان کو نین کا دولہا دیکھو

شہرت خستہ ہی کچھ اُسکا نہیں پڑیا ملک و جن و بشر بھرتے ہیں دم اُسکا
 لب رحمت سے بھی ہے صل علی کا غوا غور سے سن نور رضا کعبہ سے آتی ہر صدا
 میری آنکھوں سے مرے پیار کا روضہ دیکھو

۱۶ ذی الحجہ ۱۳۱۲ھ روز جمعہ

آج بھی مدینہ طیبہ کو قافلہ بعد نماز جمعہ کے روانہ ہوا اور صردا اونٹ چلے گئے چونکہ سید ہاشم مطوف بھی تھلوگوں کے ہمراہ مدینہ طیبہ جانیکو مستعد ہیں اسلئے مشورہ ہوا کہ ۲۴ ذی الحجہ روز شنبہ آئندہ کو جو آخر قافلہ جاویگا اُس قافلہ کے ہمراہ جاوین اس عرصہ میں جملہ سامان سفر دست کر لیا جاوے۔

۱۷ ذی الحجہ ۱۳۱۲ھ مطابق یکم جولائی ۱۳۵۲ء روز شنبہ

مدینہ منورہ میں صوبہ بہار کے حجاج لگوں کے فرورہ ایک عورت منیفہ ہے جسکی جاتب سے ایک شخص سید ہاشم اذکار کا نائب جو بنظر ادا سے مناسک حج یہاں آیا ہوا تھا وہ بیچارہ عارضہ ہیضہ میں مناس سے مبتلا ہو کر مکہ معظمہ آیا اور آج راہی خلد برین ہو گیا عارضہ کار زور شور اُس طرح ہے باوجود آدمیوں کے چلے جانے پر بھی اموات کم نہیں سیکر دنگلی نوبت روزانہ اب تک پہنچتی ہے۔

۱۸ ذی الحجہ ۱۳۱۲ھ روز یکشنبہ

سید ہاشم شیخ جبل اللیل مطوف مکہ کو منٹے سے واپس آکر کیفیت معمولی حرارت اور بخار کی کیفیت تھی مگر آج وہ زیادہ علیل ہو گئے منٹہ سے اونکے بہت خون آیا عارضہ سخت معلوم ہوتا ہے

خدا انکے حال پر رحم کرے عارضہ ہیفہ کا بھی روزِ شور شہر میں بدستور رہا۔

۲۱ ذی الحجہ ۱۳۱۵ھ روزِ چار شنبہ

انسوس صدافسوس آج سید ہاشم شیخ جبل اللیل مطوف نے جو ارحمت خدا کی
کی اختیار کی انکے برادران و ہمیشہ گان و عزیزان کو سخت غم و الم ہوا خدا مغفرت کرنے پر
معقول اور سہمزد شخص تھا بعد پر دوز روح لاش لیجا نکاتختہ اور غسل کا ایک بڑا امیر حسب
ملک عرب طیار ہوا کہ جیسر لاش کو لٹا کر غسل دیا بعد اسکے ایک دوسرا تختہ چار ہاتھ
لانبا اور ایک ہاتھ چوڑا اسکے نیچے ایک ایک ہاتھ کا بلند پایہ اور دونوں جانب دو دو کھڑیاں ایک
ایک ہاتھ کی لانی کا ندھے پر رکھنے کو بڑ کر طیار ہوئی اور غسل شروع ہوا۔ گرم پانی سے کہ جمین
برگہ سدر یعنی بیر کی بنیان دیکر گرم کیا گیا تھا اور غسل کے لوگ خاص ہیں کہ وہ سلطان فی ملازم
ہیں دے اگر بخوبی غسل دے پہلے لیفہ اسکے بعد صابون اسکے بعد استنان ایک قسم کا
نوشہ بگھانے سے بدن پر بلکہ غسل دیا بعد اسکے ایک دوسرے تخت پوش پر رکھ کر کفن
پہنایا بعد کفن اس تختہ پر جو کہ جنازہ لے جانے کو تیار ہوا تھا رکھ کر قیمتی دو فرد و شالہ
ڈالا گیا یہ سب کارروائی نماز عصر کے قریب ختم ہو کر جرم محترم میں جنازہ چلا مشی فی السجاد
مکہ معظمہ اور بہت سے رئیسان و اعیان مکہ اچھے اچھے جلیل القدر لوگ جنازہ کے ہمراہ تھے
اور دست بدست حرم بیت الدین لگے زیر دواہ بیت الدین شریف کے پاس جنازہ رکھا گیا اور نماز جنا
ظری بھاری جماعت سے ہو کر دیر تک عاف مغفرت ہوتی رہی بعد اسکے جنازہ اٹھایا گیا
سکانے جنازہ نکلتے وقت نہ شور و بکا نہ ماتم نہ فریاد نہ فغان البتہ عزیزان میت گریہ میں مبتلا
تھے آنکھوں سے آنسو روان اور زبان سے کلمہ طیبہ جاری تھا عورتوں میں بھی گریہ و ماتم
تھا مگر ایسا نہیں کہ آواز انکی مجلس یعنی کمرہ سے باہر ہو جب زیادہ غم و اندوہ کا پہاڑ انھوں
کے دل پر جمنا تھا تو یا رسول اللہ بلند آواز سے کہہ اپنے دل انوکار کو سنبھالتین غرض حرم سے
جنازہ چلا نزار یا خلقت ہمراہ جنازہ جنت المعلیٰ تک گئی راہ میں جو دکاندار یا بازار می تھا
خو راہی دکان سے اتر کر جنازہ کو کا ندھ دیتا اور پندرہ بیس قدم لیجا تا جو لوگ معطلے تک ہمراہ
جانیوالے نہ تھے دے (اعظم اللہ اجرہ و رحمہ اللہ میتکم) کہہ اپنی دکان میں پلٹا

اور در اثنائے میت اسکے جواب میں (جنازہ کا اللہ خیر کہتے حرم سے جنت المصلیٰ
دوسیل سے زیادہ ہے جنازہ اس طرح دست بدست وہاں پہنچے کہ ہمراہیان جنازہ کو چار چار پانچ
پانچ قدم سے زیادہ فاصلہ تک جنازہ لیجانے کی نوبت نہ ہوئی سب کا جنت المصلیٰ تک پہنچا گیا
شعبہ بونے گل کی طرح اس باغ سے جانا مونس ہے کہ جنازہ بھی ترا بارہنویاروں کو بے با
ہملوگ بھی جنازہ کے ہمراہ جنت المصلیٰ تک گئے جنازہ آگے تھا جو لوگ کہ جنازہ کا نہ تھا
لے ہوئے تھے وہ بلند و درناک آواز سے سوز و گداز کے ساتھ - یا ہادی یا بدیع یا باقی
یا نسو ہر پڑھتے جاتے اور جملہ ہمراہیان جنازہ کے پیچھے کلمہ طیبہ کہتے جاتے تھے دکاندار یا زاری
عوام جو شخص راہ میں ملتا اور اسکو معلوم ہوتا کہ یہ جنازہ سیدہ شمعہ بنت جحش کی ہے تو انکے فراق میں انسو سس کرتا ہزاروں آدمیوں کو انکا ہمدرد دیکھا جنت المصلیٰ میں پہنچ کر
سادات ہاشمی کا مقبرہ خاص ہے کہ جبکہ چارو سمت چھوٹی سی چار دیواری بطور حد نشان کے دی
ہوئی ہے اُس میں صرف پانچ یا چھ قبریں ہیں کہ جسمیں یکے بعد دیگرے اُس خاندان کے لوگ دفن
کئے گئے تھے اُس میں سب سے زیادہ عرصہ کی قبر انکی ہمشیر کی تھی وہ قبر کھولی گئی دو ایک ہریان پہلی
لاش کی موجود تھیں کہ جسکو ایک سمت کر کے پہلے زمین پر خاکی بنہدی کی خشک پتیاں بچھائی گئیں اور
لاش رکھی گئی لاش کے اوپر بھی بہت سی وہی خشک خاکی پتیاں ڈالی گئیں جس سے ساری لاش
چھپ گئی بعد اسکے اُس قبر کا منہ پتھروں سے بند کر کے اسکے جوت اور سوراخوں میں گیلی مٹی دیکر
خشک ریتی مٹی جو وہاں کی ہے ڈال کر بھر دی گئی اور قبر خام طیار کر دی گئی سرھانے اور پائیتانے
میں ایک ایک پتھر لا بنا حد نشان قبر کے معلوم کر نیکو کاٹ دیا گیا اور چارو سمت گھبھو ار کے درخت لگا د
گئے قبر کے اوپر وہ دونو دوشالہ اوڑھادیا گیا اور ایک مختصر ماخیمہ اُس قبر کے بغل میں کھڑا کیا گیا اُس میں چار
حافظ قرآن بیٹھائے گئے کہ اُسے لوگ آج سے پہلے کہ شریعہ روز اُسجگہ رکھ کر ختم کلام محمدی فرماں حمید
کیا کریں ان مراتبات کے بعد فاتحہ پڑھا گیا اور سب لوگ وہاں سے پچاس ساتھ قدم کے فاصلہ پر جگہ
ایک فراخ اور کشادہ میدان میں آئے عزیزان میت اور ان کے قرابت داران سب ایک قطار کر کے
کھڑے ہوئے ہمراہیان اور محبان جو کہ ہمراہ میت کے تھے اُسے ایک ایک کر کے ایک سر سے انکے
عزیزوں کے بازو اور مونڈھے سے اپنا بازو اور مونڈھا ملا کر اعفوا اللہ میتکم کہتے جاتے تھے

اور لوگ اغفرلہ لنا و لکھ کہتے تھے اب سب لوگ ساتھ ساتھ چلے اور حرم میں پہنچکر جماعت سے نماز مغرب ادا کیا بعد نماز کا پڑائے دروازہ مکان پر پھرا و سیطرہ جملہ عزیزان میت قطار سے کھڑے ہوئے اور وہی کلمات سابقہ اعادہ کر کے اپنے مکان و قیامگاھوں پر گئے عورتوں کی مجلس میں بھی وہی طریقہ عورات عربیوں میں انجام پایا اور غزہ داری کی گئی۔ اس طرف شیخ السادات نے کل مجلسوں میں اپنا قفل لگا دیا اور جملہ نقد و جنس فروش و فروش جملہ اسباب سب کو اپنے علاقہ نگرانی میں رکھا اور مرحوم کی اہلیہ کی تحویل میں جو جو چیزیں سید ہاشم مرحوم کی تھیں انکی بھی دریافت اور تحقیقات کر کے تعلیقہ کر لیا لونڈی غلاموں کا جائزہ لے لیا اور حسب وصیت مرحوم ایک غلام اور ایک لونڈی آزاد کیا اور دو سو ریاں کفارہ قضا سے نماز حالت علالت کے خیرات اور صدقہ دے گئے اور بقیہ سب چیزیں زیر نگرانی شیخ السادات کے در لاکر انتظام اوسکا روز چارم مرقوم تھا

۲۳ ذی الحجہ ۱۱۱۱ھ روز جمعہ

کل ۲۴ ذی الحجہ کو آخر قافلہ مدینہ طیبہ کا جاو لگا کہ جسمین ہملوگون کے جانے کا مشورہ ٹھہرا تھا مگر بوجہ واقعہ ناگہانی انتقال سید ہاشم مرحوم کے اب تک کوئی انتظام اونٹ اور شغدفون کا ہوا عزیزان انکے خود ہی غم و الم میں مبتلا تھے ہملوگ سخت کشمکش میں پڑے کہ نہ جائے ماندن نہ تپا رفتن کا معاملہ تھا اسلئے میں اور جناب مکرچی حاجی شیخ امیر حسن خالص صاحب رئیس رسول پور علاقہ منلع مظفر پور و دنون آدمیوں نے مشورہ کر کے سید علی برادر خوردمرحوم کو کہ صرف وہی فہمیدہ اور عاقل اور لائق شخص بالفعل اوس خاندان میں ہیں اور وہ سید ہاشم برادر کلانی کے وقت میں بھی حجاج کے کل کام کیا کرتے تھے انکو اور شیخ محمد عظیم ناسب کو انکے طلب کر کے مشورہ خواہ ہوئے کہ ہملوگ کے مدینہ طیبہ جانیکا کیا بندوبست ہوگا اور کیونکر جاوینگے کسلے کہ کل آخری قافلہ بھی چلا گیا تو پھر سخت شوری ہوگی ان دنون آدمیوں کی یہہ راے ہوئی کہ افسوس ہملوگون میں سے بفضل بوجہ حادثہ جانکاه کے ہر اہی سے آپلوگون کے سب لوگ مجبور رہیں اگر آپ لوگون کی پوری خواہش ہے کہ اسی قافلہ کے ساتھ جاوین تو ہم مانع نہیں ہیں انتظام اونٹ اور شغدفون کا کئے دیتے ہیں کل سوار ہو جائے مگر چندامورات وقت کے ہملوگون کی نظردن میں جو دیکھائی دیتے ہیں انکو ازراہ یہ خواہی کہہ دیتے ہیں کہ ایک امر تو یہ ہے کہ ہمارے تعزنی اور واقف کا حسب قدر جمال

تھے وہ سب کے سب چلے گئے معتمد جمال اس وقت نہین بین اور غیر معتمد جمالوں کے اونٹوں پر عورات اور آپ ایسے آدمیوں کا جانا ہرگز مناسب نہین ہے آئندہ اختیار ہے امدد و سریقت یہ ہے کہ کثرت ہیسفہ کی خبر جب مدینہ طیبہ پہنچی اسلئے وہاں کے پاشا نے قافلہ پر یہاں کے قرظینہ کا حکم کر دیا ہے جو قافلہ اس وقت جاویگا وہ بمقام میر علی شہر مدینہ سے چار کوس کے قریب فاصلہ پر روکا جاویگا وہاں سے صرف ایک دن کے لئے زیارت کریں گے بلا اسباب بیک بینی و دوگوشتیں پیادہ پا جا کر صرف زیارت روضہ قدس نبوی کے بعد فوراً اسی روز قافلہ میں واپس آنا ہوگا اور اسکی صبح قافلہ وہاں سے اٹھا دیا جاویگا ایسی حالت میں وہاں کی زیارات میسر ہوگی اور نہ رہنا ہوگا اور عورتوں اور بچوں کی کیا حالت و کیفیت ہوگی اسی خبر کو پا کر سوڈیٹرھ سو آدمی مین لوگ ہیں کہ اٹھنوں نے بھی اپنا جانا اس وقت ملتوی کر دیا ہے کیونکہ جب خرچ کثیر اور تکلیف و رحمتہ المالیاتی اٹھا کر گئے بھی اور تمام کی زیارت میسر نہ ہوئی تو سخت جا حشر و افسوس کا ہوگا۔ ان سب وجوہات سے اگر آپ لوگ ہماری رائے پسند کریں بشرطیکہ موقع وقت ہو تو اسوقت عجلت نہ فرمائے اور صرف ایک روز کے لئے یہہ بھاری سفر نہ کیجئے انشاء اللہ تعالیٰ یہ سب قافلہ و اونٹ و جمال ۲۰ سے ۲۵ محرم تک واپس آویں گے اسوقت بقوہ اللہ ایک قافلہ خاص کو کے آخر محرم الاحرام یا اوائل صفر المنظر میں آپ لوگ و مین سب اور مہلوگ بھی جملہ زن و مرد جو بوجہ غم و خن انتقال اخوی معظم مخزون و مغموم ہو رہے ہیں اسکی تلافی کو چلیں گے اسوقت کسی طرح کی تکلیف نہ ہوگی اور انشاء اللہ تعالیٰ قرظینہ بھی نہ رہیگا فراغت سے شہر مدینہ میں داخل ہو کر فاطمہ خواہ قیام کا سامان ہوگا اس صلاح و مشورہ کو اُنکے مہلوگ خوب بخور سے سنا اور آپس میں مشورہ کیا وہی بات انکی پسند خاطر ہوئی مین نے بھی خور کیا کہ لوگوں کے دلچھا دیکھی عجلت کی کیا ضرورت ہے خدا کی عنایت سے رخصت و مہلت وافر ہے حقیقتاً جس کام کے لئے وطن چھوڑا گھر و بار سے منہ موڑا اور مصیبتیں اٹھا کر اس خطہ پاک میں انھیسیوں سے آپہنچے ہیں تو واقعی عجلت کرنی کیا ضرور ہے تہہ دل سے اودن کا مشورہ پسند کر کے جایا کا ارادہ ملتوی کیا اور اُنکے وعدہ کے مطابق رہنا اختیار کر کے آئندہ قافلہ کے منتظر رہے اور یہہ خیال کیا کہ اگر موت آتی تو ہرگز اویں

پھر ایسی جگہ سے کیوں کنارہ کش ہوں کہ جہاں جنت الملعون کی زمین بین مدفن ہے
خوش نصیب اُنکے کہ جنکو یہ زمین میسر ہوئی غرض اب تو کلت علی اللہ کر کے چھنے اور
جناب امیر حسن خان صاحب نے قیام ہی کو مقدم سمجھا۔

۲۴ رذی الحجۃ ۱۳۱۷ روز شنبہ

بعد نماز صبح ایک شخص مخبر تمام کوچہ و بازار میں منجانب شیخ السادات انتہی
مشہر کی کہ آج اسوقت سید ہاشم شیخ جمال اللیل مرحوم کا اسباب نیلام ہوگا جسکو
خریداری منظور ہو وہ جا کر خرید کرے اس اشتہار سے ہلوگ اُنکے مکان پر گئے کہ دیکھیں
یہاں کا کیا دستور ہے اور کیوں نیلام ہوتا ہے۔ متوفی کے جملہ وارث مرد و زن سب
اور بہت سے عام ملی لوگ موجود تھے اسباب سب ایک مجلس میں لاکر جمع کیا گیا سید ہاشم
مرحوم خوش مقدور آدمی تھے زیورات مرصع سونکی چند گھڑیاں پشمینہ جات متعدد و
لشعی کپڑوں کے تھان وطر دقات مسی برنجی نقری و ہر قسم کے شیشہ آلات اور چینی کے
برتن لوٹری غلام تھے اسکے سوا ایک بغلہ یعنی بچہ نہایت خوبصورت مشکلی رنگ بالاقا
تیز رفتار تھا جسکی قیمت اکثر امرا سات سو روپے سید ہاشم کو دیتے تھے اور وہ بوجہ پسند خاطر
اپنے علیحدہ نہ کرتے تھے غرض ان سب جملہ اسباب کا نیلام شروع ہوا اور حاضرین ڈاک
بولنا شروع کئے ہر چیز کی جب اخیر ڈاک ہوتی تھی اور جب کوئی افزائش ڈاک کی
خواہش نہ کرتا اسوقت ورنہ سے متوفی سے دریافت ہوتا تھا کہ اس چیز کو تم چاہتی
ہو یا کہ دوسرے کو دیجاوے اگر وہ چیز ورثہ کو رکھنے کی خواہش ہوتی تو اُنکو دیدیجانی
اور اُنکا نام بقید قیمت اخیر کے لکھ لیا جاتا و بصورت عدم خریداری ورنہ دوسرے شخص
کو دیدیجانی عرض اسی طریقہ سے کل چیزیں نیلام ہوئیں و قیمت لکائی گئیں زیادہ تر
اسباب ورنہ ہی نے خرید لیا چنانچہ بغلہ سات سو روپیہ پر سید علی انکے چھوٹے
بھائی نے خرید کیا بعد ازاں تمام نیلام سب چیزوں کی قیمتوں کا میران دیا گیا نتیجہ میں ہزار
ریال سے کچھ زیادہ قیمت آئے اُن سب اسبابوں کے سوا تین ہزار ریال اور دو سو
اشرفیان مجیدی نقد تھیں غرض سب یکجا کر کے ورنہ پر تقسیم کئے گئے۔ متوفی موصوف

کے اولاد از قسم ذکر و اناث کے نہ تھی صرف ایک ترکی بی بی تھی اور دو بھائی سید محمد و سید علی اور دس
ہمشیرین غرض پانچ آدمی شرعی وارث تھے کہ حسب سہام شرعی ہر ایک کا حصہ لگا لگایا اوس حصہ
لگانے میں جس وارث نے جو چیز خریدی تھی اسکا حساب جو کر باقی فاضل برابر کر کے دوسرے کو پورا
کر دیا اس ترکے لئے یہ جھگڑا تھا نہ لڑائی نہ ایک کو دوسرے سے کمی بیشی و دخل فصل کی کچھ
شکایت تھی صاف صاف معاملہ تھا نہ قصہ تھا نہ کہانی ہر شخص اپنی اپنی خواہش کو مطابق چیز و کو
خرید کیا یا زلفہ لیکر گناہ ہوئے متوفی کا اصلی باپ مکان محلہ شعیبہ میں تہوہ خانہ تھا کہ پاس تھا
وہ تو پہلے ہی تقسیم ہو چکا تھا محلہ حارث البات میں ایک مکان سب منزہ کسی بخاری کا تھا کہ اس
اسکو وقف کر کے علاقہ متوفی کے کیا تھا۔ اسلئے وہ اسی مکان میں اپنا فیما رکھتے تھے چونکہ وہ مکان ترکہ
در تک نہ تھا مال وقف تھا اسلئے تقسیم نہ ہوا۔ سید محمد منجھلے بھائی کو سرداری کی پگڑی باندھی گئی اسلئے
انکے علاقہ میں وہ مکان دیگیا چلے قصہ ختم ہوا۔ کسے را با کسے کارے نہ باشد کا معنون ہوا۔ یہاں
یہ دستور ہے کہ جس گھر میں میت ہو وہاں بعد مغرب خوشی و اقارب دوست احباب میت کے دین کے
تین روز تک برابر جاتے ہیں اور ایک ایک پارہ کلام اللہ کا پڑھ کر چلے آتے ہیں چلتے وقت ایک ایک
بیالی قہوہ کی دیتی ہے اور چوتھے روز کہ چارم کا دن ہے یہ ہوتا ہے کہ سب لوگ بعد مغرب
جمع ہوئے پہلے سبھوں نے حسب دستور ایک ایک پارہ کلام مجید و فرقان حمید کا
پڑھا بعد اوس کے میلاد شریف حضرت رسول اکرم صلعم پڑھی گئی اور لوگوں نے
بیان ولادت کے وقت قیام کیا بعد اسکے مجلس ختم ہو کر ایک ایک سورہ قل کا پڑھ کر میت
کے نام پڑھا تھے کیا اور ایک بیالی قہوہ و ایک بیالی چائے و ایک نشتری بتا شہ تقسیم ہوئے
اور لوگ رخصت ہوئے زنان خانہ میں بھی شرفاے عرب و شریف لکے کے مکان کی اور حجاب
کی عورتیں دو تین سو عورتوں سے زیادہ کا جمع تھا وہاں بھی قرآن خوانی ہوئی اور شہر بنی ہشیم
ہو کر رخصت ہوئیں۔ آج آخر قافلہ بھی مدینہ طیبہ کا سلطانی عام راہ سے روانہ ہو گیا کل و نصف
جو مدینہ طیبہ کو سلطانی راہ سے قافلہ لیکر گئے انکی تعداد چھ ہزار اونٹوں کی لوگ بیان کرتے
تھے بھاری بنگالی مغربی جاوی وغیرہ کل نکل گئے خال خال آدمی باقی رہے

اب عارضہ ہیفہ کا شہر میں کم تھا آج صرف دو یا تین لاشیں نماز کے لئے حرم میں آئیں
اب آدمی ہی نہیں مر کے کون (مردن موقوف گورستان مسمار) تاریخ - انری امجہ سے
آج تک واللہ اعلم بالصواب لوگوں کا بیان تھا کہ ان سو لہ روزوں میں منے سے لیکر
مکہ تک پچاس ساٹھ ہزار آدمیوں سے زیادہ فوت ہوئے لیکن حقیقتاً یہ صحیح تخمینہ و تعداد
نوتی کی نہیں تھی کیونکہ اول دفتر فوتی نویسی کے اہلکار خود غلط الما غلط انشا غلط ہزاروں آدمی
اس مرگ مفاعیات میں آنا فنا کر دہ کے گروہ کنبہ کے کنبہ فوت ہو کر راہی بقا ہوئے مگر بطمع
مال اسباب اہلکاران محکمہ فوتی و بیت المال بالکل قتل انداز ہی کر دئے گئے گویا کہ وہ لوگ
دنیا میں پیدا ہی نہ ہوئے تھے بالکلیہ بے نام و نشان اُن خضرات کے قعر شکم میں دفن ہوئے
اور جو لکھے بھی گئے دے فقرا مساکین نادار کو چہ کرد لوگوں کی فہرست میں نہیب دہ ہوئے بالفعل
اس شہر مکہ معظمہ میں سو اچھڑ مطوفان عالی خاندان سندی کے باقی سبھی لوگ مطوفی کا دم بھرتے
ہیں اور حجاج یہاں پہنچ کر مطوفوں کے ہاتھوں میں پڑتے ہیں اور وہ لوگ شریف مکہ اور حاکم
شہر سے ایسا ڈرتے ہیں جیسے بھیڑ سے بکری ڈرتی ہے حجاجوں کی کوئی شکایت وہاں تک
پہنچانے نہیں دیتے صرف حدیث اور قرآن کی آیتیں سننا کرتے ہیں کہ اس سفر
خیر میں جو کچھ اذیت اور تکلیف پہنچے اسکا بہت ثواب ہوتا ہے غیر ملک کو حجاج
راہ و رسم و آئین قاعدہ و حکم و اصول سے یہاں کے بالکل ناواقف زبان اور صورت سے
نا آشنا کیا کریں سوائے صبر اور جبر کے انکو کوئی چارہ کار ہی نہیں ہے۔ دو تین مطوفان
نوخیز کی جو حالت میرے سننے میں آئی اس سے غایت افسوس پیدا ہوا ایک مطوف کے
مکان میں ۲۲ آدمی بنگالی ایک شہر ایک جگہ کے رہنے والے آکر فرو د ہوئے ایام حج میں
عارضہ ہیفہ کا شروع ہوا وہ کل بائیسوا دی دو روز کے اندر یکے بعد دیگرے بچارہ راہی
عدم ہوئے مطوف نے اُنکے کل اسباب اور نقد پر اُن مرحومان کے بے تکلف دست درازی
کر کے لاشیں اُن بچاروں کی بدرجہ بیت المال سلطانی فقرا و مساکین میں لکھوا کر حلالاً
سرکاری اٹھوا کر گورغریبان کے گڈ ہوں میں ڈلوادیا اور خود حسبقدوال و اسباب اونکا
عقابلاخوف خدا تصرف کر لیا یقیناً اون لوگوں کے پاس کم سے کم دو دو تین تین سو روپے

زر نقد سے زیادہ ہی ہونگے کم نہونگے کیونکہ جو شخص اس جماعت سے سفر دراز کر کے ملک بنگالہ سے
 وہاں تک ریل جہاز وغیرہ کا کرایہ خورشن پوشش کا خرچ کرتے ہوئے پہنچے تو کیا وہ دالہسی
 وطن کو کچھ نہ رکھتے ہونگے ضرور رکھتے ہونگے کہ وہ ادھن کے داخل شکم ہوئے۔ دوسری
 نقل اس راتم کی چشم دید ملاحظہ فرمائی کہ ایک بزرگ ذی غرت صاحب وقار خوش مقدور
 جناب حکیم منظر علی صاحب کن گوالیار مع اپنی اہلخانہ اور ایک ماما اور ایک خدمتگار جملہ چار
 آدمیوں سے حج کو تشریف لے چلے راتم اور جناب مدوح سے بمقام ممبئی مسافر خانہ
 کمبوسیمین ملاقات ہوئی تھی جنکو ٹکٹ جہاز کی ایسی ہی دقت ہوئی جیسی کہ مجھ کو ہوئی
 تھی مگر بوجہ اہل خانہ کے انکو ایک خاص کین مطلوب تھی کہ بڑی کوششوں سے ایک کین
 نمبر ۱۲ تنجو ر جہاز کا جسمین دو پلنگ تھے تین سو روپے کو لیکر سوار ہو کر چلے فرطینہ کامران
 میں ہمارا اور انکا ساتھ در باغرض جہاز سے لیکر جمعہ تک ہم انکے حالات اور اخراجات کو دیکھا تو انکو
 سے مجھ کو پورا یقین تھا کہ انکے ہمراہ پانچ چھ ہزار روپے سے کم نہونگے کیونکہ ہر کامون میں اولی
 الغرضی اور حوصلہ مندی پائی جاتی تھی لوگوں کو اٹانے سے راہ میں برابر دو اور غیرہ مفت دیا کرتے
 تھے الغرض۔ اذی الحجہ کو بمقام منہ پہلے انکی اہلخانہ کو ہیضہ ہوا کہ وہ فوت ہوئیں اوسویوز
 اوٹلی خادمہ کو بھی ہیضہ ہوا دوسرے روز وہ میری تیسرے روز خود حکیم صاحب مبتلا ہوئے
 اور اُسی حالت بیماری میں مکہ لائے گئے یہاں پہنچ کر انکا بھی کام تمام ہوا صرف ایک خدمتگار
 بے ایمان باقی رہا اُس راندہ درگاہ نے مطوف سے سازش کر کے انکو محکمہ فوٹی میں تادافلس
 لکھو اگر دفن کر دیا اور دونوں ملکر کل نقد و جنس انکی غایب کر دیے بھلا خیال فرمائے کہ جو شخص
 فلسطین کے درجہ میں جہاز پر سوار ہوا اور ریل کے سکندر کلاس خاص گاڑی میں جاوے اور منزل
 مقصود تک پہنچتے ہی فلسطین ہو جاوے تعجب نہ ہو تو کیا ہو گا اسکا خیال کرتا تو کون کرتا ہے
 اسے دیانت بر تو لعنت از تو رنجے یا ستم دے اے خیانت بر تو رحمت از تو گنجے یا ستم دے
 غرض ایسے صد واقعات ہیں کہ ان تک تشریح کیجاوے صد آدھن کے روپے پیسے مال
 و اسبات اسطرح عارت اور لوٹ کر اکثر مطوف اور اہلکار محکمہ فوٹی کے غربت سے امارت کو پہنچے
 اگر بقول شخصے نہ ہر زن زن ست و نہ ہر مرد مرد دے خدا پنج انگشت کیسان نہ کر دے نہ اس نہ نامی کا

وجہ میرے خیال میں صرف وہی چار مطوف عالمیائے زمان پر نہیں ہو سکتا علی الخصوص ہمارے کتبہ
 ہمارے مطوف بفضلہ تعالیٰ ان سب حرکات اور دنیا میوں سے پاک رہے اور اسکی
 وجہ بھی خاص ہے کہ وہ لوگ خود ذی قدرت صاحب عزت بلند حوصلہ عالی منش آدمی
 ہیں بلکہ اکثر حجاج غریب کی اپنی ذات اور حیب خاص سے حسبتہ شدہ ہو گیا کرتے ہیں اکثر حجاج
 چلتے وقت ان اتندرا کے لوگوں سے قرض طلب کرتے ہیں اور وہ لوگ زبانی بلا تردد کوہن
 پیش دے دیتے ہیں چنانچہ ایک حاجی صاحب نے کہ جب کا مسکن علاقہ مظفر پور تہمت کے ہی
 بہ تعداد کثیر ساڑھے چھ سو روپیہ ادن سے قرض لئے اور وعدہ ادا سے کا اس کے وطن پہنچے پر
 کیا یہاں وطن پہنچ کر حاجی صاحب ہو آئے اور بدعویٰ بوسہ حجاز سود بے تکلف ہضم ہی کر ڈھٹے
 خط تک کا جواب ندارد اون کے آدمیوں سے ملاقات تک نہ کئے مجبوراً وہ لوگ صبر ہی کر کے اسلجائی اتند
 کیا ہی عمدہ شعا گزند کے گھر میں بھی اپنی زمینداری چھ سے نہ چو کے

۴، ۲۰ ذی الحجہ ۱۳۱۸ھ مع روز سہ شنبہ

بازار کہ مظلمہ میں جن چیزوں کا نرخ قبل حج تھا ادن چیزوں کی قیمت بوجہ کثرت حجاج حج کے زمانہ میں
 بہت زیادہ ہو گئی تھی اب چونکہ حجاج باہر نکل گئے اسلئے پھر اپنی حالت پر حسب ذیل نرخ
 چیزوں کا تھا اور یہ نرخ روپیہ مروجہ ہندوستان سے لکھا جاتا ہے

نام جنس	نرخ قبل ہجرت	نرخ ماہ ذی الحجہ	کیفیت
مس من یعنی چاول	نواۓ کیلہ	دس آنہ کیلہ	ایک کیلہ بن ادھائی سیر
کٹھری یعنی دال مونگ	نواۓ کیلہ	دس آنہ کیلہ	پختہ وزن غلہ آٹا سیر
عدس یعنی دال مسور	ایضاً	ایضاً	
عدس جس میں بونٹ کی دال	بارہ آنہ کیلہ	ایک ویکہ کیلہ	
حب یعنی گہیوں	چھ آنہ کیلہ	آٹھ آنہ کیلہ	
دکیگ یعنی گہیوں کا آٹا	آٹھ آنہ کیلہ	دس آنہ کیلہ	
جس میں بونٹ	نواۓ کیلہ	بارہ آنہ کیلہ	
شعیر یعنی جو	چار آنہ کیلہ	پانچ آنہ کیلہ	

نام جنس	نرخ جنس بعد	نرخ ماہی و سمک	کیفیت
دسر شمالی یعنی چھوٹا جنورا	چار آنہ کیلہ	پانچ آنہ کیلہ	
دسر احبشی یعنی بڑا جنورا	ایضاً	ایضاً	
دخن یعنی باجرا	ایضاً	ایضاً	
سمن بقصر یعنی گائے کا گھی	آٹھ آنہ رطل	بارہ آنہ رطل	ایک رطل جو البس و بچہ
سمن غنم یعنی بکری کا گھی	چھ آنہ رطل	سات آنہ رطل	کا ہوتا ہے یعنی آدھ سیر
نریت سمسکہ یعنی تل کا تیل	پانچ آنہ رطل	آٹھ آنہ رطل	کسی قدر ذرا سا زاید
نریت نریون یعنی زیتون کا تیل	آٹھ آنہ رطل	دس آنہ رطل	
حلب بقصر یعنی گائے کا دودھ	تین آنہ رطل	چار آنہ رطل	
لبن حامد یعنی گائے کا دہی	چار آنہ رطل	چھ آنہ رطل	
گشتہ یعنی بالائی	چھ آنہ رطل	پارہ آنہ رطل	
نریلہ یعنی کھن	ایک آنہ اوقیہ	دو آنہ اوقیہ	بارہ اوقیہ کا ایک رطل تیار ہے
لجین یعنی پنیر	چار آنہ رطل	چھ آنہ رطل	
لحم تلی یعنی دھواگوشٹ	آٹھ آنہ اوگہ	دس آنہ اوگہ	ایک اوگہ ادھائی رطل کا
لحم البقر یعنی گوشت گاو	چھ آنہ اوگہ	آٹھ آنہ اوگہ	ہوتا ہے
لحم الخیل یعنی گوشت تتر	چار آنہ اوگہ	چھ آنہ اوگہ	
لحم الحضر یعنی گوشت حسی	ایضاً	ایضاً	
لحم الغنم یعنی گوشت بکری	ایضاً	ایضاً	
حلیق یعنی مرغ کلان کبابی	عہم فی عدد	عہم فی عدد	
دجاجہ یعنی مرغی کلائی کبابی	عہم فی عدد	عہم فی عدد	
بیض یعنی انڈہ مرغ	ایک لیلیہ فی عدد	دو لیلیہ فی عدد	
تلی یعنی دمنہ	صہ فی راس	صہ فی راس	
تاجہ یعنی بادین دمنہ	ایضاً	ایضاً	

نام جنس

نرخ قبل و بعد نرخ ماہی کجہ کیفیت

جعفر یعنی خضی	۳۰ فی عدد	۷۰ فی عدد
عنمہ یعنی بکری	۷۰	۷۰
دبہ یعنی کدو ترکاری	۳۰ فی عدد	۶۰ فی عدد
دبہ حبشی یعنی پھوا پھو	ایضاً	ایضاً
دبہ سراقی یعنی کونڈا	ایضاً	ایضاً
بتا تہ یعنی پیارٹی آلو	۴۰ راوگہ	۶۰ راوگہ
بجیل یعنی مولی	ایک ہلیہ فی ہڈ	دو ہلیہ فی ہڈ
کھسکھس یعنی توری	۴۰ راوگہ	۴۰
بامیا یعنی رام توری بھنڈی	۴۰ راوگہ	۸۰ راوگہ
باد بجان احمر یعنی دلایتی بیگن	ایضاً	ایضاً
باد بجان اسود یعنی دیسی بیگن	۴۰ راوگہ	۵۰ راوگہ
لفت یعنی سلجم	۲۰ راوگہ	۴۰
کلہ شامی یعنی کرملک	۴۰	۴۰
شکلا بگلا یعنی ساگ معمولی	ایک ہلیہ فی ہڈ	دو ہلیہ فی ہڈ
ملوخیہ یہ ایک قسم کا ساگ جو لٹاوا	۴۰	۴۰
و مقوی ہوتا ہے یعنی جو کٹی کا ساگ	ایضاً	ایضاً
سداک یعنی پالک کا ساگ	ایک ہلیہ فی ہڈ	دو ہلیہ فی ہڈ
کڑہا خضرہ یعنی دھن کا ہرا پتہ	ایک آنہ آٹھ فی ہڈ	ایک آنہ چار فی ہڈ
سرجلہ کمبیر یعنی خرف کا ساگ	ایک ہلیہ فی ہڈ	دو ہلیہ فی ہڈ
سرجلہ صغیر یعنی نوینہ کا ساگ	ایضاً	ایضاً
کراث یعنی گندنا	۲۰ خردہ	۲۰ خردہ
لغناع یعنی پودینہ	ایضاً	ایضاً

نام جنس

حبق یعنی پیرنٹ سبز

بصل یعنی پیاض

کزبرک ناشف یعنی دھنیا خشک

هوسر یعنی هدری

فلفل اسود یعنی گولمرچ

فلفل احمر یعنی هری مرچ تازه

فلفل ناسف یعنی سوکھی لال مرچ

کمون یعنی زیره

شوم یعنی لہسن

نرنجبیل یعنی ادرک

حیل حبشی یعنی بڑی ایلایچی

حیل ملیباری یعنی چھوٹی ایلایچی

قرنفل یعنی لونگ

خردل یعنی رائی

شسر یعنی سولفت

نامخوآه یعنی اجوائن

حب اسود یعنی سنگریلا

سکر مصری یعنی قند سفید

سکر هندی یعنی چینی سفید

سکر دوباره ولایچی

سکر گند یعنی گوڑ

عسل یعنی شہد طاعت

نرخ قبل و بعد نرخ ماهی بجا اینم کیفیت

۲ رخمه

۴

۳ راوگہ

۴ راوگہ

۶ رکیله

۴ رکیله

۴ رطل

۵ رطل

۶ رطل

۸ رطل

آدھ آنہ کوم

ایک آنہ کوم

۴ رطل

۶ رطل

۱۲ رکیله

عصہ کبلہ

۶ رطل

۸ رطل

ایضاً

ایضاً

دو روپیہ سیکیڑہ

ادھائی روپیہ سیکیڑہ

عصہ رطل

عصہ رطل

۱۰ رطل

عصہ رطل

۴ رطل

۶ رطل

۸ رکیله

۱۲ رکیله

ایضاً

ایضاً

ایضاً

ایضاً

۹ راوگہ

۱۰ راوگہ

۴ رطل

۶ رطل

ایضاً

ایضاً

۲ رطل

ادھائی آنہ رطل

۴ رطل

۲ رطل

نرخ قبل و بعد از نرخی با نرخی کیفیت

نام بنس

خطب یعنی بنسرم صفتی لکڑی جلاون ایک ہلیدہ دو ہلیدہ ایک شکر لکڑی کا بانہ از دہل

کے ہوتا ہے اور ایک انٹ

عیا کو اور ایک گدنا ایک پیر

بارہ آنہ کو ملتا ہے ایک انٹ

کی لکڑی میں شوہ سبنا تو تان

اس چاند میں داوگہ کو ملے ہوتا ہے

اور کو ملے کا مسلم پورہ بھی ملتا ہے ایک

پورہ چودہ آنہ کو اور دو پورہ یعنی

پورا گدنا درو پیر کو ملتا ہے

یہ روٹی اڑھ سپر پختہ ہندوستانی

وزن سے ہوتی ہے اور روٹی کے

انگڑہ کو لبتہ کہتے ہیں

انگڑہ کی انجھ سے ۴۴ تک ۱۲۱

۵ ذی انجھ سے ۸۴ تک ۲۰۱

۱۲ ذی انجھ سے ۵۴ تک ۱۲۱

۱۶ ذی انجھ سے ۸۴ تک ۱۲۱

۱۹ ذی انجھ سے ۲۰۱ تک ۱۲۱

۲۱ ذی انجھ سے ۵۴ تک ۱۲۱

بعد ۱۲ ذی انجھ سے ۱۲۱ تک

ایک ہلیدہ دو ہلیدہ

ارنی عدد ۱۰۱

۳۲ رطل ۳۲ رطل

۳۲ رطل ۳۲ رطل

ارنی مشک مختلف

۳۲ رطل ۳۲ رطل

۲۲ رطل ۲۲ رطل

۲۵ قروش ۳۰ قروش

۱۰ قروش ۱۲ قروش

۲۲ قروش ۲۶ قروش

۱۸ قروش ۱۲ رطل

عبر بکس ۱۲ رطل

۱۲ رطل ۱۲ رطل

عیش یعنی خمیری روٹی پختہ

بکس ہات یعنی بکس

خل یعنی سرکہ

مو یا حلو یعنی پانی شیرین

فول ثابت یعنی انکڑہ نکلا ہوا

فول مدرس یعنی جوشن دیا ہوا

بن یعنی فہرہ

گش یعنی بن کا جھکا

جھی تما کو خشک پینے کا

کیرا وون تما کو خشک پینے کا

دخان یعنی سیگارہ یا قباکو

کوسرا کو یعنی درساؤ شیدنی

تفصیل اور ان کی مفصلا اس طرح ہے کہ ایک کیلہ اڑھائی سپر پختہ ہندوستانی کے برابر انیس روپے

سے ہوتا ہے واڈھائی کیلو کا ایک مد اور ۴۵ کیلوں کا ایک ار جب اسے اور کیلہ کے نصف کو نصف اور ربع کو سابعہ اور آٹھویں حصہ کو ٹھن کیلہ کہتے ہیں۔ رطل ۴۴ روپے بھر کا ہوتا ہے اور ادھائی رطل کا ایک اوگہ یعنی چار سو درہم کا و درہم ساڑھے تین ماشہ کا اور مثقال ساڑھے چار ماشہ کا ہوتا ہے۔ رطل کے نصف کو بھی نصفہ اور ربع کو سابعہ اور آٹھویں کو ٹھن کہتے ہیں۔ اوقیہ ایک وزن بطور چھٹانک کے مستقل ہے بارہ اوقیہ کا ایک رطل ہوتا ہے۔ اور قنطار برابر سو رطل کے ہوتا ہے خفی کا گوشت یہاں کے لوگ نہیں کھاتے کیونکہ خفی اور بکریان سنار کی پتیاں کھاتی ہیں اسلئے انکا گوشت چریدار بھی نہیں ہوتا اور کھانے سے دست آتے ہیں اونٹ کا گوشت بد مزہ و سخت و نمکین ہوتا ہے اسلئے عموماً دمہ کا گوشت مستعمل ہے ہملوگ ہندوستانی دمہ کے گوشت سے بھی مجبور ہیں بوجہ زیادتی جربہ کے جلد مضمر نہیں ہوتا ہمارے یہاں زیادہ تر مرغیان استعمال میں بھٹین گاہ گاہ دمہ کا گوشت بھی آتا تھا تو ملازمان بڑی محنت سے اسکی جربہ کو علو کر کے پکاتے تھے اور قلیہ سیب خام یا بھی خام کا دیکر بچایا جاتا تھا جسکا شوربہ دو چار چمچ استعمال میں لاتے تھے عورتوں کا تو صرف شرکار یوں برگذران تھا ہندوستان کا کرڑا تیل یعنی روغن مرشف اور گھی جو ہمراہ تھا اسکو سب لوگ کھاتے تھے یہاں گامی جو کہ مین سے اگر کتبہ ہوا بد ذائقہ ہوتا ہے اور روغن مرشف تو میسر ہی نہیں ہے۔

۹ محرم الحرام ۱۳۸۵ھ روز یکشنبہ

آج محرم الحرام کی نوین تاریخ تھی مجھے گمان تھا کہ مثل ہندوستان تعزیر نکلیں گے مرثیہ خوانی ہوگی مگر بالکل سناٹا جو کل تھا وہ آج بھی ہے اگر تھا تو اسقدر کہ عرب و انکی عورات و انکے بچے و چھوٹے چھوٹے لڑکے و لڑکیاں لباس فاخرہ پہنے ہوئے نماز مغرب کے وقت سے حرم محترم میں جمع ہوئے اور حلقہ صحن حرم شریف میں بیٹھ کر بعض تو خود قرآن خوانی کرتے تھے اور بعض حافظوں سے اپنے سامنے پڑھواتے تھے اسی شعل اور کام میں تمام رات حرم شریف میں بیٹھ کر درود و قرآن خوانی میں مصروف رہے صبح کو فاختہ بنام شہیدان کر لیا بخش کر اپنے اپنے گھروں کی راہ لی۔

۱۰۔ محرم الحرام سالہ روز و شب

آج یوم عشرہ تھا داخلی کعبہ معظمہ کی سارے شہر میں دھوم ہوئی نماز صبح کے بعد سے داخلی کا وقت تھا لوگ لباس سہاے فاخرہ زیب تن کر کے بامید داخلی حرم جا رہے تھے آج صرف مردوں کی داخلی کا حکم تھا یہ بیت اللہ کی عام داخلی سال میں چند بار ہوتی ہے۔ ۱۰۔ محرم الحرام۔ ۱۲۔ ربیع الاول و ماہ رجب کا اول جمعہ ۲۷۔ رجب المرجب۔ ۵۔ اشعبان المکرم۔ ۵۔ ماہ رمضان المبارک کا پہلا جمعہ۔ ۲۷۔ رمضان المبارک۔ ۵۔ آزدیقہ کو دروازہ بیت اللہ کا کھولا جاتا ہے اور اجازت عام داخل ہونے کی ہوتی ہے عورتوں کے لئے اوسکا دوسرا دن مقرر ہے اسکے سوا ایام حج میں جب سوچا پس آدمی متفق ہو کر زیارت کرنا چاہیں تو بیت اللہ کے کئی بردار فی آدمی ایک ریال لیکر زیارت کر دیتے ہیں غرض یہ ہملوگوں کو بھی معلوم ہوا کہ مردوں کی آج داخلی ہے اور کل عورتوں کی داخلی ہوگی یہ شہرہ جنت سنکر چاہے زفرم کے مکان میں گئے اب وہاں نہ وہ کثرت اور نہ ویسا مزاج غلامان حبش کا ہے ایک آنہ جیسے چھ سات بڑے بڑے ڈول آب زفرم کے بدن پر وے لوگ اونٹیل دیتے تھے آج کل گرمیوں میں غسل کا لطف تھا جب اور جو وقت خواہش ہو بیلا ترد آب زفرم سے و منو کر غسل کرو اپنا تو یہ مشغلہ ہو رہا تھا غرض غسل کر کے جدید کپڑا بدلا اور حرم میں پہنچے دیکھا تو ہزار آدمیوں کا ہجوم ہے ایک پر ایک گرا پڑا تھا ان لوگوں سے ہملوگ بھی جاملے ہر چند بہت کوشش کی کہ جلد داخل بیت اللہ ہوں مگر بوجہ ہجوم خلافت ہملوگوں سے درائے جاتا بہت ہی دشوار تھا آگے قدم بڑھایا نہ گیا مجبور ہو کر اس انتظار میں رہے کہ جب کچھ کثرت خلافت کم ہو تو داخل ہوں مردمان عرب و ترکی و بخاری مغربی کابلی ان قوی ہیکل اقوام کی دس بچے دن تک سخت یورشیں ہی آخر کو بہاری بہاری و بنگالی کی نوبت آئی اس وقت داخلی ممکن ہو سکی تاہم چند اغوات حرم کو متفق کرنا پڑا انکی املا و مرد سے ہزار ہزار شکر فنا کا کہ اندر داخل ہوئے سید علوی اور سید احمد مطوف کے لڑکے یہ دونو آدمی بھی ہمراہ ہملوگوں کے داخل ہوئے دروازہ کے اندر قدم رکھتے ہوئے یہ دعا پڑھی

۵۴۔ رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مَدْخَلَ صِدِّیْقِیْ اَحْرِجْنِيْ مَخْرَجِ صِدِّیْقِیْ

اجْعَلْنِي مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا۔ یہ پڑھ کر پہلے دایہا قدم رکھا اور پھر
دعا پڑھی۔

۵۳۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ
مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ وَالتَّحْمُدِ لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ اعْزِزْ لِيْ دُنُوْنِيْ وَافْتَحْ
لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

بعد اوسکے بیت اللہ کے اندر پہونچ کر دو دو رکعت چار گوشہ کعبہ میں اور دو رکعت باب
توبہ کے سامنے اور دو دو رکعت زیر تینون ستونوں اندر کعبہ کے نقل پڑھنا نصیب ہوایہ
جگہ نہایت ادب و تعظیم و تکریم کی ہے سر نیچے کے ہوئے سیدھا سامنے کو چلا جاؤ اور گستاخا
اور صرا و دھر یا چھت کی طرف نہ دیکھے اور نہ دیوار کی خوبصورتی و فرش کی صفائی و مکان
کی قطع و زیبائش دیکھنے میں مشغول ہو بعد اواسے نقل دیوار پر اپنا دایہا رخارہ رکھ کر
جہاں تک ہو سکے رووے اور آمرزش اپنے گناہوں کی چاہے جس طرح کہ کوئی مجرم خطاوار
طلبگار رحم کا ہو کہ کسی بادشاہ کے آستانہ پر جا پڑے اور رو کر اپنی خطا کو معاف کرو
اسکے بعد یہ دعا پڑھی۔

۵۴۔ اَللّٰهُمَّ كَمَا اَدْخَلْتَنِيْ بَيْتَكَ فَادْخِلْنِيْ حَبْلَتَكَ اَللّٰهُمَّ يَا رَبَّ
الْبَيْتِ الْعَتِيقِ اَحْتَقِ رِقَابَنَا وَرِقَابَ اَبَائِنَا وَ اُمَّهَاتِنَا مِنَ النَّارِ
يَا عَزِيْزُ يَا جَبَّارُ اَللّٰهُمَّ يَا خَفِيُّ الْاَلْطَافِ اَمْتَرْنَا نَحْنُ اَللّٰهُمَّ
اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلْتُ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا سَتَعَاذُ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ قُبِّلْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ
الْقَوِيُّ الرَّحِيْمُ۔

پھر اسی طرح با احتیاط تمام اوجکے ساتھ با یان پر پہلے نکال کر باہر آئے۔ اندر سنگ مرمر کا
فرش ہے و دیواروں میں اندر کے سنگ مرمر لگا ہے اس پر آیات قرآنی کندہ ہیں درمیان میں

ساگو ان کے نقشبۂ عمدہ تین ستون ہیں موٹائی ہر ستون کی ایک باہم ہے یعنی آدمی اپنے دونوں ہاتھ ملا کر تو برابر مل جاتا ہے اور چپت اور دیواروں پر سرخ دیبا جیسے سفید حروف ہیں لگا ہوا ہے ایک ستون سے دوسرے ستون تک سونے و چاندی کے مشربی و آنجنور سے روشنی کے آئیناں ہیں شمال کے کونہ میں ایک چھوٹا سا دروازہ ہے اس میں سیڑھیاں ہیں کعبہ کی چھت پر جاسنہ کو اور غلامانہ بدلتے اور اڑھانے کو اسپر سے جاتے ہیں اسکو باب تو بہ بھی کہتے ہیں اندر بیت اللہ پر چھ کثرت خلایق سجدہ کرنا دشوار تھا جب سجدہ وقوع میں گئے دوسرا آٹھ بدن پر چڑھ جاتا دایاں بال کرتا تھا اور پیٹھ پر لاتین رکھ کر دوسرے پر چلتا دیکھتا تھا بالند العظیم اندر بیت اللہ اور چند گھنٹا تک جبکہ باہر آچکے ایک ایسی مسرت و فرحت و لذت قلب و طبیعت کو حاصل ہوئی کہ احاطہ بیان سے باہر ہے اس حال درگاہ انزدی سے امیدوار ہونا کہ حسب بشارت اپنے اور بہ نقد داغلی اپنے گھر کے عذاب دوزخ سے نجات بخشے اور امان دیوے جیسی کہ خبر ہے کہ جو شخص داخل ہوا اندر خانہ کعبہ کے بہ تحقیق حرام ہوئی آنچ دوزخ کی اسپر ایسے عام داغلی کے موقع میں انبوه و کثرت مردان سے محفوظ رہنے و عافیت و اطمینان سے نماز و توبہ و استغفار کرے جو محض تھوڑا سا خرچ کرنے سے یعنی اغوات حرم کعبہ اور ملازم شیعہ علیہ بردار کو کہ وقت کھولنے دروازہ کے موجود رہ کر اس تمام داغلی کا کرتے ہیں انعام دینے سے بہت کچھ کار براری ہوتی ہے وہ لوگ طبع انعام انبوه خلایق کو روکتے ہیں اور دو دین تین اغوات ساتھ ہو کر کثرت خلایق اور زائرین کو ہٹا ہٹا کر سیڑھی سے بعافیت لجا کر اندر کعبہ معظم داخل کر دیتے ہیں دروازہ پر پانچ سات اغوات کھڑے ہو جاتے ہیں تاکہ زیادہ ہجوم اندر نہ ہو جاوے جب اندر کے آدمی باہر آ لیتے ہیں او سو قت دوسرے لوگ کو جاتے دیتے ہیں اس انتظام سے بہت کچھ سہولیت و عافیت ہوتی ہے اس انعام کی کچھ زیادہ تعداد و مقدار بھی معین نہیں ہو چکا جو جی چاہے اور جو ممکن ہو دیوے ہملوگ پانچ آدمی معہ لڑکوں کے تحفے مبلغ پانچ روپے انعام کے دے تھے کہ جس سے وہ لوگ بہت خوش و مسرور ہوئے اس داغلی سے فراغت کر کے گیارہ بجے دکنو مکا پر آئے ۔

۱۱ محرم الحرام روزہ شنبہ

آج کے روزہ صبح سے عورتوں کی داغلی کا انتظام تھا ہر اربعہ و تین اقوام عرب مصری ترکی مغربی ہندوستانی

وغیرہ چند اقالیم کی بلباس ہاے مکلف و فاخرہ حرم محترم میں اگر گریہ بیت اللہ مطاف میں جمع ہوئیں اور کل مرد احاطہ مطاف سے باہر نکالے گئے غایت درجہ کا انتظام و اہتمام و نگہبانی خواجہ سرایان حرم کی تھی اگر احیاناً کوئی مرد کسی اپنی عورت سے باتیں کرنا چاہے تو غیر ممکن تھا چونکہ ہزاروں عورتیں شریف کا جوق و جوق آئیجا جمع تھا اسلئے یہ انتظام ضروری نہایت نگہبانی کے ساتھ ہونا رہا اگر احیاناً کوئی مرد بھولے سے بھی مطاف کے اندر قدم رکھتا تو فوراً اغوات لوگ جو ہر طرف نگہبانی کے لئے تھیلے پہ تھے بے پوری چشم نمائی کرتے اور دوچار بیت یا چھڑی بلا تکلف رسید کر دیتے تھے غرض کیا مجال کہ کوئی مرد نزدیک جاسکے کل داخلی کعبہ میں جب قدر هجوم تھا اُس سے سہ چند و چہار چند زیادہ عورات کا ہجوم تھا قوم بدو اور مغربی کی عورتیں جو کہ مردان ہند سے بدرجہا قوی و مضبوط تھیں جتکے ویلے اور حملوں سے ہند کی عورتیں آگے بڑھنے نہیں پاتیں جب کوئی ہندوستانی عورت دوچار چھ قدم آگے پڑھیں تو چار چھ قدم پیچھے کو آجاتیں اور اونکی یورش سے پسپا جاتی تھیں مزیدہ برا برقعہ عورتوں کا اس کثرت و هجوم میں زیادہ تر تکلیف دہ و مصیبت خیز تھا مگر سوائے محبوبی کے کرنا کیا تھا پردہ داری بھی کرنا ضروری امر تھا جب میں نے یہ حالت دیکھی تو وہی انتظام جو کل کی تاریخ میں بیان کر چکا ہوں کیا یعنی فی عورت ایک روپیہ اغواتوں کو بطور انعام دینا قبول کیا کہ جسکے طمع اور امید میں پانچ چھ اغوات ہماری عورتوں کو حفاظت و عافیت سے سیر طری پر لے گئے اور چھپا شش زنان سے محفوظ رکھ کر اندر بیت اللہ کے داخل کیا عورتوں کے ہمراہ مطوف کو جانا بالکل منع ہے اسلئے انھیں خواجہ سراؤں نے عورتوں کو ہر جگہ باستانی نماز پڑھا کر دعا پڑھائی یہ امر وقت تقیہ انعام مشروط کر دیا گیا تھا کہ ہر جگہ رکعت نماز میں نفل اور دعا استغفار پڑھائی ہوگی جو کہ مطابق شرط تعمیل کیا چونکہ اس کام کو اون خواجہ سراؤں نے بہت اچھی طرح انجام دیا اور عورتوں کو ہر جگہ نماز و دعا و طلب حاجات و استغفار کا پورا موقع بہم پہنچا دیا اسلئے سوائے اس انعام مقررہ کے اور چار روپے زائد کر کے ان اغوات کو راضی و خوشنود کیا

۱۲ محرم الحرام ۱۳۱۲ روز چہار شنبہ

آج یہ مشورہ ٹھہرا کہ بفضلہ تعالیٰ جملہ زیارات سے توقراغت و فرصت حاصل کی لیکن جبکہ
 یہاں مقام ہے تو اور حج کہ جو محض آسانی سے میسر ہوتے ہیں انجام دین۔ یعنی عمرہ لاؤں
 عمرہ لانے اور کرنے سے یہ مطلب ہے کہ حد حرم تک جانا اور دھانسنے احرام باندھ کر مکہ معظمہ
 میں آنا اور طواف کعبہ و سعی صفا و مردہ کرنا اور بال موند وانا یا ترشوا کرنا احرام کھولنا
 اسکا نام عمرہ لانا اور عمرہ کرنا ہے حرم مکہ معظمہ کے حدود مقرر ہیں جو اس سے باہر و خارج
 ہے اسکو زمین حل کہتے ہیں اور اس کے اندر کو حرم و ہر جانب حدود حرم کے
 نشان بنے ہوئے ہیں اس زمین کی بزرگی کا یہ سبب ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام المیسر
 لعین کے فتنہ سے اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگی تب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی
 حفاظت کیلئے فرشتوں کو روانہ کیا فرشتوں نے مکہ معظمہ کو چاروں طرف سے گھیر لیا پھر
 اوٹھوں نے جہاں تک گھیرا تھا حق تعالیٰ نے وہ سب زمین کو بزرگی دی اور اسکو جای
 امن ٹھہرایا اور کہا (مَنْ دَخَلَكَ كَانَ آمِنًا) یعنی جو اس میں داخل ہوا امن پایا
 حد حرم میں و طائف کی جانب سات میل اور جبل کا کی جانب دس میل اور جعفرانہ
 کی جانب نویل اور مدینہ منورہ کی جانب تین میل پر مسجد قنعدہ کے پاس
 بنے ہیں اسی جگہ مسجد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی مشہور ہے وہاں حضرت
 بی بی نے حجۃ الوداع میں جناب پیغمبر صاحب صلعم کے حکم سے عمرہ کا احرام باندھا تھا اسلئے
 مکہ معظمہ کے لوگ عمرہ کا احرام وہاں سے باندھتے ہیں مسجد تنعیم کی تین کمائین ہیں اور
 چھت خرمون کی شانخون سے پٹی ہے طول مسجد کا ۳۸ گز اور عرض بارہ گز و بروا کے
 ایک بڑا خوض پاتی سے بریز ہے جس کا طول ۵ گز اور عرض ۲۵ گز اس خوض کے کنارہ
 باہر دیوار کے مقام حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے مسجد فقط چار دیواری مربع طول
 و عرض میں چالیس گز کی ہے اور احرام کے لئے حد کے دو نشان باندھے گئے ہیں وہاں تک
 حد حرم ہے اور یہ مسجد بن حد حرم سے باہر ہیں عمرہ چھوٹا حج ہے حضرت ابن عباس رضی
 اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کفارہ ہے گناہوں کا اور ایک حد حرم
 میں آیا ہے کہ تین عمرے مانند ایک حج کے ہیں اور ایک روایت میں آیا ہے کہ دو عمرے

مانند ایک حج کے ہیں اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ رمضان المبارک میں ایک عمرہ ادا کرنا مانند ایک حج کے ہے اور وقت عمرہ کا تمام سال ہے مگر پانچ روزوں میں جائز نہیں۔ اول عرفہ۔ دوسرا ذی الحجہ۔ تیسرا کیا رہوین جو بھابھا بارہوین۔ پانچواں تیرہوین عید الضحیٰ کی غرض اس قدر ہے ہمارا ن کرایہ کر کے گئے اور آمد و رفت کا کرایہ فی حمار اٹھائے شہر سے دارکان عمرہ کے بجلائے۔ لوگ ایسا بھی کرتے ہیں کہ اپنے گھر دن سے یا حرم سے احرام باندھ کر گدھو پر اوس مسجد تک جاتے ہیں اور مکہ معظمہ میں آکر طواف کعبہ و سعی صفا و مروہ کرتے ہیں اور بعض احرام کا کپڑہ ساتھ لیجاتے ہیں اور مسجد نبیعم کے حوض میں غسل کر کے وہاں احرام باندھتے ہیں نیت عمرہ کی وہی ہے جو کہ پہلے مرقوم ہوئی ۲۰ محرم الاحرام سال ۱۳۱۸ روز پچھنبہ

چرخ کو کبھی سلیقہ یہ ستمگاری میں کوئی مشوق ہے اس پردہ زنگاری میں آج وہ قافلہ کہ جو بعد حج ۲۵-۲۶-۲۷ ذی الحجہ کو مدینہ طیبہ براہ خشکی عام سلطانی راستہ سے روانہ ہوا تھا واپس آیا مہلوگوں کو پہلے یہ حسرت ہوئی تھی کہ اگر موافقات لاحق حال نہ ہوتے تو مہلوگ بھی اس قافلہ کے ساتھ چلے جاتے اور آج واپس آجاتے ایک کار عظیم سے فراغت ہو جاتی مگر جو کیفیت اور حالت اُن اہل قافلہ پر گذری وہ سنکر ہزاروں شکر کیا کہ خوب ہوا کہ مہلوگ اوس قافلہ میں نہ گئے اور عجبت کو راہ نہ دی سید علی نے جو ٹھہرنے کا مشورہ دیا وہ ایک بہت بڑا بھاری احسان مہلوگوں کے حال زار پر کیا انکے تجربہ کی راے نہایت ہی مفید مطلب ہوئی و سے واقعات یہ ہیں کہ یہ قافلہ بہت بڑا بھاری تھا اونٹوں کی بڑی بھاری جماعت تھی درمیان راہ کے بہت آدمی مبتلا سے ہیضہ ہوئے ہر ہر مقامات مندرجہ جہان جہان قافلہ صبح کو قیام کرتا تھا ساتھ ساتھ شتر شتر آدمیوں کی لاشیں نکلتی تھیں جسمیں بہت سی لاشیں بے گور و کفن پارچہ ملبوسی میں اور اکثر کفن پوش پارچہ احرام میں ہوئی مثل شہیدان میدان جنگ نہ گور نہ گور کن نہ گور کنی نہ غسل نہ تجنیز نہ تکفین کا سامان ان سب مجبور یوں کے باعث تھوڑی تھوڑی ریت و پتھر سرسرا کر لاشوں کو زمین پر

حالات قافلہ مدینہ طیبہ

ڈال دیتے تھے بعضہ زیر آسمان چھوڑ دے جاتے تھے غرض اس خرابی و تردد و انتشار کے ساتھ
 جب قافلہ قریب مدینہ طیبہ کے پہونچا راہ میں پانچ سو سے زیادہ آدمی فنا فی اللہ و فنا فی الرسول ہوئے
 جب یہ حال حیرت مال پاشاے مدینہ طیبہ نے سنا تو قافلوں پر قرنطینہ قائم کر دیا قافلہ شامی و مصری
 و ترکی و مغربی قریب باب المجدیدی و قافلہ حاد و سمین و ہندی حسین ہزاروں بخاری کابلی
 پشوری بہاری بنگالی تھے قریب باب الغبریہ کے قلعے سے باہر روکا گیا اور یہو سنگین
 عسکر سلطانی کا قائم کر دیا کہ کوئی شخص اپنا اسباب اندر شہر مدینہ طیبہ کے نہ لاوے و نہ بیچار
 آدمی داخل ہوں صرف وہے حجاج کہ جو ہر طرح صحیح المزاج و صحیح البدن ہوں یہی
 نہ کپڑے نہ بکوجے نہ اسباب نہ بچاؤن محض آزاد قلندرانہ اندر شہر کے آویں اور زیارت
 کر کے فوراً واپس جاوین جس جگہ یہ قافلہ ہندی اتارا گیا تھا وہاں سے باب السلام
 مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اندازاً دس میل کے فاصلہ پر ہوگا اس صوبہ اور پیش اور گرمی میں بلا سواری
 ہر عورت و مرد کو وہ مسافت بعیدہ بلا عادت طے کرنا غایت درجہ دشوار گزار تھا مگر کیا کرنا تھا
 حکم حاکم مرگ و فاجات کا معاملہ تھا مجبوراً جبراً قہراً اختیار کرنا پڑا اس وقت و رحمت کے
 ساتھ بھی اگر بائیس سات دس روز وہاں رہنا نصیب ہوتا اور ہر جگہ کی زیارت نصیب ہوتی تو یہ
 تکلیف کچھ بھی نہ تھی مگر وہ اسے شومی قسمت ایک روز وہ کہ جسکے دو گھڑی سے زیادہ دن چڑھے
 تھکے ماندے پہونچے اور دوسرا ایک دن درمیانی اور تیسرا دن وہ کہ بعد نماز ظہر جبراً بے تعینائی عسکر
 واپس کئے گئے اگر پہونچے اور روانگی کا یوم بھی محسوب کیا جاوے تو البتہ تین دن کہے جاسکتے ہیں
 اور روز صرف وہی ایک دن درمیانی پورا قیام کر نیکادین نصیب ہوا مزیدہ بران تردد و بے اطمینانی
 ہرام کی ملاحق حال اس کی قیام اور عدم میسر زیارات مدینہ طیبہ کے بیچارہ حاجیوں کو جو حسرت و الم و اندوہ
 و ملال تھا وہ ان ہی لوگوں کا دل جانتا تھا مارے غم و غصہ کے بیان نہ کر سکتے تھے دل چھوٹا ہوا تھا
 ہمارے افسوس کس شوق و ذوق کے ساتھ خرچ کر کے ہر شخص گیا ہوگا کس واسطے جناب شریف
 صاحب مکہ منظمہ بظلمتے فی شتر و شغف ببلغ پچاسی روپے ترخیص کر دے تھے علاوہ خرچ و
 خوراک اپنے اور بدوؤں کے جو کہ تخمیناً سو سو سو روپے ہوگا دینا پڑا اور جی بھر کر حبیب خدا
 اشرف الانبیاء امام الامین جناب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے آستان

افس کو دیکھنا بھی نصیب نہ ہوا مزیدہ بران بہ نصیبست کہ مثل قیدیان رہے کہ عسکر سلطانی
 اپنے ہمراہ لہجائے اور واپس لائے مقامات زیارات مثل مقام احد مسجد قبا۔ قوت
 وغیرہ کی زیارت ممکن نہ ہوئی دو ایک حاجی اپنے مرفور مدینہ طیبہ کو اتفاق میں لا کر ان کے مکان
 میں اخفا سے شب باش رہے جب بہت خبر پاشا سے مدینہ طیبہ کو پہونچی فوراً اگر فائر ہوئے
 اور مرفور بھی جوابدہ ہو کر باخود اور مجرم ٹھہرے الغرض وہ قافلہ بعد حسرت و افسوس تیسرے
 دن وہاں سے واپس کیا گیا راہ میں جن جن مقاموں میں اور پڑاؤں پر پہونچتے تھے شدت
 عضوت سے اون لاشہا سے مردگان کے کہ جنگو جاتے وقت بے گور و گفن زمین پر زیر
 آسمان پڑاں گئے تھے اسلئے ہر جگہ قیام میں سخت تکلیف رہی و صد ہا آدمی واپسی کے وقت
 بھی ہسینہ میں مبتلا ہو کر فوت ہوئے غرض بعد از خرابی بسیار وہ قافلہ خدا کر کے مکہ
 معظمہ مقام وادی فاطمہ میں جو کہ منزل اخیر تھی پہونچا ایک سانڈی سوار بمقام وادی
 فاطمہ شریف صاحب کا یہ حکم لیکر دوڑا گیا کہ قافلہ مکہ معظمہ میں نہ آنے پاوے اوسے جگہ سے
 بالا بالا جدہ پہونچا یا جاوے اب ذرا یہاں کی یہ مصیبت بالائے مصیبت قابل عوز و لحاظ ہے کہ
 بیچارہ حاجی لوگ راہ سے احوام مکہ معظمہ کا باندھے ہوئے تھے انکو طواف الزیارت
 وسیعی صفا و مروہ اور طواف الوداع کرنا ضرور تھا دوسرا سبب یہ کہ مکہ کے
 مکانوں میں تھا جسکو بار سفر سمجھ کر ہمراہ نہ لیا تھا ان سب ضروری حاجاتوں کے ساتھ اس
 روک ٹوک کا حکم صادر ہونا کیسا تھا بقبل آنکہ شعر

ہر دم زمانہ داغ دگر گونہ سر نہد یک داغ نیک ناشدہ داغ دگر وہد

جمالان شتر یعنی ساربانان بے رحم انکو کیا مروہ جاو جنت میں یا دوزخ میں اپنے حلوہ مانڈہ سی
 کام فوراً تعمیل حکم پر مستعد و آمادہ ہو گئے انکو توجہ جانیکا بھی کرایہ اضافہ ہو نیکا ٹھکانا ہو گیا
 فوراً قافلہ کا رخ جانب جدہ دیا اسطرح حاجیوں نے داویدلا و تکرار و حجت کرنا شروع کر دیا
 جدہ بالا بالا جانے سے انکار کیا دنگہ و تکرار پر آمادہ ہو گئے ایک حاجی شیردل غصہ میں آکر اپنے
 جمال کو دو ایک لپڑ تھپڑ رسید کر دئے اُسکے جواب میں جمال نے کمر سے جنبہ نکال کر رسید کر دیا۔
 خون خرابہ کی نوبت پہونچی وہ حاجی کی قدر زخمی ہوا یہ دیکھ کر قافلہ کا قافلہ اُلجھ پڑا بلوہ مار پیٹ

شروع ہو گیا حاجیوں کی یہ خواہش کہ ہملوگ مسجد علی ایک منزل مدینہ طیبہ کے بعد
 سے احرام طواف کعبہ وسیعی و مردہ کا باندھے ہوئے ہیں یہہ بالکل غیر ممکن ہے کہ بلا انجام
 بالا بالا جدہ پہنچے جاوین اس میں جان ہے یا جاے ہملوگ مستعد و آمادہ مرگ ہیں ہر ایک
 قدم آگے قافلہ چاہے نہ بڑھنے دینگے جب یہ فساد زیادہ طول ہو چلا اس وقت وہ ساری
 سوار بانی فساد قافلہ میں بطور دیکھ کر کلمات تشفی آمیز سے رفع فساد کر کے اور قافلہ کو
 ٹھہرا کر اسید و ارالہ نے اجازت کا کر کے فوراً مکہ واپس آکر یہ خبر انتشار آمیز
 آبادگی االیان قافلہ کی شریف صاحب اور پاشا کے حکم کو سنایا یہاں
 فوراً مجلس شوریہ بھیجی جس میں مطوفان و مشیتہ المصلحت صلاح مشورہ
 کو طلب ہوئے بعد بہت سے مشورہ اور بحث و تجویز کے پھر اسے قائم ہوئی کہ قافلہ
 وادی قافلہ سے طلب ہو کر بمقام شہد راجو کہ شہر کہ سے بفاصلہ دو کوس کے ہے
 تین روز کے لئے ٹھہرایا جائے اور اس جگہ قرظینہ قائم ہو اور حاجیوں کو اجازت ہو کہ وہ
 لوگ جیسے کہ مدینہ طیبہ میں بھیجے ہیں ویسے ہی یہاں بھی شہد اسے محمد آدمین اور طواف
 کعبہ وسیعی و مردہ کر کے جو چیزیں ضروری خریدنی ہوں خریدیں و جملہ اسباب اپنا
 کہہ سے قافلہ میں بمقام شہد ادا شاکے جاوین اور اس جگہ سے جدہ چلے جاوین قافلہ اور
 اس کے آدمی سب انکیا رگی شہر کہ میں نہ آدمین دن شب باش یہاں ہوں رات کو بھی اسی قافلہ میں
 رہیں اس مشورہ کے بعد بعض نوخیز و غا باز مطوفوں نے حاجیوں کو فریب دہی کا سلسلہ جاری
 کیا جب کہ کہ اس مشورہ کا حکم صابطہ سے بمقام وادی قافلہ قافلہ میں جاوے چند فریبے قبل
 قافلہ میں پہنچے اور حجاج سے جو مطوف کی باتوں کو سچ سمجھتے اور ان کے بھروسے پر رہتے ہیں
 یہ فقرہ بہت کیا کہ فی حاجی دود و ریال فوراً دین کہ حضرت اعلیٰ شریف صاحب
 کے نظر کیا جاوے تاکہ وہ ایسا حکم دیں کہ جمہین قافلہ کی سرحد نہ جاوے دو ایک
 روز کی جہت لمجاوے حجاج بیچارہ ایسے موقع پر کب روپے پیسے سے اغراض کرتے
 ہیں فوراً روپے و ریال دینے شروع کیا اس جیلہ و فریب سے ہزار مارو پے ادا و غا بازوں
 نے تفصیل وصول کر کے تعریف کیا داندہ اعلم بالصواب کہا تک یہ تفصیل مطوفان کی

صحیح تھی یا اپنے لئے ہو یا جیسا کہ انکا بیان ہو غرض دونوں حالتوں میں سراسر فریب ہی تھا جن
جملہ کے مطوف نے ایسی پر فریب حرکت نہیں کی وہ اس پھندہ اور استیصال ناجائز سے بچا
چنانچہ صوبہ بہار کے حجاج اس غذاب میں بغضد قائلے اگر فتنہ ہوئے محفوظ رہے۔ الغرض حجاج
کا قافلہ وادی فاطمہ سے شہد اپہو بچا اور دہان منزل ہوئی پہرہ عسکر سلطانی کا ہو گیا حجاج
مقام قرطبہ شہد اسے پیادہ پا اور کوئی تہار و نہر کہ آتے تھے اور طواف کعبہ و سعی و صفا و مردہ
انجام دیتے تھے اگر کوئی حاجی کل خواہ بچا و یا چھوٹا سا بچہ یا گھڑی اسباب کی شہد اسے کہ
لانے چاہتا تو عسکران چھین لیتے اور کہ لانے نہیں دیتے غرض سخت پریشانی و تردد میں
لوگ مبتلا ہوئے ان زحمتوں اور مصیبتوں سے سبھوں کا دل چور اور رنجور تھا ہوش و حواس
بیجا تھے جن اہل قافلہ سے ان کا حال حیرت مآل ہو چھو تو مارے رنج و الم کے بیان کرنا انکو دشوار
گذرنا تھا و یہی کہتے تھے۔ شعر

بچہ طرہ میں دل دکھائے ہوئی ہیں ستم پر ستم ہم اوٹھائے ہوئے ہیں
۲۲ محرم الحرام ۱۱۱۱ھ روز شنبہ

قافلہ جو بمقام شہد اٹھرایا و روکا گیا تھا وہ آج زبردستیوں جبرہ روا نہ کیا جاتا تھا حاجی
لوگ اسباب اپنا جو کہ معنی کے مکانون میں رکھ گئے تھے انکو قافلہ تک لیجانے کے انتظام و فکر
میں مبتلا تھے اس اسباب کا لے جانا ایسا دشوار ہو کہ خدا کی پناہ کیونکہ اونٹ و شغوف
و شیری سواری و بار برداری کے شہد امین تھے مکہ آنے نہیں پاتے اور اسباب یہاں
پڑا ہوا مزدور محال تکروری اس قدر زوری زیادہ طلب کرتے تھے کہ قیمت اسباب سے بھی
زیادہ غرم بہار خرابی اسباب گدہوں و حملوں پر بصرف کثیر لاد کر لوگ لے گئے انکے سوا
مکہ میں باہر کے جملہ جو کہ زیارت مدینہ طیبہ سے فارغ ہو چکے تھے انکو بھی قیام کا حکم نہیں تھا
بڑی سخت تاکید و نگرانی تھی ہر مکانون میں جا جا کر دیکھتے تھے اور لوگوں کو جانے کی تاکید
کرتے تھے۔ جدہ کا حال جو معلوم ہوا اسکو ملاحظہ فرمائے کہ وہاں ایک علیحدہ حشر برپا تھا جہاز
ایک بھی موجود نہیں لوگوں کی یہ حالت ہزاروں بلکہ لاکھوں حاجی علی انھوں قوم
مغربی و جاوی بعد حج بعضے مجبوراً بعضے بالقصد کثرت ہجرت سے گھر آکر بارادہ زیارت

مدینہ طیبہ براہ میمبوع کا ٹیکوٹل شتر بے ہمار جدہ جا پہونچے وہاں پہونچکر اسی طرح وہ بھی قریظینہ
 میں پھنسے جیسی کہ راہ سلطانی خشکی کے قافلہ نیر گزری ایک آخر قافلہ جو براہ میمبوع مدینہ طیبہ
 روانہ ہوا اسکو سخت واقعہ پیش آیا جبکہ ۱۰ اونٹوں کے جمالوں نے دیکھا کہ لاکھوں آدمی
 براہ میمبوع خیریت و عافیت سے بخرچ کفایت مدینہ طیبہ چلے جاتے و چلے آ رہے ہیں
 یقیناً یہ راہ ہمیشہ کے لئے جاری ہو کر عام ہو جاوے گی اور یہ راستہ سلطانی خشکی کے
 سافر کم ہو جاوے گا کہ جسکا کرایہ زیادہ اور لوگوں کو نفع کثیر ہے اس میں نقصان غظیم ہو گا۔ مصحح
 گمان یہ ہے وہ بخت و خیال باطل بے تہ و عیب کی راہ میں دوسری منزل کے پاس جمع کر کے
 گین گاہ میں بیٹھ کر قافلہ کو ٹاجمین سات آٹھ سو آدمی مرے و عیدم النشان ہو گئے جان سے دین
 سومرے پانچ چھ سو آدمی بہاڑوں و کوہی درون میں خوف کشت و خون جانیں بچا کر جو بھاگے
 تھے بے آب و دانہ وہاں گھسے یہ بھی پتہ نہ ملا کہ اونکو زمین کھا گئی یا مندر عزم کو ہی بدوان خوشخوار
 کے شکار ہوئے چونکہ اس فوج گھسوٹ لوٹ مار میں سو سو سو اونٹوں کو بھی غارت گردن نے حصین کر
 زبردستی ہٹا کر لئے گئے تھے اسوجہ سے بھی بہت آدمیوں کو پیادہ پائی نصیب ہوئی اس پیادہ پائی
 کیوجہ سے بھی مختلف جگہوں پر بہت آدمی مرے و مارے دلوٹے گئے پائی اس راہ میں اسقدر گرنا
 ہو گیا تھا کہ ایک روپیہ دو روپیہ کو ایک چھوٹا مسکیزہ پانی کا ملتا تھا اسوقت حجاج زیادہ
 تر یہی گمان کرتے تھے کہ یہ مصیبت صرف بوجہ خشک اون ہی حضرات کے واقع ہوئی کہ جنکو
 راہ میمبوع کا آمد و رفت ناگوار تھا کیونکہ نقصانی غظیم مد نظر تھی راہ سلطانی سے مدینہ طیبہ کی
 آمد و رفت کا کرایہ ۳۴ ریال ہر دم علاوہ خوراک ہر دم مقرر ہوا ریال ہر دم ۳۱ قروش کا
 اسوقت تھا اور روپیہ انگریزی جو وہ قروش پر چلتا تھا اس حساب سے ہندوستانی پچتر روپے چار
 آئے ہوئے اب انکی تفصیل ملاحظہ ہو۔ سات ریال شریف صاحب یک و نیم ریال مخرج
 و نیم ریال شیخ الہند دو ریال مطوف دو ریال رہینہ و چودھری دو ریال حکومت
 سلطانی بابت مقام مکہ و مدینہ بد بندہ ریال تو مقرقات میں گئے و یار و نکاحہ ہوا انیس
 ریال ان عرب مغلک جنگلی جمال مالک اونٹ کے ہوئے کہ جنگل واسطے مہینے سوا مہینے کا سفر
 دو دراز پیادہ پا اختیار کرتے اور اپنے اونٹوں کو کھلاتے اون سے جو بچے اون میں سال بھر اپنے

اہل و عیال کی پرورش کرتے ہیں اور یہ چوندرہ ریال بچکار غریب کو حضرات دیباہ کے نظر کرنا ہوئے
انہیں صرف میرے خیال میں چار ریال حق حکومت ورہنہ تو البتہ جائز قسم ہے بقیہ ان بچار
غریب مالکان شتر پر سراسر ظلم ہی ظلم ہے اور عیسوی ع کے جانب سے مدینہ طیبہ
جلنے میں یہ آسانی تھی کہ جدہ سے چوبیس گھنٹہ میں جہاز پر عیسوی پہنچے جہاز میں درجہ
سوم کا کرایہ قریب آٹھ روپے کے آمد رفت میں دینے ہوتے تھے اور عیسوی ع سے مدینہ
طیبہ صرف پانچ روز کا سفر تھا وہاں سے آٹھ ریال مجیدی یعنی چوبیس روپیہ بابت آمد رفت اڈیشن
کے کرایہ تھے جنہیں صرف دور ریال حق حکومت ملکہ و مدینہ طیبہ اور ایک ریال سہ ہفتہ
چھرم کو ملتا تھا بقیہ جمال مالکان شتر کے تھے اس میں نہ شریف صاحب و نہ شیخ الہود
و نہ مطوف وغیرہ کا حق تھا اور حجاج کو بھی دونوں امر کی کفایت تھی ایک تو خرچ و دوسرے
منزل سفر کی پس اسی تفصیل و تشریح سے حالات واقعات غور و خیال طلب ہیں الغرض جب
ذیلوٹ قافلہ و تباہی حجاج عیسوی ع کی جانب سے وہ میں جلہ و عیسوی ع پہنچی تو جو لوگ
کہ عیسوی ع پہنچ چکے تھے وہ بھی جدہ لوٹ آئے اور ان ہی لوگوں کے ساتھ اکثر لوٹے پوٹے
حجاج بھی جدہ بیرنگ ایس ہوئے اور جدہ میں جو عیسوی ع جاتے کو تھے دے سب روک دے گئے
ان دو طرفی آفتوں کی وجہ سے جدہ میں تین چار ہزار آدمیوں کا مجمع تھا اب اس طرف سے یہ بڑا قافلہ
چلا اور حجاج کی جالان ہوئی غرض چھ سات ہزار آدمیوں کا مجمع اس وقت جدہ میں ہو گیا تھا اور
جہاز ایک بھی نہیں مکان ملنا دشوار گرمی کی شدت پانی کی قلت غرض ابھی اور بھی ٹری ٹری
تکلیفیں حجاج کو جھیلنی باقی ہیں خدا رحم کرے نماز مغرب کے وقت حرم میں یہ تماشا ہوا کہ اکثر
آدمی قافلہ میں نہ گئے چھپ کر یکہ میں رہ گئے تھے وے گرفتار ہوئے اور زبردستی قافلہ میں بھراست
عکڑ بھیج دیے گئے ہر گھروں میں سپاہی جملہ کے متلاشی دوڑتے پھرتے تھے کہ کوئی آدمی قافلہ
رہ نہ جا بعض بعض آدمیوں نے یہ بھی عذر کیا کہ حملوگ اسل ہندوستان نہ جاویں گے سال
آئندہ دوسرا حج کریں کہ وطن جاویں گے مگر کوئی عذر و حیکہ کیا نہ سنا گیا انکو یہ حکم ہوا کہ بہتر بالفعل
جدہ جاو اور وہاں سے واپس آؤ تو رہنا ملک غرض ایسہی سب لوگ جالان کر دئے گئے ہزار ہزار
پروردگار عالم کا کہ حملوگ بفسدہ ناسطے بالکل اطمینان و آرام سے مکہ معظمہ میں تھے کسی

تکلیف تہ نہین تھا البتہ شدت گرمی کی شکایت تھی مگر اس گرمی کی تکلیف کو عین راحت تصور کرنا
چاہیے ایک تو جو دو اوقات اس وقت حجاج کو درپیش ہیں دے تو ظاہر ظاہر ہیں دوسرے قیام
کی یہاں فضیلت جس ہے وہ بیان سے باہر ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا خوب اور اچھا ملک ہے مکہ معظمہ اگر میری قوم نہ نکالتی مجھ کو
ن نکلتا میں اور نہ سکونت کرنا میں غیر کے۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق ہے ایک بخشنی
سرخ یا قوت کی کہ نظر کرنا ہے اس تختی پر حق سبحانہ تعالیٰ ہمیشہ دو سو ساٹھ مرتبہ ایک سو تیر
نظر رحمت کی اور ایک سو تیس نظر عذاب کی اور تحقیق اللہ تعالیٰ نظر کرتا ہے مکہ والوں پر ایک سو تیر
بار رحمت کی اور دس بار اور ہر کل جہان کے میں جس کو دیکھتا ہے کھڑا اور بیٹھ کے واسطے اداے نماز
کے بختا ہے اس کو اور جس کو دیکھتا ہے طواف کرتے ہوئے بختا ہے اس کو اور جس کو بیٹھا دیکھتا ہے
تزدیکت اللہ کے بختا ہے اس کو تب فرشتے کہتے ہیں اے الہی نہیں باقی مگر وہ جو سوتے
ہیں اپنے مکانات میں پس فرمایا ہے حق تعالیٰ جو سونوالے ہیں گرد ہمارے مکان کے
گھر و ملک بھی رحمت میں و سب ہیں مغفور اور مرحوم اور روایت ہے کہ حضرت سرور عالم رسول
اکرم نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم کیا واسطے بندوبست مکہ شریف کے بعد فتح
(عتاب ابن اسیر رحمہ) کو اوپر اہل مکہ کے فرمایا حضرت نے کہ اے عتباب جانتا ہے تو
کس اہل پنجھ کو مقرر کیا تحقیق مقرر کیا گیا تو اوپر اہل اللہ کے اور وہ اہل اللہ کن ہیں رہنے والے
مکہ معظمہ کے پس کرو ساتھ اُن کے نیکی روایت ہے حضرت حسن بصریؒ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جسے مہر کیا اوپر گرمی کہ معظمہ کے اگرچہ ایک ساعت ہو دور ہوگی اوس سے دوزخ کی آگ
ایک سال کی راہ اور ایک روایت میں آیا ہے کہ جسے مہر کیا گرمی مکہ پر ایک گھڑی دن دور کیا
ہے اللہ تعالیٰ اوس سے دوزخ کی راہ پانچ سو سال کی اور نزدیک ہوتی ہے دو سو سال
راہ بہشت کی اور روایت ہے کہ ایک روز حضرت اسمعیل علی نبینا وعلیہ السلام نے
شاییت فرمائی درگاہ خداوند تعالیٰ میں گرمی کہ شریف سے پس اوپر وحی ہوئی ساتھ اس بات
سے کہ تحقیق میں کھو لو نگا تمھاری قبر میں ایک دروازہ بہشت سے تاکہ آوے ہوا بہشت کی
قیامت تک۔ اور روایت ہے سعد بن جبیر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کہ بیمار ہو

مکہ میں ایک دن لکھے جائینگے اسکے واسطے اعمال صالح سات سال کے پس اگر کوئی مسافر حاجی ہو
 تو دو ناکیا جاویگا اسکے اعمال میں یعنی چودہ سال کا ثواب ادر روایت ہو کہ مکہ شریف
 میں کوئی بھوکھا شب یا شبی ہو میں کرنا باوجود اس بات کے کہ بہنیں پیدا ہوتی ہے غلہ کے نسیم
 سے کوئی شے اوپر حجر اسود کے اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے کہ تحقیق میں صاحب مکہ کا ہون
 رزق پہونچنا ہون و مان کے لوگوں کو کہ جسکا نہیں ہے کچھ حیلہ اور وسیلہ تاکہ تعجب کریں
 رہنے والے اور ملکوں کے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ تمام ملکوں، زمینوں سے بہتر میں
 مکہ معظمہ نزدیک اللہ تعالیٰ کے ہے۔ اور حضرت حسن بصری سے روایت ہو کہ نہیں چاہتا
 میں رو زمین پر کوئی جگہ ایسی کہ ہے اُس میں نیکی اور انواع خیر کی کہ ایک کے عوض میں لاکھ ہو
 مگر مکہ معظمہ اور نہین جانتا ہوں میں کہ نازل ہوتی ہے دنیا میں خوشیوں سے جنت سے اور ہواؤں
 سے مگر اہل مکہ پر اور خاص کر کے طواف کرنا ہون کے حق میں غرض قیام مکہ معظمہ
 میں عجب لطیف اور بے شمار فوائد ہیں خدا ہر شخص کو یہ سعادت نصیب کرے **الحل للہ**
 کہ اس قیام کی بدولت کچھ تو فائدہ ضرور ہی ہو گا ایک فائدہ ظاہری تو اس وقت حاصل تھا
 کہ بفضلہ تعالیٰ لکے کشاکش خارج البلدی اور عبور دریا سے شور سے صریح صریح نجات ہی
 کیونکہ اس وقت اس موسم برسات میں وطن جانیو الیکو جوش سمندر کی علیہ مصیبت ہے
 طوفان کا خوف علیحدہ جس زمانہ میں ہلوگ سفر بحری طے کیا وہ زمانہ سمندر کے اعتدال کا تھا
 مطلق جوش کلا وقت نہ تھا اس وقت تو تکان جہاز سے ہوش و حواس درست دہر جانتے تھے
 چہ جائیکہ اس ماہ سانوں میں کہ پوری برسات کا ایام ہے چہ دن کا عرصہ گزرتا ہے کہ دس ہند
 حاجی بمبئی سے جو آخر میں چلے تھے وہ اب بعد حج یہاں مکہ میں پہونچے ہیں ان لوگوں کو جوش سینہ بہ
 نے بہت ستایا انکی کیفیت سننے سے حواس باختہ ہوتے تھے بمبئی سے بائیس روز میں جہاز
 عدن پہونچا اور عدن سے آٹھ روز میں جدہ آیا یہاں قرظینہ میں چھنسا اگر جہاز بوجہ تکان
 خود تھے کرتے کرتے مر گیا دس ہند آدمی مسافر بھی جہاز ہی پر تکلیف تکان سے مرے ہفتوں
 کھانا پکانا اور کھانا ممکن نہ ہوا جہاز کا بولہ و خلاصی ایک ایک سوکھی روٹی آٹھ آٹھ آنے
 و بارہ آنے کو مسافروں کے ہاتھ پہنچتا تھا ماحیون کے بس قدر اپنا ظلم و آٹا وغیرہ تھا وہ سب پانی سے

بھینگ کر اور سڑ کر خراب ہو گیا مطلق کھانے، استعمال کے قابل نہ رہا تھا جہاز کے ایک جانب سے موج آتی تھی اور دوسری جانب سے چار چار بانچ بانچ ہاتھ پانی گذر کر جاتا تھا جس سے ہر دم سب آدمی اور ان کے اسباب پانی سے شرابور تر ہو جاتے تھے غرض یہ حال تو بالفعل سمندر کا تھا اور اسطر سے جیرہ الوداع کا حکم ان سب مصیبتوں کو لوگ خیال کر کے اور بھی پریشان حال ہو رہے تھے اور اپنے اپنے جان و نہر تکیل کر لے کر ویاں و ہر اس زبردستیوں جدہ چلے جا رہے تھے چنانچہ ہمارے ہمسفر جناب حاجی سید دلاور علی صاحب وکیل حیدر آبادی و حاجی مولوی محمد شریف صاحب وکیل غازی پوری و جناب حکیم نظر علی صاحب مراد آبادی و حکیم دلاور علی صاحب اکبر آبادی و مولوی عبدالحی صاحب مدرس مدرسہ چتر گت غازی پوری یہ سب حضرات بھی غلبت کر کے بعد چ بڑے قافلہ کے ساتھ مدینہ طیبہ تشریف لے گئے تھے اور وہاں سے واپس آنے پر اس غذاب میں آ پڑے ان زرگواروں نے خرچ بھی کر ٹکیو آمادہ ہو کر بہت سی کوشش فرمائی کہ بالفعل چندہ قیام مکہ معظمہ کا نصیب ہوتا کہ جو شش سمندر کا بھی زمانہ گذر جاوے مگر کچھ سود مند نہوا مثل مجربان جالان ہی کر دے گئے

۲۸۔ محرم الحرام ۱۳۷۷ھ روز جمعہ

آج سارا حرم بیت اللہ صوبایا گیا اسکایہ انتظام تھا کہ شیخ السقا کے آگے ایک جھنڈہ بلند ہاتھ میں لئے اور کاندھے پر مشک رکھے تھا اس کے پیچھے پیچھے صدائے غلامان سلطانی اور اہل مکہ کے جو کہ سقائی کا کام کرتے تھے کاندھوں پر مشکین لگائے نہرو نہر گئے اور وہاں سے پانی بھر کر حرم محترم میں لیجاتے و اغوات لوگ ہاتھوں میں جاروب لئے صاف کرتے تھے ہوشی لوگ تمام سطح زمین پر مشک سے پانی دیتے و چھڑکتے تھے اور جب مشک خالی ہو جاتی تھی تو اسی طرح شیخ السقا کے ہمراہ جھنڈے کے جھنڈ نہرو نہرو پانی لانے کو جاتے رہا۔ یہاں جاتے وقت اشعار و قصیدہ لغتیہ زبان عربی میں بڑے جوش و خروش سے یا آواز بلند گاتے و تالیان بجاتے و کودتے و خوشن فعلیان کرتے جاتے یہ انہوں کا دلی جذبہ و شوق نہایت ہی بھلا حلوں ہوتا تھا ہر سقا اپنی دلی تمنا و آرزو اس خدمت کے بجا آوری میں ظاہر کرتا تھا یہ کام سال بھر میں ایک بار بعد رانہ ج کے ہوتا ہے غلامان و بندگان سلطانی و سارے مکہ معظمہ کے سقا

اور عرب لوگوں کے غلام اپنی خوشی سے اس خدمت کو کرتے ہیں اور س روز عین میں کوئی غلام اپنے آقا کو پانی نہیں دیتا ہے وہ روز خاص خدمت حرم کا جو جن جن گھر و عین آدمیوں کو مسقا پانی دیتا ہے انکو ایک دن پہلے دو روزہ خراج کے قابل پانی لا دیتا ہے و کہہ دیتا اور جو شیار کر دیتا ہے کہ کلمہ ہلوگ خدمت حرم کی کرینگے یا پانی اپنا احتیاط سے صرف کر و کیونکہ ہلوگ کلمہ پانی نہ دیونگے بعد نماز صبح پیشخانہ انکا شروع ہو کر ظہر کے وقت تک طے پایا تھا لاکھوں شکیں پانی کی بلا فردو نماز و اجرت مسقا لوگ فخریہ دیتے ہیں اور اس انجام خدمت پر تمام دن بلکہ عشا کے وقت تک بے انتہا خوشیاں کرتے راہوں و شرکون پر تالیان بجاتے و گاتے پھرتے ہیں۔

یکم ماہ صفر ۱۱۳۱ھ روز یکشنبہ

آج کل شہر مکہ معظمہ میں انواع و اقسام کے میوہ جات نہایت ارزان خوش ذائقہ نصیب ہوتے ہیں ہر میوہ تروتازہ بکتا ہے کشنیز کے پتے اور کاغذی لیموں یہ دو چیزیں توجس تاریخ سے مینے یہاں کی سعادت کو نین حاضری کی پائی ملتی ہیں لیکن میوہ جات یہ ہیں۔

کیفیت۔

نام جنس	نرخ قبل بعجم	نرخ ماہ ذالحجہ
زمان - یعنی انار بے دانہ خشک	۲۰ فی عدد	۴۰ فی عدد
زمان - یعنی انار تروتازہ	۱۰ ہلید فی عدد	۲۰ +
دو انار میں ایک آدمی سیر ہو جاتا ہے		
اور چھوٹا انار ایک ہلید میں دو عا		
ملتا ہے۔		

عنب یعنی انگور تازہ	۲۰ رطل	+
زربیب رازگی یعنی کشمش	۲۰ رطل	+
زربیب نباتی یعنی منقا	۲۰ رطل	۲۰ رطل
آلو بخارہ تازہ	۲۰ رطل	۲۰ رطل
شمش یعنی خوبانی تازہ	۲۰ رطل	۲۰ رطل

نام جنس نزع جل و بعد نزع ماہ ذی الحجہ

خوخ یعنی شفتا لو خام و پختہ ۲ رطل ۲ رطل

نفاخ کنار یعنی سیب خام و پختہ ۲ رطل ۲ رطل

نفاخ شکر می یعنی چھوٹا بمقدار بیر ۷ سیکڑہ ۷ سیکڑہ

سفر جل یعنی ہی خام و پختہ ۲ رطل +

تین یعنی انجیر تازہ ۲ رطل ۳ رطل

موز یعنی کیلہ پختہ ۲ رطل ۴ رطل

آترج یعنی نارنج شیرین ۲ فی عدد +

گمرہ یعنی ناشباتی ۴ رطل +

کوزر یعنی مغز بادام منقشر ۱۲ رطل ۱۲ رطل

جوزا یعنی پستہ ۶ رطل ۷ رطل

گوگہ یعنی اخروٹ کا مغز منقشر ۶ رطل ۸ رطل

دمنہ یعنی سدرہ ۴ فی عدد +

لیمون جالو یعنی شرتی لیمون ایک پیلہ میں ایک عدد +

لیمون خامس یعنی کاغذی لیمون ایک پیلہ میں چار عدد +

تین برسمومی یعنی سیج کا پھل ایک پیلہ میں چار عدد +

توت ۲ رطل +

نیگ یعنی بیر ۳ رطل +

یہ ایک پھل جو شیرین پست اسکا
خار و ارمو تابی اسکو چاہو سب سے بیکر
دیتا ہے عرب لوگوں کو یہ مرغوب ہے اسکو
اندر تخم مثل خبیہ دانہ کے برابر پوتا ہے
اور تخم بہت کثرت سے ہوتا ہے

کیفیت

نام جنس	نرخ قبل بعد چرخ	نرخ ماہ فی الحجہ
کھجور خشک سالگذشتہ	۱۱ رطل	۱۱ رطل
رطب یعنی کھجور تازہ	آدھ آنہ رطل	+
درآجیشہ یعنی مکی تازہ بھٹا آدھ آنہ فی عدد	۲ رطل	+
جنر یعنی بجرہ	۲ رطل	+
جنر یامانی یعنی شکر قند جو شانہ	۲ رطل	۳ رطل
خیار یعنی کھیر	۱۱ رطل	۲ رطل
گتہ یعنی کلثمی	۱۱ رطل	۲ رطل
خمرز یعنی خربوزہ	۲ اوگہ	۴ اوگہ
سیح یعنی پھونٹ	۱۱ رطل	۲ رطل

حسب حساب یعنی تروڑہ ایک آنہ سے لیکر چار آنہ تک دو آنہ سے لیکر آدھ آنہ تک
 تروڑہ بمقدار جسامت و عدد کے حساب سے جتنے مین مے انداز مین ایک آنہ کا تروڑہ چار سو پخت
 ہندوستان کے وزن سے ہوگا اسی حساب سے قیمت بڑی و مجھوٹے تروڑوں کی خیال کرنا چاہئے انکو
 چار قسم کے مین ایک (سوادمی) سیاہ رنگ کا گول دوسرا (رارکی) بلا تخم یعنی کشمش
 تیسرا (نخلی) یہ انکو سفید رنگ زردی مائل لالبا اور سبک زیادہ شیرینی ہوتا ہے چوتھا
 (بیاضی) یہ انکو گول مثل بیض کبوتر کے ہوتا ہے لیکن شیرینی مین نخلی سے کم ہوتا ہے
 انار بہت بڑا شیرین بعض وزن مین پانچ رطل یعنی اڈھائی سیر پختہ تک وزن مین ہوتا ہے اور ایک رطل
 و دو رطل کا وزنی تو عموماً ہوتا ہے اور باقی میوہ جات بھی ہر ملکوں و ولایتوں سے یہاں عمدہ ہوتی مین شفا لوبہ یعنی انہ
 کے برابر ہونے پلے جسمین جلاوت و لطافت و شیرینی بیحد دے انتہا تھی سب کی شیرینی و
 خستگی و درد راہٹ تمام نہ بھولیگی یہ سب میوہ جات طائف سے یہاں مکہ معظمہ پہنچتے
 مین انکار و زائد تروڑہ پہنچنا سراسر شان ایزدی کا ایک کرشمہ ہے۔
 طائف مکہ معظمہ سے گزرتے جنوب مشرق مین بفاصلہ ساٹھ میل کا ایک چھوٹا شہر ہے اسکی آب و ہوا نہایت

سرد ہے ہمیشہ پانی برشا ہوا زمین زرخیز ہے ہر طرح کی ترکاریاں و میوہ جات پیدا ہوتے ہیں اور
 باغات میوہ کے بکثرت ہیں اُسین نہرین شیرین پانی کی جاری ہیں ہر باغ میں پانی کے حوض ہیں
 روایت ہے کہ جب حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مکہ والوں کے لئے
 دعا مانگی تو جناب ہارمی نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ ایک سیراب و زرخیز زمین کا ٹکڑہ شام کے
 ملک سے اٹھا کر وہاں لیجا چنانچہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے موافق حکم ربانی ایک ٹکڑہ زمین کو شام سے
 اٹھا کر سات بار طواف کعبہ شریف کا کرایا اور قریب مکہ معظمہ کے رکھ دیا اسوجہ سے
 اس ٹکڑہ زمین کا نام طایف رکھا گیا اہل مکہ اور حجاج ہجج کرنے کے موسم گرمی میں وہاں
 جا کر رہتے ہیں اور اکثر لوگ زیارتا وہاں جاتے ہیں راہ صاف و سہل ہے عرفات کے
 جانب سے راہ ہے اونٹ تین رات اور حمار ایک دن و رات میں پہنچتے ہیں مکہ سے چلکر
 بمقام زیما پہلا قیام کرتے ہیں وہاں سے بمقام سیل و سیل سے طایف پہنچتے
 ہیں کرایہ اونٹ کا چھ ریال سے آٹھ ریال اور خیر و حمار کا دو ریال سے چار ریال تک
 ہوتا ہے مکہ والوں نے اکثر مکانات اپنی سکونت کے لئے وہاں بنوائے ہیں چنانچہ سید علی
 مطوف کے بھی دو قطعہ مکان ہیں مسافران حجاج کو مکان مختصر دو تین درجہ کا دسل بارہ
 ریالوں کو ملجاتا ہے طایف کی آبادی خام مثل قصبات کے ہے وہاں ایک بازار بھی ہے
 جس میں ہر طرح کی اشیاء ضروری دستیاب ہوتی ہیں جو لوگ واسطے سیر باغات و لطف میوہ جات
 کے وہاں جاتے ہیں مئے اکثر باغوں میں مکان کرایہ لیکر قیام کرتے ہیں لیکن جو لوگ
 شہر میں ٹھہرتے ہیں انکو ہر طرح کی آرام و رفرت کی رہتی ہے۔ یہ شہر میں ایک مسجد ہادی
 نام ہے لوسٹے گوشہ جانب شرق میں حضرت عبداللہ بن حضرت عباس رضی اللہ عنہما و بھائی
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مزار مبارک ہے اور مزارات عالی حضرات طاہر و
 طیب صاحبزادگان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں اسکے گرد مثل حرم کے بنادیا
 گیا ہے اور شہر سے باہر مزار حضرت زید بن ثابت و اُنسے تھوڑی دور آگے حضرت
 سید عکرمہ کا مزار واقع ہے۔

۱۱ صفر ۱۳۸۵ھ روز دوشنبہ

آجکے دن بہ تقریب نیاز چہلم سید ہاشم شیخ جمیل الیل مطوف مرحوم مغفور دعوت نماز فہر
 کے بعد دی گئی چنانچہ وقت معہودہ پر وہاں گئے کل عمائد و اُمراء و شرفاء مکہ معظمہ شریف
 لائے نماز فہر کے بعد سے مجلس میلاد شریف شروع ہوئی بدستور قیام و آداب ملحوظ رہا
 بعد اختتام مجلس پہلے ایک ایک قاب چند قسم شیرینی کی دہوہ کی پیالیاں تقسیم ہو کر کھانا
 کھلانے کا انتظام شروع ہوا ایک لانا دسترخوان بچھا دو دو ہاتھ کے فاصلہ پر
 بڑے بڑے قابون دوسو مین (زرطلم) یعنی چاول حبیبین قلیل مقدار چنے کی دال اور
 بڑے بڑے ٹکڑے مچھر کوشت دسمبہ کے سہ گوند و چوگونہ وزن دیکر بطور میلاؤ بیانی کے
 گھی مین پکاتے ہیں وہ لگایا گیا اسکے درمیان رکابیوں مین رطب تازہ و تشریوں مین
 سرکہ اور کمرہ دمرج سرخ دیکر اچار بناتے ہیں وہ اور کباب یہ چیزیں جن کی گین و دور وہ لوگ
 بیٹھے ایک ایک قاب مین چار چار آدمی کھاتے تھے وہ زرطلم ایسا مرغین دقوی تھا کہ اگر بھوک
 ہند و ستانی پوری غذا کرتے تو ہضم ہونا بالکل غیر ممکن تھا اگر عرب لوگ خوب کھاتے تھے اور
 ہلوگ ہندوستانیوں نے مارے خوف کے ایک ایک دولقون پر پس کیا جس کو عرب لوگ
 ہلوگوں کی حرکات تامل و خوف کو دیکھ کر ہنستے اور کھانیکو اصرار کرتے بعد کھانا کھانے کے لوگ
 دروازہ پر جا کر ہاتھ دھوئے ہاتھ دھونے کے لئے بہت سی صابون کی ٹکیاں تشریوں مین
 اور خلا مین موجود تھیں و غلامان کمر بستہ ہاتھ دھولاتے تھے بعد ہاتھ دھونیکے مے لوگ
 نہایت صاف و شفاف تولیہ پیشکش کرتے کہ جیسے لوگ اپنا ہاتھ دمنہ پوچھتے اس کام
 کے لئے بھی صد یا تولیہ شفاف دھوئے ہوئے صابون کے پاس رکھے تھے بعد ہاتھ
 دھونے کے لوگ فاتحہ پڑھتے اور مرحوم کے واسطے دعا و مغفرت کر کے اپنے گھر و نگو جاتے
 بجنسہ یہی کارروائی زمان خانہ مین بھی تھی اندر بھی صد یا عورات عرب و حجاج مصری
 ترکی برادری و عزیز داری و ملاقاتی سب جمع تھیں انھوں کے ساتھ بھی یہی برتاؤ تھا جیسا
 کہ باہر پور ہاتھان کارروائیوں کے درمیان ایک دفعہ بڑے زور و شور سے ابرسیاہ
 آیا گھٹا گھٹکھو آسمان پر چھائی بجلی چلی اور پانی برسنا شروع ہوا بادل کی گرج بجلی کی
 سڑک بوجہ پہاڑوں کے ہلوگون کو زیادہ معلوم ہوتی تھی پہاڑ بھی اوس آواز کے ساتھ ہی

زور و شور سے گرجا اٹھنا تھا عصر کے وقت ہلو کو نکو خور و دلویش سے فرصت ہوئی تو فوراً
 بامید قطرہ میزاب رحمت حرم کی جانب دوڑے حرم میں پہونچکر دیکھا کہ ہزاروں آدمیوں کا
 ہجوم زیر میزاب رحمت کے اٹھنا ایک دوسرے پر پلا پڑتا تھا ہوا کے جھونکوں سے میزاب
 رحمت زور و زور تک خلق اللہ پر قطرات نجات کا چھڑکاؤ کر رہا تھا کوئی منہ پیسارے
 ستھا کوئی بالٹی گلاس ہاتھ میں لئے تھا کوئی چھڑیوں اور کوئی لاشیون میں تنگی و کٹ دار
 ٹوپی لئے اب رحمت جمع و ماحصل کر رہا تھا ہلو گون نے بھی خوب منہ پیسار پیسار کر اس
 آب نجات کو پیادوسرو انگھون پر لیا و نجبی غسل کر لیا الحمد للہ کہ یہ بھی نایاب شے میسر
 آئی مطاف حرم میں جہان پر سنگ مرمر کا فرش ہے پانی جمع ہو گیا تھا اور لوگ
 چھپ چھپ کرتے طواف میں مشغول تھے بجلی کڑکے پانی پر سے خواہ دھوب ہو طواف
 بیت اللہ ایدم کے لئے بھی بند نہیں ہوتا ہے مطاف کا پانی اعوات حرم نے بڑی بڑی
 جھاڑو لیکر پیچھے ناپیدان ہونے لگا دیا اس وقت مطاف کے فرش پر ایسا لطف اور ٹھنڈک
 تھا کہ سبحان اللہ خواہ حجازی طواف کو جی چاہتا تھا

۳ صفر ۱۴۱۵ھ روز شنبہ

آج عند التحقيق یہ بات ظاہر ہوئی کہ مکہ معظمہ سے مدینہ طیبہ کا ہر سال اول قافلہ پہلی یاد سڑی
 ماہ رجب المرجب کو براہ سلطانی جاتا ہے اس میں عرب کے لوگ و حجاج مدینہ طیبہ کی رجمی
 کو جاتے ہیں وہاں ۱۴ رجب المرجب کو عرس سیدنا حضرت امیر حمزہ نہایت اہتمام سے
 ہوتا ہے تین روز تک مدینہ منورہ سے لگاتار تاجیل احمد روشنی غایت درجہ عمدگی
 کے ساتھ ہوتی اور اخلاص جمیع عفیہ و میلہ و راستگی دکانات قابل دید ہوتی ہے
 اور ۲ رجب المرجب کو مدینہ طیبہ کے حرم محترم کے صحن میں مجلس تذکرہ و خطبہ
 معراج شریف حضرت رسول خدا صلعم نہایت تکلف و اہتمام کے ساتھ بعد
 نماز عصر کے ہوتی ہے یہ ہے نصیب اون لوگوں کے کہ باریاب و فیضیاب ایسی مجلس
 عالیہ میں ہو کر شرفیاب ہوں اور ہوتے ہیں وہ قافلہ ماہ شعبان میں ۱۲ و ۱۳ ایک
 مکہ معظمہ واپس چلا آتا ہے یہ قافلہ رجمی کا کہلاتا ہے اس قافلہ کے لوگ رمضان

شریف مکہ معظمہ میں کرتے ہیں دوسرا قافلہ بعد رمضان المبارک شوال کی
 تاریخ سے ۵ تاریخ تک جاتا ہے اس میں صرف حاجی لوگ جاتے ہیں وہ مدینہ طیبہ سے
 ماہ ذیقعدہ میں قریب حج کے واپس آتا ہے تیسرا قافلہ بعد حج ماہ ذی الحجہ
 کی ۲۰ سے لیکر ۳۰ تک نکلتا ہے یہ بڑا قافلہ کہلاتا ہے اس میں صرف حاجی لوگ ہر ملک
 و دیار کے اور شامی قافلہ کے عسکری سلطان جاتے ہیں یہ قافلہ ماہ محرم کے آخر ۲۰ تاریخ
 تک مکہ معظمہ میں واپس آتا ہے چوتھا قافلہ بزمانہ عرس حضرت ستینا میں ہوتا ہے
 صفر المظفر کو مکہ سے نکلتے حضرت ام المؤمنین ستینا میمونہؓ کے مزار شریف پہنچ کر مکہ
 چار کوس کے فاصلہ پر ہے جا کر ٹھہرتا ہے جو لوگ کہ صرف واسطے شراکہ عرس ستینا میمونہ
 کے جاتے ہیں وہ تو دہان سے بعد عرس مکہ معظمہ کو واپس چلے آتے ہیں اور جو لوگ
 مدینہ طیبہ کے جاؤ والے ہیں وہ اسی جگہ سے ۵ ار ۱۶ صفر کو مدینہ طیبہ جاتے ہیں یہ
 قافلہ اوائل ربیع الاول کو مدینہ طیبہ پہنچ کر بعد دو روز ہم عید دو شنبہ ۱۶ ار ربیع الاول
 کو واپس چل کر آخر ماہ ربیع الاول میں مکہ معظمہ پہنچتا ہے اس قافلہ میں شرفاء عرب
 زیادہ ہوتے ہیں اور خال خال حجاج رہتے ہیں ان تاریخوں کے لحاظ سے امید ہے
 کہ انشاء اللہ تعالیٰ ۱۲ رخواہ ۱۲ ماہ صفر کو عرس حضرت ستینا میمونہؓ کے قافلہ میں مدینہ
 طیبہ پہنچ کر لوگوں کو جانا ہو گا اور حضرت ام المؤمنینؓ کا عرس بھی دیکھنا نصیب ہو گا مگر ابھی نو
 کا عرصہ باقی ہے اسلئے خیال گذرا کہ اس عرصہ میں شہر مکہ معظمہ کے حالات جو کچھ معلوم
 ہو سکیں دریافت کر کے گوش گزار ناظرین کر دینا اسی خیال میں رہ کر حسب ذیل حالات
 دریافت کے مشعر جو نیکو شاعریست کارا لکھی ازین نقد عالم مبادا تہی (ملک عرب)
 یہ حصہ بطور خبر بڑے کے محیط ہے جو براعظم ایشیا کے جنوب اور مغربی حصہ میں واقع ہے
 یہ ملک زمانہ قدیم سے آباد ہے جب لوگ حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی سے اطراف
 بابل میں اترے تو اوٹلی اولاد پر مبنی انجین ہیتر زبانیں ایجاد ہوئیں اور وہ لوگ
 اطراف زمین میں پھیلے (سام) بن نوح کی اولاد نے اللہ تعالیٰ کے الہام سے
 زبان عربی ایجاد کی اور انکی اولاد اطراف عرب پر پھیلی (سام) سام کی چوتھی پشت

میں ایک شخص ہوا جس کا نام (فحطان) تھا اور اسکے فرزند یمن ایک کا نام عرب تھا جس نے
 یمن بسایا اور دوسرے بیٹے کا نام (یرحام) تھا جس نے حجاز آباد کیا اسکو جزیرہ عرب
 اس واسطے کہتے ہیں کہ اس میں کل قوم عرب آباد ہے یہ ملک زیادہ تر رگستانی اور کوہستانی
 ہے اسکے اتر دریائے فرات پورب خلیج فارس دکھن بحر ہند و بحر عرب یکجہم بحر احمر
 یعنی قلزم ہے اس جزیرہ نما عرب کی لمبائی دکھن سے اتر تک پندرہ سو میل اور چوڑائی پورب
 سے یکجہم تک تیرہ سو میل اور جہان پر یہ ایشیا سے ملتا ہر وہاں پر قریب نو سو میل کے
 چوڑا ہے اسکا رقبہ بارہ لاکھ بیس ہزار مربع میل ہے اس جزیرہ نمائی مردم شماری نہیں
 ہوئی ہے اسلئے اندازاً ایک کروڑ بیس لاکھ آدمیوں کی آبادی خیال کیجاتی ہے یہ جزیرہ نما
 پانچ حصوں میں منقسم ہے اول تہامہ یعنی جنوبی حجاز دوسرا نجد درمیان حجاز اور عراق
 کے تیسرا حجاز بامین نجد اور تہامہ کے حد فاصل اسکے پہاڑ ہیں جو حد و دین سے شروع
 ہو کر مدینہ منورہ کے قریب ملک شام میں جا ملا ہے چہارم عمان - یمامہ سے بحرین تک
 پنجہم یمن و حصہ نجد ایک و ثانی امیر کے قبضہ میں ہے اور عمان امام سقط کے زیر
 حکومت ہے بقیہ تین حصے حجاز میں تہامہ یہ سلطان روم خلد اسد ملکہ کے قبضہ میں ہیں
 مکہ معظمہ و مدینہ منورہ و بندر گاہ جدہ حصہ حجاز میں ہیں اسکا رقبہ ۹۷۵۰۰ میل مربع اور
 ۳ لاکھ آدمیوں کی تخمین ہے اور یمن ۲۰۰،۰۰۰ میل مربع اور ۲۵ لاکھ کی آبادی ہے بیت
 المقدس ملک شام میں اور بغداد شریف و کربلائے معلیٰ و نجف اشرف
 عراق میں واقع ہیں جبکہ راکنہ شریف و معالجہ بزرگ و پیغمبر و نئے مزارات مقدس ہیں
 وے سب اسی ملک عرب میں واقع ہیں اسی سبب اس ملک کو دنیا پر فضیلت ہے اور
 ام القراء و بلد الامین کہتے ہیں۔

(آب و ہوا) حصہ حجاز میں گرمی اور خشکی غایت درجہ کی ہے یہ دنیا کے سب سے گرم
 ملکوں میں شمار کیا جاسکتا ہے آسمان عموماً صاف رہتا ہے آفتاب کی شعاع بالواد
 سنگریزوں پر گر کر بہت گرم ہوجاتے ہیں و شب کو موسم سرما میں اکثر ہوا بہت سرد
 چلتی ہے اور اکثر چٹانوں میں ملک عرب کے تمام سال پانی نہیں برستا کوہستان و

آب و ہوا ملک عرب

میدانوں میں موسم گرما میں بادِ سموم یعنی لوح بہت چلتی ہے کوہستانی درون میں پہاڑ
چشمہ نکا آب شیرین لطیف خوشگوار میسر آتا ہے اور بعض بعض جگہوں میں سہرہج یعنی
پختہ حوضیں یا تالاب پانی کے جمع کر نیکو بنائے ہیں کہ جسمیں بارش کا پانی جمع ہو کر انسان
وحیوان کے کام آتا ہے لیکن وہ پانی بد رنگ بد مزہ ہوتا ہے اکثر مواقع میں بری یعنی کنواں
ہے خاص شہر مکہ معظمہ و نئے و طایف و عرفات میں نہر زبیدہ شاخ در شاخ جاری ہے
کہ جس سے آب شیرین با فراط میسر آتا ہے شہر میں تیرہ مقامات پر نہر کے پختہ حوض
بنائے گئے ہیں اور کچا تب تو ایسی آسانی رکھی ہے کہ بہشتی اپنے ڈولوں سے پانی بھر
لیویں اور نیچے کی جانب ایسی آسانی رکھی گئی ہے کہ سیڑھیوں سے اُتر کر جس کا جی
چاہے پانی بھر لاوے ان بھاری مقامات کے علاوہ حرم شریف کے اکثر جانب ایسے
مقامات کھول دئے گئے اور پیچ لگا دئے گئے ہیں کہ بقدر ضرورت آسانی سے پانی پئیں

یا وضو کریں

(نباتات) گہیوں وجود باجرہ اقسام غلہ سے اس ملک میں پیدا ہوتے ہیں اور بن
یعنی قہوہ و خرمہ و کھجور تو اس ملک عرب کی خاص پیداوار ہے کھجور کے صد ہا
اقسام ہیں لیکن سیلیبی بترنی - تجوہ - بگیہ - یہ عمدہ اقسام سے ہیں کھجور کے
درختوں سے بہت سی چیزیں تیار کی جاتی ہیں۔ اولاً درختوں کے چھلکے اور پتہ جلاؤں کے
کام آتے ہیں شاخوں سے مکافون کی چھت پائی جاتی ہے پلنگ جٹا یاں پٹاریاں ڈلیہ
فرش پٹکے زنبیلین خورجیان بناتے ہیں پتوں سے رسیاں بناتے ہیں بیج کرسیاں
شاخوں اور پتوں سے اوسکے بنتے ہیں تخم کو دکر اونٹ گاے بکھر بکری کو بجائے
دانہ کے دیتے ہیں و قہوہ اس ملک کے عربی حصہ میں پیدا ہوتا ہے اور یہ عرب ہی سے
سارے ملک میں پھیلا ہے۔ صابون یہاں کا اول درجہ کا عمدہ پاک و صاف ہوتا ہے
ملک عرب میں جنگل نہیں ہے پہاڑ و نیر درخت مغیلاں یعنی بولوں کے اور دامن پہاڑ
میں درختان حنظل اسطو خود دوس و تنار اور جھرنکے قریب خود درختان اجواہر
اور پیہر منٹ پیدا ہوتے ہیں۔

(جانوران) اونٹ خچر گدھے۔ گھوڑے۔ یہ جانوران سواری اور بار برداری کے لیے
 اس ملک میں عربی گھوڑوں کی تعریف تو مشہور و معروف ہے خچر بھی ہر طرح بہر صفا
 موصوف ہیں حمار یعنی گدھے۔ عموماً سبزہ رنگ یا بٹٹو کے برابر اور بعض اس سے بھی
 بڑے ہوتے ہیں شدت کی دھوپ میں بوجھ یا سواری کی خورجی جب انکی بیٹھ سے اتار
 لیجاتی ہے تو جلتی ہوئی ریت میں لوٹتا اور اس سے اسٹھ کا نام نہیں لیتا جس سے
 ثابت ہوتا ہے کہ اس دھوپ میں دہکتی ہوئی ریت اسکو بھلی معلوم ہوتی ہے جو گدھے
 سواری کا کام دیتے دے نہایت خوش رفتار و تیز و قدم باز ہوتے ہیں اسکے تمام
 بدن کے بال مقراض یا استرہ سے تراش کر خوبصورت بنائے جاتے ہیں مو تراشی میں
 لٹکے بڑی بڑی صنعتوں کا اظہار کیا جاتا ہے انکو لگام نہیں دیجاتی صرف اشارہ سے
 کام دیتے ہیں اونٹ تو اس ملک عرب میں گویا ایک ریگستانی جہاز یا کوہستانی ریل
 ہے اگر یہ جانور اس ملک عرب میں نہ ہوتے تو آمد و رفت آدمیوں اور چیزوں کی بہت
 دشوار ہو جاتی یہ جانور ملک عرب کے لئے نہایت ہی مناسب ہیں اسکی آنکھیں پلکوں
 دھکی رہتی ہیں سفر کے وقت پانی خوب پی لیتے ہیں جو انکو چند دنوں تک مسافرت
 میں کام آتا ہے آنکھیں بند کئے ہوئے چل چلاتی دھوپ میں چار زانو ریت پر بیٹھے ہوئے
 بڑے نطف کے ساتھ جو گالی کرتے ہیں اگر کسی نے سوکھی کھانسی یا برسیم کی ہری
 تیان سامنے لاکر ڈال دی تو محبت کی نگاہ سے دیکھ کر اور اپنی مشکوری ظاہر کر کے کھانی
 لگتا ہے گویا دنیا کی نعمت ملگنی دمنہ چلانے جانے نہ لات مارنا جتنا چاہو لا دو اور چلا دھککنے
 کا نام نہیں لیتے آپس میں میل جول ایسا کہ نہ لڑیں نہ لاتیں ماریں۔ عرفات جاتے
 وقت محمد بشیر جمال کے سات اونٹ میرے کرایہ میں تھے۔ عرفات پہونچ کر وہ
 سب اونٹ ایک جگہ بیٹھال دئے گئے اور سمجھوں کے درمیان محمد بشیر جمال نے
 تھوڑی سی سوکھی کھانسی ڈال دی کہ سمجھوں نے اپنے اپنے منہ کی جانب کھینچ لیا
 اس میں بعض اونٹوں کو جو نہیں ملے وہ دوسرے کے منہ سے یہ کھینچنے لگے اور دے
 اپنا اپنا منہ دوسرے جانب پھیر کر لیکے تاکہ دوسرے لے سکے ایہ حرکات کو محمد بشیر جمال

نے دیکھا اور عربی زبان میں یہ کہا کہ کیا سنت رسول اللہ صلعم کو تلوگ بھول گئے اگر تم ایسا خلاف سنت کرو گے تو تمہاری شکایت رسول اللہ صلعم سے کرونگا و اللہ ثم باللہ کہ یہ جملہ آسکا تمام نہیں ہوا تھا کہ ان اونٹوں نے اپنے اپنے منہ ڈال دئے اور گھانسنس چھوڑ دیا یہ واقعہ میرا خود کیشم دید ہے ان جانوروں کے دودھ کا پیو اور مصطفیٰ حلوہ اور مارشتر عربی بہت عمدہ بنتا ہے بال انکے سالانہ کاٹے جاتے اور انکے کل بنائے جاتے ہیں عموماً اس ملک کے اونٹ بلند قامت نہیں ہوتے بھجھوٹے اور چھوٹے قد کے زیادہ ہیں بڑے قامت کا اونٹ پندرہ سولہ من اور عموماً دس بارہ من کا بوجھ لیجاتا ہے اور اپنی پیٹھ پر بوجھ لینے کو چار زانو جو کر بیٹھ جاتا ہے اور جب بوجھ لاداجاتا ہے تو آواز (بل بل) کی کرتا ہے ان لادو و بار برداری اونٹوں کے سوا دوسرے قسم کے اونٹ بہت بزرگ ہوتے ہیں جنکو یہاں کے لوگ رکب کہتے ہیں اور ہندوستان میں اسکو سانڈنی کہتے یہ رکب ایسا تیز رفتار ہوتا ہے کہ اگر کسی شخص کو جو اسپر سوار ہو سلام علیک کہا جاوے اور اس عرصہ میں کہ وہ سفر جواب دے اسکا رکب انتہا دور چلا جائیگا کہ جواب سنائی نہ کیا یہاں کے لوگ اپنے جانور اور مویشیوں کو بہت پیار و نگرانی کرتے ہیں انکی نسلوں کی بڑی احتیاط اور اٹکا سلسلہ خوب یاد رکھتے۔ دمبہ اس ملک میں زیادہ ہوتے ہیں انکی چکیان بڑی بڑی ہوتی ہیں اور گوشت اونکا نہایت مچرب ہوتا ہے عموماً یہاں اسیکا گوشت مستعمل ہے اسکے بال بھی تراشے جاتے اور مکمل بنائے جاتے ہیں انکا دودھ گھی بدلوگوں کا زیادہ تر وجہ کھانا ہے یہ دمبہ بدلوگوں کی ایک بڑی بھاری جائیداد اور مال ہے ان اونٹوں اور دمبون پر انکی بسر اوقات ہے بکریاں بھی بکثرت ہیں جنکی سینکڑہیت بڑی بڑی ہر کی طرح لائنی اور خمدار ہوتی ہیں یہ بکریاں دودھ خوب دیتی ہیں زیادہ تر دودھ کی غرض سے یہاں بکریاں پالتے ہیں بھینس اس ملک میں نہیں ہوتی ہیں البتہ گا میں ہیں مگر کم مکہ معظمہ کی بازاروں اور گلیوں میں دیسی معمولی کتے بہت ہیں کوئی شخص اپنے مکافون میں نہیں پالتا یہ سب بازاروں میں رہتے ہیں انکا منہ چھوٹا ہوتا ہے

سمجھو کن اور کاٹنا جانتے نہیں بلکہ اکثر اندھیری راتوں کو لوگوں کے پیروں پر ٹپ جاتے ہیں تاہم نہ کاٹتے اور نہ بولتے چپ چاپ اسٹھ کھڑے ہوتے ہیں سلطان روم خلد اللہ ملکہ کی طرف سے ایک شخص مقرر ہے جو ان کو نکور و زانہ منوں روٹیاں دیتا ہے جیسے کہ کبوتران حرم کو گھبون ملتے ہیں۔ کوئے یعنی زاغ و چیل ایک بھی مکہ معطہ میں دکھائی نہیں دئے مگر بلعیاں بہ کثرت ہیں جو ہندوستان کی بلعیوں سے مشابہ ہیں۔

(آدمی) عرب کے لوگ دو جماعت پر منقسم ہیں ایک جماعت خانہ بدوش کو ہستانی جنکو (بدویا اعرابی) کہتے ہیں اور دوسری جماعت مستقل شہروں و بستیوں کے رہنے والے جنکو عربی میں (مبیدادی) کہتے ہیں عرب لوگ عموماً قوی میکل طاقتور تیز مزاج غصہ و رصادق القول راسخ الوعدہ ہوتے ہیں مزاجوں میں انکے آزادی زیادہ ہے عورت مرد کل آزادی پسند ہیں اپنے طرز معاشرت و زندگی کو زیادہ تر بے فکری میں بسر کرتے ہیں مرد عورتوں پر غایت درجہ قادر و حکمران ہیں ہندستانی مسک (درگلویم) سنت پیغمبریت کے قید سخت میں مبتلا نہیں رہتے عورتیں بھی ویسے ہی اپنی طرز زندگی کو خوب جانتی ہیں محض خفیف خفیف باتیں اگر زن و شو میں سو مزاحی ہوئی تو فوراً دونوں آزادانہ زندگی بسر کر نیکیا رہو جاتے اور ایک دوسرے سے کنارہ کشی کر جاتے ہیں تمام عمر کی خانہ جنگیاں و شب و روز کی کابوش جان سے انکو مطلقاً واسطہ نہیں دیکھو معاش نہ اوسکی تکرار محض توکل و تجارت پر دار و مدار۔ مردوں کی چند خدمتیں خاص انکی سپہیوں کے ذمہ ہیں یعنی مرد جسوقت باہر سے آتا ہے بی بی اسکی کسی شغل و کام میں مشغول ہو کر بچھڑا آنے اپنے شوہر کے اسکے کپڑے اپنے ہاتھوں سے اتارنا اور بقیچہ میں باندھ کر جانے مناسب پر رکھ دینا ہاتھ منہ دھو نیکیا پانی لاکر ہاتھ منہ دھولانا حقہ تازہ و تیار کر کے سامنے لا دینا و اگر دقت کھانا کھانے کا ہے تو اپنے ہاتھ سے انتظام کھانے کا کر کے سامنے رکھنا اور شوہر کے آرام کے لئے اپنے ہاتھوں سے بچھاؤں کرنا غرض جملہ ضروریات شوہر کو پہلے انجام کر کے بعد اسکے اپنے دوسرے کاموں میں مشغول ہوتی ہے اور شوہر کو اپنے اہتمام و انتظام سے خود غسل کراتی و کپڑے پہناتی شب کو سوتے

جنکو

وقت ملبوسی کپڑہ شوہر کے لیکر شبِ خوابی کپڑہ پہنائی اور جب شوہر لیٹ گیا اس وقت
 پاسے جی ضرور کر نیکو آمادہ ہوتی یہ سب کام خاص بیوی کے ہیں اگرچہ لونڈیاں بھی ہوں
 مگر وہ یہ کام نہیں کرنے پاتیں غایت درجہ کی اطاعت شوہر کی زمانِ عرب کرتی ہیں
 مردوں کے ذمہ انکی خورشش و پوشش کا بار ہے عربین ترکنِ حلی عورتوں کی عادات
 و طرزِ معاشرت قریب قریب یورپین عورات کے ہے زیورات کی جانب توجہ کم کر
 اسلئے اسکی فرمائش مرد و غیر تو بہت کم مگر لباس پوشاک قیمتی دکھانا نفیس و گونا گون
 و فرخندہ و سببِ مکان کا مکلف چاہتی ہیں اسلئے ان چیزوں کی مردوں پر
 فرمائش زیادہ رہتی ہے اگر اس امر میں مرد کی جانب سے تکاسلی ہوئی اس وقت
 عورتیں اپنے مردوں سے ناخوش ہو کر علیحدگی چاہتی ہیں و جب تک اس امر کی انکو
 تکلیف نہیں ہوتی اس وقت تک کسی امر کی مطلقاً شاکی نہیں ہوتی یہ عرب لوگ
 سخی و حسد راج زیادہ ہوتے ہیں غم فرد کو تو گرد ہی نہیں آنے دیتے یہ دونو جماعتیں
 چاروں اماموں کی مقلد ہیں لیکن شافعی اور حنفی کی زیادہ ہیں۔
 (مرد اور بد و فکی طرزِ معاشرت) بد و لوگ عموماً بلکہ کلمہ جاہل مطلق خشکیوں زیادہ ہوتے
 ہیں ہر بات کو زور کے ساتھ ڈپٹ کر بلند آواز سے بولتے باتوں سے انکی اور چہرہ
 سے غصہ ٹپکتا رہتا ہے نماز روزہ کے بڑے پابند ہیں جاڑوں میں اپنے کرتے پر بھڑ
 اور دھون کی کھالوں کا عبا استعمال کرتے و گرمیوں کے ایام میں صرف ایک بڑا کرتہ
 کٹے سے ٹخنوں تک لانا پہنتے دوسرے پھوند نے دارِ مربع رومال رکھ کر اوپر سے
 (ایگال) یعنی بالونکی سیلیان گنڈہ دار پیٹے اس رومال کے دو گوشہ دونوں طرف
 رخسار و پیر لٹکے رہتے کہ وہ دونو گوشہ اوٹکو آفتاب کی دھوپ سے بچاتے ہیں اور انکے
 چہرہ و نگو اپنے سایہ میں لئے رہتے ہیں دگر میں چڑھ کا کمر بند باندھ کر اس میں جنبیہ درپوش
 یعنی تین چار نالوں کا تینچہ رکھتے اس جنبیہ کی صورت مختلف ہوتی بعض ٹوکیلی مثل
 لابی پھونڈی کے دو رویہ دھار و بعض مثل دو ٹکڑوں کے خمدار ہوتی کوئی جنبیہ ایک
 فیٹ سے کم اور دو فیٹ سے زیادہ نہیں ہوتی یہ ہتھیار کمر میں ناف کے اوپر آٹا

حالات و عادات

لگاتے ودا بنے ہاتھ کی طرف قبضہ رکھتے ہیں اور بدروٹس ان بہت کھاتے
 دودھ اور گھی میں خوشہ انگور تر یا خشک دیکر کھاتے ہیں آٹے کے ساتھ کھجور تر و خشک
 ملکر پکاتے و کھاتے اونٹ و بکریوں کا دودھ و انکا گوشت و سوکھی مچھلیاں و سوکھا گوشت
 انکی زیادہ تر غذا ہے کھانے کیلئے گوشت و مچھلیاں سکھا کر رکھتے و عند الضرورت
 بھون دیکر کھاتے۔ یہ لوگ زیادہ تر پہاڑ و نیراونٹ و بکریوں کی کھال کو بطور راوٹی کے
 کسی ایک پہاڑ کی چوٹی پر تان کر رہتے اور بعض خیمہ اونٹ بھیڑ و نکلے بال کو بانٹ
 و بن کر بناتے ہیں اون خیموں میں دو درجہ جوتے ہیں ایک مخصوص عورتوں کے لئے اور دوسرے
 مردوں کے لئے ہمدردی و سخاوت میں بدلوں مشہور ہیں ایک بھوکھا بدلو اپنے مختصر سے
 کھانے کو چند آدمیوں کو جو کہ سامنے موجود ہو تقسیم کر کے کھاتے اگر کوئی بدو مہمان
 آتا ہے تو اسکو کل بدو سے اس جگہ کے ایک ایک کر کے ملاقات کرنی ضرور ہوتی ہے
 جو لوگ بدو کو کچھ اپنی خوشی سے نہیں دیتے تو دوسے انکا مال بخیل کا مال سمجھ کر چھین لینے
 کا ارادہ کرتے اور بدعوے حق اخوت دست درازی کرتے ہیں۔ عام بدو لوگ آلو سے
 نہایت ڈرتے تھے بلکہ کبھی نہیں کھاتے

(عبدون) انکا لباس سوتی نچا سیاہ یا بھورے رنگ کا بڑا ڈھیلا کرتہ ہوتا ہے و ایک کپڑہ سر
 میں بٹھے لوگ بیٹھی و منبر نقاب سیاہ کپڑہ کا آدیزان کھین اُس نقاب میں اشرفی روپے
 انگریزی مریال مجیدی جادی۔ مردم اور اونکی رینگیاں سمجھوں میں کونڈھے لگا کر ٹانگیوں و
 آرایش کے لئے سرمہ و دلال یعنی کاجل کا بہت استعمال کرتے ہیں

(دوسری جماعت بمبیدادی) اینین جاہل ان پڑھ و خواندہ عالم و فاضل دونوں ہیں ان
 جاہل بازاری لوگوں کا بھی مزاج سخت و خشکین ہے درشت کلامی انکا طریقہ ہے بدو سے
 عام ملکی عرب مزاج میں کم نہیں ہیں اور جو لوگ شریف و خواندہ ہیں بے البتہ ہند
 و حلیم الطبع ہیں مگر تاہم غصہ جلد آتا ہے عربوں کو عورتوں کے پردہ کا بہت بڑا خیال
 ہے بلکہ برقعہ شریف عورتیں باہر نہیں جاتی تھیں کہ اونکی لونڈیاں بھی بلا برقعہ
 باہر نہیں جاتی ہیں۔

حالات و عیال عرب ہندو

(کھانا) صبح کو بعد نماز صبح جمع مرد و زن روٹیاں و پراٹھے جو بہت ہی عمدہ ہوتے بعضوں میں انڈے بھرے ہوتے و اکثر سادے نمکین ہوتے ہیں و شیریں پراٹھے چند اقسام کے بنائے جاتے و لگاتار یعنی شیریں پھلکیاں اس وقت صبح کو کھانے و گھبون کی روٹیاں ہمراہ شہد و گھی یا پیسہ خواہ مکھن یا قیمہ گوشت و کوفتہ کباب و ایک قسم کا حریسہ جو گوشت و جو ملا کر پکایا جاتا اس میں بعض آدمی شہد اور گھی و بعض نمک و گھی دیکر کھاتے اور فول ایک قسم کی دال جسکی صورت ہندوستانی باقلیہ سیسم کے بیجوں کے مشابہ ہے وہ تمام رات پکانی جاتی صبح کو اس میں بہت زیادہ گھی و نمک دیکر بجائے دال ابر کے روٹی کے ساتھ بہت شوق و ذوق سے کھاتے۔ گوشت میں ایک قسم کا ساگ ہوتا ہے جسکو ملوخیا کا ساگ کہتے اس میں لعاب زیادہ ہوتا ہے وہ دیکر کھاتے ہیں ولایتی بادخجان بھی زیادہ تر کھاتے۔ اور بادخجان ولایتی کو اکثر پتلی پتلی قاشین تراش کر جس میں انڈہ پیاز سرکہ و روغن زیتون و نمک و گندنا و گوشت کا کوفتہ دیکر بطور اچار بنا کر کھاتے ہیں اسکو عرب میں ذلتہ اور ہند میں سلاد کہتے۔ پیاز کا بہت خرچ ہے و دودھ کی بالائی و چھالی میں میدا و شکر ڈال کر حلوا بناتے اور گوشت کو چند طرح سے بلا شور بہ بنا کر کھاتے ہیں۔ کھانے کا یہ طریقہ ہے کہ یہ سب چیزیں کھانے کی ایک بڑی سینی میں جسکو دمان طیبی بولتے لگائی جاتی اور وہ سینی ایک مختصر سی امبی تپائی پر رکھی جاتی ہے اس سینی کے گرد اگر دکل مرد و عورت لڑکے بالے بیٹھ کر کھاتے و بعض جگہ بجائے تپائی دسترخوان پر وہ طیبی رکھی جاتی ہے پانی پینے کی صراحیان و آبخوون کو گھل کی لکڑی و درومی مصطلکی سے جو دمان ارزان و بکثرت ملتی ہے چلا کر بخور دیتے اور اس میں پانی بھر دیتے جسکا دھوان و خوشبو پانی میں سرایت کرتی ہے اسلئے پانی نہایت خوشبودار ہو جاتا بعد کھانا کھانے کے چائے و قہوہ پیتے اسکے بعد اپنے کاروبار میں مصروف و مشغول ہوتے ہیں اس وقت کے کھانے کو بطور کہتے دوپہر کو بعد نماز ظہر قبل عصر کھانا کھاتے اس وقت روٹی محض قلیل کھاتے۔ زرطعم یعنی گوشت دیا ہوا بریانی پلاؤ یا سلادہ چلاؤ کھاتے و ترکاریوں میں وہی سب چیزیں

جواد پر مذکور ہوئیں کھاتے ہیں ایک اور غایت درجہ لطیف و نفیس چیز مچھلی و دوسرے
مسلم کو بکاتے ہیں جسکو کوزی بولتے لنگے پیٹون میں میوہ جات بادام کشمش پستہ
مرغ کے مسلم انڈے مرغ کا گوشت پلاؤ بکھرتے ہیں اور اسکو باندھکر سیخون و
تشتون میں بطور کباب و گریل کے پکاتے دے چیزین غایت درجہ خوش ذائقہ
ہوتی اور رخص کثیر سے تیار کی جاتی ان چیزوں کو دعوتوں میں اکثر پکاتے ہیں دوسری
چیز حلیم ہے جو گندم و گوشت سے تیار ہوتا اور یہ عمدہ غذا ہے۔ اسوقت کے کھانے
کے بعد بھی چائے یا قہوہ پیتے رات کو بعد نماز عشاء صرف لوزیات و شیرینیات و میوہ جات
و بسکٹ و تفکحات کی چیزیں خواہ دودھ یا بالائی کھا کر دقہوہ پی کر سو رہتے ہیں۔

(اخلاق) جن عرب لوگوں کی ملاقات کو انکے مکا پر جانے تو دے نہایت
اخلاق محمدی سے پیش آئینگے اور آپکو زینہ دروازہ مکان کے پاس سے استقبال
کر کے ابلا و سہلا مرحبا کہتے لیجا دینگے اور ہاتھوں کو چوم کر فوراً کیف حال کمانت
طلب کر کے مزاج پرسی کریں گے و اخلاق کی باتیں کرتے رہیں گے قہوہ یا چائے کی
پیالیاں دسگریٹ پیش کریں گے دکھانے کی چیزیں از قسم لوزیات وغیرہ منگوا کر
پیش کریں گے اور کہیں گے (حی بسم اللہ تفضل) یعنی کھائیے اگر آپ اسکے پینے
وکھانے سے انکار کریں گے تو دے اسکو معیوب سمجھیں گے۔ جسقدر عرب لوگوں کے مکاؤں پر
جائیکا اتفاق ہوگا تو دے ضرور حسب لیاقت اپنے قہوہ یا چائے سیکارہ یعنی
سگریٹ پیشکش کریں گے بعض بعض جگہوں میں حقہ بھی آتا ہے مگر وہاں کا حقہ
مشعل ہندوستان کے مشعل بودھوان دھار لب معشوق نہیں ہوتا ناریل کی
وضع سے سہ پایہ پر چاندی یا پتیل یا دوسرے دھاتوں کے پھل ہوتے انپر ایک یا دو
ہاتھ کا بلند لکڑی کا بوتہ پیل یا چاندی کے بترون سے منقش ہوتا جس پر مختصر سی
چلم رکھی جاتی اسکو شیشہ کہتے ہیں اس میں ملک مصر کا خشک تمباکو (حمی) یا
(کیردن) رکھ کر دو چار کویلہ سلگا ہوا رکھ دیتے کہ وہ دھوان دھار نہ زیادہ
دھوان دیتا ہے پینے کو اسکے پھل میں تین چار ہاتھ کا لانا سٹک چڑھایا گئے

کا لگا دیتے ہیں جسمین لکڑی یا چاند کی مہال ہوتی ہے رخصت ہونے وقت بھی اپنے دروازہ
 یا زینہ تک پہنچا جاتے و اخلاق سے رخصت کرتے بڑے یا جوان آدمی کو یا شیخ و
 کم عمر کو نکو یا ولد و لڑکی کو نکو یا بنت و جوان غیر عورت کو نکو یا اختی و ضعیف عورت کو نکو یا ستنا
 کر کے مخاطب کرتے اور لونڈی و غلام کو اپنے یا ولد و یا بنت طحال کر کے پکارتے ہیں
 جسکے جواب میں وہ لوگ لبیک کہتے دوڑتے ہیں غلامان اپنے مالک مر کو یا سیدی
 اور عورت کو نکو یا سنتی خواہ یا ستا کہتے بڑے و موروثی غلام کو نکو عرب کے لڑکے ددادی
 اور بڑھی و قدیم لونڈیوں کو ددستی کہتے ہیں سیدی علی مطوف کی ایک سہ سالہ عمر کی لڑکی
 مجھ سے بہت مانوس تھی وہ اپنی بچپن کی ادھوری زبان سے جو عربی بولتی تو نہایت
 ہی بھلی معلوم ہوتی میں اسکی گلی بولی سننے کو اسے دق چھیرا کرتا وہ خفا ہو کر اکثر کہتی
 (گو لیا و اللہ) یعنی ہم تم سے کہتے ہیں یہ بولی اسکی بہت خوشنام معلوم ہوتی تھی و بعض وقت
 جب زیادہ اسے دق کرتا تو وہ خفا ہو کر کہتی (انت بطلال) یعنی تم خراب آدمی ہو اور جب
 بہت دق ہوتی تو یا رسول اللہ ہکر منہ پھیر لیتی عرب لوگ غصہ کے وقت اپنا آغاز کلام لا الہ
 الا اللہ سے کرتے ہیں اور جب عرب خواہ بد و کو کسی بات پر جھگڑتے دیکھو اور ہنقد رکھو
 (کہ صلوا علی النبی یا صلواۃ برکات) پس فوراً جھگڑہ کے کلام کو چھوڑ کر چپ ہو جائیں
 گے اب یہاں پر ذرا اپنے بال بچوں کے خصائل و عادات کو غور فرمائیے اور انکے
 بچوں کے خصائل کو دیکھئے (یہ بین تفاوت رہ از کجاست تا کجا) چھوٹے سے بڑے
 تک کی زبان پر اللہ کا نام تہر دم جاری دیکھئے گا۔

(لباس) مرد و ن کے لباس یہ ہیں (۱) شاہ جو بطور چغہ کے ہوتا مگر چاکل آستین
 کا کشادہ ہوتا۔ (۲) بدران یعنی چغہ بلا آستین کا (۳) قوپ یعنی بڑا کرتہ جسکے
 صرف دامن میں چاک و آستین کا منہ چار چار انگل دونوں جانب کشادہ ہوتا
 (۴) انتر یہ بھی بطور چغہ کے ہوتا ہے اسکی آستین کا منہ چار انگل کھلا ہوا اور
 اس چاک آستین میں ریشمی گھنڈیاں لگاتے ہیں (۵) میٹان جو آستین دار
 صدر سی ہوتی ہے مگر تمام دار۔ (۶) سلٹا جسمین تمام نہیں ہوتے ہیں اور اسکو

لباس و پوشاک

شاید یا انتری پر پہنتے ہیں۔ (۷) خطام یعنی کر بند شمال یا ریشمی کپڑوں کا ہوتا ہے۔ (۸)
 عبا یہ چند قسم کے ہوتے ہیں۔ (۹) کفیہ یعنی ٹوپی گول اسپر سوزنی کار ریشمی کام
 ہوتا جس پر ٹکس یعنی سفید نمل کا بڑا بھاری عمامہ اوپر کا حصہ اوس ٹوپی کا کھلا
 و نمایان رہ کر باندھتے ہیں۔ (۱۰) سروالی یعنی پانجامہ اوپر ڈھیلا و نیچے ڈرا تنگ
 اسکی مہری میں کشکڑہ دار فیتہ ٹانگتے ہیں اور وہ ٹخنوں سے اوپر ہوتا ہے و چنچہ و عبا
 و توپ یہ سب طویل ٹخنوں تک رہتے ہیں۔ (۱۱) پیرون میں امر او عوام گندرہ و رکوب
 یعنی بوٹ جو تہ زیادہ پہنتے و نعلین چرمی بھی پہنتے ہیں مگر کم و سے نعلین عوام میں زیادہ
 مستعمل ہیں اور عورات کا لباس یہ ہے (۱۲) مڈورہ جو بطور چادر کے مربع عرض
 و طول میں برابر جسکے چاروں طرف کناروں و کونوں پر ریشمی پھوندنے یا زریں
 جھار جسکو کرنگتے یا بانگڑی استنبولی ٹانگ دیتے اوسکو سر سے کا ندھون تک
 اوڑھتی ہیں۔ (۱۳) توپ یعنی وہی لانا کرتہ و راز استینوں کا۔ (۱۴) محرمہ یعنی سر بند
 یہ مربع رومال ہے جس سے سر کے بال باندھتی ہیں اس رومال کو پیشانی کے
 پاس سے پورے سر میں باندھ کر بالوں کو اسکے اندر لپیٹ دیتی ہیں تاکہ سر کے بال مطلق
 نمایان نہ ہوں۔ (۱۵) صدر یہ آدھی استینوں کی ہوتی جسکو توپ کے نیچے پہنتے ہیں۔
 (۱۶) سروالی یعنی پانجامہ بلا چوڑی کا جسمین نیچے پانچون میں گنگورہ دار لیس اوپر
 اسکے چھ سات انگل تک زر کا کام ہوتا ہے (۱۷) ایک ٹنگہ برقعہ کا کپڑا ہوتا جو ایک
 بالشت سے کی قدر زیادہ چوڑا اور لانا تا بہ زانو کہ جسکو ناک کے اوپر سر بند سے ملا کر
 باندھتی ہیں (۱۸) ملا یہ یہ ایک لابی چوڑی سوتی یا ریشمی چادر ہوتی ہے یہ چیز سب کپڑوں
 کے اوپر باہر یا حرم جائیکے وقت اوڑھتی ہیں کہ جس سے سارا بدن چھپا ہے (۱۹)
 پیرون میں ریشمی یا سوتی پاتیا بہ خواہ ملائم پٹے کا صابری زرد رنگ کا موزہ پہنتے کہ
 جوتیان پہنتی ہیں جسکو خف کہتے ہیں۔ (۲۰) پیرون میں اسکے اوپر زیر پانیاں یا
 نعلین یہیں کاموں کی پہنتی ہیں اسکو بالوج استنبول کہتے ہیں۔
 (زلیورات) دو نو پیرون میں ایک ایک موٹا کڑا یا دودھ پتہ پہنتے ہیں جو زلیورات کہتے ہیں۔

میں سادی راجڑاؤ چوڑیاں۔ سو میلہ ایک زیور ہے جو بطور نگین کے مرصع ہوتا ہے اور باندھنے پر بطور جوشن نوکے ایک زیور اسکا نام معدہ ہے اور نگے میں پانچ یا سات یا نو لڑکا مالاے مردارید کے ہر کے بیچ میں نیچلڑی کی طرح بڑے سے چھوٹے سلسلہ دار ایک ایک مرصع جگنو رہتے اور ناک و کان میں عموماً زیور پہننے کا رواج نہیں ہے کہونکہ وہاں ناک و کان چھدا نیکا دستور بہت کم ہے۔ متغیر نہیں ہوتا زیور کے جیسے صنوخاندی کہ کیسا خوشنالکتا ہو دیکھو چاند بن گھنے مصر کی خورات ناک پر پیشانی کے پاس ایک سونے یا پیتل کی گلی برقعہ پرنگائی و ہاتھوں و چہرہ و نہر سیاہ گودنا گودائی ہیں جس سے وہ فوراً پہچانی جاتیں کہ یہ عورتیں مصری ہیں بلکہ اپنے چہرہ مصفا کو بلا ضرورت داغ دار بناتی ہیں شہر جو صاحب حسن ہیں حاجت نہیں کہ پانکونی کی بآب و رنگ خالی و خطرہ حاجت سے زیبارا و مرد و عورت سونے و چاندی کی گھریاں اب زیادہ رکھنے لگے ہیں۔

(شہر مکہ معظمہ) جب حضرت ابراہیمؑ اپنی بی بی حضرت ماجرہ اور اپنے لڑکے حضرت اسمعیلؑ کو فاران کے پہاڑ پر چھوڑ گئے و قدرت الہی سے آپ کی ایڈی کے نیچے سے آب چاہ زمزم ظاہر ہوا کسی طرف سے قوم عھا لقتہ کے دوا آدمی جو کہ عملاق بن ارفخشذ بن سام بن نوح کی اولاد تھے اپنے اونٹ کی تلاش میں یہاں آئے اس جگہ ایک کنواں اولس زمزم کا دیکھ کر آپ سے وہاں رہنے کی اجازت چاہی آپ نے اجازت دی انہوں نے شہر مکہ کی بنیاد ڈالی اور حضرت ماجرہ و حضرت اسمعیلؑ کی خبر گیری اپنے ذمہ لی وہ لوگ مابعد میں شہر مکہ کے باشندوں سے نکالے گئے و حضرت اسمعیلؑ کو خدا کی عنایت سے بارہ بیٹے ہوئے انکی اولاد سے اس علاقہ کی خوب آبادی ہوئی حضرت اسمعیلؑ ہی کے خاندان میں اس علاقہ کی حکومت اور خانہ کعبہ کی خدمت برابر رہی اسی خاندان میں ایک شخص قریش نامی ہوئے انکو خانہ کعبہ کی خدمت سپرد ہوئی اور شہر کے حکمران بھی رہے انکے خاندان میں ہاشم ہوئے انکو خانہ کعبہ کی خدمت اور

شہر مکہ

کہہ کی سرداری علی اسی خاندان میں ہمارے پیغمبر اکرمؐ پیدائے اسی لئے قریش
 بنی ہاشم پر قوم پرستانہ دیر ہے یہ سہ انتظام الہی اسی نور تابان احمدی
 سے سبب سے تھا جسکے ظہور ہدایت نشور نے سارے عرب و عجم و معمورہ عالم کو
 منور فرمایا

عرب کو ہو مبارک شاہ والا رسول حق نما عالم بین آیا مبارک کفر کو اسلام برحق بنی ہاشم کو یہ عزت مبارک مبارک نور دیدہ طلب کو صحابون کو مبارک فخر کونین شفاعت ہو مبارک امتوں کو	مبارک فضل ہو خانہ حنرا کو مبارک باد ہو دین بدے کو ندامت ہو ہر اک اہل جفا کو بنی قریش بانام و نشان کو مبارک لخت دل ہو امنہ کو مبارک باد ہو آل عبا کو ہدایت عام ہو کفر و غوا کو
--	---

یہ شہر مکہ درمیان ریستان و کوہستان کے آباد ہے یہ شہر اندازاً چار میل
 طول شمالاً جنوباً و ایک میل عرض میں شرقاً غرباً ہوگا اسکے ہر جانب پہاڑ ہے
 ان پہاڑوں کی اونچائی دو سو فیٹ سے پانچ سو فیٹ تک ہوگی اور یہ پہاڑین بالکل
 بے برگ و گیاہ ہیں فقط جنت المعلیٰ کی طرف ہی میں پہاڑوں کے مائل یہ شمال
 بڑا میدان ہے و مقام منے تک یہی سلسلہ چلا گیا ہے و شریف صاحب کے باغ
 محلہ جبرول تک جو قریب دو میل کے ہوگا آبادی چلی گئی ہے ایسی جگہ مقام عمرہ
 کی اول سیڑھی ہے شہر کے گرد اگر پہاڑ ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں
 شہر کے گرد جبل ہندی یعنی جبل قعقان جو کہ نصف سے زیادہ آباد ہے
 و جبل کعبہ و جبل عمر یہ دونوں بالکل آباد ہو گئے اسی جبل عمر پر ایک اونٹ
 اور ایک غلام حضرت عمرؓ کی دعا سے پتھر کے ہو گئے تھے اور ایک غار روٹی کے
 تنور کا آسپے ہے کہ وہ اب تک موجود زیارت گاہ عام ہے اسی جگہ ایک کنواں
 ہمارے جدی امجدی حاجی حافظ شیخ ابوالبرکات صاحب مرحوم اور حاجی

عبدالستار دونوں نے ملکر ظیاء کرایا تھا کہ اسکا پانی شیرین ہے اور حبیل
ابو قیس پر مشرق کی طرف مائل جنوب تھوڑا آباد ہے وحبیل سبع النبات
وحبیل ابنلیا وحبیل خندوان وحبیل جنت المصلیٰ یہ آباد نہیں ہیں شہر کہ مغلطہ
یہ سب محلہ جات ہیں جنکا ذکر تفصیل وار تحفہ ناظرین والا تمکین ہے
(محلہ جبرول) اس محلہ میں تین قوموں کے بدورستے ہیں ہاضمی بشری
رحلی۔ ان بدوؤں کے سوا دوسروں کا اس محلہ میں قیام نہیں ہے اسکے پچھم بھیلیا
پورب خریگ لغمان یعنی محلہ جھول و باغ شریف اوتر سیدھی عمرہ و خندق
ابولہب دکن شیخ محمود

(محلہ شیخ محمود) یہاں تین قہوہ خانہ ہیں پچھم طرف شیخ محمود کی مزار ہے اور
پورب طرف حضرت ابراہیم ادہم کی مزار اُن دونوں مزاروں کے درمیان عمرہ جانیکی
راہ ہو شیخ محمود کی مزار کے اوتر ایک قبرستان ہے کہ جس میں بدو لوگ دفن ہوتے
ہیں اور اس محلہ میں عسکر سلطانی پیدل و سوار و نکی کرکون یعنی جو کی ہے اس محلہ
کے پچھم راستہ جدہ جانی کا ہے اور پورب پہاڑ و مزار حضرت ابراہیم ادہم اوتر راستہ
عمرہ دکن محلہ حارت الباب

(حارت الباب) اس محلہ میں شرفائے مکر رہتے ہیں اور بیت الکور دی ہے اسکے
بغل میں دو قہوہ خانہ اور مکان و رباط حاجی میر واجہ حسین صاحب ساکن بیٹنہ و
مکان و رباط جناب مولانا حاجی امداد اللہ صاحب کے ہیں سامنے رٹک پر ایک برکہ نہر
زبیدہ کا ہے اسی محلہ میں محمد غطش تاجر چونہ کا بڑا کارخانہ متصل پہاڑ کے ہے
اس محلہ کے پچھم خندریسہ پورب معلوم اوتر محلہ شیخ محمود دکن ذکاگل الخندریسہ
(خندریسہ) یہ محلہ متصل پہاڑ کے ہے درمیان شبیکہ اور حارت الباب کے
اس محلہ میں شریف محسن کا مکان ہے اور ایک مسجد اور ایک رباط اور ایک
مدرسہ مولوی رحمت اللہ صاحب ہندی کی تعمیرات سے یادگار ہے یہ چھوٹا محلہ ہے
اسکے پچھم راستہ بھلی پورب حارت الباب اوتر پہاڑ چھوٹا دکن قبرستان شبیکہ۔

محلہ جبرول

محلہ شیخ محمود

محلہ حارت الباب

محلہ خندریسہ

محلہ شبیکہ

(محلہ شبیکہ) یہ بہت بڑا محلہ ہے اس محلہ میں سید ماشم شیخ جمیل اللیل مرحوم بکان
 رابطہ زنجباری کے مقیم تھے اس محلہ میں تین راہیں ہیں ایک سید صی اور کشادہ قہوۃ
 الحمار کی طرف جانیکی ہے جسکے دو رویدہ دکانات ہر قسم کی ہیں دوسری راہ جبل ہندی
 کی طرف جانیکی ہے اور تیسری قبرستان شبیکہ جانیکی ہے قہوۃ الحمار کے پاس چپار
 راہیں ایک بڑی باب العمرہ کی طرف جانیکی اور دوسری بیر مدعون اور شریف مدعون کے
 مکان کی جانب اور تیسری راہ سید عبدالرحمان محبوب کے مزار اور مکان سلطان کی طرف
 کہ اس مکان میں اعوات حرم رہتے ہیں اور جو کھتی راہ ذقانی السیاعین یعنی سنارنگلی
 کی طرف اس گلی میں دو طرف سنارونگی دکانیں ہیں اور یہ گلی باب الابرہیم کے راستے
 پر جاملی ہے اس جگہ ایک دکان عبدالرحمان تھوہندی سببغ یعنی رنگرینکی ہے
 اسی موڑ پر ایک دوکان عطاری یعنی دوا فروش کی جسکی دکان میں کل ادویات یونانی
 و معجونات و روغنات و شربت و عرق وغیرہ ملتے ہیں اسی جگہ محمد درویش اور محمود
 خوجی کا وسیع مکان ہے اس محلہ کے پچھم محلہ جبل عمر پورب سوق الصغیر و باب البرہیم
 اور زکاگ السیاعین دکن دکانات کھانسی و کوئلہ وغیرہ۔
 (محلہ باب العمرہ) یہ محلہ بھی متعلق شبیکہ کے ہے اس محلہ میں حمام ہے اور اغواتوں کے
 مکانات اور ہنر و خفہ یعنی پایکانہ بم یولس اسکے قریب ایک کرکون یعنی چوکی سرکاری
 ہے جس میں پندرہ بیس سپاہیوں کا قیام رہتا ہے اس جگہ چار گلیاں ہیں ایک
 گلی سوق الصغیر یعنی چھوٹی بازار اور دوسری بیر مدعون اور تیسری قہوۃ الحمار جانیکی
 اور جو کھتی سنارونگی کی طرف جانیکی ہے اور ایک قہوۃ خانہ بھی سید ابراہیم کوردی کے
 مکان کے پاس اسی جگہ عمرہ لانی کا گدھا کرایہ کو ملتا ہے یہاں پر حمام کی دکان ہے اور
 ایک دکان عسال یعنی دھوبی کی اسکے قریب سید ماشم شیخ جمیل اللیل کا موٹو
 مکان ہے انکے پیش دروازہ مکان بیت الافندی ہے اور بائیں جانب بغل میں
 ایک پیش یعنی گدام یا اڑھت ہے کہ جس میں کھجور اور گھی بکتے ہیں اور وہ پیش
 سید عبدالرحمان بخش کا ہے اس طرح سے ایک راہ باب العمرہ سے سوق الصغیر جانی

محلہ باب العمرہ

کی ہے سوق الصغیر میں جہاں میوہ و تر بوڑھتے ہیں اس کے درمیان ایک چھوٹی گلی ہے جس میں حضرت عثمانؓ کا کنواں ہے یہاں پر مغربی لوگ رہتے ہیں اس کے پانی کی یہ تاثیر ہے کہ کسب کو بخار آوے وہ اس کے پانی میں غسل کرے فوراً اللہ تعالیٰ شفا بخشگا اس کا پانی شیرین ہے اس محلہ کے کچھم راہ شامیہ پورب شیبکہ و قہوۃ الحار و تر جیل ہندی و کھن سوق الصغیر۔

محلہ حجلہ

(محلہ حجلہ) یہ محلہ حارت الاغوات بھی کہلاتا ہے یہاں کوئلہ لکڑی، گھانٹ و غیرہ بیچ کوکتا ہے اس محلہ میں دو قہوہ خانہ ہیں اور ایک (طاخونہ) یعنی آٹا پیسنے کی جگہ اور ایک خچر یا گدھا یا گھوڑہ سے چلائی جاتی ہے اس طاخونہ کا مالک بابون جی ہے ایک کیلہ گیہون ایک ہلیلہ یعنی ایک عشرہ میں اجرت دینے سے آٹا قاتا میں پس جاتا ہے اس کے قریب ایک فورن یعنی روٹی کا تنور جو لکڑی جلانے کی مالک تنور دیتا ہے جنکو روٹیاں کیوانا منظور ہوئے وے اپنے گھروں سے آٹا ساکر و گھی یا دودھ بالائی جو نواہش جو امین ملاکر روٹیوں کے رفیدے یعنی پیڑے یا لونی علیحدہ علیحدہ سینچون میں بنا کر بھیج دیتے وہ مالک تنور بخسبہ چاکر دس روٹیوں میں ایک روٹی اپنی اجرت لیکر دیدیتا ہے جو مالک کٹر محلات میں طاخونہ اور فورن ہیں اس کے لوگوں کے گھروں میں روٹیاں پکانے کا انتظام و آٹا پیسنے کو آسیاے سنگ نہیں ہیں سمجھو نکی حاجتیں رفع ہو جاتی ہیں اسی محلہ میں ایک دکان ہے جس میں گوشت ترکاریاں پلاؤ قلیہ قورمہ کباب وغیرہ بکی ہوئی چیزیں صبح کو اور بعد نماز ظہر ملتی ہیں اور اس محلہ میں ایک گروں ضبطیہ پولیس کی چوکی یعنی ناکہ ہے جس میں ایک سو سیاحی رہتی ہیں و الماس آغا خواجہ سرکار باط ہے جس کے دروازہ پر کھارہ پائیکا کنواں ہے اور اس رباط کے دکھن مسطحی غریب ایک کامل بزرگ کی مزار و ایک مسجد ہے اور اسی محلہ میں محمد حسن سندھی شیخ الہند کا مکان متصل جیل عمر کے و ایک حلقہ زمین و چند مکانات الماس آغا کے ہیں اسی محلہ میں بالکل اغوات حرم رہتی ہیں اس کے متعلق سوق الصغیر ہے اس بازار میں ترکاریاں آٹور کھی گیہون غلہ وغیرہ بکتا ہے اور باب ابراہیم کے سامنے شام کو شیرینی و چائے کوکتا

دکھن محلہ حجلہ۔
دکھن محلہ حجلہ۔

(محلہ کدوہ) یہ محلہ درمیان حجلہ اور مصفلہ کے ہے اس محلہ میں بھی محمد حسن سندھی شیخ الہند کا مکان ہے جسے امیقم خیاط سندھی کا بڑا مکان و ایک طاہونہ بابو جی کا ہے پچیم اسکے راہ حجرہ حضرت ابابکر صدیقؓ۔ پورب۔ پہاڑ جیل عمر بن مسعودؓ جیل تکروری او تر راہ حجلہ۔ دکھن برکت الماحد۔

(محلہ مصفلہ) اس محلہ میں تکروری لوگ مزدوری پیشہ اور سناری یعنی پیشہ نیاری کے لوگ رہتے ہیں اس محلہ میں ایک قہوہ خانہ جسکا نام قہوۃ الحبش ہے و ایک حجرہ سیدنا عبدالقادر جیلانی رح کا ہے اور اس سے آگے بڑھ کر حجرہ سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ہے جو مکان خاص سکونت کی جگہ تھی اور دو رباط ہیں جنہیں صفت لوگ یعنی ایک میں بخاری و دوسرے میں مصری لوگ رہتے ہیں اس محلہ کے پچیم حارت التکار نہ پورب قلعہ جیا داو تر زاویہ سیدنا عبدالقادر جیلانی دکھن برکت الماحد و باغ شریف صاحب۔

(محلہ برکت الماحد) اس محلہ میں ایک بڑا تالاب ہے جس میں چار سیدھیان نیچے او ترے نکلے ہیں اس تالاب میں نہر کا پانی آتا ہے اسی کے قریب شریف صاحب کا باغ ہے کہ اسی تالاب سے سیراب ہوتا ہے اسی باغ کے قریب اینٹو مکان پڑا وہ لکھتا ہے اس محلہ میں بھی تکروری لوگ مزدوری پیشہ رہتے ہیں اس محلہ کے پچیم پہاڑ جیل صغیر پورب باغ شریف صاحب او تر راہ ناویہ سیدنا سید عبدالقادر دکھن راہ میں جہینہ۔

(محلہ جیا د) اس محلہ میں ایک بڑا میدان و ایک بڑا قلعہ جیل جیا د یہ ہے اس قلعہ کے پاس جیل خانہ ہے یہاں بنگالی لوگ اور اونکے مطوف بلال فعل عبدالرحمان اسی محلہ میں رہتے ہیں اور ایک گلی اس محلہ کے پورب جانب ہے اس گلی میں مہین و سندھی لوگوں کے مکان ہیں محمد ابراہیم مطوف میمون کے دیہن رہتے ہیں دوسری

گلی پر ایک تھوہ خانہ ہے کہ وہ باب الجیاد حرم کے متصل ہے اس جگہ آخر وقت چیزیں بیلا م ہوا کرتی ہیں اور ایک خفیہ یعنی پو لیس ہے وہ درخت ایک اعلیٰ اور دوسرا میر کا متصل حرم شریف موٹر پر اور ایک برکہ نہر کا ہر اس محلہ کے پچھم بیت الشریف پورب باب الصفا اور تر باب الجیاد دکن مسافہ ہو۔

(محلہ مسافہ) اس محلہ میں پہاڑی چشمہ پانچا جاری ہو اور سید احمد شاہ دلی رحمۃ اللہ مصنف حزب البحر کا مکان ہے اس محلہ کے پچھم قلعہ جیاد پورب راہ جبل ابو قیس اور تھوہ خانہ دکن پہاڑ مسافہ۔

(محلہ صفا) اس محلہ میں ایک بڑا مکان شیہی کلید بردار خانہ کعبہ و شریف عبداللہ کا مکان و پاشا و ملکی پکھری جسکو بیت الحکومت کہتے ہیں اسکے بغل میں ایک خیرات خانہ جسکا نام تکیہ مصر ہے اس خیرات خانہ کے متعلق مصر میں اوقات ہے دو ہزار ڈھائی ہزار آدمی نکور و زانہ آج گدا ایک خمیری روٹی آدھ سیر کی اور ایک پیالہ گوشت دسہ کا اور ایک مغراف بانڈا آدھ سیر کے چاول زرہم اور پنے کی دال و گوشت ملا ہوا فی کس روزانہ ملتا ہے ایک آدمی کو اس انداز سے کھانا ملتا ہے جو سین فراغت سے آسودہ ہو جا دیں اور بھوکے نہ رہیں اسیکے قریب دورا ہے پر ایک کرکون ہے و صفا و مردہ کی سڑک پر جس جگہ صفا کا اول میل اختر ہے اسکے قریب جانب پچھم ایک دکان عارف اوستا افندی ترکی جو تہ ساز یعنی موچی کی ہو جو دو ہرہ بوٹ نہایت عمدہ بنا تا ہے جراب اور سلیر کا مجموعہ ہے جسکی قیمت سولہ روپیہ لیتا ہے حرم اور مسجد جاے متبرک کیلئے و جو تہ بہت بکار آمد ہیں امرایان عرب اور ذی عت لوگ ان جو تو کو خرید کر کے پہنتے ہیں بالائی حصہ ان جو تون کا جو زمین سے مس ہوتا ہے وہ ایک کتک پر لٹکے رہتے ہیں فر سے اشارہ میں اندر والے حصہ سے علیحدہ ہو جاتا ہے اسکو دروازہ حرم یا مسجد یا مکان کے چھوڑ دیتے اور بقیہ حصہ جو بطور مونہ چرمی کے پیر میں لگا رہتا ہے اسکو پہنے ہوئے طواف بیت اللہ کرتے اور فرش وغیرہ پر جاتے ہیں گرمیوں کے دنوں میں وہ جو تہ طواف میں بہت عافیت دیتے ہیں کیونکہ گرمیوں میں طواف کیلئے ہر آدمی کو داس یعنی زیر پانی بغل یا جیب میں رکھنی پڑتی ہیں اس محلہ کے پچھم محلہ جیاد پورب راہ گوشا شیدہ و تر جبل مردہ دکن جبل ابو قیس۔

محلہ مسافہ

محلہ صفا

(محلہ گوشا شیا) اس محلہ میں ایک مکان جو حسین خیمہ بتا ہے اس مکان کا نام بیت الحیا ہے اسکے بغل میں دو قہوہ خانہ ہیں حسین ترک لوگ زیادہ بیٹھتے ہیں اسکے بعد دو مکان بیت الکوردی کر کے مشہور ہیں جنہیں کوردی لوگوں کی تجارت کی آڑھت ہے صبح کو اس محلہ میں دھبہ کے پائے اور دو پہر کو سراپا ہوا ملتا ہے اسکے پچھم محلہ صفا پورب راہ بیت الشریف وراہ ولادت شریف اور جبل معاصر دکن راہ ذقاق الحج۔

محلہ معاصر اس محلہ میں مٹی کے برتن بنتے ہیں یہ محلہ بہاڑ پر بسا ہوا ہے اور اسکے نیچے آبادی چلی گئی جو ظروف گلی مثل ہانڈی رکابی پیالے وغیرہ کے یہیں بنتے البتہ پانی کے ظروف صراحیان یہ بہت وضع اور صنعتوں کی عمدہ و خوبصورت خوشنما بنتی ہیں صراحیوں میں پانی رکھ دینے سے ایک گھنٹہ میں برف کے مقابل سرد ہو جاتا ہے یہاں کی مٹی میں چونکہ پتھر کے ریزہ اور بالوں کے ریت زیادہ ہوتی ہے اسکے پانی جلد سرد ہو جاتا ہے اور جون صراحیوں سے قطرہ قطرہ پانی پسج کر نیچے ٹپکا کرتا ہے سبحان اللہ کیا شان اس صانع مطلق کی ہے جبکہ کل جہان کی چیزوں سے اس خط پاک کی چیز و نگو شرف بخشا ہو تو کیا مٹی جو خاکساری میں سر بسر معمر ہے اسکو شرف نہ ہوتا پانی کیا سرد ہوتا ہے گویا کثافت دل کو دھو تا ہے دوسرا گناہی ایک طرف ہے جو کہ میندی سے سر تک گول ہوتی منہ کے قریب کندھی لگی ہوتی ہے اور سپر مٹی کا سر پوش بہتادہ بطور چھوٹے خم کے ہے اور کنالی سے چھوٹی بطور زاد کے ایک تیسری چھوٹی چیز ہوتی کہ جو گہرہ کا کام دیتی جو سختی چیز ابریت یہ لوٹے کے قائم مقام ٹونٹی دار ہوتی ہے پانچویں ذورق جسکی پیندی محرومی شکل کی ہوتی جو بغیر سہ پایہ لکڑی کے کھڑی نہیں ہو سکتی ہے مخصوص زرم کے پلائیگی چیز ہو یہ جسامت میں بڑی و متوسط و چھوٹی تین طرح کی ہوتی ہیں چھٹویں شریہ جو بطور انخوہ و کوزہ کے ہوتا ہے اس محلہ کے

پچھم راہ گوشا شیا پورب جبل معاصر اور ولادت النبی صلعم دکن بہاڑ ہے

(محلہ شوق الیل) اس محلہ میں مکان ولادت حضرت رسول اکرم صلعم ہے صبح کو ہر قسم کا مال اس محلہ میں نیلام ہوتا ہے جسکو جراح کہتے ہیں یہاں ایک قہوہ خانہ اور ایک برکہ نہر حیات درون کا ہے اس نہر کے بغل میں شریف عون صاحب کا مکان ہے لنگے مکان کے آگے

ایک پشتہ متطیل بلند بطور چو ترے کے کھلا ہوا ہے اور سچو ترہ کے نیچے مزار حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ العزیز کی پود شریف عون صاحب کے مکان کا حلقہ پچاس سیکڑہ اراضی سے زیادہ اندازاً سو گاوہ مکان انکا زیر دامن کوہ کے پور اور اسی محلہ میں مدعا بازار پور کہ جس میں ہر قسم کا کپڑہ سادہ و ریشمی بکتا ہے اس محلہ کے پچھم راہ محلہ مدعا پور رب پہاڑ اور ترہ راہ نگہ دکھن راہ گوشا شہید۔

(محلہ شعب علی) یہ محلہ متعلق سوق اللیل کے ہے اس محلہ میں مکان مولد حضرت علی اور مسجد ہے اس محلہ میں صبح کو حمارین یعنی گدھے و غنم یعنی دیسی بکریاں شیر و نیلام بوا کرتی ہیں اس محلہ میں بازار چودریہ پور کہ جس میں گدھے فروخت ہوتے ہیں اس محلہ کے پچھم راہ گوشا شہید پور رب پہاڑ اور ترہ راہ جنت المعطی دکھن راہ مولد النبی صلعم۔

(محلہ حارت البیشہ) اس محلہ میں ملازمان سرکاری جو کہ شریف عون صاحب کے اردلی ہیں تعناات ہیں وہی لوگ رہتے ہیں لوگ رکب سوار ہیں اور اس محلہ میں عباد ریشمی سوداہ بابو نکے ایکال بتے و بکتے جنکو بد و خرید کر کے استعمال کرتے ہیں اس محلہ کے پچھم حارت السمانیہ پور رب پہاڑ و مدحج اور ترہ راہ جیل تور دکھن راہ بیت الشریف۔

(محلہ ربکت الشامی) اس محلہ میں سلیمانی یعنی کابلی لوگ رہتے ہیں یہ لوگ لکڑی کی کنگھیاں اور کھجور کے پٹکے بنا کر بیچتے ہیں اس محلہ میں بارہ قہوہ خانہ بنتے شریف عبداللہ کے تعمیر کرائے ہوئے ہیں علی الصلاح یہاں ترکاریاں بکتی ہیں اسکے قریب ایک باغ مفتی عبدالرحمان کا مسجد جن ہے و اسی محلہ سے راہ جنت المعطی و بازار سوق المعطی کا پور یہاں ترکاریاں دیوہات کی طرح یعنی ٹاٹ ہے طایف سے جس قدر دیوہات و ترکاریاں اونٹوں پر آتی انکے اونٹ و گدھے یہیں ٹھہرتے بازار سی خوردہ فروش لوگ صبح کو جمع رہتے ہیں لوگ و مان سے خرید کرتے اور بازار میں لاکر دکانوں میں اپنی رکھ کر فروخت کرتے ہیں اس محلہ کے پور رب پہاڑ پچھم پہاڑ اور جنت المعطی دکھن حارت النکہ۔

(محلہ جنت المعطی) یہاں دو قبرستان ہیں درمیان و نو قبرستان کے راہ مدینہ طیبہ کی نو قبرستان سے آگے ایک باغ شریف محسن کا جس کا نام چنیا ہے وہ متصل پہاڑ کے ہے

جسمین نہر کا آب شیرین جاری ہے اسکے متصل چند بدون کے مکان اور قصاب رہتے
جنت المعلیٰ کے پچھم پہاڑ دن کے بیچ میں منہج ہے جسمین اونٹ گاؤ خسی بکری دبڑ بیج
کرنیکو علحدہ علحدہ جگہ ہیں مقرر ہیں یہ منہج شہر سے کچھ دور نہیں ہے لیکن پردہ اور محفوظ
جگہ میں ہے چاروں طرف پہاڑ یوں سے گھرا ہوا ہے وہاں سے جانوران ذبح ہو کر اور صاف
سکر کے گوشت انکا شہر میں لاکر بیچتے ہیں اسیکے قریب ایک چڑھ کا گدام ابراہیم سیہ کا
ہے اوسکا بہت بھاری کارخانہ ہے اور اسکے قریب ایک قہوہ خانہ ہے اس محلہ کے
پچھم پہاڑ جنت المعلیٰ پورب پہاڑ اور تر پہاڑ دکن مسجد جن۔

(محلہ ایلچ) اس محلہ میں شریف عبدالمطلب کا بڑا بھاری مکان ہے وہاں لوگ دسبہ
خسی اونٹ وغیرہ اس جگہ لاکر بیچتے ہیں و مکان بنانے کی مصروف کی لکڑیاں لے تختہ
اور اونٹ کے کھانے کی کھانسی وغیرہ لیتی ہیں اس جگہ ایک تالاب بختہ ہے جسکا نام (برکت
الحضریٰ ہے) مگر وہ خشک رہتا ہے اسی جگہ نہر زبیدہ کا مخزن ہے وہیں سے نہر کی
ہر شاخوں میں پانی دوڑایا گیا ہے اس محلہ میں کل مکانات بدون کے ہیں یہاں بھی وہی
تینوں قدمین بخونی بشری ربلی بدون کی رہتی ہیں اسیطرف جبل نور کی راہ ہے اسکے
آگے آبادی نہیں یہاں کے بدو خوشحال تجارت پیشہ ہیں یہیں سے ایک راستہ
پہاڑ ہو کر شریف صاحب نے شیخ محمود کی طرف جائیکہ پہاڑ کا لالہ ہے جسکو مچول کہتے
ہیں اور دوسرا راستہ جنت المعلیٰ کی جانب جسکا نام (گلہ) ہے اسی راہ میں بدو و حضری
رہتے یہ راستہ محلہ گراہ کو گیا ہے اسکے پچھم پہاڑ پورب پہاڑ اور تر پہاڑ دکن راہ جنت المعلیٰ
(محلہ راگوبیا) اس محلہ میں صفت یعنی بخاری و عجمی رہتے اسمیں حیدر آباد کا رباط
اور ایک طاہونہ ہے اس محلہ کا راستہ شامیا ہو کر پہنچے اور ترنے کا پو دو سرا راستہ
گراہ کی جانب ہے اس جگہ لونڈیاں بکیتی ہیں جس مکان میں لونڈیاں بکیتی ہیں اسکو
دکت الکرگینگ کہتے ہیں اسمیں تین درجے ہیں درجے اول میں ملک جیش کی دو درجے
درجے میں قوم سواحلی و تیسرے درجہ بالا میں گرجین و داغستانی لونڈیوں کے بکنے
کی جگہ ہے اس محلہ کے پچھم راہ شامیا و پہاڑ پورب بیت الشریف عبدالمطلب

اوتر پہاڑ دھن خان و محلہ خیاطین

(محلہ گرا رہ) اس محلہ میں شریف عبد المطلب کا مکان و شہر پناہ و کوردی لوگوں کا واپار ہے
عجمی کا مکان ہوا اس محلہ کے پچھم پہاڑ پورب راہ گوشتا شیعہ اوتر راہ حارت السلمانہ دھن خان
(محلہ شامیا) اس محلہ کی باب دربیہ کے سامنے راہ و ایک بڑی آرٹھت ہو جس کا نام
خان ہو جہاں عجمی لوگ اوترتے و شامی قافلہ کے ہمراہ جو مال تجارتی آتا اس کی تجارت
دریشمی کپڑہ و جوڑہ وغیرہ بکتے ہیں شامی قافلہ کے ہمراہ مال تجارتی سب اسی آرٹھت میں
آکر بکتے ہیں اس محلہ میں بھی باب الدربہ حرم کے متصل و کت الکرگیک ہے و اسی محلہ
میں سوق المسع بازار جو مردہ کی شرک پر جا ملی ہے اس میں ہزاروں طرح کی کچن چیزیں مصر فی ملتی
ہیں و سوق سولفہ بھی اسی محلہ میں ہے جہاں ترکاریاں و گوشت وغیرہ بالا فرط بکتے ہیں اس
محلہ کے پچھم راہ شبیکہ پورب راہ مردہ اوتر راہ گرا رکھن حرم محترم۔

(محلہ باب الصغیر) یہ محلہ باب الدربہ کے سامنے ہے یہاں حاجی ذکر یا و حاجی اسمعیل سیٹھ
وغیرہ و بہت سے میمنوں کے مکانات ہیں اسکے پچھم راہ شبیکہ پورب راہ شامیا اوتر راہ گرا رکھن
حرم شریف۔

(محلہ جبل ہندی) اس محلہ میں پہاڑ پر قلعہ و محمد غنیم وکیل مطوف کا مکان و مسلمانوں
رہتے ہیں جو کہ گنکھیاں و پنکھ بنا کر بیچتے ہیں اسکے پچھم پہاڑ پورب شبیکہ اوتر پہاڑ دھن
قبرستان شبیکہ و پہاڑ و سید احمد ایدر دوس و محلہ ویرہ خالد ہے۔

(محلہ زقاق الحج) اس محلہ میں سیانغ یعنی سنار رہتے ہیں و حضرت سیدہ کی ولادت
کا مکان و شفا خانہ یعنی اسپتال سلطانی ہے اسکے قریب حجر متکلم و حجر متکا و ایک خیرات خانہ
حضرت ام المومنین حضرت خدیجہ الکبریٰ کا جاری کیا ہوا ہے یہاں مساکین کو روٹیاں و گوشت
وغیرہ روزانہ ملتا ہے جس کا خرچ مال لاوار فی بیت المال سے دیا جاتا ہے شہر مکہ معظمہ کے بازاروں
کے نام ہیں

سوق سولفہ۔ مدعا۔ چو دریہ۔ سوق اللیل۔ دقاق الحج۔ سوق المعلا
سوق الکبیر۔ اسکو مسع بھی کہتے ہیں۔ سوق الصغیر ان بازاروں میں زیادہ تر نمازیں

محلہ گرا رہ
محلہ شامیا

محلہ باب الصغیر
محلہ جبل ہندی

محلہ زقاق الحج

محلہ دقاق الحج

کے بعد سے نماز عصر تک خرید و فروخت جاری رہتی ہے خاصکر بازارہ و بساط خانہ کی دکانوں میں دوپہر کو خرید و فروخت ہوتی ہے اکثر بازار میں پٹی ہوئی مین جس سے دھوپ کی تکلیف نہیں ہوتی ان بازاروں میں اجناس وغیرہ وزن کی ہینرین کیلہ۔ رطل۔ اوگہ۔ اردب قنطار کے حساب سے بکتی ہیں جنکی مشرچ کیفیتیں پہلے گوش گذار ناظرین ہو چکیں شامی استنبولی کپڑوں کی بکری ایک گز سے ہوتی ہے جسکا نام (اندازہ ہی) وہ ہندوستانی گز سے بارہ گز کے برابر اور انگریزی نمبر سے کیتھارم ہے اور معمولی کپڑہ دریس ملل نینسکہ مکرج یہ سب دوسرے گز سے بکتی ہیں کہ جسکو ارشون بولتے وہ ہندوستانی بڑے گز کے برابر ہوتا ہے یعنی دو ہاتھ آٹھ انگل کے برابر انگریزی اور فرانسیسی پر چونکی چیزیں گران ہیں مگر استنبولی ادنی وریشمی دسوتی چھیٹ و ظروف نہایت ارزان ہیں و روٹی ترکاری میوہ جات گوشت و مچھلی وغیرہ عام کھانیک چیسر و کناخ روزانہ مسکو منجانب حکام تجویز کر دیا جاتا ہے جسکی مگرانی کو محتسب و سپاہی بازاروں میں تعناں رہتے و کپڑے ٹہلا کرتے اگر کسی خریدار سے کوئی دکاندار نے نرخ مقررہ سے یا دوپہ لیا یا خراب و سٹری چیزیں دیوے یا کم وزن روٹیاں ہوئیں تو اسکی دکان کی چیسر و شرک پر پھینک دیتے ان محتسب سپاہیوں کے پیچھے بازاری کتے ہجوم رکھتے وے ان سب روٹیوں اور چیزوں کو کھاتے گویا رزاق مطلق نے انکا رزق اس جیلہ سے تسلیم دیا ہے (آسیا کیا رزق دے رزاق مطلق اہ رہے) حتی المقدور عرب لوگ کم وزن چیزیں نہیں دیتے تاہم بازاری عوام لوگ شرارت سے باز نہیں آتے جہاں محتسب یا اسکے سپاہیوں کو نظر سے غائب یا تے تو کمی بیشی نرخ کار دیتے ہیں علی الخصوص بھاوگ ہندی بھال لوگوں کو ناداقت سمجھ کر قیمت میں کھٹکتے ہیں خریدار کو دیکھ کر پہلے تو بڑے تیاک سے بلاتے (جی طعال جطعال حذھنایا نشیخ) یعنی یہاں تشریف لائیے اور لیجئے جب انکی دکان پر گئے اور اونکی مانگی قیمت دینے سے اگر عذر کیا تو فوراً خشکین آنکھوں سے جھڑک کر کہہ دیتے ہیں (جی روح روح) یعنی اٹھو چل جاؤ گویا دھتکار دیتے ہیں عجب طرح کالتون مزاج یا رہیں ہے قرآن جس سے نہیں جان مبتلا کے لئے

دلوں کے لینے پہ آمادگی جو سرمائی
کمند زلف میں کر کے اسیر لوگوں کو
جو بیچکے تو لگے بے وفائیاں کرنے
سبب کسی نے جو پوچھا تو ہنس کے فرمایا

تواشتیاق سے گھر میں بلا بلا کے لئے
اداسے ناز سے غمزہ سے مسکرا کے لئے
قصور ڈھونڈھ کے پیدا کئے جھلکے لئے
وہ ابتدا کے لئے تھا یہ انتہا کے لئے

حرم شریف کے ہر جانب متعدد ہر قسم کی چیز دکنی صد ہا دکانیں ہیں خاص کر شربت لی
وٹے بڑے تاجر دکنی دکانوں میں گھڑیاں و کپڑے استنبولی و ظروف چینی و شیشہ
مطلاند مہب و چائے کے براد یعنی کلیلیان اور اونکی بلوری فخمان یعنی قلعی و شتریان
و بلوری کنٹریاں و زیورات نقرہ و طلا و ملمع بکثرت بکتے ہیں استنبولی ظروف و فون کی نفاست
قابل دید ہے برائے خود نگاہ مستہ معلوم ہوتے و مراد آبادی ظروف اور دریونکی دو تین
بڑی بڑی آڑھتین ہیں مراد آباد کے برتنونکی اب یہاں بہت چلن ہے ہر گھر میں انکا
استعمال دکھائی دیا کپڑوں میں ڈھاگہ و لکھنؤ کا چکن و ململ و بھاگلپوری ٹسری تھانوں
کی بڑی چاہ ہے و درمی و قالین سجادہ یعنی جاے نماز استنبولی و عجمی قابل دید یہاں
بکتی ہیں غرض کوئی چیز ایسی نہیں جو یہاں نادر الوجود اور عمدہ اسلئے درجہ کی نہ ملتی ہو
لیکنہ یعنی سلائی کے کلون کا بہت رواج ہے ہر گھر میں عورتیں کل کی سلائی جانتی ہیں
اور خیاطوں کی دکانوں میں بھی ہاتھ دبیر کی یکہ دیکھنے میں آئیں دلی کامر کو ب یعنی جوتہ
سادہ و پرزریلہ شاہی و پنجابی و لکھنؤ کے ندرین و سادہ گر گابی و کندرہ یعنی پوٹ و مداس
یعنی زیر پائیموں کی چند دکانیں ہیں و مردہ کے پاس گلی میں گر گابی پوٹ بکثرت
بنتے ہیں صرافوں و جوہریوں و عطر فرو شوئی دکانیں بابا الصغیر میں چند ہیں جس سے
سارا بازار عطر رہتا ہے ہر چند یہاں کے حملہ عطریات غایت درجہ خوشبودار ہوتے مگر
عطر گلاب بھرہ و عنبر و عود اگر یہ چاروں عطر نادر الوجود و بے مثال ہوتے ہیں ایک
ذخہ کپڑوں میں لگانے سے دو تین شوب تک بو نہیں جاتی ہے تین چار دکانیں حیدرہ
یعنی عطار دکنی بھی ہیں جنہیں ہر قسم کی ادویات یونانی صاف و شفاف و دروغنیات
دعویات و خمیرہ جات و شربت و لعوق یہ سب ضرورت روزمرہ کی چیزیں طیار

رکھتے تھے۔ بقصد اکثر ضروریات کی چیزیں بلا حاجت بھی اس عرض سے کہ دیکھیں ملتی
 ہیں یا نہیں تلاش کیں تو سب چیزیں ملین البتہ نام و زبان کے فرق سے نہ سمجھ
 میں آدیں تو نہ ملین ورنہ ترجمان کے ذریعہ سے تلاش کرنے سے سب چیزیں ملین گی
 پان ہزار تازہ نہیں ملتا ہے مگر ملیبار سی خشک پان گڈی بندھے ہوئے ملتے ہیں کچنیر
 ورا سا پانی چھڑکنے سے بہت ملائم ہو جاتے ہیں بھلوگ روزانہ او نہیں شوق سے
 کھاتے تھے وہی مزاد ہی سوا وہی لذت جو یہاں کے پالون میں ہے پانی افیون بہت
 اقساموں کی جنکو یہاں تریاک کہتے بعض سیاہ بعض سرخ بعض بھوری مائل بسفیدی
 دیکھنے میں آئی اگر نہیں ملتی تو صرف شراب تازی گانچ بھنگ نشے کی حرام چیزیں جو حرام مطلق
 و نجس العین ہیں اور وہاں کے بازاروں سے لولیان ام العوارض و غارت گرائی خان و مان و
 ایمان علیہ اللعن ہزاروں کوس دور و دھان ہیں یہاں ہر چکر آپ ہیں اور محو تماشائے ایزدی
 کہاے کہلائے ایک کے لاکھ بٹورئے و عاشقان خدا و رسول کے جمال بلکمال کا تماشائے کجی
 او صنعت خداوندی کا جلوہ دیکھئے وہ پابندی احکام شرع متین ہر چیز و ہر شے کی رحمت
 حاصل کیجئے صرف تھوڑا سا ارادہ کافی ہے ایک دفعہ تو جا کر نظر دن سے دیکھئے اور ان
 باتوں کو آزمائیے پھر تو آپ ہونگے اور وہ ملک و دیار ہوگا اور جیتے ہی جنت میں جاہو پنجیگا
 بہشت آنجا کہ آزارے نباشد کسے را با کسے کارے نباشد
 (کہ حیات) یہاں کے بازاروں میں تقریبی سکے حسب ذیل قرش و نیر چلتے ہیں و قرش
 بجائے انون کے ہیں سکے مروجہ ہند روپیہ سرکار انگلشیہ چودہ فروش و ریال
 بروم تیس فروش و ریال فرانسیسی ستائیس فروش و ریال جاوی یعنی ڈچ کا چوتیس
 فروش و ریال مجیدی یعنی سکے حضرت سلطان تیسرے روم خلد اللہ مکہ اڑتیس فروش
 پر چلتے ہیں ایک قرش ایک آنہ ہندوستانی سے کچراڑد ہے دو ہلیلہ کا ایک قرش ہوتا ہے
 ایک ہلیلہ برابر آدھا آنہ ہندوستان کے ہے اسکو عشرين کہتے ہیں اور اس کے نصف
 کو چو پاؤ آنے کے برابر ہے عشرہ و اس کے نصف کو چارہ دام کے برابر ہے خمسہ کہتے
 ہیں یہ سب سکے خرید و فروخت میں عام استعمال میں ایک خمسہ میں پانچ دیوانی جسے

خروانی بھی کہتے ملتوہین یہ چیز صرف خیرات کے مصرف کی ہے یہ گویا گڑبوس کے مقدار میں ہے
 روپیہ انگریزی دریال مجیدی کی اٹھنی وچوانی ددوانی بھی چلتی ہیں اٹھنی کو نصف وچوانی کو
 ربعہ ددوانی کو سبعین کہتے ہیں اسکے سوا حساب و کتاب میں ایک فرضی ریال بازار وین
 مستعمل ہیں جنکو ریال المہ بولتے وہ اٹھائیس قروش کے حساب میں لئے جاتے ہیں گویا ایک
 ریال المہ انگریزی دور و پے کے برابر ہو اگر یہ ریال فرضی چیز ہے جو داسکا نہیں وکی خیال
 میں قروش دآنے صرف حسابی ایک چیز متفرق ہے ورنہ کاروبار میں ایک ہی چیز ہے اس
 رو سے ہلوگ ہندوستانیوں کو کہ جنکے ساتھ انگریزی روپے ڈوٹ جاتے ہیں ساڈھے
 بارہ روپے سیکڑہ نقد روپوں میں اور پندرہ یا سولہ روپے سیکڑہ نوٹوں میں
 و خسارہ ہوتا ہے و ہندوستانی اکبری و جیپوری اشرافیوں میں اور زیادہ خسارہ ہو کیونکہ
 اشرافی جو اس وقت اٹھائیس اونٹیس روپیوں کو ہندوستان میں بکتی ہیں انکی قیمت اکیس
 بائیس روپیوں سے زیادہ دمان نہیں ملتی تھیں بمقابلہ ہندوستان کے ملک عرب
 میں سونا ارزان ہے۔

(مکانات کی یہاں کی عمارتیں بالعموم پنجہ چونہ و پتھر و نکی ہیں اُن عمارات میں صحن یعنی آنگن
 نہیں ہوتے دیوار و نمین جا بجا لکڑیوں کے بندوبست جاتے ہیں و مکانات پانچ چھ منزل کے
 ہوتے اور ہر منزل میں خوشنما کھڑکیاں لگائی جاتی ہیں جنہیں خوب خوب صنعت و عمل ساتھ
 لکڑی کا کام کیا جاتا ہے اور چھتوں کی لکڑیوں میں بھی بیل بوٹ پھول خوشنما کھود کر
 نکالتے ہیں دور سے یہ عمارتیں بہت خوشنما دکھائی دیتی ہیں اوان مکانون کے ہر درجہ میں
 مال کمرہ یعنی عام نشست گاہ جسکو عرب میں مجلس کہتے وسیع ہوتا ہے اور مجلسوں کو برکھف
 و اچھو خراش تراش سے خوش وضع بناتے ہیں و صرف آمد و رفت کا راستہ چھوڑ کر
 اوس جس کے تین جانب دیوار سے لگا کر تین فٹ کا چوڑا چھ انچ کا موٹا خوبصورت
 خوشنما دریس یعنی چھینٹ کا گدہ بنا کر ایک سرے سے دوسرے سرے تک کنارہ
 کنارہ بچھاتے ہیں اس گدہ کے اندر ایک چیز مشابہ روئی جسکو (طرف) کہتے دیتے ہیں
 جو کہ ہندوستان کے سیکل کی روئی سے زیادہ تر مشابہ ہے وہ بہت ملایم ہوتی اور انسی

گدہ کے اوپر اسی قسم کے دریسوں کا دیوار سے لگا کر برابر برتکیہ کا پشت بان دیتے
 وہ پشت بان کا تکیہ تین فیٹ لانا ڈیڑھ فیٹ چوڑا چار پانچ انگل موٹا ہمشکل گدی بگی کا ڈی
 کے ہوتا ہے کہ جس پر لوگ بیٹھ آڑا کر بیٹھتے ہیں اس تکیہ کے علاوہ زانو کے نیچے رکھنے کو بھی
 اسی میل کے دریس کا تکیہ مگر اس سے لمبائی میں کیتھڑ چھوٹا اور ملائم ایک آدمی کے
 نشست کے موافق جگہ چھوڑ کر قرینہ سے جا بجا رکھ دیتے ہیں واون گدون و تکیو پیر سفید
 نینسک کی دونوں جانب خوبصورت جھارا و کنکورہ دار کور لگا کر صلا ف دیتے کہ جس سے چھینٹ
 کا گل و بوٹ بھی دکھائی دے اور صفائی بھی ہوتی ہے ان گد و تکیے آگے جو جگہ بطور حوض
 کے خالی رہتی ہے وہ جگہ بطور پانڈاز کے ہے اس جگہ پر جو زیادہ امیر ہیں وے تو رومی
 عجمی عمدہ قالین بچھاتے اور متوسط آدمی منقش روغنی کارپش بچھاتے ہیں کہ جس پر لوگ
 پیر رکھتے یا حقہ واو گالہ ان وغیرہ رکھتے ہیں بعض آدمی اون گد و تکیے نیچے ایک فٹ اونچے
 پاؤں کا تخت پوش و چوکیاں بچھا دیتے ہیں زیادہ تر عرب لوگوں کی نشستگاہ کا یہی طریقہ
 و طرز ہے یہ طریقہ نشست کا انکے نہایت خوشنما و آرام کا طریقہ ہے ہر شخص بیٹھنے والا
 اپنے کو صدر میں بیٹھا ہوا سمجھتا ہے گویا برسمت صدر ہے کسی مہمان کی تشریف آوری پر
 مالک مکان میزبان کو یا دوسرے حضرات حاضرین کو مہمان کیلئے تعظیماً جگہ سے سرکنے
 کی ضرورت نہیں ہوتی مگر بعض بعض عرب جو غیر ملکوں میں سیاحی و سفر کر چکے ہیں
 اور یورپ کی وضع انکی آنکھوں میں جا بسی ہے البتہ انکے مکانات میں بعض بعض مجلس
 کوچ و مید و کرسیاں یعنی انگریزی فرنیچر و ن سے آراستہ ہیں و علیحدہ ہر مجلس کے
 متعلق علیحدہ علیحدہ ہوتے جسکا مخرج و مخزن ایک ہی جگہ مکان کے نیچے رہتا ہے
 اس مخزن میں میلا و غلیظ سال دو سال جمع ہو کر طراوت و رطوبت اسکی زمین خشک
 اور جذب کر لیتی ہے اور فضلہ خشک و مٹی بطور راکھ کے ہو جاتا ان مخزنوں کے کھولنے
 کو وہ خالوں کی طرح ایک راہ رہتی ہے جسے بند رکھتے ہیں سال دو سال بعد جب
 ضرورت دیکھتے تو اسے کھولتے اور جس قدر خشک ہو کر مٹی کی طرح ہو گیا ہے
 اسے سناری پیشہ والے تکر دمی لوگ لگا کر باہر پھینک دیتے ہیں یہاں خاک و ب

و بہتر نہیں ہے وہی مگر درمی لوگ یہ نسب کا مونگو کرتے ہیں اور سیڈھیان ہر درجوں کی ایک ہی جگہ تین تین چار چار ڈنڈوں یعنی سیڈھیوں کے بعد ایک مربع فرش دم لینے کی جگہ بنا کر بیچ و خم دیکر نہایت آرام کی بناتے ہیں جس پر چھوٹے بڑے مرد و عورت جو ان دیکھے سہولیت سے چڑھتے ہیں اور اترتے ہیں سیڈھیان بناؤں میں واقعی غایت درجہ کی صنعت و انجینیری کو کام میں لاتے ہیں کہ دیکھ کر تعجب ہوتا ہے ہر درجوں میں متفرق قوم و ملک کے لوگ جا کر رہتے مگر کسی کو کسی سے مطلق واسطہ و تعلق نہیں رہتا بلکہ ایک کو دوسرے سے شناسائی بھی نہیں ہوتی شاید اتفاقیہ کبھی کبھی آمد و رفت میں سیڈھی کے قریب اگر ملاقات ہو گئی تو کسی جیسے کہ راہ چلتے ہیں ملاقات و صحبت سلامت ہو اور چونکہ یہاں گرمی زیادہ ہوتی ہے اس لئے لوگ سطوح یعنی کھلی چھتوں پر مسہریان کپڑوں کی تان کر زیادہ سوتے ہیں اور مکان کے بنانے میں یہاں مزدوری بہت زیادہ خرچ ہوتی ہے مزدور و نکی یومیہ مزدوری حسب ذیل ہے۔

بنّا یعنی معمولی راج	۲۸ قروش یومیہ	بنّا یعنی معمولی راج	۲۸ قروش یومیہ
گرا ری یعنی بیلدار	۲۳ قروش یومیہ	ولہ صحر تیانہ یعنی زیرہ	۶ قروش یومیہ
سناجی محکم یعنی کاریگر بڑھی ستری	۲۲ قروش یومیہ	سناجی یعنی معمولی بڑھی	۲۸ قروش یومیہ
مشکل یعنی راج گج کر نیوالا	۱۵ قروش یومیہ	گرا ری یعنی گج کا بیلدار	۱۰ قروش یومیہ
حداد یعنی لونار	۲۲ قروش یومیہ	مہندس یعنی میر عمارت یا انجینئر	۸ قروش یومیہ

عمار تو نکلے نقشہ بنانے اور ان کے قطعات لگانے کو بالفعل دو آدمی اس علم و مہر کے مکہ معظمہ میں ہیں ایک عرب جس کا نام حسن مہندس و دوسرا ترک احمد آغا ہے یہ دونوں آدمی عمارت کے کام کو یعنی فن انجینیری کو خوب جانتے ہیں احمد آغا ترک کو مشاہرہ سرکار سلطانی سے بھی ملتا ہے سرکاری عمارتوں کے نقشہ وغیرہ وہی طیار کرتے ہیں قسطنطنیہ میں فن انجینیری کا پڑھکر امتحان دئے ہوئے ہیں

(قبوہ خانہ) ملک عرب میں دستور ہے کہ ہر محلہ و عام گذر گاہوں و مقامات تفریح پر کسی مکان یا دکان میں برسر راہ قبوہ خانہ قائم کر لیتے و بیٹھنے کا سامان ہلکی رواج کے

مطابق ہوتا ہر آدمی بلا تخصیص اسمین جا کر بیٹھ سکتا اور جملہ چیزیں چاہے تہوہ پانی حقہ جو منظور ہوں طلب کر سکتا ہے ہتھم تہوہ خانہ بلا عذر پر چیز و نگو جو مطلوب ہوں پیش کر لگا اور جیتک دل چاہے بیٹھا ہے دے اٹھنے کو متقاضی نہونگے چلتے وقت لازم ہے کہ خود یا نیز بلا کر جو کچھ چاہے وغیرہ خریدی ہو اسکی قیمت دیدیجئے اور در حالیکہ آپ قبل از رخصت خود ادا نہ دیجئے گا یا اونکی طلب پر دیجئے گا تو دے نا واقف خیال کریجئے ان چاہے و تہوہ کی قیمت مکلف تہوہ خانوں میں آدھا قرش یعنی ایک ہلیلہ اور معمولی تہوہ خانوں میں اس سے بھی کم ہوتی ہے گرمی کے موسمون میں اکثر عرب انہیں تہوہ خانوں میں چونکارہ شہریا ہوا دار موقعوں پر واقع ہیں رات کو سویا کرتے ہیں رات کے سونے کا کرایہ ڈیڑھ قرش یا کبھی زیادہ دینا ہوتا ہے بستر وغیرہ گھر سے لیجانا پڑتا ہے تہوہ خانوں میں صرف چار پانی جسکو دے لوگ سریر یا کرسی کہتے ملتی ہے جو بے ڈھنگی لکڑیوں اور کھجور کے بتوں کی رسیوں سے بنی ہوتی ہیں۔

(اخبار) یہاں مکہ معظمہ میں ایک ہفتہ دار اخبار نکلتا ہے جو بزبان عربی ہوا دسکانام جریدہ مکہ ہے سالانہ قیمت اسکی چھ ریال المہ یعنی بارہ روپے سکے انگریزی ہیں اس اخبار کا مطبع بیت الحکومت کے پشت پر جانب پورب ہے۔

(غسال یعنی دھوبی) دھوبی یہاں میسر نہیں آتے جسکی حجاج کو تکلیف ہوتی ہے صرف ایک عبداللہ نامی دھوبی ہندوستانی ملک سندھ کا ہے وہ بڑا لا پرواہ ہے فکر ہے ایک روپے میں چھ کپڑے ٹوپی ہو خواہ رومال یعنی بڑے چھوٹے سب ملا کر دھوتا ہے اسکے دھونے کی کیفیت یہ ہے کہ دھوئے دے دھوئے سب برابر ہیں گویا صرف صابون ملا کر اور پانی سے دھو کر بے کلف و استری کے حوالے کر دیتا ہے اور حج کے زمانہ میں تو مزاج طعنہ شاہی رکھتا ہے اگر دو مہینوں میں بھی مہربانی کرے تو اسکا احسان سمجھنا چاہئے یہاں ہر عرب اور غیر ملکوں کے مقیم لوگ اپنے مکانات میں اپنی لونڈیوں سے کپڑے دھو لواتے ہیں جنہیں انکی لونڈیاں خوب صاف و شفاف دھوتی ہیں اور کلف و استری بھی کرتی ہیں اسلئے یہاں بازار و مین استری کے آلہ پیتل لوہے

کے بہت ملتے اور سکتے ہیں یہ بات پہلوگ چند روزہ مسافر حجاج کو کہان اور کیونکر نصیب ہو سکتی ہے اسلئے خود ہی صابون یا ریت سے دھو لیتے تھے گویا پسینہ کی بدبودور ہو جاتی تھی صاف کیا ہوتے۔

(مزمین یعنی حجام) حجام ساکنین و حجاج یہاں بکثرت ہیں انکار روزگار خوب چلتا ہے دھوپ بناتے حجامت کرتے قصد لیتے مجمعہ ناری یعنی تونبی یا کلہیا لگاتے مرحم پٹی زخموں کا کرتے مگر انکی جراحی ہندوستانی برداشت نہیں کر سکتے یہاں کو پڑاگر دوئے سوا بہت سے حجاموں کی دکانیں خاص ہیں جو اپنی اپنی دکانوں کو آئینہ نگہی مقراض استورہ گلوبند و صابون وغیرہ ضروری چیزوں و فرش پر تکلف سے آراستہ کئے رہتے ہیں جہاں بیٹھ کر ایک فرش پر ہر طرح رعایت سے اصلاح خط و خال کی کر سکتا ہے

(حکیم طبیب ڈاکٹر) یہ لوگ یہاں کم ہیں مگر حج کے زمانہ میں دو ایک حکیم و ڈاکٹر و نکو باہر سے خدا بھیج دیتا ہو دے لوگ البتہ کچھ بیمار و نکی تسلی و تشفی کی دوا ہو جاتے ہیں تھوڑے دنوں کیلئے انکی گرم بازاری ہو جایا کرتی ہے ورنہ مقیم و ساکنین یہاں محض کم بلکہ کم کیا گویا بالکل نادر بالفعل اس شہر میں ایک حکیم مولا بخش عظیم آبادی عرصہ سے یہاں مقیم تھے وے خود ایسے مبتلاے مرض موت ہوئے کہ راہی جنت ہوئے دوسرے ایک ڈاکٹر بنگال کے رہنے والے جبکا نام ڈاکٹر تبیین ہے وہ کچھ عرصہ سے دہان رہ کر بیمار و نکی انگریزی دواؤں سے علاج کرتے ہیں و دوا وغیرہ وہ خاص اپنی بمبئی سے منگواتے ہیں اور بیمار و نکو دیتے ہیں اسلئے سوا ایک شفا خانہ عسکری ہے جو اندر قلعہ سلطان المعظم کے ہے جس میں ملازمان سرکاری کا علاج معالجہ ہوتا ہے اسکا ڈاکٹر ترکی علیحدہ ہے و ایک عام شفا خانہ محلہ مسع میں حضرت سید تنام المؤمنین خدیجہ الکبریٰ کے مکان کے قریب ہے اسمیں چند ڈاکٹر ترکی ہیں عوام کو وے لوگ مفت دوا تقسیم کرتے ہیں مگر ہندوستان میں نکو وے دوائیں مطلق مفید نہیں ہوتیں انکے مزاج کے برخلاف پڑتی ہیں اور ایک اجزا خانہ یعنی انگریزی دواؤں کی صفا کے پاس دوکان ہے کہ جس میں دوائیں اولاً گران قیمت دوسری فرانسیسی ناموں سے ملتی ہیں اگر کوئی ہندوستانی حکیم و مان جا کر رہے اور علاج

معالجہ بالاطمینان شروع کرے تو اسکو یقیناً نفع حاصل ہو اور دین دنیا دونوں میں ہم خرچہ
 و ہم ثواب کے مصداق ہوں۔ یہ خوش بود کہ برآید بیک کر شدہ دو کار۔
 (بیت المال) دو جگہ انتظام بیت المال کا ہے ایک محلہ شبیکہ میں اور دوسرا جنت ^{المعالی}
 میں یہاں لاوارثوں کا مال و روپے پیسے خرچ خیرات و حسنات کے مد میں جمع ہوتے
 ہیں انہیں دونوں بیت المالوں سے غریب و مساکین جو مرتے ہیں انکے تجہیز و تکفین کا خرچ
 و انتظام ہوتا ہے اس کام کے واسطے غسال و گورکن وغیرہ مقرر و ملازم ہیں کفن کی
 قیمت و جملہ اخراجات یہیں سے دیا جاتا ہے وے لوگ آٹا خانہ انتظام تجہیز و تکفین لا
 وارثوں کا کر دیتے ہیں۔

(حکام) چونکہ حضرت سلطان ابن السلطان خاقان ابن الخاقان سائق الحجاج من البرین
 و البحرین ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانی امیر المؤمنین امام المسلمین خلیفہ روے زمین محب
 العلماء و الصالحین حامی الفقراء و المہاجرین الملک المنظر و المنصور من قبل الرحمان مولانا
 السلطان الغازی عبد المجید خان لازال سموں اقبالہ باز غنائی انتہا الدوران خادم
 حر میں شریفین ہیں جنکا خلوص عقیدت و خوبی انتظام و فیاضانہ جو دو اکرام تحریر
 و تقریر احاطہ قلم سے باہر ہے مشک آہستہ کہ خود بویہ آئندہ عطار گوید۔ مزید انتظام
 و نگرانی کی غرض سے ترکی فوج و افسر بھی تمام حجاز میں حسب موقع مقرر ہیں بالفعل
 جو حاکم یہاں کے ہیں وہ تمام حجاز کے گورنر جنرل ہیں و انتظامی امورات میں بالاتفاق
 حضرت شریف صاحب کے کامل اختیار و دخل رکھتے ہیں بالفعل گورنر جنرل حجاز کے
 عالیجناب محلہ القاب و دولہ و اطب پاشا ہیں یہ حضرت سلطان المعظم خلد اللہ
 ملکہ و سلطنتہ کے اعلیٰ افسران سے ہیں حیدر و طاہر و مدینہ منورہ میں نائب
 گورنر انکے ماتحت ہیں انکو انشی ہزار قروش ساغ یعنی معمولی ادھائی قروش کے ایک
 ساغ ہوتا ہے جسکا چودہ ہزار دو سو پچاسی روپے کے کمپنی سرکار انگلشیہ کے
 برابر ہوتا ہے ماہواری مشاہیرہ ملتا ہے اور اس کے علاوہ دس آدمیوں کی تابعین
 یعنی اشیاء خوردنی پوشیدنی مکلفانہ و امیرانہ خزانہ عامرہ سرکار نامدار و الامدار

حضرت سلطان خلدائے ملکہ سے ملتے ہیں اور مکان و جلوس اردلی و سواری بالکل سلطانی ہے اور اب بالفعل جناب حضرت مولانا شریف عون الرفیق صاحب یہاں کے شریف ہیں شریف وہی لوگ یکے بعد دیگرے مقرر ہوتے ہیں کہ جو حضرات سادات حسنی یعنی حضرت اکام حسن علیہ السلام کی اولادوں سے ہوں۔ روانگی حجاج بطرف مدینہ منورہ وجہہ شریفہ حضرت شریف ہی صاحب کے حکم سے ہوتی ہے اور اقوام بدو جو گاہ گاہ راستہ میں حجاج کو ستایا کرتے و قافلہ کو لوٹا کرتے ہیں وہ جناب حضرت شریف صاحب کے رعب و انتظام سے خاموش رہتے ہیں اور اگر سرکشی و نافرمانی کی تو اسکی سزا جزا پاتے ہیں جب قافلہ مدینہ منورہ جا نیکو طیار ہوتا ہے تو جناب شریف صاحب جمالونکے سردار و نکو حاضر حضور کر کے ایک اقرار نامہ بحفاظت لیجاؤ اور واپس لائے حجاج کا مدینہ منورہ سے لکھو لیتے ہیں اور ہر ایک سردار کا ایک آدمی اسکے خاص لیگانے بطور ضمانت واپسی قافلہ زیر حراست رہنہ رکھتے ہیں جناب شریف صاحب کو ایک لاکھ قروش ساغ ماہواری مشاہرہ جنکے ستر ہزار آٹھ سو سنتادون روپے ہوئے اور پندرہ آدمی کاتاعین یعنی خورد و نوش و پوشاک و اخراجات مقرر اور پر مخاز علاوہ ملتا ہے و بانیس گھوڑے اور گیارہ سائڈنی سواری دلی رکھنے کی اجازت ہے یہ سب خرچ منجانب سلطان المعظم ہے۔

(محکمات) کچھری عدالت و فوجداری یہ ہیں اول مجلس ادارہ اس محکمہ کا افسر و رئیس اعظم یا شاہے مکہ و اراکین مجلس شریف صاحب و شیخ السادات و شیخ الہند و چند علمائے مکہ و قاضی و مفتی مکہ دس بارہ آدمی بطور ممبران کے ہیں اس محکمہ میں امور مالی و ملکی کے متعلق جو خاص خاص ضروری باتیں ہیں انکا مشورہ ہو کر حکم احکام جاری ہوتا ہے دوسرا محکمہ شرعی یعنی عدالت قضا معروف بہ محکمہ الحقوق اسمین حاکم اول و میر مجلس قاضی صاحب اور دوسرے شخص نائب قاضی و مفتی یہ تینوں آدمی مقدمات شرعی و منازعات حقیقت و غیرہ کو انفضال و تجویز کرتے ہیں تیسرا محکمہ الاموال و موسوسہ مجلس تمیز یعنی فوجداری اسمین ایک شخص قاضی کا نائب رئیس یعنی میر مجلس

ہوتا ہے وبقیہ چاکریا چھ آدمی معززین و شرفیائے عرب سے بطور نمبر یا جوری یا اسپسر کے رہتے ہیں اس محکمہ میں مقدمات فوجداری کی سماعت ہوتی ہے اور باہم اتفاق کر کے فیصلہ صادر کرتے ہیں دفتر سلطانی اور ان محکмата کے کاغذات کی کارروائی زبان ترکی میں ہوتی ہے درخواستیں صرف دو زبانوں میں لیا جاتی ہیں اولاً ترکی بعدہ عربی زبان میں داخل ہوتی ہے اگر عربی زبان میں درخواست داخل ہوئی تو وہ ترکی میں ترجمہ کیجاتی ہے وجملہ نالشات و اعتراض پہلے پاشاے مکہ کے حضور میں دار الخلافہ کے اجلاس کے وقت کہ وہ محکمہ قریب باب اُٹھانی کے ہے داخل ہو کر وہاں سے محکмата متعلقہ میں بھیج دیا جاتی ہے اور اس محکمہ میں آئندہ کارروائی ہو کر حکم دیا جاتا ہے و بمقدمات دعویٰ خون مجلس تیز میں تحقیقات مزید و کارروائی ہو کر حکم کی منظوری کو پاشاے مکہ کے پاس پیش کیجاتی ہے اگر جرم ثابت ہے تو ضبط استمراج و حکم آخر مثل استنبول بھیجی جاتی ہے وہاں ایسے مقدمات میں حکم صادر ہوتا ہے خون کے بدلے عموماً قصاص نہیں ہوتا بلکہ دیعت وارث مقتول کو قائل اور اسکی جائداد سے زیادہ دلایا جاتا ہے۔

(قلعہ جات) بالفعل یہاں مکہ معظمہ میں قریب دس ہزار فوج سلطانی سوار و پیدل عرب و ترک کی ہے اور تین قلعہ اور ایک بارک ہے ایک قلعہ موسومہ فلک ہے وہ حرم شریف سے اتر محلہ البطح میں جبل گورارہ پر ہے جس میں عسکر سلطانی رہتے دوسرا قلعہ فوخل جبل ہندی پر ہے وہ حرم محترم سے جانب پچیم ہے اُس میں توپ خانہ ہے تیسرا قلعہ ابو جہل جبل جبارہ پر یہ حرم سے جانب پورب و دکھن ہے اس قلعہ کے پشت پر جہل خانہ ہے یہاں قیدیان و مجربان سرکاری رہتے ہیں چاند ہونے کی یا اور اوقات نماز کی توپیں و ایام حج میں اسی قلعہ سے سلامی سر جوتی ہے اسی قلعہ ابو جہل کے نزدیک بختہ مکان بارک کی طرح طول طویل بنا ہوا ہے جس میں افواج و افسران و توپ وغیرہ رہتے ہیں اسی کے متصل پاشاے مکہ کے رہنے کا مکان ہے روزانہ شام کو بعد نماز عصر ذریعہ قلعہ مذکور عام میدان میں مختصر قواعد ہوتی ہے

اور بیند باجو ترکی لہجہ میں بجاتا ہے اور سلطان سلطانی سلامی ہوتی ہے ہر سپاہی بعد قواعد کے سلطان خلد اللہ ملکہ واسطے روزیہ دعا مانگتے ہیں (بادشاہم چوقیشا) و عموماً لوگ جا کر اس قواعد اور باجو کا تماشا دیکھتے ہیں کوئی حاضرت و روک ٹوک نہیں ہے جملہ سپاہیان کو پنجشنبہ کے روز سے بعد ظہر کے اور جمعہ کا تمام دن قواعد وغیرہ سے فرصت عنایت ہوتی ہے اسلئے جمعرات شام سے جمعہ کی شام تک حرم معظم میں ترکی عسکر و نکاسرخی ٹوپیان و سفید کوٹ و پتلون پہنے طواف کرتے ہوئے نہایت خوشنما و خوبصورت مجمع معلوم ہوتا ہے اور ہر قلعہ و پیر و زوجہ نشان مجبوری بلند چڑھایا جاتا ہے ایک چوتھی پارک زیر جیل جبرول سیدنا محمود کے پاس پہاڑ پر ہے اوس بارک میں سواران ترکی و پولیس کی پلٹن موسومہ ضبطیہ رہتی ہے جو پولیس کا کام دیتے ہیں علامہ لکے ایک رسالہ سواران قوم عرب کا ہے کہ جسکا نام رسالہ ہمیشہ ہے مے لوگ قافلہ جدہ کے ہمراہ جاتے اور حفاظت کرتے ہیں۔

(کتاب خانہ) ایک کتب خانہ سلطانی باب السلام کے پاس ہے اسمیں جملہ علوم کی کتابیں درسی و تاریخی زبان عربی و ترکی سات آٹھ سو برس کی ہیں وہ مکان عمدہ فرش و فرش سے سجایا ہے اسمیں ہر شخص جا کر کتابوں کے مطالعہ و معائنہ کرینکا مجاز ہے مگر اپنے مکان پر اٹھا لائیکلی اجازت نہیں ہے صبح کی نماز کے وقت سے نماز ظہر تک وہ کتب خانہ کھلا رہتا ہے دوسرا کتب خانہ شیروانی زادہ کا ہے یہ شیروانی زادہ قوم روسی تھا لیکن دولت عثمانیہ میں مدت تک ملازم و اعلیٰ عہدہ رہا اسلئے یہ کتب خانہ باب امہانی کے بغل میں طیار کرایا ہے اسمیں بھی ہر فنون و علوم کی قدیم کتابیں زبان عربی و ترکی و فرانسیسی و روسی کی ہیں۔

(مدرسہ) مدرسہ جات بھی چند ہیں ایک مدرسہ سلطانیہ و دوسرا دایہ اسمیں سوائے تعلیم کے طلباء و نگوگیہوں روزانہ سرکار سے ملتے ہیں وے طلبہ لوگ حرم شریف کے احاطہ میں بیٹھ کر پڑھا کرتے ہیں اور مدرسین سبق دیتے ہیں تیسرا مدرسہ موسومہ رشیدیہ باب الصفا کے قریب ہے اس مدرسہ کے معلم اول زبان عربی کے مکرمی علی ولی الدین

افندی عن محمد خا دم علی سابق متوطن بردوان خلف الصدق مولوی غلام سیدان
 مرحوم منصف پرتاپور علاقہ مدھ پور کے ہیں جو ترکی زبان میں بھی تعلیم دیتے ہیں
 یہاں عرب و ترک کے لڑکے پڑھتے ہیں عند الملاقات مولوی صاحب موصوف نہایت
 اخلاق سے پیش آئے آدمی با وضع و خلیق ہیں ایک روز میری اور میرے کل بھائیوں
 کی دعوت فرمائی قیام جناب مدوح کا خاص اسی مکان سلطانی میں ہے کہ جو باب الوداع
 پر دولت سرا ہے امہانی ہے یعنی جس مکان سے جناب سرور عالم صلی اللہ
 علیہ وسلم معراج شریف کو تشریف لگے تھے اب وہ مکان سلطانی وقف ہو مولوی صاحب
 کو وہ مکان قیام کے لئے عطا و عنایت ہوا ہے اس مکان میں حرم کی جانب ایک مجلس ہے
 کہ جس جگہ حضرت سرور عالم صلعم آرام و استراحت فرماتے تھے اور معراج کو تشریف
 لگتے تھے اس جگہ جا کر بننے نماز نفل ادا کی۔

(ڈاک خانہ) اسکو یہاں پوسٹ خانہ کہتے حرم شریف کے باب ابراہیم و باب الوداع
 کے درمیان لب سرک واقع ہے اس ڈاک خانہ میں تقسیم خطوط کا انتظام اچھا نہیں ہے
 نماز صبح کے بعد سے ظہر تک دروازہ کھلا رہتا ہے حجاج لوگ بذات خود اپنے خطوط کو
 تلاش میں ڈاک خانہ کو جاتے ہیں اہلکاران ڈاک پہلے تو دو چار بار یہ کہہ کر (روح بکرا)
 آج جاؤ کلہ آنا اس طرح سے ٹال دیتے ہیں۔ جب حجاج اہل غرض دو چار بار حیران
 ہو چکا اور وقت اجازت تلاش کی ملتی ہے ٹکٹ جسیان خطوط و پوسٹ کارڈین
 بڑے کمرہ کے ایک کونہ میں ردیونکی طرح پڑے دیکھنے کہتے ہیں اش انبار سے لوگ
 محنت شاقہ کر کے اپنے اپنے خطوط کو چن لیتے ہیں اور میر تک خطوط علیحدہ رہتے
 انکی بھی تلاش کی اجازت ہے اگر کوئی خط پیرنگ دستیاب ہو تو چار قروش محمول
 لیکر دیتے ہیں البتہ رجسٹری کے خطوط کی سقد احتیاط سے الماری میں رہتو رجسٹری
 کے خط دیتے وقت رجسٹر پر مہر کراتے اور رسید لیتے ہیں اگر ذرا سا بھی نام و نشان
 والقباب میں تفرقہ پاتے تو دینے میں بہت عذر و حیلہ و حوالہ و پریشان و دق کہتے ہیں
 اور چند دنوں تک دوڑاتے ہیں رجسٹری خطوط کے لینے کو مہر ضرور کھد وانا پڑتا ہو

اور یہ سیکھ کر کچھ زر نظرانہ کی امید ہوتی ہے تب ڈینے کو راضی ہوتے ہیں اہلکاران
ڈاک کا بیان ہے کہ دول اجنبی کو گوئے کتنے خطوط لکے گھر پہنچا دینگے ہمارا کام نہیں ہے
اسوجہ سے حجاج کو خطوط بروقت ملنے کی سخت تکلیف ہے خدا کرے کہ حکام مکہ کی توجہ
اس جانب مبذول ہو کر رفع دشواری حجاج ہو۔

ہندوستان کی ڈاک جو یورپ کو بمبئی سے ہر ہفتہ روانہ ہوتی ہے یا بمبئی آتی ہے
اس میں عرب کے بھی خطوط شامل ہوتے ہیں انگریزی میل عرب کی ڈاک سوئز میں علیحدہ
کر دیتا ہے اور لیتا ہے سوئز سے مصری میل جدہ کو لاتا اور جدہ سے سوئز کو لیجاتا
ہے بمبئی سے سوئز تک صاف موسمون میں نو روز اور ایام طوفانی میں گیارہ روز
میں ڈاک آتی اور جاتی ہے سوئز سے چار روز میں مصری میل جدہ کو پہنچاتا اور لیجاتا ہے
لہذا اگر ٹھیک میل کے دن خطر وانہ ہو تو مکہ میں پندرہویں یا سترہویں دن خطوط
پہنچ سکتے ہیں اگر اتفاقاً مصری میل سوئز میں انگریزی میل سے نہیں ملتا تو اور کوئی
جہاز جو جدہ کو سوئز سے آتا ہے عرب کی ڈاک لے آتا ہے ورنہ بصورت نہ ملنے
جہانہ کے آٹھ روز کا تفرقہ ہو جاتا ہے یعنی جب تک کہ دوسرے ہفتہ میں مصری ڈاک
روانہ نہ ہو ڈاک سوئز میں پڑی رہے گی۔

جدہ یا مکہ مکرمہ بلکہ تمام عرب کی ہر جگہوں سے تمام دنیا کے مقامات کو خط و زنی نصف
اونس پر دو آنے کا ٹکٹ لگانا ہوتا ہے عرب سے بیرون خط نہیں بھیجا جاتا جس خط
پر ٹکٹ نہ ہو ڈاکخانہ والے نہیں لیتے ترکی ٹکٹ ہر قیمت کا ڈاکخانہ میں ملتا ہے ہندوستان
میں جیسے ٹکٹ پر نام یا کچھ عبارت لکھ دیتے یا لکیر بنا دیتے ہیں ترکی گورنمنٹ کے
اصول کے خلاف ہے جن ٹکٹوں پر کچھ لکھا ہو گا یا ذرا بھی نشان ہو گا ڈاکخانہ میں نہ
لے جائیگا اور خطوط کو بکس میں نہیں ڈالتے بلکہ اہلکاران ڈاک خانہ کے ہاتھوں
میں دیتے ہیں وے اہلکار خطوط کو وزن کر کے ٹکٹ لگا دیتے ہیں

جدہ سے مکہ مکرمہ کو ہر روز ڈاک آتی جاتی ہے اور وائسے مدینہ طیبہ کو ہفتہ میں ایک بار
جدہ یا مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ میں ہندوستان وغیرہ سلطنتوں کے ملکوں سے منی آڈر کا

قاعدہ و سلسلہ نہیں ہے اور بواسطت ڈاکخانہ کے کوئی داد و ستد غیر ممالک سے نہیں ہوتی ہے اس طرح جدہ میں انگریزی کونسلات سے بھی سلسلہ داد و ستد روپے و منی آڈر وغیرہ کا نہیں ہے نہ وہاں سٹی آڈر آتے و نہ وہاں سے جاتے اور پارسل بھی نہیں بھیجا جاتا صرف خطوط کسی وزن کے ہون اور کارڈ جاسکتے ہیں اخبار کو نہ کھلی ہوئی کتابوں کی آمد و رفت جاری ہے نمونہ بھی آتا جاتا ہے لیکن کوئی چیز جس کا کہ دکھائی دینا محال ہو وہ نہیں جاسکتی خطوط و گوشہ کشادہ پم فلٹ و اخبار کی رجسٹری کا قاعدہ جاری ہے خط کی رجسٹری اسکے معمولی محصول سے دو ٹائیکر کر دی جاتی ہے رجسٹری سے صرف اس قدر اطمینان ہے کہ رجسٹری شدہ لفافہ محفوظ جگہوں میں رکھے جاتے ہیں اور رسید لیکر دئے جاتے ہیں ان کے تلف ہونیکا گمان کم ہے لیکن اگر کسی رجسٹری شدہ لفافہ میں کوئی نوٹ بند ہو اور وہ گم ہو جاوے تو ترکی گورنمنٹ فریسنڈہ کے اظہار و تعداد و مالیت کا یقین و اعتبار ٹکریگی اور نہ اس دعوے کا کچھ نتیجہ مفید ہو گا بلکہ وہ اپنے قانون کے موافق عمل درآمد کریگی۔

ہندوستان سے روپیہ جدہ و مکہ معظمہ جائیکا بالفعل صرف ایک ہی سلسلہ ہے کہ نوٹ کا نصف پہلے بذریعہ رجسٹری لفافہ کے بھیجیں اور جب اسکی رسید آلیوے تو دوسرا نصف بھیجیں تاکہ تلف نہ ہو اور مکہ معظمہ سے ہر چار شنبہ کو دوسرے ملکوں کی ڈاک روانہ ہوتی ہے اور ہر دو شنبہ کو مکہ معظمہ میں پہنچتی ہے۔

(تاریہ برقی) اسکا بھی سلسلہ اسی ڈاک گھر میں ہے اسکو تلخراف کہتے جدہ مکہ مکرمہ سے ہر ملک و شہر کو سلسلہ تاریہ برقی کا جاری ہے ہر جگہ کے فی لفظوں کا محصول علیہ ہے لیکن ہندوستان میں بھیجئے کو ہر شہر کی واسطے فی لفظ قریب تین روپے کے لیا جاتا ہے نام و پتہ وغیرہ ہر چیز کو شمار کر لیتے ہیں مدینہ منورہ سے تار کا سلسلہ نہیں ہے جدہ سے مکہ معظمہ تک تار کا محصول فی لفظ قریب ایک آنہ کے لیا جاتا ہے اس میں بھی پتہ و نام معاف نہیں ہے عمال تاریہ برقی ہر زبان و ہر خط میں سوائے اردو زبان

کے بھیج دیتے ہیں چونکہ اردو زبان و مان مروج نہیں ہے اسلئے انکو تامل ہوتا ہے۔

(صفائی) اسکا بالکل صفایا ہے محکمہ منوسلیمی کو بلند یہ کہتے ہیں سارے شہر بھر میں دو تین کراچی گاڑیاں خچر یا گدھوں سے جوئی دکھائی دین ایک دو غلام اوس کراچی کے ہمراہ سر کو نیچر جھاڑو بہار و وصفائی خس و خاشاک کی کرتے نظر آئے مگر بالکل لاپرواہی کے ساتھ عام گدڑ گاہو نیچر گدھوں اور اونٹوں کی میٹگنیاں جو گرتی ہیں دے آدمیوں کے پیروں سے یا مال و گدو غبار ہو کر اور ہوا میں اوڑر کر روشن دماغ کا خوب کام دیتی ہیں ایام حج میں مفلس حجاج گلیوں اور سڑکوں پر پڑے رہتے ہیں اور جہاں تہاں راہو نیچر بلا تکلف بول و براز کر دیتے جنکی بو سے دماغ پریشان ہو جاتا ہے تاہم اس طرف حکاموں کی توجہ بہت کم ہے یہ امر بہت کچھ اصلاح طلب ہو۔

(متفرقات) دولت عثمانیہ و سلطنت سلطانی کو مکہ معظمہ اور اہل مکہ سے یا سارے حجاز سے کچھ حاصل نہیں ہے بلکہ پچاس لاکھ ریال مجیدی ہر سال واسطے اخراجات مشاہرہ اہل مکہ و مطوفان و عالمان و اعوات و مدرسہ و معلمین مدرسہ جات و کتب خانہ و خیرات خانہ وغیرہ کے زر نقد صرف مکہ معظمہ میں آتے ہیں ان نقدی سالانہ کے علاوہ طلباء روزیہ دار و مطوفان و متوکلان و خیرات خیرات خانہ و کتون کے لئے روٹیاں و کبوتران حرم کے واسطے دانہ چھ سات ہزار من گیہوں و روشنی حرم کیواسطے صد ہا من روغن زیت و مومی بتیان و بخور کے لئے منوں عود و عنبر و خوشبو چیزیں ملک مصر سے غلات خانہ کعبہ کے ہمراہ آتا ہے اسی طرح دافر چیزیں اور زر نقد جملہ ائمہ متبرکہ و مدینہ منورہ بیت المقدس و کربلا سے معلک بھیجی جاتی ہیں حسب اتفاق اسی اثناے قیام میں مکہ معظمہ کے جھکو دو ایک امیر و غریب کے یہاں تقریبات شادی و خطنہ کی بھی دیکھنے کا اتفاق ہوا جسکے بعض طریقہ بچشم دید و بعض سمعی حوالہ قلم کرتا ہوں۔ (خطنہ) امراے عرب و شہری عوام لوگوں کے لڑکوں کے خطنوں کا یہ رواج ہے کہ ہمارے بچہ معینہ کو برادری کے لوگ اور احباب جمع ہوتے ہیں اور احباب و برادری کے لوگوں کی جانب سے دستی خانوسین یعنی لعلین مع بڑی بڑی مومی بتیوں کے غلاموں کے ہاتھوں میں سامان

صفائی

متفرقات

خطنہ

روشنی کا رہتا ہے جنکی تعداد دو تین سو کے ہوتی ہے اور لڑکے کو بعد نماز مغرب یا عشاء حسب
 لیاقت کپڑہ نفیس و لطیف پہنا کر ایک گاڈی جو مثل شام پنی گاڈی کے ہمشکل جو حسین
 ایک خچہ چوتار ہوتا ہے اوس گاڈی کو اچھی طرح آراستہ و خوبصورت پردون سے منجھکر
 اوس لڑکے کو اور بھی دس بارہ لڑکے خرد سال ہم سن برادری اور دوستوں کے سوار
 کر کے روشنی کے ساتھ روشن چوکی و بینڈ باجا انگریزی ترکی لہجہ میں بجاتا ہوا آنا
 و ہتائی سادی و رنگین چھوڑتے ہوئے دہرائی لوگ پیدل ہمراہ حرم شریف بیت اللہ کے
 دروازہ پر لاتے اور لڑکے کو گاڈی سے اُتار کر اندر حرم کے لیجاتے و دروازہ بیت اللہ
 کے سامنے دعا پڑھا کر پھر سوار کراتے اور بازار میں اسی طرح سے گشت کراتے ہوئے
 مکان پر اپنے لیجاتے ہیں وہاں پہونچ کر خطہ کرا دیئے ہیں اور صبح کو جہاں نوکی دعوت کرتے
 اور بدو لوگ بھی برادری کے آدمیوں کو جمع کر کے خطہ کرتے اور دعوت اپنے مذاق کے
 موافق کرتے ہیں لیکن بدو کے بعض خاص فرقہ میں ایک جدت یہ ہے کہ سوائے چڑہ
 نجس کے کہ جسکا خطہ کرنا ضرور ہے زیر ناف کا چڑہ بھی ایک دم اُستریہ سے چھیل دیتے
 ہیں تاکہ موئے زمار نہ پیدا ہوں یہ طریقہ خطہ کانٹے بہت سخت اور تکلیف دہ ہے اور
 جسکا اس طرح خطہ ہوتا ہے وہ ذرا بھی اف و آہ نہیں کرتا اگر ذرا بھی کراہ کی آواز اسکے منہ
 سے باہر ہوئی تو اس کو خارج برادری کہتے ہیں یہ قوم بنی تقیف کی ہے جو طایف پورب تین کوس پہونچ لیں تین تین
 (شادی) امرا لوگوں کی شادی میں یہ رواج ہے کہ تارنج معینہ کے دوروز قبل سے
 برادری لوگوں کے مکانوں سے چار چار پانچ پانچ دہے و بمقدار مناسب روغن زرد
 و چاول و آٹا بطور نذیر و مدد خیر شادی فریقین کے گھر وغینہ جاتا ہے و تارنج معینہ
 کے روز اہل تقریب کے مکان پر خوب روشنی کیجاتی دروازہ پر گیت یعنی محراب
 پھاٹک بنتے ہیں اسمین زریں کپڑہ لپیٹ کر ہزار ہا شیشہ کی لوکڑیاں جلاتے ہیں
 و لوکڑیوں کے لٹکانے میں خوب صنعت دکھاتے ہیں دروازہ پر روشن چوکی باجوہ میں
 باجوہ کہ ترکی و عربی لہجہ میں گیت و اشعار نعتیہ و واقعہ میمونہ گاتا ہے بجواتے ہیں لڑکے
 والے کے مکان پر بعد مغرب جہاں نوکی آمد شروع ہوتی ہے ہر مہمان کی آمد کے وقت

ایک توپچہ جو عربی میں گتھہ کہتے چھوڑتے ہیں اور مہمانوں کو بڑی تعظیم و تکریم سے
نشستگاہ کی مجلسوں میں کہ جسکو خوب روشنی اور بڑے بڑے قد آدم کے آئینوں سے
آراستہ کرتے لیجا کر بٹھاتے ہیں ان مجلسوں میں دیکھ لینی چوکیوں کے فرش کنارہ کنارہ کر کے
عمدہ عمدہ صاف و شفاف گدے بچھاتے اسپر سادے اور زری کے غلاف دار تکیہ
لگا دیتے ہیں بعد بٹھانے کے بکسات یعنی بسکٹ و جبن یعنی پیپر و حریتہ اللوز یعنی
بادام کی شیرینی و چائے و قہوہ کی دعوت کرتے احباب اور جو مہمان برادری کے آتی
انکے ہمراہ کیسے ایک سو کیسے اوس سے زائد باعتبار قرابت و محبت روشنی کی فانوس
جو سفید کپڑوں کے یا شیشوئی ہوتی ہیں جنکے اندر بڑی بڑی مومی بتیان چڑھی رہتی ہیں
مع فانوس بردار جو کہ انہیں مہمانوں کے حبش و غیرہ غلام یا ٹھیکہ کے مزدور ہوتے
روشنی کی مدد آتی ہے اسلئے صاحب تقریب کا بارات کی روشنی میں کچھ خرچ
نہیں ہوتا یہ سب لوازم برادری کی معاشرت پر منحصر ہے ان طریقوں سے صد ہا فانوس
و فانوس بردار و کچا مجمع ہو جاتا ہے نماز عشا کے قریب ان ہی روشنیوں کے ساتھ
لوٹا کا لباس فاخرہ مگر وہی معمولی وضع کا ملبوس شرعی بیٹنیا پہنکر مع براقی حرم شریف
بیت القدس میں جا کر دو رکعت نماز نفل ادا کرتا ہے اور منظر جماعت عشا کے رہتا ہے
اس درمیان میں جگہ جہان دہین اگر جمع ہو جاتے ہیں و بعد فراغت صلوٰۃ عشا مقام
مصلے حنفی میں لوٹے کو لیجا کر بٹھاتے ہیں اور عروسہ کی جانب کے لوگ اسجگہ جاتے
اور نکاح بدین مہر محجل بڑھاتے دین مہر کی تعداد وہ درم شرعی سے لیکر ایک ہزار
ریال فرانسیس تک و مان رواج ہے اس مقدار سے زائد کسی کا نہیں ہوتا مگر میرے
خیال میں یہ تقلیل دین مہر اور محجل کی ہونی صرف اسی خطہ پاک کے لئے موضوع اور
مناسبت ہے کہ جہان ہر کاموں میں احکام شرعی کی پابندی ہے فریقین مرد و عورت
کے مزاجوں میں بجز تفصیل احکام خدا و رسول کے دوسری کوئی بات نہیں و نہ کوئی
شے رخنہ انداز ہوتی بالعکس اسکے ہندوستان میں کہ کم عمر بچوں سے لیکر پیر فرقت
تک جو انی کے طرنک میں محبوظ ہو کر شب و روز فسق و فجور و عیش و طرب و نشہ خواری

وبادہ نوشی اوباشی میں مبتلا رہتے ہیں اور ہر گلی و کوچہ و بازار بلکہ ہر ریزہ ریزہ شہوت پرست
 و فتنہ انگیز و دلربا یا شیطانی خصلتیں رکھتا ہے اسکے یہاں یہ بھاری دباؤ اور یطوق
 و سلاسل گران انکے مناسب حال ہے و بعد نکاح سب خویش و اقارب دوست احباب
 مبارک باد دیتے ہیں بعد اسکے حرم سے مکان میں عروسہ کے جاتے ہیں چلتے وقت
 جس قدر فائوسین جمع ہیں اُسے سب روشن کر دئے جاتے ہیں سب کے آگے وہی دونوں
 باجے انکے بعد صد ہا بلکہ ہزار فائوسین چلتے ہوئے اسکے بعد سب آدمیوں کے آگے نوشہ
 اور اوسکی پھل و پیچھے پیچھے حملہ باراتی آہستہ آہستہ پیادہ پا چلتے ہیں راہ میں انار
 و ہتیا بیان سادی و رنگین و بند و قین و دس دس بیٹیں بیٹیں قدموں پر چھوڑتے
 جاتے ہیں غرض اس طرح سے مکان عروس پر پہنچتے وہاں بھی مجلس و نشستگاہ
 حسب قاعدہ عرب خوب عمدہ طریقہ سے روشنی چراغان سے سجی ہوئی رہتی ہیں
 سرائی کی جانب کے لوگ دروازہ پر موجود رہتے وہ سب استقبال کر کے لیجاتے
 ہیں اور اوس مجلس آراستہ و پیرستہ میں بٹھاتے ہیں غرض باراتوں کے رات
 کے وقت تک مکان عروس پر پہنچ جاتی ہے نوشہ کی جانب سے زر نقد کل دین ہر گاہ
 و نقد کا کوزہ و ہندی و سرمہ و ایک خوشبو بچھو لو نکا موٹا سا ہار و میوہ تفلح کا دس
 بیس ہار اور ایک چھوٹی تمکیہ زرین جو کہ عروس کے سینہ پر باندھنے کی رسم درواج ہے
 اور دو سو نیاں سونے کی مرصع جو کہ سر پر فردور کا اوپر لگائی جاتی ہیں بھیجی جاتی ہیں
 بعد اوسکے عروس کی جانب سے ایک گلاس شربت کا آٹما ہے کہ جسکو پہلے نوشہ منہ میں
 لگاتا بعد اسکے حملہ حاضرین رسمہ منہ میں لگالتے بعد اسکے خشک جینیوں نفحات کی
 یعنی تین چار قسموں کے کباب اور دمیہ کی کوزی و میوہ جات وغیرہ و شیرینی ایک
 ایک رکابی میں حسب مقدار حصہ لگا کر سبھوٹکے آگے پیش کی جاتی ہے اسکے بعد
 چائے یا تھوہ یا ثعلب مصری آتی ہے جسکی جس چیز کی خواہش ہوئی اسے باراتی لوگ
 کھاتے پیتے ہیں اسکے بعد سب بچہز کا آٹما ہے تو وہ سوتکے و گدے مع غلام
 ریشمی و زرین و سادی چھٹون اور خوش وضع دریسوٹکے و ظردنہائے مسی و برنجی

ونقرئی ولونڈی و غلام یہ چیزیں ہمیز کی سجھا دی جاتی ہیں اسکے بعد بارہ بجے شبکو لڑکی کی رخصتی ہوتی ہے لڑکا رخصتی کی غرض سے زنان خانہ میں جاتا ہوا سوقت بہت سی عورات فٹ اور منہ کو بجا کر یہ گاتی ہوئیں دروازہ سے مجلس نشستگاہ زنانہ تک نوشہ کو استقبال کر کے لیجاتی ہیں

مرحباً یا نور عینی مرحبا	مرحباً یا محمد مرحبا
مرحباً یا مرحبا فے مرحبا	مرحباً الحسینی مرحبا
ان نصارا والعجوس	ان بی دك العروس

کلمہ اسلام علیک ید بہ

یا مویذ یا محمد یا امجد یا امام القبلتی	یا حبیبی یا محمد - یا عروس الخاقینی
مرعہ وجہک یسعد بالکریم الوالدین	حوضک المشافی مبرد - وردنا یوم النشور

نوشہ زنان خانہ میں جبکہ صرف دس پندرہ منٹ بیٹھا ہے عورات برادری اور سب عورتیں اسے دیکھتی ہیں بعد اسکے باہر آتا ہوا لڑکی رخصت کر دی جاتی ہے لڑکی کی سواری کو مہر ہی شامینی گاڑی دو پہیوں کی جو نہایت ہی بیش قیمتی پر دولٹے آراستہ کی رہتی ہے سوار کے رخصت کی جاتی پر رخصت کرتے وقت جملہ عورتیں ایک نہایت دردناک آواز اور ہجین با چشم گریان دل بریان بصد حسرت و یاس اپنی زبان میں خوش الحانی کے ساتھ یہ گاتی ہیں۔

غریب ولوملک الدیار باسرها	اذ مات لمریگی علیہ جیبو
یا قلب لا تحزن وکن صابراً	لان رسول اللہ مات غریب
غریب و مسکین و طالہ حاجتی	فیارب کن اعونالی کل غریب

عروسہ کے ہمراہ لڑکی کے خویش و اقارب قرابت قریبہ کی عورتیں خالاکچھو پھی مان بہن نوشہ کے مکان تک جاتی ہیں اور وہاں پہونچکر عروسہ کو ایک مکان میں علیحدہ جو خلوت کے نام سے طیار رہتا ہے جسے انکی زبان میں بیت انس کہتے ہیں اُس میں اتارتی ہیں اور آپس میں سب عورتیں دونوں طرف کی ملکر ایک دوسری مجلس نشستگاہ میں بیٹھکر دارہ و دین کے ساتھ اشعار نعتیہ و حمدیاری تعالیٰ و نامی عورتوں کی حکایت بہت خوش الحانی

سے نماز صبح تک گایا سجا یا کرتی ہیں عورات میں زبان مہمان عورتوں کی خاطر داشت بخوبی کرتی ہیں نماز صبح کے بعد جملہ مہمانوں کے لئے چائے و تفکحات کی چیزیں آتی ہیں دوپہر کو بعد نماز ظہر دعوت طعام ولیہ میں کچی بریانی یعنی زرخم اور چند اقسام کے کباب و چٹنی و اچار و مرہ غرض طعام ہائے گوناگون و رنگارنگ کھلائے جاتے ہیں نماز عصر کے وقت پہلے نوشہ کے مان باپ ایک ایک زور بطور رونمائی کے دیتے ہیں بعدہ عام برادری کے لوگ مرد و زن ایک ایک دو دوا شرفیان خواہ روپے جو جسکی لیاقت ہو وہ پیشانی دہن پر کسی لس دار چیز سے ساٹ دیتے ہیں کہ وہ گر کر دامن یا گود میں عروسہ کے جمع ہو جائے یا کرتی ہیں اس رونمائی کی رسم کو (نس) کہتے ہیں اور جو بس قدر دیتا ہے اسکی تعداد بقید نام فہرست میں درج ہوتا ہے دوسرے روز و تکو قبل ظہر عروسہ و نوشہ عروسہ کے مکان پر جمع جملہ اشخاص برادری عورت و مرد کے آتے ہیں یہاں عروسہ کا باپ ایک گھڑی سوئے خواہ چاندی کی یا کوئی دوسری عمدہ چیز مردانہ مصرف کی حسب لیاقت اپنے نوشہ داماد کو سلامی میں دیتا ہو بعد اسکے دعوت ولیہ ہوتی ہے جسمین انواع اقسام کے کھانے کھلائے جاتے ہیں اور لڑکا دروازہ پر جا کر بیٹھتا ہے اور مہمان لوگ جب کھانا کھا کر رخصت ہوتے ہیں تو یہ دعا و مبارکباد (بارک الله لك و لذو جنات) کہتے جاتے ہیں۔

عزرا لوگوں کے گھروں میں بھی اپنی اپنی لیاقت کے موافق خاطر و مدارات سے پیش آتے ہیں اور حسب لیاقت اپنے تھوڑی تھوڑی سبب رسومات و کارروائیاں کرتے ہیں اور بدو لوگوں میں شادی کا یہ طریقہ ہے کہ وہ لوگ زیادہ تر ایک ہی شادی کرتے ہیں جب کوئی مرد دید و کسی لڑکی بدوؤں سے شادی کرنے چاہتا تو پہلے اپنے دوستوں و اقربان کے لوگوں سے انہما حال کرتا ہے اور اپنے اقربان اور دوستوں میں سے کسی ایک شخص کو لڑکی کے باپ کے پاس پیام لیکر بھیجتا ہے اسوقت سے رسم نسبت کی شروع ہوتی ہے پہلے لڑکی سے رائے لی جاتی ہے کیونکہ بلا رضامندی لڑکی کے تقرر نسبت غیر ممکن ہے جبکہ لڑکی اور اس کے باپ کی رائے متفق ہوئی تو

وہ نسبت قرار پاتی ہے اور وہ آدمی جو لڑکے کی طرف سے صاحب دختر کے پاس جاتا ہے وہ صاحب دختر کا ہاتھ پکڑ کر یہ کہتا ہے کہ تم کہو کہ ہم اپنی لڑکی کو فلان شخص کی شادی میں دینے کو رضامند ہیں بعد اسکے صاحب دختر اسکا جواب منظوری بشرطیکہ لڑکی رضامند ہے دیتا ہے و تاریخ شادی کی بھی مقرر کر دیتا ہے اور تاریخ مقررہ شادی پر نوشہ ایک لعلین روشنی کی اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے اور کل بدواسکے اقران کے خیمہ میں صاحب دختر کے آتے ہیں اور نکاح بدین مہر قلیل زر نقد کے ہوتا ہے بعد نکاح کے لڑکا اپنے ہاتھ سے ایک دسہ کا بچہ گواہوں کے سامنے ذبح کر ڈالتا ہے جب خون اسکا زمین پر گر پڑتا ہے تب اختتام رسم شادی تصور کی جاتی ہے بعد اسکے مرد و عورت کھانا اور گانے میں مصروف ہو کر خوشیاں کرتے ہیں اور نوشہ ایک پال یا خیمہ میں کہ جو خاص واسطے اسکے علیحدہ نصب کیا جاتا ہے جا کر بیٹھتا ہے اور عروسہ اپنے اقران کے خیموں میں بھاگتی و چھپتی پھرتی ہے جسکو چند عورتیں پکڑ کر خیمہ نوشہ میں پہونچا آتی ہیں نوشہ دوہن کو استقبال کے ساتھ اپنے خیمہ میں پہونچا تا ہے اور جو عورتیں کہ واسطے پہونچانے کے جاتی ہیں وہیں واپس چلی آتی ہیں۔

اگر کوئی بد و اپنی جو رو کو بد کاری یا بد فعلی میں دیکھتا ہے تو پہلے اسکے باپ بھائی اور ان کے سامنے متہم کرتا ہے اگر اسکا قصور ثابت ہو تو فوراً اسکا باپ یا بھائی اس عورت کا گلا کاٹ ڈالتا ہے۔

۹ صفر المظفر ۱۳۱۱ھ روزِ دو شنبہ

مکہ معظمہ کے حضرات عالیات میں جناب تقدس سمات ملائیک صفات فرشتہ صورت و سیرت و اعظا طریقت و شریعت ہادی معرفت و حقیقت مخزن فصاحت و بلاغت گنجینہ شرافت و کرامت سلطان ملک معانی خاقان کشور اسرار خدا دانی ماہر رموز قرآن رہنماے سبیل ایمان سید العارفین و الصالحین طرہ دستار محمد ثین و محققین تاج الاولیاء شمع شبستان اصفیا اکمل الکلام امام العلماء قدوة السالکین بدو العالیز قطب الاولایۃ شمس الہدایت شیخ المشائخ پیوستگی سیدنا و مولانا و سیلتنا

باطن آگاہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب فاروقی و چشتی مدنیوضہ ابد کی شرف
 قدمبوسی سے مشرف ہوئیگا اتفاق ہوا اگرچہ اکثر علما و صلحا و مشائخ و فضلا جناب حضرت
 مدد مروج مدظلہ کے فیوض برکات سے واقف ہیں اور عوام میں بھی بہت شہرت ہے
 تاہم واسطے برکت کے اشارۃ و مختصر کی فیوض و برکات سے اعلیٰ اقدس مدظلہ کے عرض
 کرتا ہوں کہ ہندوستان میں کوئی ایسا قصبہ و شہر نہیں ہے کہ جہاں حضرت مدظلہ کرام
 میں سے نہ ہوں مقلد میں کے اکثر علما و مشائخ جناب اعلیٰ حضرت کے خدام میں سے
 ہیں چنانچہ میں اپنی مختصر واقفیت کے مطابق عرض کرتا ہوں کہ ہندوستان میں جناب
 اعلیٰ حضرت کے بڑے خلیفوں میں جامع شریعت و طریقت جناب حضرت مولانا رشید
 احمد صاحب محدث گنگوہی اور دیوبند کے کل علما جیسے جناب مولانا محمود حسن
 صاحب و مولوی خلیل احمد صاحب و مولانا شاہ محمد عابد صاحب شیخ الطریقہ اور
 امر وہہ میں جناب مولانا سید احمد حسین صاحب مدرس اول مدرسہ امر وہہ و جناب شاہ
 بہار الدین صاحب شیخ الطریقت والد آباد میں جناب مولانا محمد حسین صاحب مجیب
 آہی و مولوی محی الدین صاحب و کانپور میں مولوی احمد حسین صاحب مدرس
 اول مدرسہ عربی کانپور و مولوی اشرف علی صاحب مدرس مدرسہ نظامیہ و ضلع
 و برہنہ میں جناب مولوی فدا حسین صاحب و مولوی منور علی صاحب موجود مدرسہ
 اعلویہ واقع موضع مولپور ستہ و میرٹھ میں جناب مولانا عبد السمیع صاحب مصنف انوار
 ساطعہ اور دہلی میں مولوی سید حمزہ صاحب و مولوی محمد حیات صاحب و ایسٹچی میں
 مولوی عبد اللہ صاحب و عظیم آباد میں جناب مولوی حفیظ اللہ صاحب و حیدر آباد
 دکن میں جناب مولانا محمد انور صاحب اور لنکے ہوائے سیکڑوں علماء شام سے پشاور
 تک سندھ و مدارس و بیہی وغیرہ میں خلفا کا ملین سے حضرت مدظلہ کے ہیں یہ سب
 علما علاوہ تعلیم طریقت کے علم حدیث و نبیات کی بھی تعلیم و درس دیتے ہیں ہندوستان
 کے سوا مصر شام و دغاغبستان و استنبول میں بھی حضرت کے خلفا بہت بڑے
 بڑے علما و مشائخ ہیں چنانچہ اسکندریہ میں شیخ علی حربی عالم و فاضل اجل و

شیخ الشیوخ ہیں حضرت مدظلہ کے اوصاف و حالات خاص کیلئے تو انک رسالہ علمی و درک
ہے لیکن الاستقامتہ فوق الکرامتہ یعنی استقامت شریعت پر سب کرامتوں سے بڑی
کرامت ہے اتباع سنت میں محو و انور شریعت میں فنا ہیں فنا فی اللہ و باقی باللہ ایک
شان ہے ہمیشہ صبح کو حضرت مدظلہ کے یہاں درس مشنوی شریف مولانا روم کا ہوتا ہے
درمیان درس ایسے ایسے حقائق شریعت و اسرار حقیقت بیان فرماتے ہیں جہاں کہ اکثر
حاضرین جلسہ علماء و فضلاء ہوتے ہیں جو سنکر متحیر ہوتے ہیں اور اپنے اپنے ایجاب و تکوین تقویت
دیتے ہیں اور جسکا جو منصب ہے وہ اسی وقت مستفیض بھی ہوتے رہتے ہیں جناب والا
کا اس وقت سن شریف نوٹے برس سے زیادہ ہے بالفعل ہندوستان سے ہجرت فرما کر
مکہ معظمہ میں قیام فرمایا ہے اللہ تعالیٰ اس ذات فیض آیات سراپا برکات کو بہت زمانہ
تک قائم رکھ کر خلق خدا کو ہدایت و مستفیض کرے آمین ثم آمین نصیب اللہ سے آج اس
راقم کو غلامی جناب حضرت مدظلہ العالی کی نصیب ہوئی راقم و راقم کی اہلخانہ و برادر مر عزیز
حاجی فضل الرحمان اور انکی اہلخانہ اور ایک خادمہ ہماری یہ پانچ آدمی دست باریکت پر پہنچ
بیع ہو کر حلقہ غلامی کا ڈاکر فخر سعادت دارین حاصل کی۔

جناب حضرت صاحب مدظلہ العالی کے ایک برادر زادہ جناب تقدس مآب حاجی حافظ احمد
حسین صاحب مدعنا یہ ہمراہ ہیں عام حجاج لوگ اپنی اپنی چیزیں از قسم زیورات
و زرقہ کہ جنکی حفاظت ضرور لازم ہے عرفات و منیٰ و مدینہ طیبہ جاتے وقت جناب
حافظ صاحب کے پاس امانت کر جاتے ہیں اور تعجب یہ ہے کہ جناب حافظ صاحب اس
کام میں کس قدر مشکل اٹھاتے ہیں ہر شخص کی امانت علیحدہ علیحدہ جیسی کہ اسنے دی ہے
رکھتے ہیں اسکی یادداشت کیواسطے ایک دفتر میں نام قلمبند کرتے ہیں اور اس تکلیف
کوئی معاوضہ یا حق حجاج سے نہیں لیتے واقعی یہ انہیں کی ہمت ہے کہ ایسے مشکل کام
کو مفت کرتے ہیں حافظ صاحب نے یہ نہایت مشکل کام حسبہ اللہ محض حجاج کی رعایت
رسانی کو اپنے ذمہ لیا ہے۔

۱۰ صفر المظفر ۱۳۱۵ھ روز شنبہ

کب وہ دن ہوگا کہ میں ہو نگا میں داخل
 نار سائی سے مقدر کے نہایت ہون نخل
 مائے بے بال پر اب طرح نہیں ہوتی منزل
 دیر ہوتی ہے زیارت میں تو کہتا ہوں دل
 عمر اس طر سے بہات گذر جائیگی

جذبہ شوق کا رخ ہے مرے سینہ کی طرف
 دل ہے راغب اوسے دریا کے سفینہ کی طرف
 اب نہ دیکھو نگا کسی اور مہینے کی طرف
 جس طرح ہوگا روان ہو نگا مدینہ کی طرف
 اب یہاں سے پہلوگ کے تردد و بے بسی و انتشاری کا حال ملاحظہ فرمائیے اس وقت تک
 تو پہلوگ اس قافلہ ستنا میمونہ کی امید پر مکہ معظمہ میں مقیم رہے اور دن گنا کے بلکہ روزی
 سب چیزیں سفر مدینہ کی بہم و مہیا کر لیں تھیں ۱۱ اور ۱۲ تاریخین صفر المنظر کی گذرین آج
 تک کہ، ارہے کوئی حکم قافلہ کا شریف صاحب کے حضور سے نافذ نہ ہوا تو پہلوگوں کو سخت
 انتشار ہوگا یا الہی اب کیا ہوگا اور کس طرح حاضری روضہ اقدس کی نصیب ہوگی کیونکہ
 جو شخص حج کی واسطے مکہ معظمہ میں آوے اس پر واجب ہو کہ زیارت کرے روضہ اقدس جناب
 حضرت رسول خدا صلعم کی کسبے کہ اس نعمت کے مقابل کوئی نعمت اعلیٰ و سعادت عظمیٰ
 نہیں ہے اور اس کے فضائل احادیث معتبرہ سے ثابت ہیں فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم نے مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي یعنی جس شخص نے زیارت کی مری قبر
 کی واجب ہوگئی اور اسکے لئے شفاعت مری اور فرمایا مَنْ زَارَنِي مُسْتَعِدًّا أَكَانَ فِي جَوَارِي
 يَوْمِ الْقِيَامَةِ یعنی جو زیارت کرے مری تو وہ دن قیامت کے مرے ہمسایہ میں ہوگا
 اور فرمایا مَنْ زَارَ قَبْرِي كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا وَشَهِيدًا جس نے زیارت کی مری قبر کی
 تو ہو نگا میں واسطے اسکے شفیع اور گواہی دینے والا اور فرمایا مَنْ حَجَّ إِلَى مَكَّةَ
 ثُمَّ قَصَدَ نِي فِي مَسْجِدِي كَتَبَ لَهُ مِائَتَانِ مَبْرُورَتَانِ جس نے حج کیا طرف
 مکہ کے اور پھر قصد کیا میرا حج مسجد میری تو لکھے جاتے ہیں واسطے اسکے دو حج
 مقبول اور فرمایا مَنْ حَاضَرَ نِي تَرَانِي لَا يَحْتَدُ حَاجَةً إِلَّا زِيَارَتِي كَانَ عَمَلِي أَنْ أَكُونَ
 لَهُ شَفِيعًا یعنی جو کوئی آئے گا مری زیارت کی واسطے کہ اوسکو سوائے اوسکے اور
 کوئی حاجت نہ ہو تو ٹھہرا دیا گیا مجھ پر کہ میں اوسکی شفاعت کروں غرض ان افکار و سبکے

ساتھ سہلو گون نے اور جناب مکرمی حاجی امیر حسن خان صاحب نے سید علی مطوف کو طلب کر کے اس عدم سامانی و محرومی قسمت کا گلہ و شکوہ کرنا شروع کیا لنگہ بیان سے ظاہر ہوا کہ بالفعل کوئی راہ مدینہ طیبہ کی صاف نہیں ہے بیوع کی جانب سے راہ میں اسی طرح فتنہ و فساد لوٹ مار پر پایا ہے اور اس راہ سلطانی میں کردہ خویش اید پیریش کا مضمون ہے بیوع کی جانب کے بدوان اس راہ میں آمادہ ہیں کہ اس طرف سے جو قافلہ جاوے وے لوگ اُسے لوٹیں عن سر رض ہر طرف کشمکش پھیلا ہوا ہو اسلئے جناب شریف گوگلو میں ہیں اور حکم نکلنے قافلہ کا نہیں دیتے ان حالات کے معلوم ہونے سے بس قدر غم و غصہ و حسرت و یاس سہلو گوگلو ہوئی ناظرین خود خیال کر سکتے ہیں کیونکہ اب سہلو گوگ نہ ادھر کے ہے نہ اُدھر کے ہے گردش فلکی نے ستا یا منتظمون کے بے عنوانی نے راہ رو کی تاہم سہلو گون نے سخت اصرار اسکے وعدہ کا کیا اور غلات و عدگی کا الزام دینا شروع کیا جس سے اُنکی رگ ہاشمی متحرک ہوئی اور خون قریشی جو شش میں آیا وہ خود جان بکف ہو کر مستعد ہوئے اُنکی مستعدگی سے گھر کا گھر آمادہ سفر عظمیٰ ہو گیا جناب مکرمی حاجی امیر حسن خان صاحب رسولپوری نے از راہ دریادلی و عالی ہمتی جملہ اخراجات آمد و رفت کا انکے اپنے ذمہ لئے اور خرچ کے بار سے انکو سبکدوش فرمایا بس کیا تھا مستعدگی و آمادگی ہو گئی گیارہ آدمی مزدور لڑکے بالے عزیزان خاص و بارہ تیرہ آدمی غلامان و لونڈیاں جملہ تینکیس آدمیوں سے وہ سفر کو آمادہ و مستعد ہوئے خرچہ فو اونٹ او شغف خون اور شہر یونکا انہیں دیا گیا اس سب سامان و آمادگی کے بعد سہلو گوگ طواف الوداع کو حرم شریف گئے سید محمد جابے نشین مطوف نے طواف الوداع پڑائی پہلے حسب دستور طواف کعبہ کیا بعد طواف مرم شریف کے پاس آکر اپنا سینہ اور دامن ہزار خسارہ کو دیوار کعبہ پر رکھ کر داہنا ہاتھ دروازہ کی چوٹ پر بٹھایا اور پرہ کعبہ کا اس طرح ہاتھ میں لیا کہ جیسے کوئی عنلام اپنے آقا کا دامن پکڑ کر قصور معاف کرتا ہے اسی طرح خوب دل کھول کر اور ہلکے ہلکے رو کر خواستگاری معافی گناہوں کی چاہے اور یہ دعا پڑھے ۔

طواف الوداع کے بعد

٥٥ إِنْ الَّذِي رَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَأْدُهُ إِلَى مَعَادٍ يَامُعِينُ أَجِدْنِي وَ
 يَا سَمِيعُ اسْمِعْنِي يَا جَبَّارُ اجْبُرْنِي يَا سَتَّارُ اسْتُرْنِي يَا رَحْمَنُ ارْحَمْنِي يَا رَازِقُ ارْزُقْنِي
 إِلَى بَيْتِكَ هَذَا وَارْزُقْنِي إِلَهَ الْعُودَةِ الْعُودَةَ لَكَ رَأَيْتَ دُفْرَاتٍ تَأْتِيُونَ
 عَائِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَلِّ عَلَى
 هَؤُلَاءِ الْخَرَابِ وَخُذْهُ اللَّهُمَّ الْكُتُبَ السَّلَامَةَ وَالْعَافِيَةَ وَالْغَنِيمَةَ لَنَا وَلِعَبِيدِكَ
 الْحَاجِّ وَالزَّوَّارِ وَالْغُرَّاءِ وَالْمَسَافِرِينَ وَالْمُقِيمِينَ فِي بَرِّكَ وَبَحْرِكَ مِنْ أُمَّةٍ
 مُحَمَّدٍ أَجْمَعِينَ اللَّهُمَّ احْفَظْنِي عَنْ يَمِينِي وَعَنْ يَسَارِي وَمِنْ قُلُوبِ
 وَمِنْ رَأْيِ ظَهْرِي وَمِنْ قُوِيٍّ وَمِنْ تَحْتِي تَوَصَّلْنِي إِلَى أَهْلِي وَبَلَدِي فَإِذَا أُوصِلْتُمْ
 إِلَى أَهْلِي وَبَلَدِي اسْأَلْكَ لَا تُجْلِي مِنْ رَحْمَتِكَ طَرَفَةَ عَيْنٍ وَلَا أَقْلَ مِنْ ذَلِكَ
 اللَّهُمَّ لَنْ لَنَا صَاحِبًا فِي سَفَرِنَا وَخَلِيفَةً فِي أَهْلِنَا وَأَطْمَئِنِّ عَلَى وَجْهِهِ أَعْدَائُنَا
 وَأَمْسِكْهُمْ عَلَى مَكَائِهِمْ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ الْمَضَى وَلَا الْحَبْيَ إِلَيْنَا اللَّهُمَّ
 لَا تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ بَيْتِكَ هَذَا اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي بِتَرْكِ الْمَعَاصِي
 أَبَدًا مَا أَبْقَيْتَنِي وَارْحَمْنِي أَنْ أَكَلِّفَ مَا لَا يَحْتَسِبُهُ وَارْزُقْنِي حَسَنَ التَّطَرُّفِ مَا
 يُؤْمِنُكَ عَنِّي اللَّهُمَّ مَتِّعْنِي بِبَصَرِي وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّي وَأَرْنِي مِنَ الْعُدُوِّ
 ثَارِيٍّ وَانصُرْنِي عَلَى مَنْ ظَلَمَنِي اللَّهُمَّ رَاقِ أَعْوَدِيكَ مِنَ الْهَيْمَةِ وَالْحَزَنِ وَأَعُوذُ
 بِكَ مِنَ الْعِزِّ وَالْكَسَلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْنِ وَالْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ
 الَّذِينَ قَبُرَ الرِّجَالُ اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبَرَّ وَالْقَوِيَّ وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى اللَّهُمَّ
 هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرِنَا هَذَا وَكُلُّهُمَا بَعْدَهُ اللَّهُمَّ أَمَّا الصَّاحِبُ السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اللَّهُمَّ
 أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَتَاءِ السَّفَرِ وَكَأَمِّ الْمُنْظَرِ وَسَوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَالْوَلَدِ اللَّهُمَّ
 اصْبَحْنَا بِمُحَمَّدٍ وَافْلَحْنَا بِذِمَّةِ اللَّهِمَّ اطْوِلْنَا الْأَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ وَكَابَةِ
 الْمُنْقَلَبِ اللَّهُمَّ بَلِّغْنَا بِكَ خَيْرَ أَوْسَرِ أَمْنِكَ وَرِضْوَانَا بِيَدِكَ الْخَيْرَ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
 قَدِيرٌ اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ اطْوِلْنَا الْأَرْضَ اللَّهُمَّ اصْبَحْنَا فِي سَفَرِنَا وَاخْلُقْنَا فِي
 أَهْلِنَا اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ

فَوَقَّيْ وَاعْبُدْ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اَعْتَالَ مِنْ تَحْتِي يَا اَحْمَرَ التَّوَاهِينِ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ
 اسکے بعد پھر حجر اسود کو بوسہ دیا اور خوب سیر ہو کر آب زمزم پیا اور کعبہ شریف کو حسرت
 سے دیکھتے اور اپنی جدائی پر روتے اولٹے پیر پھرتے اور باب الوداع سے باہر آئے
 اور جو کچھ مناسب تھا اسوقت اغوات و دربانان حرم و زمزمی کی خدمت کی کیونکہ معلم
 و زمزمی ابواب حرم و فقر و مساکین کو دمان دینا موجب ثواب عظیم ہے ایک پیسے کے
 بدلے لاکھ پیسے ملتے ہیں اور یہ لوگ خاصان خدا و خادمان خاد خدا کے ہیں بعد اداے
 طواف الوداع بیت اللہ فوراً حاضر در اقدس جناب حضرت مرشدی مدظلہ العالی کے ہوئے
 اور زیارت مدینہ طیبہ بقعہ پاک رسول اکرم کے مستدعی ہو کر حضرت کی دعائے خیر کی
 ز اور راہ حاصل کر کے اور آستانہ اقدس سے بصد حسرت و یاس وداع ہو کر ڈیرہ پر
 آئے اور بعد مغرب بصد حسرت و الم بادل پر غم چشم گریان و سینہ بریان تن بہ تقدیر
 اس منصوبہ اور خیال سے کہ یہاں تو حضرت شریف صاحب کوئی انتظام قافلہ کا کرتے ہی
 نہیں عہدہ چلکر جو سبیل ممکن ہو خواہ یسوع یا رابق یا ریس جسطرف سنگہ سادین جائیگا
 انتظام کیا جاوے گا یہ خیال کر کے چل کھڑے ہوئے فی اونٹ مکہ معظمہ سے جدہ تک مبلغ
 چھ روپے اور جوڑی شغوف کا عیر کرایہ ٹھہرا اسوقت جدہ جانے میں صرف خاص چند
 اونٹوں کا قافلہ تھا یعنی ہمارا و جناب حاجی امیر حسن خالصاحب خود مطون اونٹوں کا قافلہ

۸ صفر ۱۳۱۲ھ روز چار شنبہ

آج علی الصبح پردہ پہونچے دمان پہونچکر پہلے اپنے متوفی ہر انبی شیخ شجاعت حسین
 مرحوم مغفور کی قبر پر جا کر فاتحہ پڑھا اس مرتبہ پردہ میں اسقدر گرمی نہ تھی جتنی کہ جاتے
 وقت تھی مگر تاہم برداشت سے زیادہ گرمی تھی ظہر تک یہاں مقیم رہ کر خورد و نوش سے
 فراغت حاصل کے بعد نماز ظہر پردہ سے روانہ ہو کر علی الصبح جدہ شریف پہونچے
 راہ میں پردہ سے لیکر جدہ تک بالفعل چند جگہیں مخطور تھیں اس راہ میں بھی بدولوں
 نے شرارت کر دی تھی اور جاتے وقت جو انتظام سکر سلطانی کا اس راہ میں تھا وہ
 اٹھا لیا گیا تھا۔

۱۹ صفر ۱۱۳۲ھ روز پنجشنبہ

آج علی الصبح جبکہ داخل ہوئے یہاں پہونچکر سید علی مطوف نے روانگی مدینہ طیبہ کا بندوبست شروع کیا جدے سے مدینہ طیبہ جا نیکو چند راہین ہیں ایک راہ خشکی جسکو دربر فرعی کہتے ہیں دوسری راہی ہو کر تیسری راہیں سے چوتھی مجموعہ جا کر یہ تین راہیں تری کی ہیں مگر بسبب پوریش و لوٹ مار بدون کے یہ راہیں مسدود و دشمنیں مجموعہ بندر گاہ مدینہ طیبہ کا ہے جیسا کہ جبہ بندر گاہ مکہ معظمہ کا یہیہ شہر کنارہ سمندر بحر احمر کے ایک چٹیل میدان میں واقع ہے اور یہ میدان درمیان پہاڑ و سمندر کے بطور زاویہ کے پھیلا ہوا ہے یہ بندر گاہ سمندر سے جانب اتر ہے یہاں بھی مکانات مثل جبہ کے ہیں اور یہاں تجارت کا بھی کارخانہ ہے مدینہ طیبہ میں کل اسباب تجارت کا اور ڈاک اسی راہ سے جاتی ہے یہاں سے مدینہ طیبہ ۱۴۰ میل اتر و پورب کی سمت واقع ہے اور مدینہ طیبہ سے مکہ معظمہ براہ میبوع آئیوا لیکو بمقام رابیع احرام باندھنا ہوتا ہے اور جبہ سے میبوع سواے جہا کی یاد ہے بحرہ اور ربطہ بھی جاتا ہے اب ہلکو سہارا صرف راہ فرعی کا تھا اسلئے سید علی نے مخفی طور سے چند جمال معتبرین کو مقرر کیا اور جبلے کو طیار ہو گئے تاریخ روانگی ۲۵ صفر المظفر روز آخری چہار شنبہ مطابق ۶ ستمبر تہذیب قرار پائی مبلغ اڑتیس روپے فی شتر صرف مدینہ منورہ پہونچا دینے کو جسے خرطہ بولتے ہیں مقرر کئے اور ہلوگ صرف بدو و مخرج کی حمایت میں خفیہ جا نیکو طیار ہو گئے کیونکہ اٹالیاں دو الیاں سرکار ترکی اگر اس خبر کو سن پاتے تو بغیر اجازت جناب شریف صاحب قافلہ کو جانے نہ دیتے اور جناب شریف صاحب نے تور و انگلی قافلہ میں یکدم سکوت ہی اختیار کر لیا تھا اور آرزو مند ان دعا قدس کو فراق احمدی میں طیان چھوڑ کر خود سیر طایف کو تشریف لینگے تھے۔

۲۰ صفر ۱۱۳۲ھ مطابق ۷ ستمبر ۱۸۹۳ء جمعہ

دریا کے کنارہ ترکی جہاز کا افسر ہے اسی کے قریب ایک مکان سید حسین بافقہ کا ہے کہ جسے سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ زبورہ تقدس مآبی اونکے بنوایا ہے یہ حضرت شادلی رحمہ اللہ کی اولاد سے ہیں اسی مکان میں ہلوگ بکرایہ فروختے تھے چونکہ آج حضرت سلطان روم خلد اللہ ملکہ

کی سالگرہ کا دن تھا اسلئے آج ساکرشہر میں خوب روشنی تھی تجارتی کاروں نے اپنی اپنی دکانیں سجکر
 بڑھوترک و احتشام سے اس خوشی مبارک میں روشنی کی کھٹی اور ترکی جہاز کے آفس میں جسے
 کیا نیہ بولتے ہیں ایک نقلی جہاز بیچنے پہنچے دیکر نہایت خوبصورتی و خوشنمائی کے ساتھ کاغذ
 و لکڑیوں کا ایک تماشہ بنا یا اور اسمین بہت سی روشنی کی گئی تھی جسکے ہمراہ عسکران و افسران
 فوج خوشیاں کرتے روشن چوکی و بینڈ باجے بجاتے سارے بازار میں گشت کرایا و بجا سکے
 عوام شہر کی جانب سے ایک برجی دار محل کی طرح کا تماشہ نکالا گیا جس میں پانچ چھ سو ٹوکریاں
 شیشہ کی روشن تھیں اور اس کے آگے عوام لوگ بڑی دھوم کی روشنی کے ساتھ ہمراہ تھے اسکے
 بعد صد ہار پونکی آتش بازی چھوڑی گئی اور سب لوگ درازی عمر جناب حضرت سلطان المعظم
 خلد املاک کی عربی زبان میں دعا و گیت گاتے تھے اسکے صحابہ و عسکر سلطان نے خوب خوب
 قوا عداکین اور صد ہا ضرب توپوں کے چھوٹے یہ سب تماشہ دیکھ کر اور دعا و ثنا کی آواز سن کر طبیعت
 و مدین آتی تھی

۲۴ صفر ۱۳۱۵ھ روز شنبہ

آج کا دن انتظام و دانگی مدینہ طیبہ میں گزرا زاید اسباب و زیورات کا بکس اور ضرورت سے جسطہ
 روپیہ زاید تھا و سب صند دقون میں بند اور مقفل کر کے اوپر لاکھ کی ہر کی گئی شیخ عبدالرحیم
 بخش وکیل مطوف کے مکان میں حسب ہدایت سید علی امانت رکھے گئے ہمراہی کی غرض
 سے صرف ایک راہی اور ایک بکس مجھ کو لے کر طبعی و ایک بورہ صروف مسی و دو بورے
 غلہ چاول دال آٹا وغیرہ لیکر ہمراہ جانی کو رکھے گئے اور اس امید میں رہے کہ خدا جکا دن
 بخیر و خوبی گزار دے تو کلمہ انشا اللہ تعالیٰ روانہ منزل مقصود دیا و محبوب ہو گئے یہ خبر کہ
 معظم میں مشہور ہو گئی تھی کہ سید علی شیخ جمیل اللیل مطوف معاہل و عیال اپنے اور تن چند
 حجاج کو لیکر بقصد زیارت مدینہ طیبہ جدہ گئے ہیں اس خبر سے چند حضرات مشتاق زیارت
 روضہ رسول اللہ اقوام میں و بورہ و جنگالی موم محمد کو فیہ مطوف جنگالی یکے بعد دیگرے
 مکہ معظمہ سے چل کر جدہ میں آ گئے کہ یہ شبہ میلاد و دیرہ سو آدمیوں کا خاص مجمع ہو گیا جیسا کہ
 اسی ایک بیگم صاحبہ بھی جانی کو طیار ہو گئیں اور اس مجمع زائرین سے دلو پوری تقویت ہوئی

اور بے اختیار ہر خمسہ زبان پر تھا

دل مشتاق میں کچھ ایسی یکتائی کی صورت ہو
مجھے مشق تصور سے الہی ایسی عادت ہو

کہ تیری آرزو تیری تمنا تیری حسرت ہو
پھر میں جب پتلیاں آنکھوں کی یہ شوق نریات

کہ پھر جائے نظر میں گرد پھر نا تیرے مرت کا

شریف حاصل کروں اہل حرم کے رہ نور و نئے
کروں مس پوشش مرقد کو جب آنکھوں کی یہ نئے

نہ ہے طالع مدینے کے لون گر کوچ گردون سے
خداوند اجیب پاک کے میں بھی ہوں بردون سے

ضیائے دیدہ دلکو بڑھائے نور مرت کا

خداوند اکہین نخل تمنا میرا پھل جاے
نسیم لطف کا جھونکا الہی کوئی چل جاے

ہوائے خلد کی حسرت مرے جی سے تلخ جائے
کوئی دم تو طبیعت جان نثار و نکی پہل جاے

شگفتہ مثل گل ہو جائے غنچہ دیکھ مقصد کا

کٹے پار بکھین جلدی مقصود کی منزل
ملے کیا لطف جب ہوں روضہ پر نور میں

نہایت شوق سے گھبرا رہا سینہ میں ہوا بزل
الہی جیتے جی نظارہ فردوس ہو حاصل

ریاض خلد میں ہوسا منا عیش محفل کا

ستون سے گاہ لپٹوں گاہ لون مینا کر بوے
کبھی لون شوق کا مل سے درو دیوار کو بوے

گلون کو سر پہ رکھوں اور لون اشجار کے بوے
کبھی لون آستان سید ابراہیم کے بوے

لگاؤں سرمہ آنکھوں میں کبھی اس خاک مرقد کا

۲۵ صفر المنظر الیہ آخری چار شنبہ

آج آخری چار شنبہ کا مبارک دن دلیں یہ امید کہ شام کو قافلہ روانہ ہوگا اس خیال
سے جس قدر اسباب بہراہ جانیکا لوگوں کے پاس تھادہ سبب اور شغف و وغیرہ مزدور دن
اور حال و تیر مقام کندرہ جو کہ حضرت خواجہ کے مزار کے قریب ہے اور اس جگہ ایک باغ اور
ایک کوٹھی عالیشان سید سگاف تاجر کی ہو جو شہر سے دو میل کے فاصلہ پر ہوگا بھیجا
گیا کیونکہ اس جگہ روٹنگی قافلہ کیواسطے جمال اپنے اونٹ لاکر رکھے تھے اندر شہر بناہ قلعہ
نہرہ کے بحال ملازمان سلطانہ لائے تھے غرض حجاز اسباب کو سبھوں نے وہاں

بھیجد یا صرف ہلوگ آنا دانا اس امید میں رہے کہ مغرب کی نماز پڑھکر اس جگہ جا دیں اور روانہ ہوں جدہ شریفہ میں یہ عام دستور قدیم ہے کہ بروز آخری چار شنبہ ریشمان و امرا یاں و حاکمان و عوام شہر بنظر سیر و تفریح بمقام گندہ جاتے ہیں اور دمان بازار کھانے پینے کی چیزوں کی لگ جاتی ہے اور لوگ تمام روز و شب دمان رہتے دکھاتے پیتے خوشیاں کرتے ہیں چنانچہ اسی تقریب سے نائب باشاے جدہ بھی اوس باغ و کوٹھی میں مع چند روسا کے جا پہنچے اور یک بیک باغ کے سلسلے خلاصہ معمول بہت سے اونٹوں اور شغفہ کو معاینہ فرمایا کہ جس سے متعجب ہو کر استفسار حال جو کیا تو ظاہر ہو گیا کہ یہ قافلہ چوری سے مدینہ طیبہ جا نیوالا ہے ہلوگوں کی شامت اعمال نے اتفاقاً افشاے راز کر دیا۔

قسمت تو دیکھئے کہاں ٹوٹی ہو جا کمنہ دو چار ہاتھ جیکہ لب بام رہ گیا۔ اس حقیقت حال کے معلوم ہونے سے ضبطی و نگرانی قافلہ کا حکم صادر ہوا فوراً پچاس ساٹھ سپاہی و سوار مسلح معہ بندوق و تلوار دمان پہنچکر اونٹوں کو مع اسباب محاصرہ کر لیا اور حکم سنایا کہ قافلہ نہیں جانے پاویگا کیونکہ راہ میں امن نہیں ہے اور جو بدو کہ قافلہ سالار مقرر کیا گیا تھا اسکو بھی گرفتار کیا عصر کے قریب یہ خبر وحشت اثر و حال دلخراش ہلوگوں کو ملو ملی بس کیا تھا گویا ایک تیرکچو میں شن سے لگ گیا ایک دوسرے کا منہ کٹا تھا اور آنکھوں سے آنسو جاری تھے گویا ہر شخص واقعہ جانکا غمی کی صورت میں مبتلا تھا سمجھو نکلے دلون میں رکھک پیدا تھی کہ فرمایا جناب رسول مقبول خدا صلعم نے۔ مَن حَجَّ وَلَمْ يَزِرْنِي فَقَدْ جَعَلَنِي حَسْبَ حُجَّ كَيْفَ كَرَّمَ وَ سَعَةً ثُمَّ لَمْ يَزِرْنِي فَلَيْسَ لَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ یعنی جس شخص نے میری امت میں سے مقدور ہوتے میری زیارت نہ کی پس نہیں ہے واسطے اسکو کوئی عذاب پس شافع روز حشر نے فرمایا کہ اسکو کوئی عذاب قبول نہیں تو آمرزش گناہوں کی کیا صورت اور نجات پانے کی کیا امید رہی الغرض جو شخص زیارت شریف سے محروم پھر اسکا کہیں ٹھکانا نہیں رہا اس فکر و الم نے ہلوگوں کو دیوانہ وار بنادیا مگر شاباش و صد آفرین بہت مردانہ سید علی جمیل اللیل مطوف پرکہ انہوں نے غایت درجہ کی کوشش و جانفشانی اس بار میں کیا۔

حجاج کیلئے کی وہ فوراً پہلے ایک رئیس اعظم مقام جدہ سید عمر سگاف کے پاس گئے اور وہاں
چند جلیل القدر رئیسوں کو جمع کر کے اپنی مدد پر آمادہ دستقد و یکدل کر کے سب کے سب حضور
میں نائب یا شاہے جدہ کے گئے اور بعد بہت سی خوشامد و چالیں سی کہ انکو راضی کیا کہ
حق سلطانی اہل قافلہ سے لے لیا جاوے اور راہ خشکی سے دربر مرغی ہو کر کہ اسوقت تک
اس راہ میں کوئی خطرہ نہیں ہے ہر طرح امن و امان ہے اجازت جانے قافلہ کی صادر
فرما کر مشکور و ممنون و مہربون عنایت بے غایت فرمایا جاوے اور اس طرف ہلوگ حجاج
خشوع و خضوع قلب سے بحالت یاس و ناامیدی دعا و اسم خوانی میں درگاہ جناب
بار تعالیٰ و محبوب خدا میں مصروف ہوئے اور یہ بندہ گنہگار زیادہ تر رور و کر یہ بڑھا کیا۔

یا رسول اللہ انظر حالنا	یا بئی اللہ اسمع قالنا
امی فحرمهم نغرق	خذیدی سہل لنا استکالنا

بارے تیر دعا حد اجابت پر پہونچا نائب یا شاہ راضی ہوئے اور ایک تارک حضور یا شاہی
کہ مقام طائف اس مضمون کا بھیجا کہ یہاں جدہ میں ایک قافلہ راہ فرعی مدینہ طیبہ جانے کو
امادہ تھا کہ وہ روکا گیا اسلئے اسکے حجاج و زائرین نہایت ہی آہ و بکا میں مبتلا ہو کر پریشان
و خستہ حال ہو رہے ہیں میری رائے میں جلد کوئی فساد و خبر خوف دربر فرعی سے اب تک
سنو نہیں گئی ہے تو بلاوجہ حجاج کا روکنا سلطنت عثمانیہ کی سراسر تحقیر و بدنامی متصور
ہے کیونکہ سلطنت انگلش و سلطنت روسیہ و سلطنت فرانسیسی کی رعایا تو
ہندوستانی و عثمانی و فرانسیسی اس قافلہ میں چار پانچ سو آدمیوں کے
ترب خانیکو طیار و موجود ہیں ہم امید کرتے ہیں کہ حق سلطانی لیکر اجازت جانے
قافلہ کی نافذ کیاوے اس تار برقی کے بعد ہلوگ بانتظار جواب امید و بیم کی حالت
میں ہے جسٹھی ستمبر کی تمام رات و سوافین تمام رات و دن اسی انتظار میں گذرا
مگر جواب نہ دیا منٹ منٹ پر حجاج بہت پرانی کی حالت میں تار کمر دوڑا کہ انا لیان تار آفس
حجاج کو جواب دیتے جیتے تنگ آئے امید دار و کو نہ نیند آتی یہ چین پاتا کھانا پینا حرام
ہو گیا تھا اور جواب تار نے دھنا و مشتوقانہ کیا کہ انتظار میں آنکھیں پھر آئیں۔

۲۷ صفر ۱۱۳۵ھ روز جمعہ

آج بھی صبح سے دوپہر تک انتظار ہی میں گذرا لوگ نماز جمعہ کے لئے بڑی مسجد میں گئے بعد نماز حجاج نے خوب دل کھول کر درگاہ میں ٹاٹنی الحاجات کے دعا مانگی کہ وہ دراجات پر پہنچے یعنی قریب عصر یا شام کے معظمہ کے حضور سے نوید جانفزا مژدہ تازہ پہنچا کہ قافلہ سے حق سلطانی و حق جناب شریف صاحب لئے جاوین اور حسب دستور قافلہ سالار سے رہنہ بطور ضمانت لیکر قافلہ کو براہِ خشکی دربرِ فرعی ہو کر جانیکی اجازت دیکھا دے یہ خبر فحش اثر آنے سے جیسی خوشی و مسرت جملہ حجاج کو ہوئی تھی وہ احاطہ بیان سے باہر ہے و بوجہ ضبطی و خبر عدم روانگی قافلہ اکثر حجاج کے دل چھوٹ گئے تھے مجبوراً واپسی وطن پر رخ کر بیٹھے تھے اس حکم و اجازت سے پھر سب کے سب آمادہ ہو گئے۔

الکون کرادماغ کہ پر سوز باغبان بلبل چہ گفت و گل چہ شنید و صبا چہ کرد مبلغ سولہ روپے بابت کر ایہ مکان آٹھ روز کے بیباق کر کے شتر بے ہمار کی طرح اپنے اپنے قیام گاہوں کے مکان کو چھوڑ چھاڑ مزدور و نیز اسباب بچھا دن اٹھوا کند رہ دوڑے ایک ساعت دم لینا گوارہ نہ تھا گویا مکان کاٹے کھاتا تھا بدو حال و اونٹ سب سے سب تخرج ہو گئے تھے اونٹوں کو انتظار سی دیکھ کر واسطے چرائی کے دور ہکا دلی تھے اسلئے لوگوں نے اس میدانِ رخصتا میں شغف نوٹکواپنا اپنا گھونسہ کر لیا اور وہیں ٹپٹپٹ کر

۲۸ صفر ۱۱۳۵ھ روز شنبہ

آج کا تمام دن انتظامِ شتران و جمالان کے شتر غمزدن اور تصفیہ کرایہ و حقوق مخرج و سالار قافلہ و شخص رہینہ میں گذرا اور اسی کندرہ میں دن و رات بسر کی و درمزار حضرت خواجہ کی خوب آستانہ بوسی رہی مبلغ ایک ہتر روپے آٹھ آنے بابت کر ایہ فی شتر و مبلغ نو روپے جوڑہ شغف کی آمد و رفت کیلئے کرایہ لے پایا اسمین جملہ حقوق و مطالبہ جات جائز و ناجائز شامل کئے گئے اور دس روزہ قیام مدینہ منورہ کا اقرار ہوا۔

۲۹ صفر ۱۱۳۵ھ روز یکشنبہ

کہان وہ شہر ہے جسکے سبب بنیادہستی ہو عروج رفعت عرشِ معلیٰ جسکی پستی ہو

یہ جسکے آتش بحران سے جان تن میں بھولستی ہماری آنکھ جسکی دید کو کب سے ترستی ہے
 دکھا دے یا الہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے کہ جسپہرات دن مولاتری رحمت برستی ہو
 آج ظہر کے وقت سے انتظام روانگی قافلہ شروع ہوا اونٹ آئے شغدن میں کسی گنہگار
 ظیاریان ہوئیں نعرہ تکبیر بلند ہوا لوگ سوار ہوئے اونٹ بنظر شمار قطار کئے گئے ایک
 افسر ترقی اور چند سوار بر سر راہ سدا رہ ہوئے ایک ایک کر کے اونٹوں کو گنا و حق سلطانی
 و شریف صاحب وصول ہو کر اجازت و سند راہ داری ملی و جملہ ایک سو تیس اونٹ
 شمار میں آکر قافلہ تو کلت علی اللہ بعد عصر زیر نگرانی محمد بدوی و محمد جمیل بدوان
 قافلہ سالار کے جانب اور روانہ ہوا آجکلے روز راہ بالکل ہموار ملی میدان سن سان
 ہو کا عالم نہ انسان نہ حیوان نہ جانب یکم دو میل کے فاصلہ پر سمندر کا کنارہ اور پورب
 طرف چار میل کے تفاوت پر پہاڑوں کا سلسلہ تھا بیچ میں چٹیل میدان صرف ہو لوں کے
 جا بجا درختان تھے زمین بالوریت چھوٹی چھوٹی کنکریوں کی تھی کس طرح راہ روی
 میں زحمت و تکلیف نہ تھی آجکی راہ تو بکی گاڑیاں دوڑانے کے قابل میلی۔

۳۰ صفر ۱۳۰۰ ہر روز دو شنبہ مقام عینا کی منزل اول

ترے محبوب کا گھر حسین ہو وہ شہر کیا ہوگا ریاض خلد ظل عاطفت عرش علامہ ہوگا
 بھلا تو ہی بتا کیونکر نہ دل اسپر فدا ہوگا جسے تو نے بنایا ہو وہ پھر کیسیا بنا ہوگا

دکھا دے یا الہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے

آج صبح کاذب کے وقت قافلہ بمقام (عینا) کے پہونچ کر ٹھہرا میرا اونٹ بیٹو جلد کی گیا
 جب تک سنبھل کر ہلوگ شغدن سے اتریں اونٹ چھٹلے کے ساتھ بیٹھ گیا اور شغدن
 اولٹ کر اونٹ کی گردن پر جا پہونچا جس سے وہ گھبرا یا اور دونوں جانب منہ مارنے
 لگا اسی حالت میں جمال آیا اور ادوس اونٹ کی تکیل تھا مے ہلوگ بمشکل رہائی پائی کسی
 خفیف چوٹ مجھے اور میرے برادر مفضل الرحمان کو کچھ خفیف سی خراش لگی مگر بخیر گذشت
 کا معاملہ ہوا اس مقام پر تین کنوین خام آب شیرین کے تھے پانی شیرین بہت کثرت افزا

منزل اول مقام عینا

سے میسر آیا اطراف کے بدو بدوئین صد نادبہ بیچنے کو لائین بعد خورد و نوش نماز ظہر تک
 جی جی کی صد بلند ہوئی کوچ ہو گیا قافلہ چل کھڑا ہوا یہ معمول ہے کہ جس وقت بدو چلنے کو کہتے
 ہیں تو اس قدر گھبرا دیتے ہیں کہ آدمی پریشان ہو جاتا ہے مسافر کو چاہیے کہ منزل پر اتنا
 ہی ضروریات سے فراغت کر کے کھانا باند و بست فی الفور کرے اور جلد کھاپی کر تیار
 رہے کیونکہ جس وقت بدو دن نے جی جی اربوا اربوا کہا پھر وہ دوسرا کام کرنے نہیں دیتے
 پانچ منٹ کے عرصہ میں سب قافلہ روانہ ہو جاتا ہے غرض وہاں سے تھوڑی دور جا کر
 قریب عصر ایک پہاڑ ملا جس کو اونٹوں نے وقت و دشواری کے ساتھ طے کیا یہاں پر
 راستہ تنگ و شیب و فراز تھا ہر قدم پر یہ معلوم ہوتا تھا کہ اونٹ مع شغف گڑ گڑا
 یا اولٹ جا دیگا آج چاند ماہ ربیع الاول شریف کا دکھائی دیا خدا چاہیگا تو عید و شنبہ
 مدینہ طیبہ کی دیگھنا نصیب ہوگی۔

یکم ربیع الاول ۱۳۳۵ھ روز شنبہ مقام ملکات کی منزل دوم

ہو اے گلشن جنت جہان باد بہاری ہے جہانکی خاک کی بو غیرت مشک تناری ہے
 سدا رحمت کی تیرے جس چین میں آتش رنجی جہان آئینہ فردوس کی ہر اک کیاری ہے
 دکھا دے یا الہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے

شب کو بارہ بجے قافلہ بمقام ملکات کے پہنچ کر فردو ہوا یہاں صرف ایک کنواں ختم تھا
 جس میں تھوڑا پانی اور کیتھو رشور تھا اس مقام پر رابزن وڈ کو زیادہ رہتے ہیں اسلئے جس وقت
 سے قافلہ فردو ہوتا صبح صادق نہایت چوشتیاری اور بیداری رہی خود سید علی اور
 اونکے چاروں لڑکے و برادر زادہ سید احمد و سید عقیل علی و سید جعفر اور اونکے غلامان تلوار
 و بندوق لیکر رات بھر حجاج اور حجاج کے مالونکی حفاظت کرتے تھے اور حجاج آرام سے
 سوئے تھے ظہر کی نماز کے بعد سے قافلہ نہان سے چلا قریب مغرب ایک میدان میں قافلہ
 صرف دس منٹ کے لئے کھڑا ہوا تاکہ حجاج نماز سے فارغ ہو جاوین اور یہی دستور ہر منزل
 میں ہے اونٹوں سے اترے و اونٹ پرستور کھڑے رہے جلد جلد لوگ پیشاب یا پاخانہ
 حوالہ ضروری سے فارغ ہوئے اور نماز مغرب و عشا پڑھ کر روٹی وغیرہ جو کچھ کھانیکے خیرین

منزل دوم ملکات

پچھتہ پیراہ ہوئیں اسے لوگوں نے سد رمق کر لیا اور پھر سوار ہو گئے اور قافلہ چلنا شروع
ہوا سمندر کے کنارہ کنارہ تمام رات قافلہ چلا گیا شب کو سردی زیادہ تھی تمام رات
ستارے رہی آجکے سفر میں نہ پہاڑ تھا نہ جنگل بالکل میدان مصفا جبین ایک درخت کا بھی
نام و نشان نہ تھا اور انسان و حیوان کا تو کیا ذکر بالکل سنسان۔

۲۔ ربیع الاول ۱۳۱۵ھ روز چہار شنبہ مقام صابر کی تیسری منزل

زمین کو جسکی مسجد زمین و آسمان کہئے | عبادت خاں جن ویری وقد سیان کہئے
مصفا ہر مکان کو جلوہ کون و مکان کہئے | ہر اک کوچہ کو جسکے نامن ہر دو بہان کہئے
دکھا دے یا الہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے۔

آج بوقت آخر نماز صبح قریب طلوع شمس عالم تاب قافلہ بمقام صابر کے پہونچا بدوان قافلہ
از راہ شرارت باوجود دئے جانے اطمینان دینے و لقمہ نفیس کی نقدی خوراک طلب کرنی شروع
کی جہاں قافلہ نے جان کا چھٹکارا سمجھ کر نقدی دینے کو راضی ہوئے و بحساب فی شتر
دو روپے نقدی خوراک چالون نے لی اس نقدی تحصیل کے بعد پھر بھی لقمہ لقمہ کرتے
حجاج کو دق کرنا شروع کر دیا کہ سمجھو نکو کھانا پکا ہوا بھی دینا پڑا ان صحرائی بے رحموں کا
حجاج پرستم سخت ہے اسلئے حجاج ان سنگدلان بے رحموں سے انکساری کو ساتھ کھیتو

دنیا میں نہیں زور تو محمد شہین محمد | اللہ کے آگے تری فریاد کریں گے
اور اس خاکسار نے یہ خیال کیا کہ یہ مقام صابر ہے یہاں صبر و قرار لازم ہے جبر و صبر کے
کھانا و نقدی دو نہ دیا وریہ کہا | دل کی کامت دکھا دل دکھانا ہے بُرا
کر کے محنت کھا ہمیشہ مفت کھانا ہو بُرا | ہمت خاص نوا و نٹ تھے جسکے دو جمال

ایک محمد خانم دوسرا محمد رشید نامی | تھان دو لون میں محمد رشید جہاں کی قید آدمی
اچھا تھا باتو کو کسنتا اور آرام کا خیال رکھتا مگر خانم اور اسکا حبشی غلام بڑا تند مزاج
و نا فرمان تھا باوجود خوشامد کے آرام کی مطلق پرواہ نہیں کرتا تھا بلکہ رشید جہاں نے
مچکوا اپنا تھو لیدار مقرر کر لیا کہ پچیس ریاں فوائسہ اور دو اشرفی مجیدی اپنی کمر سے کھول کر
میرے سپرد کیا تھا کہ انہیں تم اپنے پاس رکھو چنانچہ اسکی خواہش پوری کی گئی تھی

تیسری منزل جہاں

وہ اپنے زراعاتی اور بھی میری چیزوں کی حفاظت میں میرے اونٹوں کا نگران رہتا تھا اور رات کو اونٹوں کے ہمراہ قریب قریب چلتا تھا بڑی یعنی سینگا اپنے کو آگ اپنی بندوق کے چقماق پتھر سے نکال کر دیتا اور کپ کرتا ہوا رات بھر بیدار رکھتا اور قطع منازل و طی مراحل کرتا تھا میں بھی اسکی خورد و نوش کا بہت خیال کرتا تھا اس منزل میں ایک بہت بڑا کنواں پختہ آب شیریں کا ہے جس میں باخراط تمام پانی ہے مگر کب قدر بد رنگ ہے اور سوائے اس چاہ پختہ کے اور کبھی چند کنوئیں خام ہیں اور دو باغ درختان کھجور کے ہیں جسکے قریب دس پندرہ مکان بدو لوگوں کے ہیں یہ جگہ پر فضا اور راحت کی ہے رطب تازہ پختہ و نیم پختہ بدو ن عورتیں قافلہ میں پہنچتی پھرتی تھیں لکڑیاں جلا کی بقیہ گران میسر آتی تھیں یہ مقام صابر منزل گدیمہ سے دو گھنٹے کی راہ بانڈاڑ چھ میل کے آگے بڑھ کر ہے گدیمہ وہ جگہ ہے کہ جب قافلہ مکہ معظمہ سے مدینہ طیبہ کو براہ سلطانی چلتا ہے تو اسکو پہلی منزل وادی فاطمہ اور دوسری منزل اسفان اور تیسری منزل آدف و چوتھی منزل گدیمہ ہوتی ہے اس کے آگے رابن ہے غرض بعد نماز ظہر صابر سے ہلوگوں کا قافلہ چلا راہ بالکل میدان مصفا کنارہ کنارہ سبند کے برابر رہے اور دے شب کو راہ چلتے اونٹ سے ایک بورہ محمولہ دو عدد بیگ کہ جس میں دوسو روپے کا کپڑا اور پچاس روپے نقد و زرنگی ایک مولو لہذا بخاری کا تھا اور ایک بورہ محمولہ ضرور مسی و آٹا و مصالحہ وغیرہ سید علی کا حرامیوں نے شہری کے پیچے سے کاٹا اور لیکر غائب ہو گیا اسکی خبر کسی کو نہ ہوئی چونکہ وہ دو پورے چلتے اونٹ سے اٹناے راہ میں چوری ہوئے تھے اسلئے محکمہ جیل و محمد بدوی قافلہ کے سالاران نے اونٹوں کے بدو کو انکا جوابہ کیا اور خود محمد بدوی بھی سراغ و تلاش میں اسکے اپنی سائڈنی رکب پر سوار ہو کر گیا

۳ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ روز پچھنڈہ مقام ابن کی چوتھی منزل

ملک کو جس میں باصد آرزو و مشکل رسائی ہو
مجھے بھی آرزو ہو وہ زمین کیسی بنائی ہو

فلک کو جس زمین پر آرزو ہے چہر پائی ہے
جہاں کے بادشاہوں کو تمنا ہے گدائی ہے

یہ چوتھی منزل ابین

دکھا دے یا الہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے ۔

آج صبح کاذب کے وقت قافلہ مقام پر رات کے پہونچا زبردوار قلعہ اتر کے سمت قافلہ
 فرو دہوا دیوار شمالی قلعہ سے دس ہاتھ ہتھکیر میرا خیمہ نصب ہوا گوشت میچھلی مرغ اٹھ دے
 دہی دودھ رطب پختہ و نیم پختہ پانی شور و شیرین لکڑی چاول آٹا دال گھی جلد اسباب خوردنی
 اسکے علاوہ چائے چینی قہوہ کپڑا ضروری کل چیزیں حاجت کی یہاں بالا فراط ملتی ہیں
 کسی شے کی کمی و کمیابی نہیں ہے اور تکلف یہ ہے کہ ایک بہت بڑا کنواں پختہ قلعہ کے
 دروازہ کے سامنے ہے یہاں جو قلعہ ہے وہ سابق شریف عبدالمطلب کے
 اہتمام سے طیار ہوا تھا جسمیں چاروں طرف تعمیر چڑھی رہتی ہیں دو سو پیدل سپاہی
 ترکی کا یہاں پڑا ہے دس پندرہ سوار بھی ہیں جنکے عربی گھوڑے تہاں پر بندھے
 ہنہنایا کرتے ہیں اس مقام تک بھی لوگ جہاز پر جہدہ سے آتے ہیں بازار یہاں کی ایک
 دھاتی بازار ہے پندرہ بیس دکانیں ہر قسم کی چیز و نمکی ہیں روٹیاں پھلیاں پکی پکائی ملتی
 ہیں اور پھلیاں خام بھی با فراط ملتی ہیں سپاہیان ترکی قافلہ میں خمیری روٹیاں
 بیچتے پھرتے ہیں باغات کجور کے بہت ہیں ونب کثرت سے بکتے ہیں یہ جگہ بوجہ کثرت
 باغات و قلعہ سلطانی کے کی قدر پر خضا ہے سو آیمبوع و رایس جانو الوں کے
 سب قافلہ ہر ایک راہ کا یہاں اگر ایک روز یا دو روز قیام کرتا ہے ۔ وہ جو اسباب
 بیچارے مولوی بخاری و سید علی کا راہ سے چوری کیا تھا اسکے برآمد کا حال
 ملاحظہ فرمائیے کہ کیا کمال ہوا بد لوگوں میں خاص صفت ذہانت کی یہ ہے کہ پیر کے نشان
 جوز میں پر چلنے سے پڑ جاتے ہیں اوس سے ابھی طرح تمیز کر لیں گے کہ یہ نشان قدم
 فلان قبیلہ کے آدمی کا ہے اگر کوئی شخص اوس دن یا دوسرے چند دن ماقبل اسکے
 کسی قسم کا بوجھالے گیا ہو اور وہ تھکا ہوا ہے یا نہیں یہ سب باتیں بہت جلد شناخت
 کر لیتے ہیں اسکے سوا اپنے اونٹ کے قدم کے نشانات کو کہ جو میدانوں اور ریگستانوں
 میں پڑتے ہیں جہاں پر بزدلانہ نشانات قدم اور بھی صد ہا اونٹوں و دوسرے دوسرے
 اقسام کے جانوروں کے ہوتے ہیں اوسمیں اپنے جانوروں کے نشان قدم کو بہت جلد

شناخت کر لین گے چنانچہ محمد بدوی قافلہ سالار رقب پر سوار نشان قدم پر تلاش کرتا چلا اور فوراً دروغدار کے قیام گاہ پر جا پہنچا اور دعویٰ اپنی چیز مسروقہ کا کیا پہلے تو اسنے بہت کچھ آرے بلے وانکار کیا اسلئے قافلہ سالار واپس آکر شیخ البدو مقام رابق سے کہا اور وہ دونو پھر دوبارہ گئے اور تنبیہ و تاکید سے جلا سباب دزدی شدہ کہ جسے باخود مایمن چند بدون نے ملکہ تقسیم کر لیا تھا برآمد کر کے سید علی کے پاس لائے جسین سے صرف چار ریال نقد جنکو ان لوگوں نے صرف کر ڈالا تھا نہیں ملے بقیہ سب چیزیں ایک ایک کر کے ملکیں ان چار ریال نقد کیلئے جب اوس دزد مکار نے قسمیہ بیان کیا کہ ہلوگوں نے خرچ ڈالے اسوقت شیخ البدو دومی رابق نے اوسکی معافی چاہی جسے ان لوگوں نے معاف کر دئے ان کا روایوں سے عقل حیران تھی رات کو یہاں آج قافلہ کا قیام تھا شب خیریت و عافیت سے بسر ہوئی صرف اسقدر کہ اس مقام میں چورونکے دست وبرد کا بہت موقع ہے اسلئے خوف دزدان ہوشیار و بیدار رہنا پڑا پھرے و حفاظت کا رات بھر انتظام تھا سید علی خود اور لکے عزیزان و غلامان ہر مقام مخدوش پرستعد و آمادہ ہو کر شب بیدار رہے اور اپنی حسن انتظامی سے چورونکا پورا انتظام رکھانکے سوا عسکر سلطانی کا بھی جا بجا پہرہ تھا یہ مقام رابق ہر چند دارالحکومت ہے اوسپر بھی واردات چوری کا کثرت سے ہونان جاے تعجب ہے۔

۴ ربیع الاول ۱۳۱۵ھ روز جمعہ مقام رابق چوتھی منزل

وہ کیسی جاے ہجرت میں مزار پاک عالی ہے وہ قہ نور کا چارون طرف وہ کیسی جالی ہے
 اسی حسرت سے درد و غم مرے دلکے حوالی ہے وہ ممبر کیسی ہے اور کیسی مہمبہ اجالی ہے
 دکھا دے یا آگہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے

آج صبح سے دیر تک بخیر و عافیت رابق میں ہے بعد نماز ظہر روانگی قافلہ کی طیاریاں شروع ہوئیں صبح کو بامیس اڈٹو پر چالس پینتالیس حجاج مکہ معظمہ سے خفیہ چلکر اس قافلہ میں شامل ہوئے اور شریف صاحب کی ربوک ٹوک ونگزانی کچہ نہ بن آئی اس رابق سے مدینہ طیبہ کی چار راہیں خشکی کی بہن اول راہ سلطانی اسمین پڑا یعنی جائے

قیام قریب قریب ہے مگر بالفعل مخدوش ہے اور ریکستان بکثرت ہر چارہ اور پانی کم ملتا ہے
دو تیرا راہ فرعی دوسری راہ غائر چوتھی راہ ملت شرقی ان چاروں راہوں کے مسافر
وقافلہ بمقام بیر عباس مدینہ طیبہ کے قریب ملتے ہیں ومان سے مدینہ طیبہ دو منزل
ہے راہ غائر اور ملت میں پہاڑ ناہموار سر بلند دشوار گزار بہت ہیں گذر شغدن کا بالکل
غیر امکان ہر کب سوار البتہ جاسکتا ہو اور راہ فرعی میں کبھی چند پہاڑ واقع ہوتے ہیں مگر
اون پہاڑوں سے گذر شغدن و شیریں ممکن ہے اسلئے ہلوگ راہ فرعی سے جاتے ہیں
بستی سے باہر موکر پہلے ایک خشک ندی ملی جس میں پانی مطلق نہ تھا اسکے عبور کے
بعد راستہ کے دونوں طرف نخلستان تھا اسکے بعد میدان تشیب و فراز ملا اور بعد میدان
قریب عصر ایک پہاڑ کی چڑھائی اور اوٹرائی ملی جسکو اونٹوں نے مع شغدن و شیریں و سوار
آدھے گھنٹہ کے عرصہ میں طے کیا ومان سے برابر کوہستانی درہ ملتے ہے بارہ بجے رات کو
ایک دوسرا پہاڑ عظیم الشان بر سر راہ واقع ہوا جس پر سے مع سوار شتر و نکاجانا دشوار تھا
اسلئے سارے حجاج مرد و عورت پیر و جوان کو شیریں و شغدن سے اوٹ کر پیادہ یا بوقت و
دشواری تمام اس پہاڑ پر چڑھنا ہوا خالی شغدن و شیریں کو اونٹوں نے غایت جفاکشی و
محنت سے آہستہ آہستہ سنبھل سنبھل کر تین گھنٹے سے زائد عرصہ میں اس پہاڑ کی چڑھائی
واوٹرائی کو طے کیا اسوقت شغدن میں عجب قسم کی جنبش تھی کوئی چیز شغدن میں
اپنی جگہ نہیں ٹھہرتی تھی اکثر اونٹوں پر سے گر گیا اسکا پتہ نہ ملا ایک عجیب گھبراہٹ تھی
اونٹ الگ جاتے تھے مسافر کنارہ سے جدا جدا اتر رہے تھے ایک کی دوسرے
کو کچھ خبر نہ تھی جب زمین ہموار پر شتر آئے اسوقت سب لوگ قافلہ کے سوار ہوئے اور
قافلہ چلا یہاں سے برابر کوہستانی درہ ناہموار ملتے گئے ایک واقعہ یہ پیش ہوا کہ جب
پہاڑ سے نیچے آکر سب لوگ اونٹوں پر سوار ہوئے تو ایک عورت ضعیفہ شیعہ جالعلی
عرف گو لک کی ماں ساکن موضع ابابکر پور چکھ کر چول پرگنہ بسا رہ ضلع مظفر پور کی بوجہ
ضعیفی کے جلد اونٹوں کے پاس پہونچ کر سوار نہ ہو سکی وہ پیچھے رہ گئی اور اسکے جمال
نے بھی شرارت کی کہ اسکا انتظار نہ کیا اپنا اونٹ مانگ دیا اور اس عورت کی کمر میں ایک

یٹوہ زیر نافت پایکا مہ کے اندر تھا جس میں چار اشرفی مرشد ابادی گلدار اور تین حبیب پوری
 جملہ سات اشرفیان اور دو تولوئی دو متحقین طلانی و ایک تولہ کا ایک جگنو طلانی تھا جب قافلہ
 کے اونٹ کچھ دور چلے گئے اور وہ ضعیفہ بہت زیادہ پیچھے رہ گئی تو ایک بد قولوارنگی ہاتھ
 میں لیکر اسکے آگے آیا اور کہا کہ تیرے پاس جو کچھ ہے وہ مجھے دیدے اسنے ہر حین
 چوٹنا پینٹنا سنو ر دغل مچا نا شروع کیا مگر کچھ کارگر نہ ہوا سب بے سود ہوا اور وہ حرامی بدو
 اسکی کمزور میں ہاتھ دیکر ٹٹو لٹا شروع کیا اور اوس بٹوہ کو کھینچ لیا اور چلے یا وہ بیچارہ
 غریبہ ضعیفہ روتی چلاتی نشان قدم پر قافلہ کے چلی آئی خیریت یہ گزری کہ اوسکے حال
 زار پر مہربانی یہ فرمائی کہ اُسے جان سے نہ مارا تھوڑی دور چلکر اسکو ایک دسر بد ملا کہ وہ اپنو
 ساتھ قافلہ تک اسکو پہونچا دیا اس درمیان میں قافلہ منزل پر پہونچا اور یہ سب کیفیت
 اصل قافلہ پر اسکی ظاہر ہوئی سید علی کو جب یہ خبر ملی تو انہوں نے قافلہ سالار کو طلب کیا
 اور اوس ضعیفہ کا جمال بلایا گیا جلد بدو قافلہ کے یکجا ہوئے اس عہد کا اظہار اور
 اسکے جمال کا بیان لیکر بعد غور یہ فیصلہ ہوا کہ جمال شتر اُس ضعیفہ کا حوالہ ہے کہ اوسنے
 اپنے سوار کو کیون ہوشیاری سے اپنا اونٹ روک کر سوار نہ کر لیا اسلئے وہ کل قیمت نقصان
 شدہ ادا کرے اب تو وہ جمال بہت کچھ رویا پینٹا مگر بے سود ہوا فیصلہ ناطق ہو گیا آخر شتر
 مجبور ہو کر سید علی کی بامید تخفیف مطالبہ خوشامد کرنے لگا مجبوراً اس ضعیفہ نے
 بقبھایش کثیر مطالبہ کو اپنے نصف معاف کیا اور بقیہ نصف کی اداکاری کا اقرار بعد
 واپسی بمقام جدہ کے طے و تصفیہ ہوا قرینہ سے یہ بات پائی گئی کہ اوس فعل کار مکتب
 اسکا جمال ضرور تھا اور اوسکے برابر ہی حصہ دار چند بدو قافلہ ہی کے تھے بالائی چور
 نہ تھا کیونکہ بعد معافی نصف مطالبہ کو اوسکو سرت تھی اور بقیہ نصف جو اوسکے ذمہ
 پڑا اوسکا غم اوسکو مطلع نہ تھا۔

۵ ربیع الاول ۱۳۱۰ھ روز شنبہ مقام بیرضوان کی پانچویں منزل

درمیں کیسی وہ ہوگی جس جگہ جبریل آئے تھے	پیام اللہ کا پہونچا اللہ لاتے تھے
ملا یک جسکی خاک پاک آنکھوں میں لگاؤ تھے	ستارے جسکے قدموں کے تلے آنکھیں بچھاؤ تھے

ماہنامہ ہفت روزہ

دکھا دے یا الہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے۔

بعد طلوع نیر عظم قافلہ بمقام بیر رضوان پہونچکر اوترا یہاں پر دو کنوئین پختہ آب شیرین کے
 ہیں ہر چار جانب پہاڑ پہونچ میں صرف پچاس ساٹھ بیگہ کے قریب میدان ناہموار پتھرون
 کے ٹکڑوں سے بھرا ہوا ہے جس میں قافلہ ٹھہرا جائے قیام بوجہ پتھرون کے تکلیف دہ تھی
 درخیاں ببول کثرت سے تھے ہر درختوں سے ادنٹ لپٹے دکھڑے کھڑے خوب شوق و
 ذوق سے چمک رہے تھے لکڑیاں جلانیکی مفت بالا فراط ببولو تکی میسر آئیں قیام گاہ
 پر بدو لوگ بہت سے دمبہ فروخت کولائے فی دمبہ پانچ روپے آٹھ آنے دیجہ روپے
 کو لوگوں نے خرید کیا دتھوڑے سے رطب تازہ بھی بکنے کو آئے تھے یہاں سے بعد
 اطمینان خور و نوش نماز ظہر پڑھکر قافلہ چلا راہ بالکل ناہموار کچ دیچ دونوں جانب
 پہاڑ سر بلند پہونچ میں درہ کہیں میں ہاتھ کیسجا چالیس ہاتھ چوڑا تھا کہ قافلہ گزر رہا
 تھا مزید برآں اس راہ میں درختان ببول بکثرت ہیں کہ جنکی شاخوں میں شغذ فونکے
 درمی وچاندنی وکپڑے اوٹھکے اولجھ کر پرزہ پرزہ ہونی جاتی تھیں ولایتی تاڑ کے
 درخت بھی جا بجا دکھائی دیتے تھے اوپر ببولوں کی شاخیں وزمین پر زیر قدم نوکیلے غار
 پتھرون کے ٹکڑوں نے اور بھی راہ کو دشوار گزار کر دیا تھا مغرب کے بعد سے ایک بجے
 شب تک مخوف راہ تھی جس میں حرامیو نکاحون پیدا تھا اسلئے قافلہ کے بدو لوگ برابر
 دس دس پانچ پانچ منٹ بعد بندہ فونکے فیرو آواز کرتے جاتے تھے خدا خدا کر کے
 صبح تک یہ راستہ صعب و دشوار گزار ٹے ہوا اکثر شغذ ببولوں کی موٹی موٹی شاخوں
 سے اٹک کر ٹوٹ گئے و نقصان ہوئے درمی وچاندنیو کے پرزہ درختوں کی شاخوں میں
 اس طرح لٹک رہے تھے کہ جس طرح کوئی درگا ہوں میں برآمد حاجات کیلئے چلے
 باندھے ہوں بعض بعض جگہ سبزہ زار اور پہاڑی چشمہ آب شیرین کا بہتا ہوا دکھائی دے
 ۶ ربیع الاول ۱۳۱۵ھ روز یکشنبہ مقام ابوصباح کی چھٹی منزل
 وہ کیسا باغ ہے ہے جسکی حسرت باغ بنت کو
 وہ گل کیا ہو کہ جسکا داغ ہو ہر حور طلعت کو
 کنوان کیسا ہو جسکی چاہ ہو دریا رحمت کو
 ہولے جسکی بولے مغفرت آتی ہے امت کو

بعض بعض کی

دکھا دے یا الہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے

آج قبل صبح قافلہ بمقام ابوصاح پہونچا اس مقام کا نام عرف عام میں ابد باغ اور بعضے اودیع بھی کہتے ہیں یہاں آب شیرین کا بھاری چشمہ نہر خوب زور و شور سے جاری ہے غایت درجہ پانی کا آرام ہے خلستان یعنی کھجور کے باغات بہ کثرت ہیں گوشت دہبہ و مچھلیاں خشک دانار و انگور و لیمون شربتی دکان غازی و تر بوڑ و خربزہ و رطب تازہ پختہ و نیم پختہ و گھی و دودھ دہی و لکڑی و کیلہ پختہ و خام و ملو خیا کا ساگ غرض جملہ اشیائے خوردنی از قسم میوہ جات و ترکاریاں قافلہ میں فروخت کو بد و لوگ لائے تھے یہاں ایک بڑی بھاری پر رونق بستی بد و نکلی ہے یہاں کے بد و مرغ لحال و فارغ البال ہیں بوجہ چھتر پہاڑی پانی بکثرت ہے ہر چیز پیدا ہوتی ہے محاصل بھی اچھی ہے زراعت کا سامان حاصل ہے یہ جگہ رات سے زیادہ شاداب و پر فضا ہے یہاں کے بد و باقریہ شیعہ زیدیہ مذہب میں ہمارا شغف دیوار خلستان کے بہت ہی قریب تھا باغ میں عجیب لطیف دیکھا فرش زمردین گیاہ سنبر کا باغ میں بچھا ہوا کھجور کے گنجان درختوں کا سایہ لطیف اور شیرین پانی کی نہر جاری تھی ہزار ہا مسافر نہاتے تھے مردوں کے نہانے کی جگہ الگ عورتوں کے غسل کرنے کو دیوا اور درختوں سے علیحدہ پردہ تھا اور جدھر دیکھے مسافروں کا مجمع تھا ہر جگہ ذکر اللہ جل شانہ کا ہو رہا تھا اور گروہ گروہ علیحدہ علیحدہ فرش گھاس پر جاے نماز میں اور رومالین بچھائے ہوئے آپس میں باتیں کرتے تھے غرض یہ دن عجیب لطف سے گنا تمام دن یہاں مقام رہا قافلہ سالاران محمد جمیل و محمد بدوی کے بیان میں کہ یہاں سے آگے کا راستہ زیادہ تو مخدوش ہے اسلئے آج شب کو یہاں آرام کر کے کلہ علی الصبح دنگور زور و روشن میں قافلہ کو کوچ کرینگے اور اس منزل خطرناک کو طے کرینگے اسلئے شب کو بھی یہاں قیام ہوا رات نہایت خیر و عافیت سے بسر ہوئی پہلوگوں نے چشمہ پہاڑی میں خوب طرح غسل کیا بلکہ سارے قافلہ کے لوگوں نے غسل راہ اور گر دو غبار دھوایا۔

۷ ربیع الاول ۱۳۰۰ھ روزِ دو شنبہ مقامِ ریان کی ساتویں منزل

نظارا کوئے احمد کا سمجھے یارب میسر ہو	رہے طالع کدو اس کو چہ میں میرا بھی کہیں کھڑو
وہ سنگ آستانہ ہو اور او سپر یہ مرا سر ہو	تمنا جلد یہ حاصل مری بہر پیغمبر ہو
دکھا دے یا الہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے	

بعد فراغ نماز صبح اہل قافلہ خورد و نوش میں مصروف بہت دس بجے صبح کو قافلہ ابد باع سے روانہ ہوا راہ برابر بھوار تھی اور دونوں جانب راہ کے چشمہ آب شیرین پہاڑی کے جھروٹا نکا جاری تھا جسکی وجہ سے کوسوں تک دور ویہ باغات کھجور دانار و انگور و لیمون کا غدی و زمین زراعت جمین باجرہ بویا تھلے گئے جسکے نظارہ سے دلو فرحت حاصل تھی بدو لوگوں کے مکانات نزدیک برابر ملتے رہے بعض جگہ پہاڑی چشمہ مثل ندی و نالہ کے روان تھا جسکے کنارہ اکڑی کا جنگل اور اجو این و پیر منٹ کے خود رو درخت بکثرت دیکھنے میں آئے چونکہ باغات و نخلستان بر سر راہ کثرت سے ہیں اور بدوون کی بستیاں نزدیک نزدیک ہیں اسلئے باغون میں چوراہے چکے جنکو یہاں کی اصطلاح میں حرامی کہتے ہیں کثرت سے بھرے ہوئے ہیں اگر رات کو قافلہ کوچ کرتا تو کیا عجب کہ لٹ جاتا اور حاجیوں کا نقصان بھی ہوتا اسلئے روز روشن میں یہ راہ طے کی گئی بعد مغرب ایک پہاڑ کی چڑھائی و اوترائی ملی جسکو شتران نے مع شغدن و سوار آسانی سے طے کیا ہر چند ایک میل سے زیادہ مسافت چڑھائی اور اوترائی کی تھی مگر راہ بھوار کی وجہ سے آسانی رہی آٹھ بجے شب کو قافلہ بغایت تمام بمقامِ ریان کے پہونچکر فرمودہاں یہاں بھی چشمہ آب شیرین اور ایک باغ کے متصل فرود گاہ قرار پایا یہ گاؤں گویا حرامیوں کا مسکن ہے رات بھر جلوگ ہر چند آرام سے سوئے مگر سید علی اور اسکے ملازمون کو بخوف چور و نکلے شب بیداری کرنا پڑی تاہم اس نگرانی سخت پر بھی ایک بیک محمولہ پارچہ ملبوسی رات کو نہرانے سے مولوی محمد رشید صاحب ساکن مہنداوان محلہ مقامی ضلع چیمپہر کے ایک دزد دست برد کر لیا

۸ ربیع الاول ۱۳۰۰ھ روزِ شنبہ مقامِ بیر الادب کی آٹھویں منزل

جہان کی خاک جو چشم چراغ طور کا سرمہ
جہان کی خاک جو جنت میں چشم حور کا سرمہ

جہان کی خاک کو کہتے ملک بین نور کا سرمہ
جہان کی خاک چشم قیصر و غفور کا سرمہ

دکھا دے یا الہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے

آج صبح سے بمقام ریان خود دونوں کا انتظام رہا سالار قافلہ نے منادی کر دی کہ
یہاں سے جلد قافلہ قبل دوپہر کے روانہ ہوگا اہل قافلہ جلد ضروریات سے فرصت کر لیوین
لکڑی شہد رطب تازہ تر بندہ سی دکھی و ترکاری و کیلہ و خربزہ بہت افزا ط سے فروخت
کو قافلہ میں آیا اور لوگوں نے خرید کیا بارہ بجے دکنو قافلہ نے کوچ کیا آجکار استہ
بالکل خراب تھا درہ تنگ سامنے اور پہاڑ بلند سر پر راہ کج و بیچ دشوار گزار جو راستہ
تھا وہ بھی بڑے بڑے پتھر کے چٹاؤں پر تھا اور درختان بول بھی اپنے پنچے
پھیلے ہوئے نزدیک ایسے تھے کہ شغوف دشواری سے نکلتا تھا درختان
بول کے ڈالون سے نیچے بجائے چوچاندنی مکمل دروئے مکٹے شغوفون میں
لگے تھے انکا بھی صفایا کر دیا راہ میں پانچ پہاڑوں کی موڑ چڑھا ئی داڑائی
بہت زیادہ تھی ظہر کے وقت سے عشا کے وقت تک صرف اون پانچ پہاڑوں
کی چڑھا ئی داڑائی میں گزری بقیہ راہ بھی برابر ناہموار نشیب و فراز ملتی گئی
اس راستہ میں دو ڈیڑھ سو دھاتی بدو معہ بندوق و تلوار رکب سوار ملے کہ
ان پہاڑی درون میں اپنے اونٹوں کو چرا رہے تھے یہ لوگ ہر چند لوٹیرے اور
دزد معلوم ہوتے تھے مگر ہلوگ کے قافلہ سے کچھ بول چال جھپٹ جھاڑنے کی غیر
مخاطب کر کے اپنی جگہ پر رہے اسلئے ہمارے قافلہ کے لوگ بھی مطمئن تھے قریب
صبح اٹانے راہ میں تین بدو رکب سوار ہمارے قافلہ سالار سے آکر ملاقاتی ہوئے
اور بعد سلام علیک محمد بدوی سے کہا کہ ہلوگ تمہارا قافلہ لوٹنے کو معمور تھے
مگر یکوجیب یہ معلوم ہوا کہ تم قافلہ سالار ہو اور ہم اور تم دونوں متعہد حلیف و
برادر ہیں تو بحالت حلیف ممکن نہیں کہ تمہارے قافلہ کو جبراً چوریاں دیں اور جو
شخص رہنہ تمہارا ہوا اسکی جان کو معرض خطر میں ڈالیں راہ میں جو بدو لوگ مصلح نہ نظر آئے

ہونگے مے لوگ ہمارے حکم کے منتظر تھے مگر اب ہم ایسا نہیں کر سکتے بلکہ خیال ہم قومی اور
 بہ جنت حلیف ہونیکے یہ خبر نکلو دیا اب تم بخوف و خطر چلے جاؤ بلکہ اگر ضرورت ہو تو آئندہ منزل
 تک تمھاری معادنت کو چیلین اسپر ہمارے قافلہ سالار نے انکا شکریہ ادا کر کے
 انہیں واپس درخت کر دیا (مگر اس لفظ کا معا حل نہوا کہ کسے انکو اس کام کیلئے
 معمو رکھا تھا) الحمد للہ کہ رسیدہ بود بلایے دے بخیر گذشت۔ یہ بلا بھی صرف
 سعد علی کی عقلندی کے سبب سے دفع ہوئی کہ انہوں نے اس قافلہ کے بندو
 اور اونٹوں کے مقرر کرنے میں حسب مشورہ محمد جمیل و محمد بدوی اس خیال کو نظر
 کر کے کہ جو جو قبیلے کے لوگ اس راہ میں رہتے ہیں ہر قبیلے کے دس دس بیچ پانچ بدو
 کے اونٹوں کو مقرر کر کے ہمراہ لیا تھا اسلئے کہ ہر قوم کا ایک شیخ ہمراہ ہے اور وہ
 سب کہ جو پانچ چار قبیلے ہیں ہمارے قافلہ سالار سے حلیف ہیں اسلئے بفضلہ
 تعالیٰ اس قافلہ کو امین راہ نصیب ہوئی یہ غایت درجہ کی چالاکی اور ہوشیاری سید
 علی کی اس وقت مفید ہوئی اگر ایسا وہ نہ کرتے تو اس قافلہ کی خیریت ہی نہ تھی خیر خدا نے
 کسی طرح بھلو گونکے حال زار پر رحم فرمایا چھ بجے صبح کو دوپہر سے تمام رات چلکر اونٹوں
 گھنٹوں میں کامل مرحلہ طے کر کے بیر الادب پہنچے۔

۹ ربیع الاول ۱۳۷۷ھ روز چہار شنبہ مقام بیر الماشی نوین منزل
 کہ وہ گرجہ سائی وان تو کیا میری حادثہ ترے محبوب پر جس سے مری واجبیقت ہو
 تمنا دلکی برکے اگر تیری عنایت خداونداز یارت ہوزیارت ہوزیارت ہو

دکھا دے یا الہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے

اس مقام بیر الادب میں قیام گاہ پر نہ باغ ہوا و نہ بستی صرف ایک درخت کھجور کا ہے
 اور ایک کنواں بچتہ ہے جسکے پانی بھرنیکو ساٹھ ستر ہاتھ کی لابی رستی درکار ہوئی چند
 رسیان جب جوڑی گئیں تب جا کر پانی تک پہنچیں پانی بھرنیکو دشواری تھی لیکن
 آب شیرین عمدہ تھا ہمارے ہمراہ سے محمد سعید ایک عرب ملازم تھا کہ وہ پانی
 بھرتا تھا ہندوستانی نوکر ہمارے ایک دو ڈول یا لوٹہ بمشکل پھر سکتے مشک بھرتا

نوین منزل بیر الماشی

درکنار ایسی ہی مقام کیلئے عرب ملازم درکار ہے بتیس روپے مشاہرہ تارنچ روٹلی جہدہ سے تا واپسی جہدہ اسکا طرہ ہوا تھا علاوہ اسکے نصف اونٹ سواری جسکے چالیس روپے ہوئے غرض اس ایک ملازم کا بہتر روپے اجرت و خرچہ سواری دینا ہوا اسکے علاوہ خوراک دو ذقہ اسکی مقرر تھی یہ خرچ صرف بنظر رفع احتیاج آب شیرین راہ کے صرف کرنا پڑا گذشتہ مقامات میں تو یانی سہولیت سے ملتا گیا مگر صرف آج کچھ دشواری پڑی اس مقام کے علاقہ میں جو بدو لوگ رہتے ہیں وہ ہمارے قافلہ سالار کے حلیف اور ہم قوم ہیں قبوہ اور کھانی کی چیزیں اس علاقہ کے بدو لوگ انکے پاس بھیج رہے تھے اور خود دوسے لوگ بہت سے آدمی اسکی ملاقات کو آئے تھے اب اس جگہ سے تادمینہ منورہ اسی قوم کے لوگ ہیں یہاں سے بھی قافلہ بارہ بچے دنگوروانہ ہوا راہ بالکل ناہموار کچ ویچ تھی آٹھ پہاڑوں کی علی الاطلاق چڑھائی وادترائی ملی دے ایسے مخلوط پہاڑ تھے کہ چٹو نہ ایک و نہ آٹھ پہاڑ کہہ سکتے الغرض دوپہر سے لیکر لغایت مغرب اسی طرح چڑھائی وادترائی کی مصیبت رہی اسی اثنا میں قبل عصر بار و بادیت زور و غور سے آیا اور پانی خوب برسا جسکی وجہ سے سارے شغوف و اسباب لوگوں کے تر ہو گئے ہر جانب پہاڑ و کوہستان او سپر مزید بران بجلی کی کڑک اور چمک و پانی موسلا دھار زور و شور سے برسا اور اونٹوں کا جان چھپانا اور انکے پیروں کی لغزش و بجلی کی کڑک کی وجہ سے پہاڑوں سے ایک سخت ہمیت ناک آواز کا ٹھنڈا دلوں پر قیامت کا سامنا تھا دو ڈیڑھ گھنٹے تک یہ کیفیت رہی خوب پانی برس کر موقوف ہوا اسکے بعد ہوائے سرد اور تند چلتی رہی بچھا دن و شغوف بانی سے تر ہو کر اونٹوں کی پیٹھ پر بار عظیم ہو گیا قدم اٹھانا دشوار تھا ہلکے فردی سے بھیسکے کیڑے پہنے اور کھینکے بچھا دن پر بیٹھے علیحدہ تھر تھار رہے تھے اور شکر آہی کرتے جاتے تھے کہ امسال بھی باران رحمت ایک دفعہ نظر وین گذر اغرض اسی حالت سے قافلہ روانہ رہا بارہ بچے شبکو بمقام بیر الماشنی کے پہونچا اس مقام پر ایک مختصر سا باغ ہے اور زمین مزرعہ اور ترکاروں کے کھیت ہیں پیاز کی کیا ریان ایک سویگہ کے حلقہ میں نظری دی اور

چند چاہ پختہ تھے جسین اونٹ سے موٹ چلاتے ہیں اور چند مکانات بدو کے اس کھیت کے قریب تھے علاوہ درختان کھجور کے دس پندرہ درخت سدرہ یعنی بیر کے مقام فرودگاہ پر تھے کہ جنکے زیر سایہ ہلوگ اترے تھے قافلہ سالار نے شب ہی کو قافلہ بھر میں نہاد کر دی کہ کلہ آخر منزل در اقدس رسول مقبول کی ہے اسلئے علی الصبح یہاں سے کوچ ہوگا اور دوپہر یا شام کو منزل مقصود تک پہنچ جائیگے جنکو کھانا پکانا ہوا ہے ہی کو پکانا لیوین۔

۱۰۔ ربیع الاول مدینہ طیبہ کی دسویں منزل اور خوشنہ

خداوند اکھا کیسا مدینہ ہے محمد کا	لگا دے سرمہ آنکھو نین مری اس خال مرتہ
ازل سے گو کہ میں شاکی ہوں اپنے طالع بد کا	مگر یہ قول پر شہرت کے فطشوق بچد کا

دکھا دے یا الہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے

دو تین بجے شب سے لوگوں نے کھانا پکانیکا انتظام شروع کیا اور بعد نماز صبح سب لوگ پکا کھا کر آستان بوسی کو آمادہ و طیار ہو گئے سات بجے صبح کو قافلہ بیر الما سٹی سے روانہ ہوا راہ اسیطرح کی ملی جیسے کہ روز گذشتہ کو ملی تھی دوپہر کا مل یہی مصیبت رہی بعد دوپہر راہ ہوار و مکانات بدو اور نکلے فرع زار بننے لگے ہر فرع کا شت آباد ہر کھیتوں کے قریب قریب آبپاشی کے کنوئین جنکو اونٹوں کے موٹوں سے سیرابی کر نیکا انتظام تھا قافلہ کو دیکھ کر بدو کے لڑکے کھیتوں سے مولیان اٹھا کر نزدیک دوڑے اور قافلہ والوں کے ہاتھ نیچتے جاتے تھے اور قافلہ روان تھا ہر شخص کی نظر اتر سمت لگی تھی کہ کب سوا د شہر محبوب و تہذیب کبریا نظر آوے عجب طرح کی کیفیت ہر شخص کے مزاج پر طاری تھی اور جلدی ہو چنے کی دل کو سیرقاری تھی جبکہ رعوہ گذرتا دل پر جبر و گران تھا دیری بالکل ناگوار طبع تھی۔

وعدہ وصل چون شود نزدیک آتش شوق تیز تر سگر دد
تین بجے دن کے قریب ایک مسجد نظر آئی کہ جسین اونٹوں کے چرخ سے کنوئین کا پانی نکالا جاتا تھا بہت سے لوگ اونٹوں اور شغد فون سے کود پڑے اور اس مسجد کی زیارت کو

دور گئے معلوم ہوا کہ یہ مسیح حضرت علیؑ کی ہے اسی جگہ سے لوگ مکہ معظمہ کا احرام باندھتے ہیں اب چون سواد شہر مدینہ طیبہ زاد ہما اللہ سرقا و تعطماً قریب ہو جاتا تھا عجب طرح کی خوشی دیکھو پتی تھی اور چھوٹے چھوٹے بچے صد مائدہ و گوشت کے یا حاجی زیارت قبول کرتے اور اکرام مانگتے قافلہ کے ساتھ تھے چار بجے شام کو قافلہ باب العمریہ کے پاس پہنچا اس جگہ مجھ کو یہ قطعہ یاد آیا

سبق ادبت نعبہ و اکام
لو لاک لما خلقت الافلاک آمد

وصف شرف تویش از ادراک آمد
توقیع تو کہ صحیفہ پاک آمد

قافلہ باب العمریہ میں داخل ہو کر شہر مدینہ منورہ کے صدر سجھاٹک پر مناخہ میں پہنچ کر باب العواکی پر ٹھہرا لوگوں نے شتر و شغرفن سے نجات و رہائی پائی مناخہ میں پہنچ کر معلوم ہوا کہ بفضلہ تعالیٰ وہ تصدق حبیب کبریا حکم قرطینہ کا اب اٹھ گیا نہ روک ہے نہ ٹوک بلا تکلف مع اسباب و سامان شہر کے اندر داخل ہوئے کا اذن عام ہے اور جتنے دن کی خواہش ہو مقام کا مقام ہے جملہ اہل قافلہ کو اس مژدہ روح افزا سے غایت درجہ کی مسرت ملی حاصل تھی ہر شخص خوشی کی وجہ سے بخود کھتا ایک تو بعد از خوابی بسیار اور نامیدی مائے بیشمار گل مراد مانتھا آیا اور خیریت سے پہنچے دوسرے قرطینہ کے عذاب سے بچے یہ سب باتیں ہر شخص کے دلوں میں مجموعہ ہو کر کثرت مسرت سے بخود کھتے ڈالتی ہیں وہاں پر یہ مبارکباد بردارم منشی حاجی امیر حسن صاحب کی مجھ کو فوراً یاد آئی کہ جسے بخود ہو کر بشوق و ذوق مینے پڑھا

قبول او سنے کیا میری دعا کو
مبارکباد ہو بخت رسا کو
مبارک نذر ہو چشمان واکو
تشفی ہو گئی خود و رجا کو
مبارکباد ہو رنج و غمنا کو
مبارک عفو ہو جسم و خطا کو

ہزار دن حمد ذات کبریا کو
نہے قسمت ہوے حاضر یہاں ہم
دل ناشاد کو مژدہ مبارک
تمنا دلکی بر آنا مبارک
دیروالاسے مخزن رحمت عام
گنہگاروں کو آمرزش مبارک

<p>شفاعت ہو مبارک ہم سبھوں کو رہائی ہو مبارک قیدیوں کو مریضوں کو شفا ہو مبارک مبارک عاشقوں کو ہو یہ محبوب در احمد ہو ہم سبکو مبارک گل امید ہم سبکو مبارک مرادین سبکی بر آدین خدا یا</p>	<p>ہدایت ہو ہر اہل وفا کو معافی ہو مبارک ہر سزا کو مبارک ہو اثر ہر اک دعا کو خلوص دل سبھی اہل ولا کو یہ سلطان ہو مبارک ہم گدا کو شمیم مشک بو باد صبا کو قبولیت مبارک ہو دعا کو</p>
---	--

اب سب اہل قافلہ اپنے اپنے اسباب کو شغدن و شیریں سے اتارنے میں مصروف تھے کہ ایک باسک بہت زور و شور سے ہوا کا طوفان آیا اس قدر گرد و اوری کہ سارا میدان مناخ تیرہ و تار ہو گیا مطلق آدمیوں کو اسباب شغدن اونٹ کچھ سو جھائی نہ دیتا تھا بوجہ گرد کے سب لوگ سفید ہو گئے خاک پاک مدینہ طیبہ سے سبھوں کا جسم و جامہ بخوبی پاک ہوا سید علی مطوف فوراً شہر میں گئے ایک مکان باب السلام کے سامنے سید اعظم علی پریش امام کا گریہ کر کے آئے اور نہلو گونکو اس مکان میں پہلے شغدن و شیریں تو مناخ میں چھوڑ دئے گئے اور اسباب مزدور و نیراٹھو اگر ہمراہ لیا مزدور کے وکیل ایک شخص محمد صالح نامی فوراً پہنچے اور انہوں نے قلی و مزدور و نکا پورا بند و بست کر کے انتظام کیا اور پچھانک شہر کے اندر بسم اللہ الرحمن الرحیم کر کے قدم عشن پیشتر بہتر کہہ کر قدم رکھا اور یہ دعا پڑھا

۵۶ بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مَدْخَلَ صِدِّقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مَخْرَجَ صِدِّقٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّمْنِيْ لِىْ اَبْوَابِ رَحْمَتِكَ وَزُرْنِيْ مِنْ زِيَارَةِ رَسُوْلِكَ صَلِّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلِّمْ مَا سَرَفْتَ اَوْلِيَائِكَ وَ اَهْلِيْ طَاعَتِكَ وَاَخْلَصْنِيْ مِنَ النَّارِ وَاغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ يَا خَيْرَ مَسْئُوْلٍ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لَنَا فِيْهَا قَرَارًا وَرِسْرًا قَاعًا لَا حَسَنًا

بعد نماز مغرب بازار مدینہ طیبہ کو دیکھتے آنکھوں کو نور دیکھو سرور دیتے اس مکان میں

یہ بچے دو درجہ بالا خود سید علی اور ان کے عیال و اطفال کے مصروف میں آئے
 دو درجے اسکے بچے کے ایک میں ہلو کو لگا دوسرے میں عورتوں کا قیام ہوا مبلغ چالیس
 روپے کے گریہ متوجہ پائے یہ مکان بہت وسیع تھا ہر مجلس میں غسل خانہ پانی نہ علیحدہ علیحدہ
 تھا آرام کے لئے سطوح بھی بہت دافر تھے آب شور کا ایک کنواں تھا کہ جس کا سلسلہ
 پانی بھر نیا اوپر سے درجہ تک تھا عرض اس مکان میں اسباب رکھ دیا گیا وکیل مزدورہ
 نے حاضری حرم شریف کی جلدی کی مگر دو غبار سے کل کپڑے و جسم بھرے تھے
 اسی حالت سے فوراً حرم محترم میں داخل ہونا مناسب نہ جانا انتظام غسل کا کیا اس
 جاہ شور سے پانی کھجوا کر خوب فراغت سے شب ہی کو غسل کیا کپڑے بدلے عطر لگایا اور
 قبل نماز عشاء محترم میں داخل ہو نیکو چلے اور وکیل مزدورہ دعا و سلام پڑھانیکو
 ہمراہ ہوئے باب السلام پر پہنچ کر باب نے جوتہ طلب کیا کر اسکے حوالہ کیا گیا اور
 ہلوگ چوٹ کے اندر پہلے داہنا قدم رکھ کر مسجد شریف کے اندر داخل ہوئے اور
 اسی جگہ چوٹ کے پاس ٹھہرے ہو کر دعا پڑھے۔ ۵ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ
 مِنْكَ السَّلَامُ وَ اِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ فَحَيِّنَا بِالسَّلَامِ وَ ادْخِلْنَا دَارَكَ السَّلَامِ
 تَبَارَكَ رَبُّكَ وَ تَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ رَبِّ ادْخِلْنِيْ مَدْخَلَ صِدْقٍ
 اَخْرِجْنِيْ مَخْرَجَ صِدْقٍ وَ اجْعَلْ لِيْ مِنْ لَدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا وَ قُلْ
 جَاءَ الْحَقُّ وَ زَهَّقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا وَ نَزَّلَ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ
 شَفَاؤُ وَ رَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ لَا يَزِيْدُ الظَّالِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا۔

اسکے بعد درمیان قبر شریف یعنی روضۃ النبی اور منبر مطہر کے روضۃ من ریاض الجنۃ
 کے مقام پر ٹھہرے ہو کر دو رکعت نماز تحیت المسجد کا سورہ کافرون اور سورہ اخلاص کے
 ساتھ پڑھ کر دعا پڑھے۔ ۵ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ هِدِيْهِ دَفْضَةً مِنْ رِيَاضِ
 الْجَنَّةِ شَرَفْتَهَا وَ كَرَّمْتَهَا وَ مَجَّدْتَهَا وَ عَظَّمْتَهَا وَ نَقَّيْتَهَا بِنُورِ نَبِيِّكَ
 وَ حَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَ اٰلِهِ وَ سَلَّمَ اَللّٰهُمَّ كَمَا
 يَلْفَتُنَا فِي الدُّنْيَا يَا اَقْرَبَ مَا شَرُّ الشَّرِيفَةِ فَلَا تُحَرِّمْنَا يَا اللّٰهُ فِي الْاٰخِرَةِ

مِنْ قَضَلِ شَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَاحْشُرْ نَافِي زُمْرَتِهِ
 وَتَحْتَ لَوَائِهِ وَآمَنَّا عَلَى قَلْبِنَا وَسُلَّتْهُ وَاسْقِنَا مِنْ حَوْضِهِ الْمُؤَمَّرِ وَفِي
 يَمِينِهِ الشَّرِيفَةِ شَرْبَةً هَنِيئَةً لَا تَطْمَأُ بَعْدَهَا أَبَدًا إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
 بعد اسکے سرھانے کی طرف گئے اپنا رخ جانبِ مواجهِ شریفین کیا اور بیشت قبلہ کی جانب
 کر کے مؤدبِ دلیں یہ خیال کر کے کہ سلطانِ عالم و عالمیان اس مکانِ عالیہ شان میں
 آرام فرما رہے ہیں اور میرے حاضر ہونے اور زیارت کرنے کو ملاحظہ فرماتے ہیں کمال
 عاجزی و بڑی انکساری سے ادب کے ساتھ آنکھیں نیچی کئے ہوئے دست بستہ سطح
 کھڑے ہوئے کہ جب طرح نمازی نماز کیلئے کھڑے ہوتے ہیں اور یہ سلام پڑھا
 ۹ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ السَّيِّدُ الْكَرِيمُ وَالرَّسُولُ الْعَظِيمُ الرَّؤُوفُ
 الرَّحِيمُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا وَحَبِيبَنَا
 قَوْلًا أَعْيَيْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ
 يَا حَبِيبَ اللَّهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَمَالَ مُلْكِ اللَّهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ
 يَا نُورَ عَرْشِ اللَّهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللَّهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
 عَلَيْكَ يَا شَفِيعَ الْمُدْنَيْنِ عِنْدَ اللَّهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ أَحْسَنَهُ اللَّهُ
 تَعَالَى رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فِي حَقِّكَ الْعَظِيمِ وَلَوْ أَنَّهُمْ لَدَخَلُوا
 أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا
 رَحِيمًا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ
 يَاطَّةُ يَا لَيْسَ يَا بَشِيرُ يَا سِرَاجَ يَا مُنِيرُ يَا مُقَدِّمَ جِبْرِيلَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ
 وَهَآ أَنَا يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ جِئْتُكَ هَآ بِأَمْرٍ مِنْ رَبِّي وَمِنْ عَمَلِي
 وَمُسْتَشْفَعًا وَمُسْتَعِيزًا بِكَ إِلَى رَبِّي فَاشْفَعْ لِي يَا شَفِيعَ الْأُمَمَةِ يَا كَاشِفَ
 الْعَمَلَةِ يَا سِرَاجَ الظُّلُمَةِ اجْعَلْنِي مِنَ النَّارِ يَا نَبِيَّ الرَّحْمَةِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَيْنَاكَ
 ذَائِرِينَ وَتَصَدَّقْنَا بِغَيْبٍ وَعَلَى بَابِكَ الْعَالِيِّ وَاقِفِينَ وَبِحَقِّكَ عَارِفِينَ
 فَلَا تُؤْخِرْنَا خَائِبِينَ وَلَا عَنَّا بِابِ شَفَاعَتِكَ مَعْرُوفِينَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ

أَسْأَلُكَ الشَّفَاعَةَ وَأَسْأَلُ اللَّهَ تَعَالَى بِكَ الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَالذَّرَجَةَ
 الرَّفِيعَةَ وَالْمَقَامَ الْمُجُودَ وَالْحَوْضَ الْمَوْزُونِ وَالشَّفَاعَةَ الْعَظِيمَةَ فِي يَوْمِ الْمَشْهُورِ
 يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ فِي الثَّرَابِ أَعْظَمُهُ نَطَابِ مِنْ طَيِّبِيهِنَّ الْقَاعُ وَالْأَكْرَمُ
 نَفْسِي الْفِدَاءُ بِقَبْرِ أَنْتَ سَاكِنُهُ فِيهِ الْعَفَافُ وَفِيهِ الْجُودُ وَالْهَكْرَمُ
 أَنْتَ الْحَبِيبُ يَا حَبِيبَ اللَّهِ أَنْتَ الشَّفِيعُ يَا شَفِيعَ اللَّهِ أَنْتَ الْمُسْتَقَرُّ أَنْتَ الَّذِي تُرْجَى
 شَفَاعَتُكَ عِنْدَ الصَّهْرِ طَإِذَا مَا ذَكَرْتَ الْقَدَمُ أَشْهَدُ أَنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ بَلَغْتَ
 الرِّسَالَةَ وَأَدَيْتَ الْأَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْأُمَّةَ وَكَشَفْتَ النِّعْمَةَ وَجَلَبْتَ الظُّلْمَةَ
 وَجَاهَدْتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ وَعَبَدْتَ رَبَّكَ حَتَّى آتَاكَ الْيَقِينَ
 جَزَاكَ اللَّهُ تَعَالَى عَنَّا وَعَنْ وَالدِّينَا وَعَنِ الْإِسْلَامِ خَيْرِ الْجَزَاءِ وَنَسْأَلُكَ الشَّفَاعَةَ
 أَنْ تَشْفَعَنَا عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْعَرْشِ يَوْمَ الْفَرَجِ الْأَكْبَرِ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ
 إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ أَشْفَعْنَا وَلَوْ أَلَدْنَا وَلَوْ جِئْنَا بِمِائَةِ نَجْوَا وَلَا تَأْذَنَا
 وَلَيْنَ أَوْضْنَا وَقُلْنَا نَعْنِدَكَ بِدُعَاءِ الْخَيْرِ وَالزِّيَادَةِ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ
 عَلَيْكَ يَا سُلْطَانَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَرَحْمَةً اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ
 بِهَرَاكِ يَا هُوَ يَا سَيِّدَ الْأَبْنَاءِ يَا بَكْرَةَ الصِّدِّيقِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيفَةَ
 رَسُولِ اللَّهِ عَلَى التَّحْقِيقِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ تَانِي اثْنَيْنِ
 إِذْ هُمَا فِي الْعَادِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ أَتَقَّقَ مَا لَمْ يَكُنْ فِي حَيْثُ اللَّهُ وَحُبَّ رَسُولِهِ
 حَتَّى تَخْلُلَ بِالْعَبَادِ رَضَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَأَرْضَاكَ أَحْسَنَ الرِّضَى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ
 مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَتَحْلِكَ وَمَا وَلَكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَوَّلَ الْخُلَفَاءِ
 وَتَأَجَّ الْعُلَمَاءِ وَوَهَّهَ النَّبِيُّ الْمُصْطَفَى وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ -

بِهَرَاكِ يَا تَهْ أَوْ دِهْ يَا سَيِّدَ الْأَبْنَاءِ يَا بَكْرَةَ الصِّدِّيقِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيفَةَ
 رَسُولِ اللَّهِ عَلَى التَّحْقِيقِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ تَانِي اثْنَيْنِ
 إِذْ هُمَا فِي الْعَادِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ أَتَقَّقَ مَا لَمْ يَكُنْ فِي حَيْثُ اللَّهُ وَحُبَّ رَسُولِهِ
 حَتَّى تَخْلُلَ بِالْعَبَادِ رَضَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَأَرْضَاكَ أَحْسَنَ الرِّضَى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ
 مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَتَحْلِكَ وَمَا وَلَكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَوَّلَ الْخُلَفَاءِ
 وَتَأَجَّ الْعُلَمَاءِ وَوَهَّهَ النَّبِيُّ الْمُصْطَفَى وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ -

دینِ اسلامِ السلامُ علیک یا مکیسر الاصنام للسلام علیک یا ابا الفکر
والضعفاء والارامل والایتام انت الذی قال فی حقک سید البشر لو کان
نبی من بعدی لکان محمد رضی اللہ تعالیٰ عنک وأرضاک أحسن الرضی و
جعل الجنة منزلاً ومسکناً وحلاً وما وافک السلام علیک یا
ثانی الخلقاء وناج العلماء وحمر النبی المصطفی ورحمة اللہ وبرکاتہ۔

اسکے بعد پھر من قدم پھر دو نو سکے درمیان کھڑے ہو کر یہ دعا پڑھے۔
۶۲ السلام علیکم یا اوزیری رسول اللہ السلام علیکم یا معینی رسول
اللہ السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ۔

اسکے بعد پائے مبارک کی جانب پر ب طرف جالی شریف کے پاس اس طرح موڈب کھڑے
ہو کر فرشتگان مقرب پر یہ سلام پڑھا۔

السلام علیک یا سیدنا جبریل السلام علیک یا سیدنا میکائیل
السلام علیک یا سیدنا اسرافیل السلام علیک یا سیدنا جبرائیل
السلام علیکم یا ملائکة المقربین من اهل السموات والارضین
کافة عامۃ السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ۔

اس جگہ سے دلہنے ماتھ اور تراٹھ دس قدم آگے بڑھ کر حضرت سیدتنا فاطمہ الزہراء
کے حجرہ مطہرہ کے پاس مولد بانہ رخ کر کے کھڑے ہو کر یہ سلام پڑھا۔

۶۳ السلام علیک یا سیدتنا فاطمہ الزہراء یا بنت رسول اللہ السلام
علیک یا بنت نبی اللہ السلام علیک یا بنت حبیب اللہ السلام علیک
یا بنت المصطفی السلام علیک یا خامسة اهل الکساء السلام علیک یا
زوجة امیر المؤمنین سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ورحمة اللہ
علیک یا فاطمہ الحسن والحسین السیدین الشہیدین الکواکبین الفدرین
التدرین السابکین شہاب اهل الجنة فی الجنة ابی محمد الحسن ابی عبد اللہ
الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما وعناک وأرضاک أحسن الرضی وجعل الجنة منزلاً

وَمَسْكَنَاتِكَ وَفَحْلِكَ وَمَا أَلَيْكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى آبَائِكَ الْمُصْطَفَى وَبَعْلِكَ
عَلَيْهِ يَأْتِي تَضَلَّى وَابْنِكَ الْحَسَنَيْنِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ -

اس کے بعد باب جبریل کے قریب کھڑے ہو کر اور جنت البقیع کی جانب پورب رخ ہو کر اس
جنت البقیع پر سلام پڑھا۔

۶۵ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَهْلَ الْبَقِيعِ يَا أَهْلَ الْجَنَابِ الرَّفِيعِ أَنْتُمْ السَّابِقُونَ
وَنَحْنُ الْإِنْشَاءُ اللَّهُ تَعَالَى بِكُمْ لِاحْقُونَ طَأْسُ وَأَيَّانَ السَّاعَةِ إِنَّهُ لَا رَيْبَ
فِيهَا وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ يَا سَيِّدُ اللَّهِ تَعَالَى شَرَفَكَ اللَّهُ تَعَالَى
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

پھر سب سے پہلے اور تر رخ ہو کر شہداء احمد پر اس طرح سلام پڑھا۔

۶۶ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ نَاخَمْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ السَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا عِمُّ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عِمُّ النَّبِيِّ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عِمُّ
حَبِيبِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عِمُّ الْمُصْطَفَى السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الشُّهَدَاءِ
وَيَا أَسَدَ اللَّهِ وَيَا أَسَدَ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهِيدَ دَعَا وَيَا سَعْدَ دَعَا السَّلَامُ
عَلَيْكَ بِمَا صَبَرْتَ ثُمَّ فَيَعْمُ حَقِّي الدَّارِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهِيدَ أَحَدٍ
كَافَّةً عَامَّةً وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ -

ان سب دعاؤں سے پہلے ان کے بعد پھر سر شریف جناب حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وسلم کی طرف مواجہہ شریف کے سامنے اگر اور بہ ادب تمام کھڑے ہو کر یہ دعا پڑھی۔

۶۷ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ رَئُوفٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ
رَءُوفٌ رَحِيمٌ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ
الْعَرْشِ الْعَظِيمِ إِنَّكَ اللَّهُ وَمَلَائِكَتُهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ
وَسَلِّوا وَسَلِّمُوا الْهَيْمَنُ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحُرْمَةِ
هَذَا النَّبِيِّ الْكَرِيمِ أَنْ تُسَرِّحَنِي إِيْمَانًا كَامِلًا نَابِتًا بِأَشْرِيهِ قَلْبِي وَفَيْقِي صَادِقًا
حَتَّى أَعْلَمَ أَنَّكَ لَا يُعَذِّبُنِي إِلَّا مَا كُتِبَ لِي وَعِلْمًا نَادِعًا وَقَلْبًا خَاشِعًا وَإِسْمًا ذَكِرًا

فَلَدَّ اصْلَاحًا وَرَزَقًا وَاسْعَاوْ حَلًا لَا طِبَّاءَ وَتَوْبَةً تَصُوحًا وَصَبْرًا جَمِيلاً
 أَجْرًا عَظِيماً وَعَمَلًا صَالِحًا مَقْبُولًا وَتَجَادَةً لَنْ تَبُورَ يَا نَوْرَ التَّوْبِ يَا عَلَمَ مَا فِي
 الصُّلَّةِ وَدَاخِلِيَّ وَجَمِيعِ الْمُسْلِمِينَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
 تَوْفِي مَسْئَلًا وَالْحَقْفَى بِالضَّالِّحِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ
 اسکے بعد قبلہ رخ دھن سمت ہو کر یہ دعا پڑھی۔

۶۸ اَللّٰهُمَّ لَا تَدْعُ لَنَا فِي مَقَامِنَا هَذَا الشَّرَّ يَفْبِتُنْ يَدَيَّ سَيِّدِنَا رَسُوْلُ
 اللّٰهِ ذُنْبًا اَوْ غَفَرْتَهُ وَلَا تَهَيَّا يَا اللّٰهُ اِلَّا فَرَجْتَهُ وَلَا عَيْبًا يَا اللّٰهُ اِلَّا اَسْتَرْتَهُ وَلَا
 قَرِيْبًا يَا اللّٰهُ اِلَّا اَشْفَيْتَهُ وَعَانَيْتَهُ وَلَا مُسَافِرًا يَا اللّٰهُ اِلَّا اَرَدَيْتَهُ وَلَا غَايِبًا يَا اللّٰهُ اِلَّا
 وَحَبَبْتَهُ وَلَا عَدُوًّا يَا اللّٰهُ اِلَّا اَخْرَجْتَهُ وَدَفَعْتَهُ وَلَا فَقِيْرًا يَا اللّٰهُ اِلَّا اَغْنَيْتَهُ
 وَلَا حَاجَةً يَا اللّٰهُ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَكَ فِيمَا اَصْلَحَ اِلَّا قَضَيْتَهَا وَ
 لَيْسَتْ نَهًا اِلّٰهُمَّ اخْضِ حَوَائِجَنَا وَيَسِّرْ اُمُوْرَنَا وَاَسْرَحْ صُدُوقَنَا وَتَقَبَّلْ زِيَارَتَنَا
 وَاَمِنْ خَوْفَنَا وَاَسْرِ عِيُوْبَنَا وَغُفِرْ ذُنُوْبَنَا وَكَشِفْ كُرُوْبَنَا وَخَيِّمْ بِالضَّرَبِ اَحْمَالَنَا وَارْدَدْ
 عَرْشَنَا اِلَى اَهْلَانَا وَادْلَا نَا سَالِمِيْنَ غَائِبِيْنَ مُسْتَوْفِيْنَ مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ مِنَ الدُّنْيَا
 لَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ۔

اب ان دعاؤں اور سلاموں کے پڑھنے میں بلند آواز میں اور شور و غل کا بہت
 لحاظ کرنا پڑا بعض آدمیوں نے جو کچھ بلند آواز میں کی تو انہیں خواہہ سرایوں نے
 اپنے منہ پر انگلی رکھ کر اشاروں سے ادب سکھا دیا کہ شیخ یہ ادب پامند اینجا کہ عجب درگاہ است
 سجدہ گاہ ملک و روضہ شاہنشاہ بہت ۔ ہلوگ سلام و دعا سے فارغ ہوئے تھے
 کہ بے اختیار دہلیں ایک دلوں بجز یہ عشق احمدی پیدا ہوا اور یہ چند اشعار حکیم صنعۃ اللہ کے زبان

کہ مستغنی ہو وصف انکے بیان سے
 مسجح اوثرین چہارم آسمان سے
 اوترتے ہیں فرشتے آسمان سے
 ملک سے حور سے کر و بیان سے

کہ دن مہج پیمبر کس زبان سے
 مدینہ کی جو دیکھیں سر زمین کو
 پئے طوف در اقدس شب و روز
 جو انان مدینہ خوش سیر ہیں

اور دل ان اشعار کے پڑھنے کی خواہش کیونکر تا حضرات ہماری آنکھوں میں جو جلوہ
 مسجد نبوی وروضہ پاک کی دیکھیں اسکو دل ہی جانتا ہے دل تو یہی چاہتا تھا کہ بس
 اسی جگہ ادب سے کھڑا رہے مگر جماعت نماز عشا کی شروع ہوئی اور پہلی نماز فرض مسجد
 نبوی میں فوجی بخت رسا و نصیبوں سے میسر آئی بعد فراغ نماز خواجہ سراؤں نے
 سرخ فانوسین روشن کر دیں جس سے یہ ایسا تھا کہ اب اپنے مکانوں کو جاؤ غرض بہ
 تحصیل احکام قیام گاہ پر آئے ہر چند بازار بند ہو گئی تھی تاہم دو ایک دکانیں بند ہوئیں کہ
 باقی تھیں کہ بدقت تمام کچھ اشیائے خوردنی مثل روٹی مٹھائی دہی وغیرہ کے میسر
 آئیں کہ دے منگو کر کھایا اور آب سرد مدینہ طیبہ بصد ذوق و شوق نوش جان کر کے آرام
 سے سو رہے بازار یہاں کی قبل نماز عشا بند ہو جاتی ہے بعد نماز عشا چیز و ٹکالنا دشوار
 ہوتا ہر پانی یہاں کا ہر دم اور ہمیشہ عنایت ایندھی سے ایسا سرد ملتا ہے کہ برف کی کچھ
 حقیقت و وقعت نہیں ہے یہاں کی صراحیوں میں پانی نہر کا بھردیا گیا آدھ گھنٹہ میں
 برف کا ہمسرہ ہو جاتا ہے صراحی یہاں کی مکہ منظر کی صراحیوں سے خوش وضع اور خوش قطع
 اور نقش و نگار کی ہوتی ہے مناخہ میں جسوقت ہلوگ داخل ہوئے اور ہوا سرد ہوئی اسوقت
 اسباب شغف سے اُٹار رہے تھے ساتھ کی صراحیوں میں راہ کا پانی تھا ایک عرب
 مدنی نے چاہا کہ اُس پانی کو پیو میں چنانچہ اس نے صراحی کو طلب کی مینے بلا تکلف بڑھادی
 ایک دوسرا عرب دھان موجود تھا اُس نے اُس شخص سے کہ جو پانی پینے کو چاہتا تھا کہا
 کہ کیا یہ پانی مدینہ کے پانی سے اچھا ہے کہ جو تم پینے چاہتے ہو اس پانی کو پھینک دو مت
 پیو چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور صراحی کو واپس کر دیا فی الحقیقت جو لطافت و خشکی مدینہ
 طیبہ کے آب حیات میں ہے ویسی لطافت پر دہ دنیا کے پانی میں نہیں ہے اور کیوں نہ ہو
 جبکہ یہ زمین خلدیرین سے بڑھی ہوئی ہے تو پانی بھی آب کوثر کا ہمسرہ کس طرح ہوگا۔

اربع الاول ۱۳۱۰ھ قدسی روز جمعہ۔۔۔

وقت کم اور حسرتیں دلکی بہت کس طرح پورے کروں ارمان دل
 اولاً جانوں سے صرف دس روزہ قیام کا قرار داد اور دوسرے چالیس وقت کی نماز و نگو

سلسلہ دا برہم نبوی شریف میں ادا کرنیکی فکر جسے کہ فرمایا حضرت جناب رسول مقبول خدا
 صَلَّی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ صَلَّى فِي مَسْجِدِي أَرْبَعِينَ صَلَوةً أَكَامَهُ اللَّهُ ثَلَاثَةً صَلَوةً
 كُتِبَ لَهُ بِهَا ثَمَرَةٌ مِنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِنَ الْعَذَابِ وَالْإِنْفَاقِ یعنی جو شخص میری مسجد
 میں چالیس نمازیں پڑھیں کہ نافع ہو انہیں سے کوئی نماز لکھا جاوے گا اسکے لئے بچاؤ و نزع
 سے و عذاب نفاق سے تیسرے شیخ الدلائل مولانا سید محمد رفیع صاحب
 صحت دلائل الخیرات کا خیال چوتھے مقامات عالیات کی زیارات و داستانِ بوسی کا اشتیاق
 یہ سب ضروری ضروریات نے غلطان و بیجان کر دیا۔ مولانا سید محمد رفیع صاحب
 روزانہ صبح کو بعد نماز اشراق مسجد نبوی میں حجرہ شریفہ کے قریب بیٹھ کر عام صحت کنندگان
 اور پڑھنے والوں کو معمولی طریقہ سے دلائل الخیرات کا درس دیا کرتے ہیں اور شب کو بعد نماز
 مغرب صحن نبوی میں بہت بڑی لابی و صغیر بچھا کر بیٹھتے اسکے چاروں طرف صدمہ
 آدمیوں کو بٹھلا کر غایت خوش الحانی و قرات کے ساتھ زبانی دلائل الخیرات کو حفظ کراتی
 ہیں ایسا عمدہ موقع غنیمت سمجھ کر نماز صبح کے بعد حرم شریف میں حاضر رہتے رہتے
 نیاز مند اور میرے بھائی برادرِ مفضل الرحمان نے جنابِ مدوح سے صحت دلائل الخیرات
 کی شروع کر دی جناب والا نے بھی پوری توجہ فرمائی ہر چند ارشاد ہوا کہ جبکہ تلوگ مولانا
 عبدالحی صاحب سے کہ عظمیٰ میں صحت کر چکے ہو تو چنداں ضرور نہیں ہے کیونکہ ہم
 اور وہ ایک ہی استاد کے شاگرد ہیں اور انکے بھی دلائل شریف مقبول ہیں تاہم میں بھی سن
 لیتا ہوں غرض آج بڑی عنایت و توجہ کے ساتھ ایک حزب کو سننا کہیں فرق نہ پایا اور یہ اجازت
 دی کہ روزانہ اسی وقت تاقیام تمہارے ایک دو حزب کر کے سن لیا کرونگا بعد اسکے وہیں
 حرم شریف میں حاضر رہ کر جلوہ انوار محمدی کا دیکھا کئے اور اس روز نامچہ میں جہانتناک
 حالات ممکن ہو سکے درج کئے۔

(حرم شریف مسجد نبوی) حرم شریف کا طول شمال سے جنوب تک قبلہ کی جانب تین
 سو گز اور عرض میں پورب سے پچھم تک جانبِ دکھن قبلہ کی سمت دو سو گز و شمال کی طرف
 پورب پچھم عرض ایک سو اسی گز ہے چاروں سمت مسجد لداو قبلہ دایہ نی ہے بیچ میں صحن ہے

حرم شریف مسجد نبوی

صحن کا طول شرقاً و غرباً ایک سو ستائیس گز اٹھارہ انکل اور عرض جنوباً و شمالاً نانوے گز تیرہ انکل اس صحن کے پورب سمت دالان میں عورتوں کے لئے جالی ہے اسکے قریب ایک مختصر سا باغیچہ حضرت خاتون جنت رضی اللہ عنہا کا اور ایک چھوٹا سا کنواں ہے جو کہ سیر قاطلہ کے نام سے مشہور ہے اس پر چرخ لگا ہوا ہے لوگ تبرکاً اوسکا پانی پیتے ہیں۔

موجود کو مبارک — آبداری — ہمیں یہ بیر خاتون ہو مبارک وہ باغیچہ چاروں طرف سبز کیڑے سے گھرا ہوا ہے جسکا طول چوبیس ہاتھ چار انکل اور عرض سترہ ہاتھ نو انکل اوسمیں ایک درخت املی کا اور ایک درخت بیر کا اور دو درخت اور کسی چیز کے ہیں کہ وہ عام طرح سے شناخت میں نہ آئے لیکن اسکی پتیان لوگ بامید شفا کے مریضوں کے کھاتے ہیں اور ایک درخت کھجور شملی اور دوسرا بلبلہ کا اور چار پانچ درخت اور بھی کھجور کے چھوٹے چھوٹے ہیں کہ وہ ابھی بلند قامت اور بار آور نہیں ہیں یہ باغیچہ اُسی آب کوثر بیر خاتون جنت سے سیراب ہوتا ہے اس کنوین کے پانی کا مزہ بجنسہ آب زمزم کا سا ہے جناب قاری سید محمد تونسلی حالمقامی دہلوی مدینہ طیبہ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ ایام حج میں جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گلاس بمقام مکہ معظمہ جاہ زمزم میں گر گیا تھا جب آپ بعد فراغ حج یہاں واپس تشریف لائے تو وہ گلاس اس کنوین سے ڈول میں برآمد ہوا اس روایت و بیان سے جناب قاری صاحب کے ثابت ہوتا ہے کہ جاہ آب زمزم مکہ معظمہ اور اس جاہ کوثر خاتون جنت کا ایک ہی چشمہ اور شجر واحد ہے سارے صحن میں ہر بہار جانب سیاہ پتھر و نکاتین تین ہاتھ کے انداز فرش ہے باقی سارے صحن میں گلابی رنگ کے کھنکھ اور ریت بکھی ہوئی ہے دو جانب پورب بکچھم تین تین درجہ کا دالان ہے اور اتر کی سمت دو درجہ کا اور سامنے دکھن طرف قبلہ کے رخ گیارہ درجہ کا پورب کے دالان میں عورتوں کے لئے اپنی طبع کیا ہوا خوشنما خوبصورت جنگلہ لگا دیا گیا ہے تاکہ عورتیں اوسمیں آرام سے بیٹھیں اور ساگر دالان میں ہر جانب سنگی ستون ہاتھ کے بے نشان کھڑے کئے ہوئے ہیں ہر ستون کی بلندی اونیس گز کی ہے پتھر اسکے سنگ مرمر و سماقی سرخ رنگ کے ہیں و چار ستون ہر ایک ایک قبہ لداؤ دیا ہے دکھن کی جانب ایک سو ستر اتر بارہ

پوربائیس پچھم چھتیس جلد دوسواکتا لیس ستون ہیں اکثر ستون پر نیچے اوپر سونیکا کام ہو
ان ستون میں آٹھ ستون شرف اور بزرگی زیادہ رکھتے ہیں جنکے پاس دعا و نماز نفل
ادا کرنے سے موجب قبولیت ہے۔

۱) (ستوانہ معلق) یہ ستون محراب نبوی کے نیچے لگا ہوا ہوا اس جگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
خطبہ ادا فرماتے تھے اور اسی جگہ آستانہ خانہ تھا۔

۲) (ستوانہ حضرت عائشہ صدیقہ) اس ستون متبرکہ کے پاس رسول اللہ صلعم نماز
ادا فرماتے تھے اور حضرت عائشہ صدیقہ بھی نماز پڑھا کرتی تھیں ممبر شریف سے یہ تیسرا ستون ہے
اور حجرہ شریف سے بھی یہ تیسرا ستون ہے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ کمر مایہ
رسول مقبول صلعم نے کہ اس ستون کے آگے ایک ایسی جگہ ہے کہ اگر آدمی نکو اسکا رتبہ معلوم
ہو تو بدن قرعہ ڈالے نہ اسکی کو نصیب نہ ہو۔

۳) (ستوانہ توبہ) یہ ستون متبرکہ استوانہ عائشہ کے بازو حجرہ شریف کی جانب ہے
حجرہ شریف کی طرف سے یہ دوسرا ستون ہے اور ممبر منیف کی طرف سے چوتھا ستون
ہے حضرت صلعم نماز کو اسی استوانہ توبہ کے پاس پڑھتے اور بعد نماز صبح اسجگہ
جلوہ فرما جاتے اور اصحاب صفہ یہاں آکر مودب بیٹھا کرتے تھے۔

۴) (ستوانہ سریر) یہ ستون استوانہ توبہ کے بازو روضہ شریف کی جالی سے ملا ہوا ہوا آدھا
باہر کی جانب نظر آتا ہوا حضرت صلی اللہ اسکے قریب اعتکاف فرماتے تھے اور وہاں سریر
یعنی چار پائی خیمہ کی شاخوں کی بنائی ہوئی حضرت صلعم کے واسطے بچھائی جاتی تھی اور جناب
سرور عالم رسالت مآب اوسپر استراحت فرماتے تھے۔

۵) (ستوانہ محرس) یہ ستون بھی مثل استوانہ سریر کے نصف باہر اور نصف جالی
کے اندر ہوا استوانہ سریر کے بازو کا دوسرا کھمبہ ہے اس ستون کے پاس حضرت علی کرم اللہ
وجہہ اکثر اوقات نماز پڑھا کرتے اور رات کو اسکی جگہ بیٹھ کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
پاسبانی کرتے تھے۔

۶) (ستوانہ الوقود) یہ ستون محرس کے بازو شمال کی جانب حجرہ شریف کی جالی سے

نصف باہر اور نصف اندر ہے اسجگہ بھی جناب سرور کائنات مفرح موجودات بیٹھا کرتے تھے۔

۷ (استوانہ مرتعہ البعیر) اسکو مقام جبریل بھی کہتے ہیں اسواسطے کہ جبریل ۴ اکثر اوقات اسی جگہ وحی لایا کرتے تھے یہ استوانہ دوقدسے شرقی جانب ایک ستون چھوڑ کر دوسرا ستون ہے اسی جا پر حضرت نبی فی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا دروازہ تھا یہ ستون اندر جالی شریف کے ہے۔

۸ (استوانہ تہجد) وجہ اس نام کی یہ ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا جب تہجد اسی مقام پر تھا آج محراب ہے وہیں پر یہ ستون تھا اسجگہ نزدیک آپ نماز تہجد پڑھا کرتے تھے یہ مقام حجرہ مبارک کے پیچھے شمال کی طرف واقع ہے چھت کے قبوں میں اندر کی طرف آیات قرآن مجید کے بخط طغرا و خط نسخ لکھے ہوئے ہیں اور اکثر دن میں حروف و نکلی گلکاریاں ہیں قبلہ کی طرف دیوار میں باب السلام سے لیکر مقام ملائکہ مقربین تک مینا کاری کا کام ہے اور زمین سے تختینا دو گز کی بلندی پر ایک گز سے زیادہ چوڑائی میں سونے کی تحریر ہے یعنی ایک سطر میں کل اسماء مبارک جو کہ دلائل الخیرات میں مرقوم ہیں مع صلی اللہ علیہ وسلم کے لکھے گئے ہیں باقی دو سطروں میں آیات قرآنی بخط نسخ نستعلیق لکھے ہیں کمال درجہ کی صنعت و دستکاری صناعتان روم نے دیکھلائی ہیں

(حجرہ مطہرہ) مع بیرونی درجہ جسکے گرد جالی فولادی لگی ہے مشرق کی طرف ان حجرہ کے درمیان میں شمالاً و جنوباً چھ درجہ کی لمبائی اور شرقاً و غرباً تین درجہ کی چوڑائی میں واقع ہے اسکے گرد پردہ ہائے بیش بہا حیرت سبز کے جن پر کام زرکاری کا ہے آدیزان ہیں اسکے اندر چاروں طرف تختینا ڈھائی تین گز کی وسعت ہے جس میں خدام و اسطوخ صفا فی دزد و شنی کے جاتے ہیں اسکے بعد حجرہ مطہرہ ہے اسپر خلاف دیباے سبز کا جو منقوش بہ نقش کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول کے ہے پڑا رہتا ہے چھت اس درجہ کی قبة حضرت سے تختینا تین چار گز نیچے ہے اوسمیں اندر جائینگے لئے ایک گوشہ میں درجہ ہے درجہ بیرونی یعنی جالی کے اندر جائیکو ایک دروازہ جالی شمالی میں

جائے تہجد کے بغل میں واقع ہو گا کسی راستہ سے خدام جلوس کا سامان اندر لیجا کر پین دوسرا دروازہ مشرق کی طرف جالی میں حجرہ حضرت سنا فاطمہ الزہراءؑ میں ہو کر ہوا اس راہ سے داخلی ہوتی ہو یہ مقام کہ جسمین قبر شریف حضرت خاتونِ جنت کی واقع ہے حجرہ آنحضرت صلعم میں شامل ہو لیکن درمیان میں ایک دیوار جالی کی لگی ہے اسمین بھی ایک درمیانی دروازہ ہے کہ وہ مابین قبۃ رسول اللہؐ و حجرہ حضرت خاتونِ جنت کی ہے روزانہ اندر جالی شریف کو روشنی کر نیکو سب کے آگے یا شاہے مدینہ طیبہ سوئیکا شمع دان اپنی ہاتھوں میں لئے ہوتا ہوا اسکے پیچھے شیخ الاغوات یعنی سردار خواجہ سراج العبد اسکے اور خواجہ سراج لوگ جاتے ہیں اور اندر جا کر ہاتھ یوں اور خانہ سون و شمعہ الون و جھاڑون کو روشن کرتے اسکے بعد سارے حرم شریف میں عرب ملازم جلد جلد روشنی کرنا شروع کر دیتے ہیں اس جالی شریف کے باہر شمال کی طرف دیوار سے ملا ہوا ایک چبوترہ بنا ہے کہ وہ جگہ اصحاب صفہ کی تھی اور اصحاب صفہ وہ تھے کہ جن لوگوں نے ترک دنیا کر کے جہاد کے بعد گوشہ قناعت اختیار کیا اور رسولؐ ذکر الہی اور کچھ کام نہ تھا انہیں کے پیروکار یہ حضرات صوفیہ کرام ہیں اسکے مقابل تھوڑی دور پر ایک اور چبوترہ خدام حرم واغوات لوگوں کے بیٹھنے کا ہے اسکے بغل میں ایک مکان بنا ہے جسمین اسباب و سامان روشنی وغیرہ کا رہتل ہے جانب قبلہ مواجہ شریف کی طرف جالی کے تین درون میں دو دو شبکال یعنی سوراخ ہیں کہ جس سے لوگ مواجہ شریف کی زیارت کرتے ہیں قبۃ اندرونی کے پردہ کے پاس مواجہ شریف پر جواہرات بیش بہا نادر الوجود لگے ہیں ایک لعل بے بہا مقابل میں دریچہ کے ہے اور اسکے اطراف میں اکیس عدد چھوٹے چھوٹے الماس جڑے ہیں اور ایک گول میرا بیال سے بڑا اور دوسرا اس سے کچھ کم اور ایک مدور انگریزا روپیہ کے برابر اور ایک مربع الجھنی کے برابر و آٹھ عدد دروارید بھی ہیں سوا اسکے قریب دس دروارید کے اور ہیں کہ جو بڑے پین میں چڑی کے انڈے کے برابر ہیں وہ رویرد ایک حلقہ میں ہیں اور دو جواہر کبوتر دھکے انڈے کے برابر آویزان ہیں بعضے کہتے ہیں کہ یہ موتی ہیں اور بعضے الماس کہتے ہیں درمیان جالی روضۂ خاص کے جو جگہ ہوا سمین سوئیکا

فرشی فانوس و بخور سوز وغیرہ جایجا متعدد در کھے ہیں اور شمعوں میں موٹی موٹی موسمی کھوری
بتیان جلتی ہیں چھت میں سوئیکی زنجیر و نمین مرصع قندیل و مانند یان متعدد آویزان ہیں
منجملہ انکے ایک قندیل جو اسرنگار مرصع مرسلہ شاہ جهان بادشاہ ابن جہانگیر شاہ غازی
یاد شاہ دہلی ملک ہند کی ہے کہ مبلغ اڑھائی لاکھ روپے کے خرچ میں طیار ہو کر شاہ
ہجری قدسی میں شاہنشاہ دو جهان پیشواے مرسلان کے قبة شریف لطیف
کیلئے ارسال ہوئی تھی آویزان ہے روضہ اقدس کے غریب کو نہ سے غریب دیوار تک
یعنی باب السلام کے قریب تک خوشنما جنگلہ بیتل کا لگا ہے اور پہلے یہی حد مسجد نبوی
کی تھی اسکے آگے قبلہ کی طرف جو جگہ زیادہ ہے وہ حضرت عثمان غنی رضی کے وقت میں
شامل کی گئی تھی عین اس بیتل کے جنگلہ پر دو محرابین سنگ مرمر کی خوشنما بنی ہیں
اور اوپر قبة بلند خوبصورت لگائے گئے ہیں ایک مغرب کے سمت کا وہ محراب سلیمانی
کہلاتی ہے دوسرا محراب النبی ہے کہ جو مصلیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
تھا ان محرابوں کے بغل میں دو دو بتیان موسمی مثل کھیمہ کے موٹی بٹام سے صبح
تک جلتی ہیں وے چارو بتیان سال بھر جلتی ہیں تو بھی کسی قدر باقی رہ جاتی ہیں
رجبی شریف کے زمانہ میں چار دن بتیان بدلی جاتی ہیں محراب النبی سے تھوڑی دور
مغرب کی طرف قریب مینس گز کے فاصلہ پر ممبر شریف ہے بلند سنگ مرمر کا بنا ہوا سونے
کے کام سے مزین اور اوپر کے درجہ پر قبة سونیکا ہے اس ممبر کے سامنے شمال کی سمت
میچ دالان میں چار کھمبو پیر آدمی کے سر سے بلند ایک کٹہرہ دیا ہوا تخت بنایا گیا ہے جسپر
مکبر لوگ چڑھ کر تکبیر کہتے ہیں اس جگہ حضرت بلال رضی کھڑے ہو کر تکبیر کہا کرتے تھے
و جب قدر زمین ممبر اور روضہ اطہر کے درمیان ہیں وہ جنت کی زمین کہلاتی ہے تمام
مسجد میں فرش سنگ مرمر کا ہے حتیٰ کہ باب جبریل کی طرف گلی میں بھی سنگ مرمر
ہی کا فرش ہے اسپر ساری مسجد میں نہایت عمدہ رومی قالین بچھائے جاتے ہیں کہ
نمازی لوگ اسپر بلا تکلف بیٹھ کر نماز پڑھا کرتے ہیں اور مسجد نبوی میں روشنی کیو سطر
ہر قبوں میں مانند یان دھواڑے بہا سبز و سرخ و سفید آویزان ہیں ساری مسجد نبوی

میں جالی شریف سے باہر چھ سو بیس ہانڈیاں ہر چار جانب تقریباً زنجیر دن میں اویزان
 ہیں کہ وہ دروغن زیب سے اور اڑتیس جھاڑ چھوٹے بڑے ہیں کہ جنہیں ایک جھاڑ
 بڑا سفید بلوری ڈال وگلاس اسٹی بتیونکا اور دو جھاڑ رنگ سرخ بلوری ہر ایک
 اونچا لیس انچا لیس بتیون کے اور چھ جھاڑ چاندی کی ڈالونکے چوبیس چوبیس بتیون
 کے اور ایک جھاڑ سوئیکے ڈالونکا سولہ بتیونکا مواہد شریف کی جانب باقی اور سب جھاڑ
 اٹھائیس عدد بارہ بارہ بتیونکے پیتل کے کہ ان سبھو پیر روزانہ کا فوری مومی تیان
 چڑھائی جاتی ہیں کہ وہ صبح تک روشن رہتی ہیں انکے علاوہ ممبر کے قریب چار جھاڑ
 فرشی جلتے ہیں جنہیں دو بڑے چوبیس بتیونکے اور دو چھوٹے چھ جھاڑ
 بتیون کے ہیں اور ممبر شریف کے پاس سے لیکر جالی شریف تک صد ہا جلدیں کلام اللہ
 کی مطلقاً مذہب نادر الوجود بے مثال خفی و جلی مترجم وغیرہ مترجم قلمی و چھاپہ زرین
 غلافون میں پیچیدہ رہلو پز رکھی رہتی ہیں اور صد ہا شمع دان فرشی پر مومی و کا فوری
 بتیان چڑھا کر رکھ دیا جاتی ہیں تاکہ جسکو خواہش ہو وہ ایک شمع دان خاص روشن
 کر کے تلاوت کرے چنانچہ نماز مغرب کے بعد سے نماز عشا تک صد ہا آدمی اس جگہ
 بیٹھ کر و شمع دان چلا کر تلاوت کیا کرتے ہیں سارے حرم شریف میں یہ جگہ روشنیاں
 روز ہوا کرتی ہیں کہ جس سے حرم کی رات روز روشن سے بدل جاتی ہے اگر بار ایک
 سوئی بھی گرجائے تو آدمی کو تلاش میں دقت ہو اور اٹھا لیوے اور مسجد حرم شریف
 کے پانچ دروازہ ہیں دو بچیم جانب ایک باب السلام اور دوسرا باب الرحمتہ اور دو
 یورب جانب ایک باب جبریل اور دوسرا باب النساء و ایک اور تر جانب باب المجیدی
 ان پانچوں دروازوں پر لوہا بڑھتے ہیں انکے علامتہ ایک ایک الماری ہے جس میں ہے
 لوگ نمازیوں کے جوئے لیکر رکھتے ہیں اور جاتے وقت فوراً نکال کر دیتے ہیں یہ یو اب لوگ
 ہندی ہیں اردو بخوبی بولتے اور سمجھتے ہیں انکو بھی لوگ جو کچھ چاہیں انعام کے طور پر
 دین کہ معین نہیں ہے و مسجد نبوی کے پانچ مینارے بلند کئے درجن کے ہیں اور
 ہر درجہ کے گرد ملے ہوئے جنگلے لگے ہیں یہ مینارین کئی کئی سو نظر آتے ہیں ایک

مینارہ باب السلام پر ہے اسکا نام مینارہ باب السلام ہے دوسرا مینارہ باب الرحمتہ پر
 جسکا نام مینارہ باب الرحمن ہے تیسرا مینارہ کچھم داوتر کے گوشہ پر اسکا نام مینارہ
 اشکلیہ ہے دو چوتھا مینارہ باب المجیدی پر جسکا نام مینارہ سلیمانہ ہے وپانچواں مینارہ
 پورب ودکن کے کونہ پر قبلہ کے سمت جالی شریف کے قریب اسکا نام مینارہ رئیسہ ہے
 پہلے اسی مینارہ سے اذان و بانگ صلوة شروع ہوتی ہے ہر پنجوقت نماز کی وقت شیخ
 المودن جب اسیر جائیکا قصد کرتا ہے تو اسکے دروازہ کے پاس نہایت ادب سے کھڑا
 ہو کر اجازت خواہ اذان کا ہوتا اسوقت اسکا مودبانہ سلام و صلوة کے بعد اجازت
 طلب کرنا کیا ہے انسانکو محو کرنا ہے کہ جسکی شرح بیان احاطہ قلم سے باہر ہے اسکے بعد
 دروازہ مینارہ رئیسہ کا خود بخود کھل جاتا ہے کہ جسپر مودن جاکر اذان کہتا ہوا اذان
 کی کیفیت و لطف کو کسطرح بیان کروں جو میری قوت قلم سے باہر خدا را ذرا جاکر خود دیکھو
 اور اسکا لطف و مزہ لوٹے حرم نبوی کے آداب خاص ہیں بقول کسی کے۔ از خدا بازی
 بکن از مصطفیٰ ہشیار پاش۔ حرم نبوی میں نہ کوئی لیٹتا نہ پیر دراز کرتا نہ بے ادب چلنے
 پاتا نہ بیٹھنے پاتا ہے اور نہ بلند آوازوں سے بات چیت کرتے پاتا ہے دربار شاہی کا
 ادب ہر دم ملحوظا چاہئے بلکہ ہر دم مودب رہنا چاہئے اگر کسیکو مخیاط کرنا ہو تو ایک
 ہلکی سی ششکاری اور انگلیوں کے اشارہ سے مخاطب کرتے اور بات چیت مزوری
 ایسی کرتے کہ صرف نزدیک کا شخص مخاطب سن سکے آواز بلند نہ ہو شور و غل نہ چھے
 کیونکہ ہزاروں عاشقان رسول اکرم ہر دم اینچو استغراق میں محو ہو بیٹھے رہتے ہیں بلند آوازی
 بالکل موجب تکلیف دہ ہوتی ہے لباس و پوشاک مودبانہ و مہذبانہ کا بھی مسیّد نبوی میں
 جائیکے لئے لحاظ و خیال مزدور چاہئے ۵ سرکے بل چاہئے لے اہل لایان آنا
 الفت رحمت عالم میں ذرایان آنا بے ادب کو تو یہاں دخل نہیں بار نہیں
 عطر آداب سے پوشاک بسایان آنا اسی آداب و لحاظ سے بعد نماز عشا کسی
 شخص کو زبان سے نہیں کہا جاتا کہ جاؤ صرف سرخ لعلین جلا کر دیکھا دیجاتی ہیں کہ جسکا
 یہ ہے کہ اب حرم شریف کا دروازہ بند ہوگا باہر جاؤ اگر اسپر بھی بعض نئے آدمیوں نے نہ سمجھا

تو انکو اغوات لوگ اشاروں سے سمجھا دیتے ہیں شب کے وقت کسی شخص کو اندر حرم شریف
 کے بلا اجازت پاشاے مدینہ طیبہ کے رہنے کا حکم نہیں ہے اور آج چونکہ جمعہ کا دن تھا اسلئے
 نماز جمعہ کی تیاری ہوئی تھی ہزار باخلقت حرم شریف میں آئی بڑی بھاری کثرت تھی پہلے
 شیخ المودن نے آستانہ حضور کے پاس جا کر مودب کھڑا ہو کر اجازت خواہ ہوا اسکے بعد
 دروازہ مینارہ رئیسہ کا کھول دیا اور گیا دیر تک اذان ہوتی رہی بعد اذان کے خطیب صاحب
 نہایت شرعی مہذبانہ لباس پہنے سبز عمامہ سر پر ایک عصاے چوبی سبز ہاتھ میں لٹو ہوئے
 تشریف لائے وہ بھی پہلے مواجر شریف کے پاس غایت درجہ ادب و لحاظ سے اجازت
 خطبہ طلب کی اسکے بعد ممبر شریف پر کہ جو نہایت قیمتی زرکار پردوں سے آراستہ
 ہوا تھا تشریف لے گئے اور عربی زبان میں خطبہ غایت متانت و سہولیت سے پڑھا انکا
 خطبہ پڑھتے وقت ہاتھوں سے جالی شریف کی جانب بتانا اور اشارہ کر کے سمجھانا دلیر
 بجلی کی چمک سے زیادہ اثر کرتا تھا اور شتر غم چمچہ جاتا تھا گریہ سے لوگ بیتاب تھے
 غرض نماز جمعہ کے بعد باب المجدی سے نکل کر شہر کی دید کو چلے تھوڑی دور پر جدی
 امجدی حاجی حافظ مولوی شیخ ابوالبرکات صاحب مرحوم مغفور یہاں رہا جہاں مدینہ
 طیبہ کا رباط ملاوہ رباط ابوالبرکات ہندی کا نازد ہے و اردین رباط بلا کرایہ رہتے ہیں
 اس رباط کے بالا خانہ پر دو منز کہ کمرے بھی بنے ہوئے ہیں کہ جیسے ترک لوگ مقیم تھے
 جناب مدوح کی یہ شولہ مدینہ طیبہ میں عجب یادگار چیز موجود ہے اسی عرصہ میں عصر کی
 نماز کی اذان ہوئی وہ سن کر حرم شریف کی جانب دوڑے بعد فراغ نماز عصر باب
 السلام کے سامنے جو بازار ہے اسکی سیر کو چلے دکانداروں کو دیکھا کہ وہی لوگ اپنی اپنی
 دکان پر کچہ زاید اہتمام روشنی کا کر رہے ہیں عندہ تحقیق معلوم ہوا کہ کلہ عید دو غنہ
 مولود جناب حضرت شفیع المذنبین انیس الغریب شمس العارفین سراج السالکین
 مصباح المقرءین محب الفقراء والمساکین سید الثقلین نبی الحرمین امام القلیتین وسیلۃ
 فی الدارین صاحب قاب قوسین محبوب رب المشرقین والمغربین جد الحسن والحسین
 مولانا ومولی الثقلین ابوالقاسم محمد بن عبد اللہ نور من النور صلوا علیہ وعلیٰ آلہ

آلہ واصحابہ وسلم تسلیم کیا ہوا اسلئے آج شبکو اور کلہ دو شب ساگر بازاروں میں روشنی و خوشیاں ہونگی غرض یہی مشغولیت ساری دکھاناروکی دیکھتے ہوئے باب المناخہ تک گئے اس عرصہ میں مغرب کی نماز کا وقت قریب آیا لوٹے تو کثرت دکھانوپر روشنیان دیکھیں سارا بازار چہر اغان تھا ہر گلی کوچہ روشنی سے پُر نور دیکھا۔

۱۲ ربیع الاول ۱۰۱۱ھ روز شنبہ

آج نماز صبح میں بڑی کثرت تھی چار پانچ سو تر کی سپاہی اپنی در دیوں سے مزین اور لنگے چھ سات افسران جنگی در دیوں میں بازو پر طلائی زر کار مرصع وجھا ر دار مشعل تشری کے بازو بند و سینو پر بیسوں طلائی و نفرتی تمغہ و کوٹ کے دامنوں میں بیش قیمتی گوجھلی کی لیس یا بجامو پر چوڑی لیس کی پٹیاں و سر پر طر پوش یعنی تسکی ٹوپی خیمہ نشان مجید ہی طلائی چڑھا ہوا و پاشا سے مدینہ طیبہ لباس فاخرہ زیب تن کئے ہوئے اور انکے سوا بہت سے سادات و خطیب و عمائد شہر و دیگر جملہ ملازمان سلطانی درجہ اعلیٰ و ادنیٰ سب اگر شریک ہوئے نماز صبح کے بعد سے مجلس میلاد شریف کا انتظام محرم شریفین میں شروع ہوا اسوقت یہ مجلس سرکار سلطان غلام اللہ ملکہ کی طرف سے تھی بیچ صحن میں ایک چوبی پر تکلف ممیز بچھا پا گیا اس کے پار و لطف قالیں دمی و صف کا فرش ہوا ممبر پر نہایت عمدہ زر کار خلافت دیا گیا پہلی صف میں پاشا سے مدینہ منورہ و افسران جنگی و قاضی و سادات و علماء و فضلاء و خطیب و پیش امام غرض جملہ اعیان و بزرگان جنگیہ ہرہ نورانی کی دید سے دل میساختہ قربان ہو نیکو چاہتا تھا ایسے صد ماحضرات حلقہ کر کے بیٹھے انکے بعد عسکران سلطانی کی سپاہ تھی زان بعد ملازمان سرکاری و عوام عرب مدینہ طیبہ جلوہ افکن ہوئے انکے بعد حجاج و غیر ملکو ن کے آدمی مثل مالہ گرد ماہ شب افروز کے بیٹھے عورات ترکیہ و عربیہ و حبشین سب بھی جالی سے اندر حاضر ہو کر جا بیٹھیں پہلے حنفی مصلک کے امام نے ممبر پر جا کر درود و فضائل حالات و حسب و نسب حضرت فخر عرب کی زبان فیض تر جان سے ارشاد فرمائے بعد اسکے شافعی کے امام ممبر پر گئے وہ حالات ظہور پر نور سید امام زبان معجز

عبد و شہید احمد علی خان دارالم

سے پڑھ کر بمقام مذکورہ ظہور سید النور والامع النور سید عالم صلعم نہایت ادب سے
 پڑھتے ہوئے قیام کے لئے کھڑے ہوئے۔ شعر عربی
 وَقَدْ اسْتَحْسِنَ الْقِيَامَ عِنْدَ ذِكْرِ مَوْلَاهُ الشَّرِيفِ اَيَّمَّةُ ذُوْرٍ وَاَيَّةُ وَرَاقَةٍ
 فَطُوْبِي لِمَنْ كَانَ تَعْظِيْمُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَايَةً مَّرَامِهِ وَمَرْمَاهُ
 ترجمہ - بیشک اچھا جانا اٹھ کھڑے ہو نیکو وقت ذکر حضرت کی پیدائش کے اماموں
 کہ روایت کرنیوالے احادیث کے اور شعور مند ہیں۔

سو بھلائی ہو جیسا اسکے لئے جسے پسند ہو تعظیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت
 مقصود مد نظر اوسکا اور خواہش اوسکی۔

تا قیام جملہ حاضرین مجلس دست بستہ آنکھیں نیچی کئے سراپا مودب کھڑے ہے
 اور بعض حضرات اہل ذلوت کے سارے جسم پر لرزہ ہویدا تھا اور اپنے سے بچ رہتے
 گویا حضور میں سلطان عالم شہنشاہ دوسرا کے حاضر ہیں اور وہ ناظر ہیں غرض جب تک
 کھڑے ہے مولود خوان سلام و صلوة پڑھا کئے واغوات حرم حاضرین مجلس پر گلاب
 پاشی کرتے ہے بعد ختم سلام سب لوگ بیٹھے اور تیسرے دو چوتھے امام کے دیگرے
 ممبر شریف پر جا کر شمال و ضمائل پڑھ کر مجلس کو ختم کیا اس طریقہ مولود شریف
 و ادب کو معائنہ کر کے مجھے سخت انسوس (اپنے رفیق و شفیق شیخ مولا بخش
 کی حالت پر ہوا کہ وہ ہندوستان میں پڑے کچے بغیر مقلد آئین بالجر کے پھیر میں
 پڑے ہوئے قال اللہ وقال الرسول کے پڑھانے میں مشاق حضرات مدعیان فضیلت
 کے گواہ چست بنے ہوئے جگلی مینڈ ہونکی طرح پیشانیوں پر سیاہ بگٹھ اوجھائے
 پنج عیب شرعی کے ٹٹو بدعتیوں کے مجتہد اور بوجہ خلقی بے ادب و بے نصیب ہو نیکے
 آداب قیام کے پورے متکسرۃ الدنیا والاخرتھے) مکہ معظمہ میں تو غیر مقلد سی کا
 لے نیکے پتانہ رہا اور آئین بالجر میں عنرات شافعیوں کے زیر عاطفت پلے اور اُنکے
 دامن میں منہ چھپائے ہے وہاں تک تو بغیر گذشت ہوا اگر یہاں آداب قیام میں
 دھرے گئے انکی کچ بس نہ چلی اور انکا جو کچ خیال و مقال تھا یہاں حرم نبوی میں

کہ جہاں ہزاروں علمائے کرام حضرات حنفی شافعی مالکی حنبلی بڑے بڑے محدث
عالم و فاضل حاضر تھے و ماہرینہ قبل تھا نہ قال سراسر ادب پر خیال تھا ایسی جگہ انکی
کیا مجال تھی اور اگر ہوتی بھی تو کس معلم الملکوت کے چیلو نہیں اپنے کو جا چھپاتے
ایک ذرا سی سوئے ادب میں بیتونکی ماروا غواتان حرم کی سرزنش کے وبال سے
انکو کوئی چارہ کار ہی نہ تھا فوراً اوٹھ کھڑا ہی ہونا پڑا خود سری و خود بھی انکی نظر و نگاہ
سامنے چشمک زن ہوئی آخر سرش اذکر وہ خود پشیمان و خجل ہو کر انہوں نے فوراً
تجدید ایمان کیا اور اپنی گزشتہ حرکات پر متنبہ ہو کر آخر پول اوٹھے کہ عمر سب
مفت میں کھویا کئے نادان ہے۔ اسوقت مجھکو انکی اس بے بسی اور اس تجدید خیال
و ایمان پر مبساختہ یہ رباعی یاد آگئی

ایکے می باید ترا بہرہ دلائے شدہ دلیل ہاں بیا در عالم ملکوت بنامیم ترا
بر گرفتاری دل نص و دلیلے کس نجست بود بر دندان شکستن کے دلیلے و یس را
میری فہم میں انکے عقدے کا درست ہونا بیچ و خم سے راہ راست پر آنا باعث
برکت حاضری در اقدس محبوب کبریا کی تھی اور حدیث نبوی صلعم سے بھی ثابت
ہے کہ مدینہ سب پر ابو نکی بھٹھی ہے جو گلا دیتی ہے سب برائیان و گناہوں کو جیسے کاکھڑا
کی بھٹھی میں لومازنگ وغیرہ سے پاک و صاف ہو جاتا ہے ویسا ہی حاضری در اقدس کی ہر
ملکہ معظمہ میں بھی مجھے تین چار جگہ مجلس میلاد میں شرکت کا اتفاق ہوا و مان بھی ایسا ہی
قیام کا طریقہ دیکھنے میں آیا عرض جب قیام ختم ہو چکا اور تیسرے امام ممبر بد جا کر پڑھو
لگے اسوقت خدام حرم و اغوات مجلس سے اٹھ کر عود و عنبر کا بخور دیا ہوا شربت
کنٹرین شتری زر کار پر گلاس مٹلا لیکر ہر شخص کو شربت پلاتے پھرے اور اس
شربت تقسیم کنندہ کے ساتھ ایک دوسرا آدمی ہاتھ میں متعدد ریشمی نقششرومالین
لے رکھا کہ بعد پینے شربت کے ہر شخص کے سامنے منہ پوچھنے کو بڑھاتا اس شربت
کے بعد ایک ایک بلوری رکابی میں آدھ سیر کے انداز ہر شخص کو فرداً فرداً عمدہ قسم کی
شیرینی تقسیم ہوئی اسید طرح عورتوں میں بھی خواجہ سراؤں نے لیجا کر شربت و شیرینی

تقسیم کیا آٹھ دس ہزار آدمیوں سے اس وقت مجمع کم نہوگا اور سبھو نگو برابر وہی حد محمدی عنایت ہوا بعد اسکے مجلس میلاد شریف برخاست ہوئی سارے دن مدینہ طیبہ کے مرد و عورت پیر و جوان بچہ لباس ہائے فاخرہ پہنے لیکے دوسرے کے گھر دن میں ملاقات کو جاتے اور مصافحہ کرتے راہ چلتے بھی خوش خوش ایک دوسرے کو عید دو شنبہ کی مبارکباد دیتے تھے غرض ہر شخص مسرور و خوش تھا جیسا کہ ہندوستان میں عید و بقر میں لوگ ایک دوسرے سے ملتے ہیں اس طرح یہاں عربوں کو خوشی کرتے دلتے چلتے دیکھا بعد مغرب پھر دکانون اور بازار دن میں خوب روشنیان ہوئیں اکثر گلیوں اور راہوں میں لوگوں کو سرخ و سبز و سفید مانتا بیاں و دیا سلاکیاں آتش بازی کی جھپوڑتے دیکھا اور بعد نماز مغرب منجانب پاشاے مدینہ طیبہ مجلس میلاد شریف بمقام حرم کٹھڑے سے آگے منعقد ہوئی اس میں بھی وہی طریقہ تعمیل پایا صرف فرق اس قدر تھا کہ ایک ہی آدمی نے پڑھا اور شریف نہ تھا و شیرینی بمقدار آدھ پاؤں کے ہاتھوں میں تقسیم ہوئی و بعد اختتام مجلس میلاد شریف قبل نماز عشاء سید محمد عقیل ولد سید محمد شیخ جمیل اللیل مطہر مکہ کا عقد نکاح بنت سید علی شیخ جمیل اللیل یعنی عم زادی سے بدین مہر ایک سو ریال معجل کے حرم نبوی میں جالی شریف کے پاس بیٹھ کر انجام ہوا سید محمد رضوان صاحب شیخ الدلائل وکیل بانکھ تھے خدا مبارک کرے۔

۱۳۱۲ ربيع الاول ۱۳۱۲ھ روز یکشنبہ

بعد نماز صبح صحت دلایل شریف کے بعد حرم شریف کے باب جبریل سے نکل کر دکن جانب سیر کو چلے تو مکان حضرت عثمان غنیؓ کی زیارت نصیب ہوئی و مکان حضرت ابو بکر صدیقؓ و مکان حضرت عباس و مکان حضرت حمزہؓ و حرم شریف کے دیوار کی پشت سے جانب قبلہ کے میلا ہوا مکان حضرت عشرہ مبشرہؓ کا ہے ان سب مقامات کے شرف و زیارت سے مستفیض ہوئے نماز ظہر کے بعد جنت البقیع کی زیارت کو گئے باب النساء سے سامنے جانب پورب ایک راہ بطور گلی کے گئی ہے اوس طرف سے جنت البقیع پہنچے جنت البقیع نام قبرستان مدینہ طیبہ کا ہے اور یہ مسجد نبوی سے مشرق کی طرف

آبادی شہر سے باہر مگر کچھ زیادہ دور اور فاصلہ پر نہیں ہے یا وکیل سے بھی کم فاصلہ پر ہے اسکے گرد احاطہ سنگین کھچا ہوا ہر اسین ہزار یا صحابی آنحضرت صلعم کے دفن میں اندر داخل ہونیکے پہلے دروازہ بقیع پر دعا نمبر ۶۹ پڑھی بعد اسکے دروازہ کے اندر داخل ہو کر مع مزدراحاطہ بقیع کے شرقی حد پر پہونچ کر قبۃ مزار حضرت سیدنا عثمان غنیؓ کے پاس پہونچے اور قبۃ کے اندر داخل ہو کر یہ دعا پڑھی۔

۶۹ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ تَائِعْتَمَانَ بْنِ عَقْمَانَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ
اُسْتَحْيَتْ مِنْكَ مَلَكَةُ الرَّحْمَنِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ رَقِيَ الْقُرْآنَ بِتِلَاوَتِهِ
وَتَوَرَّأَ الْمُحَرَّابُ بِإِمَامَتِهِ وَسَاجَدَ اللَّهُ تَعَالَى فِي الْجَنَّةِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَالِثَ
الْخُلَفَاءِ الزَّائِدِينَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْكَ وَأَرْضَاكَ أَحْسَنَ الرِّضَا
وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَوْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَا وَآلَكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ
وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

دہان سے قبۃ سیدنا حلیمہ سعدیہ کے پاس گئے اس جگہ دروازہ پر یہ دعا پڑھی۔
۷۰ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَتِنَا يَا حَلِيمَةَ السَّعْدِيَّةِ يَا مَرْضِعَةَ رَسُولِ اللَّهِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَرْضِعَةَ نَبِيِّ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَرْضِعَةَ الْمُصْطَفَى
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْكَ وَأَرْضَاكَ أَحْسَنَ الرِّضَى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَوْزِلَكَ
وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَا وَآلِكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ
وہاں سے چل کر گنج شہیدان کے چبوترہ کے پاس پہونچے اور تجکیہ دعا پڑھی۔

۷۱ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا شَهِدَاءُ يَا سَعْدَاءُ يَا مُجْبَاءُ يَا نَفْبَاءُ يَا أَهْلَ الصِّدْقِ
وَالْوَفَاءِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا مُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِمُ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ
يَا صَابِرِينَ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا شَهِدَاءُ أَهْلِ الْبَقِيعِ
كَافَّةً عَامَةً وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

بعدہ قبۃ حضرت سیدنا ابراہیم ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اگر اور اندر قبۃ شریف کے داخل ہو کر یہ دعا پڑھی۔

۴۲ السلام عليك يا سيدنا ابراهيم بن رسول الله السلام
عليك يا ابن نبي الله السلام عليك يا ابن حبيب الله السلام عليك
يا ابن المصطفى السلام عليك وعلى من حولك من اصحاب رسول الله
السلام عليكم يا اصحاب رسول الله رضى الله تعالى عنكم وارضكم
احسن الرضى وجعل الجنة منزلكم ومسكنكم ومحللكم وما اولكم
السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

اسی قبہ کے متصل قبہ شیخ القرا سیدنا حضرت نافع مولانا حضرت عمر کا ہر
دہان ہو بخیر یہ دعا پڑھی۔

۴۳ السلام عليك يا سيدنا نافع شيخ القراء السلام عليك
يا مؤلى بن عمر رضى الله عنك وارضاك احسن الرضا وجعل الجنة
منزلك ومسكنك ومحللك وما اولك السلام عليك ورحمة
الله وبركاته

پھر اسی قبہ کے متصل امام مالک کا قبہ دہان ہو بخیر یہ دعا پڑھی۔

۴۴ السلام عليك يا سيدنا يا امام مالك صاحب المذهب
السلام عليك يا امام دار الهجرة رضى الله تعالى عنك وارضاك
احسن الرضى وجعل الجنة منزلك ومسكنك ومحللك وما اولك
السلام عليك ورحمة الله وبركاته

اسکے بعد قبہ حضرت عقیل بن ابی رافع حضرت علی رحمہ اللہ وجمہ بین داخل ہو کر یہ دعا پڑھی

۴۵ السلام عليك يا سيدنا عقیل بن ابی طالب السلام عليك يا ابن
عم رسول الله السلام عليك يا ابن عم نبي الله السلام عليك يا ابن
عم حبيب الله السلام عليك يا ابن عم المصطفى السلام عليك يا اخاء
علي بن المفضل السلام عليك وعلى من حولك من اصحاب رسول الله
رضى الله تعالى عنكم وارضكم احسن الرضى وجعل الجنة منزلكم

وَمَسْكَنُكُمْ وَمَحَلُّكُمْ وَمَا وَلَكُمْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

یہاں کے بعد قبہ ازواج مطہرات کے پاس حاضر ہوئے جس قبہ میں حضرت عائشہ صدیقہ بنت حضرت ابوبکر صدیقؓ و حضرت حفصہ بنت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہما و حضرت سودہ بنت زمعہ اور حضرت ام حبیبہ بنت ابوسفیان و حضرت ام سلمہ بنت ابی امیہ و حضرت صفیہ بنت حمی و حضرت زینب بنت جحش و حضرت بلالیہ بنت خزیمہ و حضرت جوہریہ بنت الحارث آرام فرماتی ہیں اوس قبہ کے دروازہ پر یہ دعا پڑھی۔

۶، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَرْوَاحَ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَرْوَاحَ نَبِيِّ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَرْوَاحَ حَبِيبِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَرْوَاحَ الْمُصْطَفَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْكَ وَأَرْضَاكَ أَحْسَنَ الرِّضَى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَا وَلَكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

یہاں کے بعد قبہ نبات یعنی صاحب زادیاں رسول مکرم صلعم کے پاس حاضر ہوئے اس قبہ میں حضرت زینب و حضرت ام کلثوم و حضرت رقیہ استراحت میں ہیں اس قبہ کے دروازہ پر کھڑے ہو کر یہ دعا پڑھی۔

۷، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبَاتِ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبَاتِ نَبِيِّ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبَاتِ حَبِيبِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبَاتِ الْمُصْطَفَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى وَأَرْضَاكَ أَحْسَنَ الرِّضَى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَا وَلَكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

یہاں سے رخصت ہو کر بڑے قبہ کے پاس پہنچے کہ حسین حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب جو حضرت کے چچا ہیں و حضرت امام حسنؓ و حضرت امام زین العابدینؓ و حضرت امام محمد باقرؓ و حضرت امام جعفر صادقؓ تشریف فرما ہیں اور جملہ حضرات عالی درجات کے مزار اقدس ایک برنجی کٹہرہ کے اندر ہیں اور قبہ کے پیچھے جانب دیوار سے ملی ہوئی ایک جالی مزار اقدس جناب سیدہ حضرت خاتون جنت کا منجر ہے اس قبہ میں

داخل ہو کر یہ دعا پڑھی۔

۸۔ اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ یَا سَیِّدَنَا عَبَّاسُ یَا عَمَّ رَسُولِ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَیْكَ
 یَا عَمَّ نَبِیِّ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا عَمَّ حَبِیْبِ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا عَمَّ الْمُصْطَفَیَّ
 السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدَنَا اِمَامَ حَسَنِ الْمُجْتَبِیِّ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدَنَا
 اِمَامُ زَیْنِ الْعَابِدِیْنَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدَنَا
 اِمَامُ مُحَمَّدِیْنِ الْبَاقِرِ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا
 سَیِّدَنَا اِمَامُ جَعْفَرِیْنِ الصَّادِقِیْنِ السَّلَامُ عَلَیْكُمْ یَا اَهْلَ بَیْتِ النَّبُوَّةِ وَمَعَدَنِ
 الرِّسَالَةِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْكُمْ وَارْضَا لَكُمْ اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ
 مَنَازِلَ لَكُمْ وَمَسْکَنًا لَكُمْ وَمَحَلًّا لَكُمْ وَمَا وَلَكُمْ السَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ۔
 وہاں سے چل کر بیت الحزن میں حضرت سیدہ کے حاضر ہوئے اس جگہ دو رکعت نماز نفل کی
 پڑھی عصر کے وقت حرم شریف میں اگر عصر کی نماز پڑھی اور بعد نماز عصر بازار میں معمولی
 گشت لگا یا وشب بعا فیت بسر ہوئی۔

۱۴ ربیع الاول روز دوشنبہ

آج نماز صبح وصحت دلائل الخیرات سے فرصت کر کے جنت البقیع کے سمت جا کر باہر میلان
 میں جنت البقیع سے کچھ فاصلہ پر جانب پورب قبہ مزار حضرت ابوسعید الخدری ابو ہریرہ
 پر حاضر ہوئے اس کے اندر داخل ہو کر یہ دعا پڑھی۔

۸۰۔ اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ یَا سَیِّدَنَا اَبَا سَعِیْدٍ الْخَدْرِیِّ السَّلَامُ عَلَیْكَ
 یَا رَاوِیَ اَحَادِیْثِ النَّبَوِیِّ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا صَاحِبَ رَسُولِ اللّٰهِ السَّلَامُ
 عَلَیْكَ یَا صَاحِبَ نَبِیِّ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا صَاحِبَ حَبِیْبِ اللّٰهِ
 السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا صَاحِبَ الْمُصْطَفَیَّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْكَ وَارْضَاكَ
 اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنَازِلَ لَكَ وَمَسْکَنًا لَكَ وَمَحَلًّا لَكَ
 اَفَاخِضِ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ وَبَرَكَاتِ عُلُومِكَ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ
 السَّلَامُ عَلَیْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

بازار بقیع میں

و مان سے چل کر قبۃ مزار حضرت فاطمہ بنت اسد والدہ ماجدہ حضرت علی حیدر کرا شریف خلیا کے پاس حاضر ہوئے اس جگہ قبۃ کے باہر کھڑے ہو کر یہ دعا پڑھی۔

۸۱ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَتِنَا فَاطِمَةُ بِنْتُ أَسَدٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَرُوحَةَ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَرُوحَةَ عَمِّ خَدِيجَةَ عَمِّ حَبِيبِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَرُوحَةَ عَمِّ الْمُصْطَفَى السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أُمَّ عَلِيٍّ يَا مَرْثِيَةَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ كَفَّنَهَا النَّبِيُّ بِهَيْبَتِهِ وَلَحَدَهَا بِبَيْتِهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْكَ وَأَرْضَاكَ أَحْسَنَ الرِّضَى وَجَعَلَ لِحَبَّةٍ مَنَزِلًا لَكَ وَمَسْكَنًا لَكَ وَمَحَلًّا لَكَ وَمَا وَلَكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

یہاں سے چل کر شمال کی جانب نخلستان ہے اس نخلستان سے ملی ہوئی مسجد مایہ ہے اسکے اندر سنگ سیاہ میں بطور بیالونکے گڑھا بنا ہوا ہے اس میں لوگ تیرگا کھجورین رکھ کر کھاتے ہیں اس جگہ دور کعت نفل پڑھیں اس کے قریب دو مسجدیں چھوٹی چھوٹی ایک مسجد فاطمہ کر کے مشہور ہو دوسری مسجد غمامہ اس مسجد کے قریب ایک پتھر پر نقش سم نفل نقش ہے نافہ ہے ان سب جگہوں میں بھی دو دو رکعتیں نماز نفل کی پڑھ کر قیام گاہ پر چلے آئے اور ظہر کی نماز کے وقت حرم شریف میں حاضر ہوئے بعد ظہر شہر کے متصل زیارات کا قصد کیا پہلے قبۃ مزار عمارت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کہ جنت البقیع کے دروازہ کے قریب شہر کے کنارہ پر ہے حاضری دی اس قبۃ کا دروازہ بند تھا اس کے قبۃ کے باہر کھڑے ہو کر یہ دعا پڑھی۔

۸۲ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّاتِ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكُنَّ يَا عَمَّاتِ نَبِيِّ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكُنَّ يَا عَمَّاتِ حَبِيبِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكُنَّ يَا عَمَّاتِ الْمُصْطَفَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْكُنَّ وَأَرْضَاكُنَّ أَحْسَنَ الرِّضَى وَجَعَلَ لِحَبَّةٍ مَنَزِلًا لَكُنَّ وَمَسْكَنًا لَكُنَّ وَمَحَلًّا لَكُنَّ وَمَا وَلَكُنَّ السَّلَامُ عَلَيْكُنَّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

و مان سے چل کر قبۃ مزار سیدنا اسمعیل رضی اللہ عنہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے جو کہ بقیع سے پچھم

دیوار شہر کے اندر واقع ہے یہو نیچے اس قبۃ شریف کے اندر جا کر یہ دعا پڑھی۔

۸۴ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا إِسْمَاعِيلَ بْنَ إِمَامٍ جَعْفَرٍ بْنِ الصَّادِ فِي
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَهْلَ بَيْتِ النَّبِيِّ وَمَعْدِنِ النَّاسِ اللَّهُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْكَ وَأَرْضَاكَ أَحْسَنَ الرِّضَى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ
وَمَحَلَّكَ وَمَا وَلَكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

وہاں سے رخصت ہو کر محلہ اطول میں یہو نیچے اس جگہ مزار حضرت عبداللہ والد ماجد حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور اس جگہ یہ دعا پڑھی۔

۸۶ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا بَنِي اللَّهِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا حَنِيفٍ اللَّهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْمُصْطَفَى السَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا أَبَا سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَخَاتِمِ النَّبِيِّينَ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى
عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

وہاں سے محلہ ذکاگ مالک میں آکر مزار سیدنا مالک انصاری بن سنان بیری
کا جو کہ شہر سے عرب کی طرف متصل دروازہ قلعہ کے ہے زیارت کی وہاں یہ دعا پڑھی۔

۸۵ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا مَالِكُ الْأَنْصَارِيِّ الْبَیْرُقِيِّ السَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ بَنِي اللَّهِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ حَنِيفِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ
الْمُصْطَفَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْكَ وَأَرْضَاكَ أَحْسَنَ الرِّضَى وَجَعَلَ
الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَا وَلَكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ
وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

وہاں سے چل کر محلہ شقیقہ امیر میں آکر زاویہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح
کی زیارت کی اس جگہ دو رکعت نفل پڑھ کر حاضر حرم محترم ہوئے۔

۱۵ ربیع الاول ۱۳۱۲ھ روز سہ شنبہ

آج نماز صبح کے بعد سے مولانا سید محمد رضوان صاحب نے حرم محترم میں انتظام

(حول) یعنی عرس جناب سیدی ابی عبداللہ محمد بن سلیمان جزولی رحمہ مصنف دلائل الخیرات کا بہت بڑے حوصلہ و عالی ہمتی کے ساتھ فرمایا صد ہا آدمی جمع ہو کر لوگوں کی نشست کی جگہ دکھانے سے اور عورتوں کی جالی سے دھکن باب النساء کے پاس تھی پہلے قرآن خوانی ہوئی بعد اسکے مناقب و فضائل لکے بیان ہوئے اسکے بعد فاتحہ پڑھا گیا جملہ حاضرین حول کو خرمے یعنی کھجوریں تقسیم ہوئیں آج ہی کی تاریخ یوم وفات مصنف دلائل الخیرات کی ہو یہ مجلس عرس کی گیارہ بجے نہ ختم ہوئی آخر وقت بعد نماز ظہر زیارت سیدنا زکی الدین رحمہ کے لئے شہر مدینہ طیبہ سے باہر جبل سلع سے پورب واقع ہو گئے اوس جگہ یہ دعا پڑھی۔

۸۶ اَلْسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا سَيِّدَ نَاكَ الْوَلَدِ الَّذِي اَلَسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا اَخْلَصَ بَنِي النَّبُوَّةِ وَمَعْدَنَ الرِّسَالَةِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْكَ وَارْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَفَحْلَكَ وَمَا وَلَكَ اَلْسَّلَامُ عَلَیْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ

وہاں سے پھر قریہ حضرت بی بی صفیہ بنت عبدالمطلب جو کہ حضرت رسول اکرم کی چھوٹی تھیں اور قبۃ مزار کا آپ کے جنت البقیع جانیے آگے راہ پر دہنے ہاتھ قلعہ کی دیوار کے بازو پر ہے وہاں پہونچ کر باہر دروازہ کے کھڑے ہو کر فاتحہ پڑھا بعد اسکے حرم شریف کو واپس آئے

۱۶ ربیع الاول ۳۱۰ھ روز چار شنبہ

نہ دیکھا ہو زمین پر جس نے فردوس وہ آکر دیکھ لے کوئے محمد آجکا دن شہر کے دیدار و مناظر کی سیر میں گذر شہر مدینہ طیبہ مکہ معظمہ سے شمال کی جانب دو سو ستر میل کے فاصلہ پر بمسوع سے ۱۴۰ میل اور پورب ہے یہ بلدہ پاک عروس البلد ایک وسیع میدان غیر مسطح میں واقع ہے شہر کے گرد ایک شہر بنا ہ بختہ جسکی دیوار چالیس فیٹ بلند اور بہت چوڑی ہے دو بلکیان ایک ساتھ فراغت سے دوڑائی جاسکتی ہیں مغرب کی جانب گوشہ بلند پر قلعہ جو بہین ترکی فوج و توپخانہ رہتا ہوا اس شہر بناہ سے ملا ہوا مثل دائرہ نصف کے شہر سے باہر ایک حلقہ زمین ہے جسکو مناخہ کہتے ہیں اسکی دیوار

شہر مدینہ طیبہ کی کیفیت

شہر پناہ کی غریب دیوار سے شروع ہو کر دیوار جنوبی سے جا ملی ہے اس مناخہ میں بھی اکثر مکانات و دوکانیں ہیں یہاں ہر طرح کی چیزیں بکتی ہیں غلہ و کھجور وغیرہ کا گولہ یعنی بڑی بھاری آٹھت ہر صبح و شام آدمیوں کی یہاں بڑی بھیڑ اور کثرت رہتی ہے ہر قسم کی ترکاریاں و گوشت و کھانا پکانی کی چیزیں مناخہ میں بکتی ہیں شلجم و مولی و تین چار قسم کے ساگ بکثرت نظر آئے رطب تازہ کی کثرت و افراط کا ذکر ہی فضول ہے یہ تو خاص یہاں کی چیز ہے چاول دال آٹا اجناس کی قسم کی چیزیں باعتبار مکہ شریف کے کی قدر زیادہ قیمت و نرخ سے بکتی ہے مگر گھی و گوشت و ترکاری و میوہ و انار مکہ معظمہ سے ارزان ہیں انار یہاں کا کی قدر چاشنی دار ہوتا ہے انگریزی روپے اور انکی ریڑگیوں میں مطلق خسارہ و نقصان نہیں ہے پورے سولہ قدوش پر چلتے ہیں خاص مناخہ کے چار دروازہ ہیں اول باب خزران دوسرا باب عنبر یہ تیسرا باب القیا چوتھا باب الحوالی اسی جگہ قافلہ اترتا ہے یہاں سے لوگ پیادہ یا شہر میں جلتے ہیں سواری جانیکا اندر حکم نہیں ہے و شہر پناہ کے پانچ دروازی ہیں ایک باب المصری دوسرا باب الصغیر تیسرا باب الشامی چوتھا باب المجیدی پانچواں باب الجمعہ جسکو باب البقیع بھی کہتے ہیں شہر کی آبادی مختصر ہے مکہ معظمہ سے اندازاً نصف ہے تعداد مردمان بھی اندر سولہ ہزار کا تخمینہ ہے مکانات بلند نہ منزلہ چو منزلہ ہیں جیسے مکہ معظمہ کے مکانات ہیں دگلی و گویے تنگ ہیں جگہ جگہ گلیوں میں نہریں جاری ہیں شہر کے اوڑ سمت حرم شریف ہر حرم شریف کے جانب پورب و اوڑ و یکچم باب الرحمتہ کے پاس تک یا ہر باہر چوڑی راہ ہو اور باب الرحمتہ سے تھوڑا یکچم سامنے گلی جا کر وہ گلی دکھن رخ ہو کر بڑی راہ میں باب السلام کے سامنے دار الشفا کے مقابل بلگئی ہے اس حلقہ میں چند مکانات آگئے ہیں دکھن جانب حرم شریف کے مکانات مل گئے ہیں اس طرف حد فاصل نہیں ہے و دروازہ مناخہ سے باب السلام کے سامنے جو سڑک آئی ہے اس سڑک کے دونوں جانب اچھی اچھی دکانیں ہیں جنہیں سب چیزیں بساط خانہ و بزازہ کپڑہ وغیرہ بکتا ہے دار الشفا کے سامنے ایک سڑک جانب اوڑ چلی گئی ہے اس سمت بھی پختہ کھانے پینے کی چیزیں

دکانین ہین و بقیع جاتے ہوئے راہ میں دس پانچ دکانین غلہ وغیرہ متفرقات جیسے نوکی
 ملیں ہر گلی و کوچہ و عام راہ شہر کے اندر کی خوب صاف و ستھرارہتی کورہ و دیو کا تو مطلق
 نام و نشان تک کہیں دیکھنے میں نہیں آیا ہر راہ میں صبح و شام دو وقت پانی کا چھڑکاؤ
 ہوتا جو جس سے گرد و غبار کا پتہ تک نہیں ملتا جملہ اہل شہر کا یہ دستور عام و قاعدہ و
 انتظام دیکھنے میں آیا کہ علی الصبح ہر شخص مکانوں میں چھاڑو بہاڑو دیکر صحن و دالان
 و سیڑھیاں سب پانی سے دھو کر صاف کرتے ہیں بعد اسکے گفل و اگر وغیرہ بخورات
 بخور سوزین جلا کر سارے مکان کو بخور دیتے و پانی کے ظروف صراحی و آنجورہ و ایرین وغیرہ
 کو بخور کرتے ہیں جس وجہ سے سارا بازار و کوچہ ہمیشہ خوشبود و معطر رہتا ہوا سٹے جسکے
 مکان پر ملاقات کو جائیکا اتفاق ہوا ہر گلی و کوچہ و مکان کو معطر یا بالباس و پوشاک
 و وضع و اطوار و مکان دکھانا و پینا و رسومات و عادات یہ سب بجنسہ جیسا کہ مکہ معظمہ
 کے لوگوں کو ہین بجنسہ بلا فرق ہین مگر حلم و بردباری و اخلاق و مردت و مزاج میں آسمان
 و زمین کا فرق ہے یہاں کے لوگ غایت درجہ ہنس مکھ باخلق اخلاق کے پتلہ ہین جھڑک
 کر بولنا تو جاتے ہی نہیں تکیہ کلام یہاں کے عام و خاص آزاری بازاری سبھوتے
 بحیات البقی زیادہ ہین یہاں تو سراپا رحمت ہی رحمت دیکھائی دی و اطراف شہر
 میں باغات بکثرت ہین۔

۱۰۰ ربيع الاول ۱۳۵۷ھ روز پنجشنبہ

آج نماز صبح اور صحت دلائل شریفین کے بعد یہ مشورہ ٹھہرا کہ آج روز پنجشنبہ ہے چلکر
 مقام احد کی زیارت کریں یہ مشورہ قرار پا کر مزدور کو ساتھ لیا دو دو روپیوں میں
 دو گاڑیاں کرایہ کیں گاڑیاں یہاں بہت ہین اول درجہ کی گاڑی چھ روپے کو کرایہ
 ہوتی ہین جسپر چھ آدمی و دویم درجہ کے دو روپے کو اسپر چار آدمی بیٹھتے ہین اول درجہ
 کی گاڑیاں لوگ کرایہ کر چکے تھے اسلئے میسر نہ آئیں یہ نرخ کرایہ کا بالفعل کے لئے
 سٹھاجب قافلہ زیادہ آتا ہے تو اسوقت اس درجہ دویم کا بھی نرخ پانچ چھ روپے
 ہوتا ہے اور اول درجہ کا دس بارہ روپے گاڑیاں ایک گھڑ پر چلتی ہین کمانی وغیرہ

کچھ نہیں ہو مثال کر اپنی گاڈی کے ہو مگر چھت دار ہوتی ہو اور صرف ایک بڑی گاڈی کمائی دار ہے
 کہ وہ مثل طریقے گاڈی کے ہو اور سپر تیس تیس آدمی سوار ہوتی ہیں اسکا کرایہ تیس
 روپے لیتا ہو اور سین دو چر جوتے جاتے ہیں عرض اس گاڈی پر سوار ہو کہ بمقام احد
 چلے راہ میں جا یا نخلستان ملے اور راہ بھی اچھی تھی ہو اور شرک آرام سے گئے قریب احد
 کہ قیدر شیب دریت پائی گئی اسجگہ گاڈی سے اترے اور محض تھوڑا فاصلہ جو دو گلی
 کے ٹیپہ کے اندر ہو گا چکر مسجد مزار مبارک حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے دروازہ پر
 پہنچے یہ مقام احد مدینہ طیبہ سے جانب اتر تین کوس کے فاصلہ پر ہے دھڑ کا لنگ
 بر کہ آب شیرین کا بیرون مسجد میدان میں جاری ہے اور سین جا کر وضو کیا اور بعد اسکے
 اندر مسجد کے گئے یہاں چو طرفہ عمارت پختہ ہے جس دالان میں قبر شریف حضرت سیدنا
 سید الشہداء امیر حمزہؑ اسد اللہ واسد رسول اللہ بن عبد المطلب کی ہے وہ قبلہ
 کی جانب ہوا اسکے تین درجے ہیں کہ جسکے دو درجہ اول اندر یعنی میں لوگ نماز پڑھتے ہیں اور
 باہر کے درجہ میں قبر شریف ہے اطراف قبر کے کٹھن لگا ہوا ہے اور قبر پر سبز زرین غلاف
 ہے رو برو صحن ہے اور کچے مزار مبارک کے بغل میں دو مزار اور بھی ہیں ایک آپکے
 بھانجے عمید الدین حبش رضی اللہ عنہ کی دوسری حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی مسجد
 میں داخل ہو کر پہلے دو رکعت نماز نفل تحتہ المسجد کی نیت سے پڑھ کر بعد اسکے مزار
 مبارک کے پاس آکر سلام و دعا و فاتحہ پڑھا اور وہی دعا نمبر ۷۷ جو اوپر مذکور ہو چکی ہو
 پڑھی و مان سے رخصت ہو کے تھوڑا آگے بڑھ کر مسجد سے جانب اتر دو پہار دیوار یوں
 کے قریب کھڑے ہو کر کہ جنین شہداء اے احد آرام پذیر ہیں سلام و فاتحہ پڑھا و مان سے
 تھوڑی دور فاصلہ پر جانب شمال ایک قبۃ نظرانی دیا معلوم ہوا کہ وہ قبۃ اسجگہ ہے
 کہ جہان دندان مبارک شہید ہو کر مدفون ہیں اس قبۃ کے پاس گئے کلید بردار موجود
 نہ تھا مجبوراً باہر ہی سے سلام و فاتحہ پڑھ کر دعا و مغفرت طلب کی و مان سے آگے جانب
 شمال جبل احد ہے یہ جبل احد بہت بڑے فضیلت کسے سرد عالم ضلع اللہ علیہ
 وسلم کے پاس بہت پیارا و دوست تھا چنانچہ صحیح بخاری و مسلم میں آیا ہے کہ پیغمبر

صلی اللہ علیہ وسلم جبل احد کی جانب اشارہ فرمایا اور ارشاد کیا ہذا جبل ونجینا یعنی یہ پہاڑ ہے کہ دوست رکھتا ہو مجھ کو اور دوست رکھتا ہوں میں اس کو دامن پہاڑ کے پاس کھڑے ہو کر اپنی حاضری کا شاہد کیا اور معلوم ہوا کہ اس پہاڑ پر فرار حضرت ہارونؑ کی ہجو اس لئے اسی جگہ سے فاتحہ پڑھ کر واپس چلے اور تھوڑی دور پیدل آکر پھر گاڑی پر سوار ہو گیا رہ بجے کے قریب قیام گاہ پر پہونچے نماز ظہر کے قریب جناب قاری سید محمد صاحب تونسلی سے حرم محترم میں ملاقات ہوئی جناب مدوح نے براہ مزید اخلاق عصر کے وقت کی دعوت کی بقیہ حیل ارشاد جناب مدوح منظور کرنا ہوا جناب موصوف اصل متوطن تونس کے ہیں عرصہ کثیر سے ہجرت کر کے مع اہل و عیال مدینہ طیبہ میں تشریف لے گئے ہیں قبل ہجرت وہ پہلے ہندوستان میں تشریف لائے تھے اور حیدرآباد میں عرصہ تک بنظر تعلیم قرائت کلام مجید و فرقان حمید کے معلم مقرر تھے اب مبلغ ایک سو روپے ماہانہ سہ کار حیدرآباد سے تاحیات پنشن مقرر ہے اور مدینہ طیبہ میں مقیم ہیں وہاں بھی ایک مکان سلطانی قریب بیت الحکومت کے آپ کے قیام کو عطا ہوا ہر نہایت درجہ خلیق و منکسر و حافظ و ہیئت قرائت ہیں اور دو خوب بولتے اور سمجھتے ہیں عرض بعد عصر ہمراہ جناب مدوح انکے دولت خانہ فیض کا شانہ تک گئے مکان نہایت عمدہ طریقے سے سجایا و آرائش کیا ہوا نظر آیا صحن مکان میں ایک بہت بڑا حوض آب شیرین سے لبریز تھا اسمین ہلوگ خوشبو سے غسل کیا حوض کے بغل میں ایک خانہ باغ پر جس میں صد ہا چھوٹے بڑے کھجورون کے درخت پھلے و پکے ہوئے لگے تھے کہ جتنے پھل اور خوشہ بختہ و خام غایت لطف خیز تھے حسب ہدایت و اجازت جناب مدوح کے خوب ہلوگون نے رطب تازہ اپنی ہاتھون سے توڑ توڑ کر کھائے بعد اسکے انواع اقسام کے تفکیکات کی قسم سے ناشتہ میں کھلایا و دجاء و حقہ وغیرہ پیا اس عرصہ میں وقت مغرب قریب ہوا وہاں سے رخصت ہو کر حرم میں پہونچے۔

۸ ربیع الاول ۱۳۱۵ھ روز جمعہ

کہہ تاک تو اللہ تعالیٰ اجل شانہ و عم نو اللہ اپنی قدرت کاملہ سے تو اکتا لیس وقتوں کی نماز بیک سلسلہ حرم نبوی میں پوری کرا دی اور آج نماز صبح کے بعد دلائل شریف بھی پوری صحت

کر لی و سند عطا ہوئی اسکے بعد فکر زیارت مسجد قبا نے دلو گد گدایا دو گاڑیاں دو دو روپے کو کر ایہ ٹھہری دے جنت البقیع کے دروازہ پر آئیں ہلوگ حرم محترم سے پہلے یہ قصد کیا کہ آج جمعہ ہے پہلے بنتا بقیع میں دوبارہ سلام و فاتحہ پڑھکر مسجد قبا جاؤں چنانچہ اس خیال سے مع مزد جنت البقیع کو تو دروازہ جنت البقیع پر لکھا کہ سیکڑوں محتاجوں کا جو ہے اور صد ہاڑے بڑی بوجھے برگ ریحان مع شاخ یک ہی ہیں اور لوگ قبروں پر ڈالنے کو خرید کر کے اندر لے جا رہے ہیں اور اندر بقیع شریف کے ہزار ماعرب اور انکی عورتوں کو دیکھا کہ اپنے اپنے عزیزوں دیناروں کی قبروں پر فاتحہ خوانی و تلاوت کلام مجید کو رہے ہیں اور کوئی برگ ریحان سبز قبر و نیر ڈال رہے ہیں و حفاظ زائرین لوگوں کے گرد امیدوار اجازت قرآن خوانی کے ہیں یہاں بھی عام دستور یہ کہ ہر جمعہ کو لوگ جنت البقیع میں جیسا کہ مکہ معظمہ میں جنت المصلیٰ و جدہ شریفہ میں حضرت خواتکے مزار پر جاتے دیکھا لوگ جاتے ہیں اور مردگان کو ثواب فاتحہ پہونچاتے ہیں غرض اسی میلے خیر میں ہلوگ بھی پہونچکر حسب دستور ہر جگہ سلام و فاتحہ پڑھا و جدی امجدی مولوی حاجی ابوالبرکات صاحب مرحوم مغفور اور انکی بی بی کی قبر و نیر جو کہ قبر حضرت عثمان غنیؓ سے محض قریب جانب دکھن ہے و جسپر تاریخ انتقال و نام شیخ ابوالبرکات ہندی کے کہ کسندہ ہر حسب رواج عرب ہلوگوں نے بھی ایک حافظ سے ایک ایک پارہ کلام اللہ پڑھو اگر و برگ ریحان خرید کر قبر و نیر ڈالا اور وہاں سے رخصت ہو کر قبا چلے راہ میں دورویہ نخلستان کھجور ملتے رہے جنہیں پھل و خوشہ پختہ و خام لگے تھے یہ مقام مسجد قبا مدینہ طیبہ سے جانب دکھن بفاصلہ چار میل کے ہے دو ڈیڑھ گھنٹے میں پہونچے یہ مسجد بڑی فضیلت رکھتی ہے ترمذی میں حدیث ہے کہ الصلوٰۃ فی مسجد قبا کعمرۃ یعنی نماز مسجد قبا میں مثل عمرہ کے ہے اس مسجد کو مسی قوۃ الاسلام بھی کہتے ہیں صحن مسجد میں ایک چبوترہ ہے کہ وہ ناقہ مبارک کے بیٹھنے کی جا ہے اسپر چھوٹا سا قبتہ ہے اور آخر مسجد میں مائیں طرف مصلے کے طور پر بنا ہوا ہر اس مقام کو طاقت الکشف کہتے ہیں اور حضرت کا مصلے شریف تیسرے ستون کے

پاس ہے اسپر چھوٹا سا نشان محراب کا ہے قبلہ کی جانب جنوب میں تین درجے ہیں اور دوسرے
 تین طرف میں ایک ایک درجہ ہیں مغرب کی طرف سے راستہ اندر مسجد جائیگا ہو اس مسجد میں حاضر
 ہو کر پہلے دو رکعت خیمۃ المسجد اور فاضل بمقامات محراب طاقت الکشف اور مقام نزول
 آیات قرانی آیہ تطہیر نشستگاہ ناقہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑھکر یہ دعائیں پڑھی۔
 ۱۷ اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا الْمَسْجِدَ مَسْجِدُ مُبَاءٍ وَمُصَلٍّ نَبِيِّنَا وَحَبِيبِنَا وَوَسِيْدِنَا
 مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ وَقَوْلُکَ
 الْحَقُّ فِیْ نَبِیِّکَ الْمُنْزَلِ عَلٰی صَدْرِ نَبِیِّکَ الْمُرْسَلِ الْمَسْجِدُ اُنِیْسَ
 عَلَی النَّفْوٰی مِنْ اَوَّلِ یَوْمٍ اَحَقَّ اَنْ تَعُوْمَ فِیْہٖ وَفِیْہٖ رَجَالٌ یُّجْبَوْنَ
 اَنْ یَّتَطَهَّرُوْا وَاِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُطْہِرِیْنَ اَللّٰهُمَّ طَہِّرْ قُلُوْبَنَا مِنَ التَّفَاقُ
 وَاَعْمَا لَنَا مِنَ الْاِیْرَآءِ وَفُرُوْجَنَا مِنَ الزُّنَا وَالسَّیِّئَاتِ مِنَ الْکَذِبِ وَالْغِیْبَةِ
 وَاعْیِبَاتِ مِنَ الْحَیَاۃِ فَاِنَّکَ تَعْلَمُ حَآئِمَۃَ الْاَعَیْنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ
 سَرَّآتِنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ
 دہان سے چلکر مسجد قبا سے دکن دروازے کے باہر مسجد حضرت علیؓ سے اور اس کے
 بغل میں حجرہ حضرت سیدہ خاتون جنت فاطمہ الزہراؓ کا ہو پہلے اس جگہ حضرت
 سعد بن خذیمہ کا گھر تھا پیغمبر خدا صلعم اس میں استراحت فرما کر بعدہ وضو کر کے وہاں
 نماز پڑھی تھی اس جگہ حاضر ہو کر دو رکعت نماز نفل پڑھی وہاں سے بیراریس پر چو کہ
 اس مسجد سے مغرب کی طرف ہے جسکو بیر خاتم بھی کہتے ہیں جا کر زیارت کی اور دو رکعت
 نماز نفل پڑھکر خوب پانی پیا اس بیر سے کھوڑا بٹکر ایک بڑا کنواں بطور باولی کے ہو اسمین
 دو چشمہ ہو ایک جانب شیریں اور دوسری جانب کھارہ اس کے قریب ایک درخت
 کھجور کا ہو کہ جسکی شاخیں زمین پر پڑی ہیں اسکی زیارت کر کے باغ فدک حضرت سیدہ
 کا زیارت کیا اس اراضی باغ فدک میں درختان کھجور و انار شیون و لیون کا غدی و
 درختان انگور وغیرہ کے بکثرت اور بخوبی آباد ہو تھینا حلقہ اس باغ کا ایک بگہ اراضی کے
 انداز ہو گا چنانچہ سولہ سترہ انار پختہ طیار و کی قدر لیون کا غدی گلبیان باغ سے یقیناً

تبرک خرید کیا تکبیران باغ بہت لائق شخص تھا اُس نے بہت خاطر داری کی بڑے تباہ
سے پیش آیا خاطر مدارات سے بٹھا یا عرض اُس باغ کی دید سے نظر دن کیہ نور حاصل
کر کے رخصت ہوئے اور مدینہ طیبہ پہنچے آخر وقت قبلاتین کی زیارت کو گئے وہاں
بہ دعا پڑھی۔

۸۸ اَللّٰهُمَّ اِنَّ هَذَا الْمَسْجِدَ قِبْلَتُنْ وَمُصَلِّي نَبِيِّنَا وَحَبِيبِنَا وَسَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ
فِي كَيْدِكَ الْمُنْزَلِ عَلٰى صَدْرِ نَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ قَدْ تَرَى تَقَلُّبَ
وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَمَّا وَلَّيْتَكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا قَوْلٌ وَجْهِكَ شَطْرَ
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَللّٰهُمَّ لَمَّا بَلَغْتَنَا فِي الدُّنْيَا نَارَ تَارَتِهِ وَمَا ثَرَمَةُ الشَّرِيفَةِ
فَلَا تَحْزَنْنَا يَا اللّٰهُ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ فَضْلِ شِقَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاخْتِارَنَا فِي زَمَرَتِهِ وَتَحْتَ لَوَائِهِ وَامْتِنَاعِ اَعْلَى فَحْبِهِ وَسَيِّدِهِ وَاسْقِنَا مِنْ حَوْضِهِ الْوَرْدِ
بَيْدَةِ الشَّرِيفَةِ شَرِبَةً نَشْبُوهُ لَا تَحْزَنْنَا يَا اللّٰهُ لَمَّا بَلَغْتَنَا نَارَ تَارَتِهِ وَمَا ثَرَمَةُ الشَّرِيفَةِ
۹ اربع الاول اسلمہ روز شنبہ

فلک نے وانا ہنسایا نہ تھا کہ جسکے عیوض یوں ملانے لگا

ہر چند قیام مدینہ منورہ سے تمام عمر انسان کی سیری ہونا ممکن نہیں مگر وعدہ کے دن
ختم ہونے پر آئے اسلئے ہلوگ اس فکر میں ہوئے کہ اگر دو روز اور بد لوگ ٹھہر جا دیں
تو اور زیارت مقامات عالیاات و مساجد متبرک کی شرف سعادت سے کامیاب ہوں ہر چند
جما لوں کو بہت کچھ ترغیب و تحریص سے راضی کرنا چاہا لیکن برعکس اُسکے من بھگدی
عجیبہ او بشعار عجیبہ جمالوں نے باہم مشورہ کر کے حسن بین باشی نایب پاشاے
مدینہ طیبہ کے پاس جا کر فریادی ہوئے کہ ہلوگوں کو یہاں کے قیام سے اونٹوں کی خوراکوں
میں زیادہ خرچ پڑتا ہے اور حجاج چاہتے ہیں کہ کچھ اور چند روز قیام کریں اسلئے آپ
تاکید کیجئے کہ قافلہ واپس روانہ ہو۔ بہر زمین کہ رسیدیم آسمان پیداست۔ اب
یہاں بھی ویسی ہی جبری احکام نایب پاشا کا واسطے روانگی قافلہ روز آئندہ صاف ہو

حیث در چشم زندن صحبت یا را خرد شد روم گل سیرندیدیم بہار آخر شد
 نصیبون سے دستک رسائی ہوئی پراسوس جلدی احبائی ہوئی
 مجیدہ انتظام سفر کرنا پڑا اشیاء ضروری و تبرکات کی چیزیں جلد جلد ہم پہنچائی گئیں راہ
 کیلے غلہ دکھانے بیٹے کی اشیاء نکابند و بست کر لیا گیا آج انہیں بکھیرون میں دن کٹا
 حسن بین باشی نائب پاشا کی طبع بہت بڑھی چڑھی تھی انکی بے عنوانان سخت
 انڈارسان ہوئیں انواع انواع طرح سے بوجہ طمع ذاتی کی بے عنوانان انکی ظہور پذیر ہوئیں
 کہ جنہر سوائے صبر کے دوسرا چارہ نہ تھا ایک خواجہ سرا سے محمد امین بہت نیک مزاج
 آدمی برادر مفضل الرحمان سلمہ کا شناسا تھا ملا اسکی توجہ اور جہربانی سے اکثر
 چیزیں خاص تبرک کی نفیسہ و نایاب میسر آئیں یعنی بہت سے خرمہ خاص اس درخت
 کھجور کے تلے کہ جو باغ حضرت سیدہ کا اندر حرم نبوی کے ہواں دولان درختوں سے
 ہمارے سامنے توڑا کر دئے اس کھجور متبرک خاص کے سوا بازار سے بھی چند اقسام
 کی کھجوریں خرید ہوئیں۔

۱۸ ربیع الاول ۱۲۸۷ھ یوم الوداع روز یکشنبہ مطابق یکم اکتوبر ۱۸۶۳ء
 بشواذ نے چون حکایت می کنند وزجہائی ہا شکایت می کنند
 کر نستان ناما بریدہ اند وزنفیرم مردوزن نالیدہ اند
 سینہ خواہم شرحہ شرحہ از فراق تا بلگویم شرح درد استیاق
 نماز صبح کے بعد تو حسب دستور صلوٰۃ و سلام پڑھا ظہر کی نماز کے بعد خارج البلد کر نیو عسک
 سلطان حسن بین باشی پاشا کی جانب سے تعات ہوئے اس حکم جبری سے
 جو غم و الم لاحق حال دل مشتاق ہوا بد کیا عرض کیا جاے۔
 چہ گویم کہ احوال دل غم دیدہ ام چون شد دلم خون گشت و خون شد آج آبا ز دیدہ شد
 لاچار بغایت مجبور ہو کر بصدر رنج و الم دل و اغدار و سینہ فگار و روضہ قدس شفیع المنیر
 کے جالی کے پاس حاضر ہوئے اور پہلے حسب طریقہ ہر روزہ کے ہر ہر مقامون پر
 صلوٰۃ و سلام پڑھ کر رخصت کے وقت یہ الوداع پڑھا۔

۸۹ اَلْوَدَاعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْفِرَاقُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ اَلْاَمَانُ يَا حَبِيبَتِ اللَّهِ
لَا جَعَلَكَ اللَّهُ تَعَالَى اِخْرَ الْعَهْدِ لَا سَنَكَ وَلَا مَنَ دِيَارَتِكَ وَلَا مَنَ
الْوَقُوفِ بَيْنَ يَدَيْكَ اَلْاَمِنْ خَيْرٌ وَعَافِيَةٌ وَصِحَّةٌ وَسَلَامَةٌ اِنْ
عِشْتَ اِنْشَاءً اَللَّهُ تَعَالَى جِئْتُكَ وَاِنْ مِتُّ فَأَوْدَعْتُ عِنْدَكَ لَكَ
شَهَادَتِي وَآمَانَتِي وَعَهْدِي وَمِثْلَتِي مِنْ يَوْمِنَا هَذَا اِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ
وَهِيَ شَهَادَةٌ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اَللَّهُ وَخَدَّكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَآشْهَدُ اَنْ
مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ اَعْمَا يَصِفُونَ
وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ -

اور بمصدق شعر

ہر جا کہ توروزے نفسے جای گرفتی آنجا روم و گریہ گنان جائے تو بوسم
ہر ہر مقام کو خوب چوما اور چشم نمناک و دیدہ تر سے لگایا اور ہزاروں غم و الم و حسرت
و افسوس سے اپنے بادشاہ دین و ایمان کی بارگاہ عالم پناہ سے رخصت ہو کر بیرون شہر
مناخہ میں پہونچے لیکن

تھمتا نہیں ہے اشک مرے دیدہ تر کا ٹانگا کوئی ٹوٹا ہے مرے زخم جگر کا
اس جگہ اونٹ موجود تھا اور اسباب مزدور و نیر جاچکا تھا دامن پرید و جالون نے
مسافر و حکماء و اسبابوں میں کھجور کی تلاش لی بلا اجرت تبرک کھجور لیجائے پر راضی نہ ہوئے
پھر شخص سے کھوٹا بہت کرایہ مقرر کر لیا تب شغور فریاد رکھنے دیا میرے کھجور ایک پورہ میں
علحدہ تھے دی قریب و بڑھمن ہندوستان کو وزن سے ہونگے انکے مبلغ بارہ روپے
کرایہ بڑی بڑی کوششوں کے بعد ملے ہوئے تب اسباب کو اونٹوں پر رکھنے دیا یہ دستور
عام بدو نکا پر چڑھ کر ہی سمجھتے ہیں کہ حجاج ضرور مدینہ طیبہ کی کھجوریں تبرکاً لیوین گے
اسلئے یہ تہی چیز کا کرایہ لینا چاہئے جن حجاج کے اسباب میں کھجور و نکاتہ نہ پاتے
تو تعجب کرتے اور دلمیں اپنے خیال رکھتے کہ یہ بخون کرایہ کہیں چھپا کر کھا ہو اور یہیں
مغالطہ دیتی ہیں غرض جلد امورات سے مغرب کے وقت تک مرتب ہو کر قافلہ چلنے کو

طیار ہو گیا نماز مغرب کی مناخہ میں پڑھ کر شغہ فونپر سوار ہوئے اور قافلہ روانہ ہوا
 رواروی میں وحشت سرائے کو ہستان و خار مغیلان کے سوا دوسرا کوئی منظر دل
 غم زدہ کیلئے باقی نہ تھا مگر شران قافلہ کی تناسب جسمانی و بدے خوان کی خوش
 آزاری پیش نظر تھی اسیر سورہ غاشیہ یاد آئی اَفَلَا يَنْظُرْنَ اِلَى الْاِبِلِ
 كَيْفَ خَلَقْتَهُمْ وَ اِلَى السَّمٰوٰتِ كَيْفَ رَفَعْتَهُنَّ وَ اِلَى الْجِبَالِ
 كَيْفَ نَصَبْتَهُنَّ وَ اِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سَطَحْتَهُنَّ

۲۱۔ ربیع الاول کو قریب سات بجے صبح کو تیرہ گھنٹوں میں بیر الماشی ہو پونچھ نصف
 قافلہ سے زیادہ مع سید علی مطوف بمقام بیر علی کے فرد ہو گئے تھے اسلئے
 اس مقام پر یکدم انتظار کرنا پڑا بعد نماز عصر وہاں سے چلے ۲۲ ربیع الاول
 چھ بجے صبح کو مقام عین رباط پندرہ گھنٹوں میں ہو پونچھ گھبرے یہ مقام نیا
 بیر الماشی اور بیر الادب کے درمیان ہے یہاں سے بعد نماز ظہر روانہ ہوئے۔

۲۳۔ ربیع الاول دس بجے دکنویش گھنٹوں میں قافلہ بمقام ریان ہو پونچھا
 یہ منزل بہت گری ہوئی یہاں سے بعد ظہر سوار ہوئے ۲۴ ربیع الاول چھ بجے صبح کو
 سولہ گھنٹوں میں بمقام ابد باع ہو پونچھے یہاں تمام دن درات آرام کیا ۲۵ ربیع الاول
 کو بھی صبح سے دوپہر تک یہاں قیام رہا اس بستی کا شیخ البدو ایک معمر آدمی
 بیمار تھا یہاں کے بدو لوگوں کو معلوم ہوا کہ اس قافلہ میں ایک حکیم بھی ہیں جو نہایت
 حاذق اور دست شفا و کامل اپنے فن طب میں ہیں اونکو تلاش کرتے ہوئے جناب
 محبی حکیم محمد شفیع صاحب ساکن مہدوان کہ جو جناب مظمی حاجی امیر حسن خانصا
 رئیس و زمیندار رسولپوری کے ہمراہ تھے ایک مجمع کثیر سے آمو جو دہوے اور
 بلتچی گھر لیجانے کے ہوئے ہر چند بوجہ روانگی قافلہ کے جناب مدوح نے حیلہ شرعی
 کئے مگر حکم و بردباری نے چلنے نہ دیا مجبوراً ہمراہ چلے کو راضی ہوئے چنانچہ خاکسار و
 برادر مفضل الرحمان بھی تفریحا اپنے ہمراہ ہوئے زیادہ تر اس خیال سے کہ دیکھیں
 انہوں کی طرز معاشرت و طریقہ بود و باش و مکان و قیام کی حالت کیا ہے ترجائی کی غرض

سے سید علومی سپر کلانی سید علی مطوف کو ہمراہ لیا پیچھے پیچھے بچیں تیس ہوا سی
بستی کے بھی ہمراہ تھے یہ بستی اربعہ مقام قیام قافلہ سے کی قدر فاصلہ پڑا
کوہ میں آباد ہر پیادہ پارہ طرک کو پہنچو دیکھا کہ مکانات خوش قطع اور کثرت سے ہیں ہر ایک
مکان مٹی سے گلکاری کیا ہوا خام گل اور پتھر کے یک منزلہ تھے مگر کچھ روکی شاخوں
سے چھت پٹی ہوئی جیسے چٹائی اسکے اوپر چاروں طرف مٹی دی ہوئی سرے سرے
دو ماٹھ بلند پر وہر دالان صاف و شفاف دالان صحن و آگن میں کچھ روکی چٹائیوں کا
فرش و ظروف مٹی و برنجی و حاجت کی کل اشیاء مثل لادو پھروں و سواری کے
گدھوں و اونٹوں کی ٹھوگیریں و پانی کو چر می ڈول و مشکیزے درودھ و مکین
رکھنے کو بھی چرمی بیگ و دستی آٹے پیسنے کی چکیاں و سل و بٹہ و بادون و
برنجی و کافی جوش کر ٹیکو برتن و کڑھائی و گھڑے مٹی و مٹی کی رکابیاں گھوٹو
توڑے وغیرہ موجود و مکین اور باشندگان دیہ بھی خوش اخلاق پائے گئے
اور جو بد و چیزیں بیچنے کو قافلہ میں آئے تھے وہ لوگ بھی بخندہ روی اور انسانیت
و سہولیت سے باتیں کرتے تھے ہر چند وہ بڑے بیمار مرض موت میں مبتلا تھا
اور حکیم صاحب کے پاس اس ضعیف کی بیماری کی دوا موجود نہ تھی تاہم کچھ معجون و
تفرقات دوا رحمت کر کے ادھون کی تسکین کر کے اپنی گلو خلاصی کی اور قیام کا
بر واپس آئے بعد نماز ظہر یہاں سے قافلہ چلا ۲۶ ربیع الاول چھ بجے
بیمکو سولہ گھنٹوں میں بیرضوان پہنچا بعد ظہر پھر وہاں سے روانہ ہوا شبکو
ہون نے بہت پیچھا کیا حاجی امیر حسن خالصا حب کے ملاذ مون کی شہری سے
بکھڑے مٹی کاٹ لے سید علی مطوف کی اہلیہ کے شغف سے محلہ کاٹ کر کچھ
ٹپے اور ایک چاندی کا ڈبہ چورایا عزیز بی بشر الحسن کے شغف سے محلہ کو کاٹا
را ایک گٹھری پارچہ ملبوسی - کا چورایا الغرض چورونکا تمام رات شور و غل
ابندوق کے غیر ہوتے رہتے اور لوگ بھی جاگتے رہے ۲۷ ربیع الاول چھ
بیمکو پندرہ گھنٹوں میں بمقام رابع پہنچے یہاں پہنچ کر تمام رات و دن

آرام کیا غلہ و جنس جو گھٹ گئی تھی خرید کر لی گئی اکثر آدمی یہاں سے مکہ معظمہ جانے والے تھے
 وہی یہاں سے احرام باندھ کر اور تین تین ریال بروم فی شتر جمانو تکو زاید دیکر مکہ معظمہ گئے
 مگر حاجی امیر حسن خان صاحب جدہ جانے والے تھے اسوجہ سے ہلوگ اور سید علی مع جملہ
 ہمراہ بیان معیت کے خیال سے جدہ چلے ۲۸ ربیع الاول کو بعد نماز ظہر یہاں سے
 قافلہ اٹھا اور ۲۹ ربیع الاول کو نماز صبح کی وقت پانچ بجے چودہ گھنٹوں میں
 بمقام قدیمہ پہونچا یہ بھی نئی جگہ قیام کی تھی یہاں بالکل میدان مصفا ہے
 ایک درخت کا بھی نام و نشان نہیں ہے صرف تین کنوئین پختہ ہیں جنکا پانی
 شور ہوا درچھ سات کنوئین خام ہیں انکے پانی البتہ شیرین ہیں جو بقیعت میسر آتی
 ہیں مالکان چاہ فی گرہ یعنی مشک ایک بلبلہ کو بیچتے تھے اور دو تین کا ہی چھوڑ بیان ہیں
 جنہیں صرف کھجور و کنی دکانین ہیں لکڑی جلانی کی قیمتنا ملتی ہے ایک وکانین کی قدر
 موٹا چاول وکانی بکرتی ہو بدو لوگ دمیہ بیچنے کو بکثرت لاتے تھے ہوا تیز و تند جلتی تھی سمندر کا
 کنارہ محض قریب تھا تازی مچھلیاں چھوٹی چھوٹی بہت بکنے کو آئیں فرود گاہ پر صد ہا
 جدید قبرین بہت دکھائی دیں معلوم ہوا کہ بعد حج بڑے قافلہ جو لوگ مرے تھے انکی
 یہ جدید قبرین ہیں نماز ظہر کے بعد سے قافلہ چلنے کو طیار موافق سے زیادہ قافلہ
 مکہ معظمہ کی جانب روانہ ہوا اور ہلوگ جدہ کی جانب چلے ۳۰ ربیع الاول کو سات بجے
 صبح کو (دھبان) شرہ گھنٹوں میں پہونچے یہ مقام بھی نیا ہے حسب اتفاق سید علی
 کی بی بی حاملہ تھیں انکو صبح سے دروزہ شروع ہوا اسلئے انکے متعلقوں نے اونٹ کچھ بٹوڑے
 فاصلہ پر پیچھے ہٹ کر ٹھہرے اب ذرا خد کی شان اور اداس کی عنایت اور حاجت روائی کو
 ملاحظہ فرمائیے کہ بفضلہ تعالیٰ ایک عورت قابلہ بنگالین ساتھ تھی جو قابلہ کا کام خوب
 جانتی تھی وہ مدد کو مستعد ہوئی اور بضایت ایزدی لڑکا مظلونہ جسکو رسولی کہتے ہیں پیدا
 ہوا جسکی مسرت انکے والدین و عزیزان واقران کو بہت ہوئی مبارک و سلامت کی دھوم
 رہی اس مقام پر ایک باغ کھجور کا تھا اسمین صرف دو کنوئین خام تھے جسکا پانی کدلا
 و تلخ تھا تاہم لوگوں نے خرید کر کے استعمال کیا ایک گربہ دو قرش کو مالک باغ دیتا تھا

صد ہاروپہ کا پانی اس مالک باغ نے بیجا یہاں قافلہ نماز عصر کے بعد پانچ بجے شام کو چلا آقبل
 نماز صبح پانچ بجو دس گھنٹوں میں یکم ربیع الثانی ۱۳۱۵ھ روز پنجشنبہ کو مع الخیر و الخیر
 جیدہ شریفہ پہونچا اور شیخ عبد الرحیم بخش کے مکان میں فرود ہوئے یہاں پہونچکر
 معلوم ہوا کہ ناصری جہاز حاجی عبد الحسین و حاجی زین العابدین شیرازی
 اجنٹ بمبئی پرشیا اسٹیم نیویگیشن کمپنی کا بمبئی جانا ہو ٹکٹ اسکا بک رہا ہوا ورنہ
 کہ دو روز میں وہ روانہ ہوگا اسلئے مسٹر بینکلی اجنٹ جہاز مقام جیدہ کے پاس ٹکٹ
 کو آدمی بھیجا معلوم ہوا کہ فٹ کلاس کے کبن کا ٹکٹ باقی نہیں ہے کہ مختصر یون کا
 ٹکٹ بک چکا ہے اسلئے مجبوری ہوئی اب انتظار میں دوسرے جہاز کے قیام کرنا ہوا
 چونکہ وہ مکان شیخ عبد الرحیم بخش کا سبھو تکی گنجائش کے قابل نہ تھا اسلئے
 وہی مکان سید صاحب کا جو سمندر کے کنارہ واقع ہو کل درجہ کرایہ کر لیا اور پرکار
 متعلق سید علی اور ادنیٰ عزیز و نکلے ہوا اور دو درجے میسر ہوا بیوی کے متعلق ہوئے جسکے
 مبلغ ستر روپے کرایہ مقرر ہوئے اور درجہ پنجم نیچے کا وہ بھی سید علی کے لوگوں کی نشستگاہ
 بنائی گئی غرض بڑی عافیت سے اس مکان میں رہو حاجی شیخ امیر حسن خان صاحب نے
 اپنے قیام کیلئے اسی مکان کے متصل ایک دوسرے مکان تھا اسکا ایک کمرہ کرایہ کر لیا کہ مقیم ہو
 اب جب تک دوسرے جہاز ملے جیدہ کا قیام ٹھہرا۔

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ جلد مراتب حج و زیارت کا حسب دلخواہ بعنائیت ایزدی وہ تصدیق
 بنی کریم صلعم بوجہ احسن طو و انجام پایا
 شکر نعمت ہائے توحید اللہ نعمت ہائے تو
 آس حج و زیارت و سفر وادی مقدس
 میں قرطینہ کا مران کی رحمت و مصیبت کسٹم ہو س یعنی جبرک جیدہ کی مشقت و کلفت
 و اہلکار بن سرکاری کہ جنکے ذمہ خبر گیری جان و مال حجاج ہر انکی عنایت و رحمت
 بد و جمال شتران کی محبت و شفقت کا ایسا بھاری شکنجہ نفس سرکش راحت
 طلب پر کھینچ جاتا ہے کہ وہ سید صاحب کو زبان حال سے یہی کہتا ہے میرے تسلیم ہم ہر جو مراج
 یار میں آئے۔ مگر شوق آستانہ بوسی رب جبار وہ تمناے دیدار و رضہ حبیب کردگار صلعم

یہ سب باتیں کچھ بھی وقعت نہیں رکھتی ہیں اور ہرگز ہرگز عاشقان خدا کو خیال کے قابل نہیں ہیں
تھوڑی بہت جست کر نیسے یہ سب وسوسہ شیطانی و مصائب خیالی دفع ہوتی ہیں اور انکو
رسول مختار صلی اللہ علیہ وسلم و اہل بیت اطہار و اصحاب کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین کے
مصائب گذشتہ پیش نظر رکھنے سے یہ سب تکلیفیں کچھ حقیقت نہیں رکھتی ہیں۔

کوہ کن گر جنگ باخار کند بیوہ نیست در دل اغیار نتوان دید نقش یار را

اللَّهُمَّ اخْذْنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ

الْمُخْضَرِّبِ عَلَيْهِمُ الْغُيُورَ وَالضَّالِّينَ آمِينَ ثم آمِينَ

یکم ربیع الثانی سے لیکر لغایت ۹ جمادی الاول ایک ہینہ سات روز با انتظار جہاز
جدہ شریفہ میں قیام رہا اگر مکہ جاتو لاکھ در لاکھ حسنا یا تو وطن روانہ ہوتو اطمینان ہوتا محض
بے مشغلی میں زندگی بسر کی البتہ اس اثنا میں چند بار حضرت سیدنا خواجہ اکرم اراقس کی
زیارت کر نیکا اتفاق ہوا اور انکے جوار شفقت میں رہے اور دیوار قلعہ سے جانب کھن سمندر
کے کنارہ پر ایک بزرگ حضرت ابو العیونؒ کی مزار مقدس ہے وہ بڑی صاحب کرامات تھے
گئے جو شخص بیمار ہو وہ جا کر زیر مزار انکی سمندر میں غسل کرے بعد اسکی انکی مزار پر اگر دعا خواہ
ہو اللہ تعالیٰ ایجو فضل و کرم سے اور انکی برکت سے شفا کامل دیتا ہر تیسرا مزار لیلیٰ و محبوب
کا اندر حلقہ مکان قلعہ قرطینہ افس کے پاس ہے وہ مزار پور بکھیم ہے رخ اسکا جانب اوتر
بیت المقدس کی طرف ہے انکے سوا شہر کے اندر بھی تین مزار ہیں نیز کوئی مشہور و معروف ہیں
ایک سید علومی دوسرے ابو سریر تیسری حضرت عقیل کی ہے ان ہی مزارات کی زیارت
اور شہر کی سیر میں رہ کر بقول کہے۔ + صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے

عمرون ہی تمام ہوتی ہے۔ یکم جمادی الاول کو عدن سے تار پہنچا کہ
نا درسی جہاز بمبئی سے یہاں پہنچ گیا چار روز میں جدہ پہنچ گیا یہ خبر پا کر جلوگ بمبئی
صاحب اجنٹ آغا ابوالحسن شیرازی پریشیا اسٹیم نیوگیشن کمپنی کے مکان پر گئے
چالیس روپے کے حساب سے فٹ کلاس و پندرہ روپے بہتری کے اور دس روپے ٹونک
کے فی ٹونک دس آدمیوں کے لئے فٹ کلاس کا محصول دیکر دکر کہیں گے

خاص انتظام کئے اور باقی ٹکٹ چہتری دو ٹکٹ کے لیکر مطمئن ہوئے اس عرصہ میں جہاز پر
کھانے پکانے وغیرہ کی چیزیں کل خرید کر رکھی گئیں درومی قالین بڑے چھوٹے فرش دینک
کے قابل یہاں بالا فراط بگتی ہیں انہیں حسب ضرورت خرید کر لیا اور آمد جہاز کے منتظر رہے
۹ رجادی الاول کو نادر می جہاز جدہ پہنچا راہ میں بمقام مسوا و سواکن کے مال تارڑ
میں چار روز اسکو زائد صرف ہوئے قریب ڈیڑ سو آدمیوں کے اس جہاز پر نئے حجاج مسافر
آئے تھے وہی تو قرطبیہ مقام جدہ کے جزیرہ و میدان میں قید ہوئے اور جہاز کی جان
چھوٹی ارجمادی الاول روز شنبہ کو ہلوگ ہوڑو پیر سوار ہو کر اور حسب دستور کرایہ دیکر
قریب مغرب جہاز پر سوار ہو گئے کچھ شب گزرے تک اسباب چڑھایا گیا رات کو کھانا کھا کر اطمینان
سے جہاز پر سو رہے ہر شخص نے خوب فراغت سے جگہ پائی کیونکہ یہ جہاز نادر می ایک ہزار
آدمی لیتا ہے اور اس وقت صرف ایک سو ساٹھ آدمی سوار ہوئے یہ جہاز نیا اور صاف و شفا
تھا سارے جہاز کے ہر درجہ میں بجلی کی روشنی دی جاتی تھی کین و سیلون آراستہ و مسجلی تھے
مخمل گدے و سنگار آئینہ و منہ و معونیکہ لوازم سب پورا پورا مرتب ہر ایک کین کی کوٹھریوں
میں آراستہ و پیراستہ تھے دو پانچا نے فٹ کلاس میں بہت بڑے تھے جنہیں بڑے
کال لگا ہوا ہر کدو سے اشارہ میں ہزاروں گھڑے پائیکر سمندر سے چلے آدین شیکو
بجلی کی روشنی بھی دی جاتی ہے سیلون میں صاف و شفاف میز و کرسیاں بھی تھیں جنہیں
میٹھکر لکھنے پڑھنے و کھانا کھانے کی ہر طرح آرام تھا ۱۲ رجادی الاول روز چہار شنبہ
سوا آٹھ بجے صبح کو جہاز کالنگر اٹھا اور جدہ سے چلے اس طرف سید علی صاحب معجلہ
ہمراہیان کے مکہ معظمہ واپس روانہ ہوئے حسب اتفاق و خوبی وقت سے اس جہاز پر
جناب استطاب نواب محمد محمود علی خاں صاحب میس جیتاری ضلع بلند شہر مع عزیزان و ملازمت
سوار ہوئے تھے جو نہایت خلیق تھے چونکہ جناب مدوح حضرت لمجالی و ماوانی پیر و شکیہ جناب حاجی
امداد اللہ صاحب مظلہ الحالی کشتبان میں سے ہیں اسلئے جناب مدوح سے اس سفر واپسی
میں خوب دل بستگی اس جہاز پر تھی ۱۴ رجادی الاول کو سوا گیارہ بجے و نکو جہاز بندر پردیدہ
پہنچ کر لنگر انداز ہوا یہ شہر پردیدہ سمندر کے کنارے مثل جدہ کے آباد ہے اور

مکانات نظر آتے ہیں مگر جیدہ سر کچھ چھوٹا دکھائی دیا اس پر جیدہ کے خلیج میں اس وقت تین جہاز
ایک اکبر نامہ بیٹی کا دوسرا عنایت خداعثمانی تیسرا جنگلی کھڑا تھا دو بچے دنگے بعد سے
ہوڑیاں مال لینے کو نادرسی کے پاس پہنچیں اور مال اور ترنا شروع ہوا ۱۵ ارجامادی الاول
کو صبح کی وقت بہت سی ہوڑیاں کنارہ سے آئیں ان ہوڑیوں پر کھانے پینے کی چیزیں بھی لوگ
نیچنے کو لائے کیلہ انار انگور سیب مولی مرغی انڈے لیکن مچھلی تھیں جبین مچھلی مرغی داندھو
بہت ارزان تھے ایک شخص اس علاقہ و شہر کا رہنیوالا جہاز پر آیا اسے بیان کیا کہ اس
شہر پر جیدہ سے جانباً وتر ایک بزرگ صاحب سلسلہ و طریقہ عارف و کامل سید عبدالبارک
صاحب رہتے ہیں وہ حضرت سید ابوالحسن شادلی دہل سلسلہ و طریقہ شاذلیہ کی اولاد
و خاندان سے ہیں انکی گدی نشینی کا یہ طریقہ ہے کہ جب صاحب گدی و ولایت حیات کرتا ہے
تو اسکی جگہ پر کوئی شخص وراثتاً یا بذریعہ خلیفہ ہونیکے نہیں بٹھایا جاتا و مان یہ طریقہ
جاری ہے کہ صاحب گدی مرحوم کے فاتحہ چہارم کے روز خاندان کے ہر شخص مرد بالغ و ذکور
ایک ایک نیا چراغ اسمین لگھی و تیان دیکر اپنے اپنے گھر و سنے لاکر مجلس قل میں رکھتے ہیں
اور لوگ قل پڑھنے میں مشغول ہوتے ہیں جبکہ چراغ خود بخود روشن ہو جادو و ہیبت
مالک گدی سمجھا جاوے گا اور وہی سجادہ نشین ہو گا غرض یہ عجیب خیر کرامات گدی کے بیان
کیا جسے سنکر ایک تعجب معلوم ہوا اسی پر جیدہ کے قریب ایک بستی زبید نام ہے کہ اس
بستی میں مزار حضرت شیخ اولیس قرنی رح کی ہے پر جیدہ سے رات بھر کار اسٹہ خشکی
کا پاتا ہوجھروں و حماروں پر لوگ دمان جاتے ہیں مزار کے قریب وہی پتھر سبز رنگ
کا رکھا ہوا ہے کہ جس سے اپنے اپنے دندان مبارک بخیاں شہادت دندان شریف
جناب حضرت رسول صلعم کے ٹوٹ ڈالے تھے لوگ اس کا تبرکاً بوسہ دیتے ہیں اس بستی
زبید میں کیلا انواع و اقسام کے بہت پیدا ہوتے ہیں اور وجہ پیدائش کی اسکی یہ ہے
کہ بعد ٹوٹنے دندان مبارک حضرت موصوف کے خود بخود ایک درخت کیلہ کا انکھ مکان
کے صحن میں منجانب الہ پیدا ہوا اور پھلا و پختہ ہوا جبکہ حضرت ممدوح فوش جان
فرماتے تھے چنانچہ واقعی یہاں چند اقسام کا کیلہ نہایت شیرین و ملائم ملتا ہے جنہیں

لوگوں ازبکر کا خرید کر کھایا اور پانی بستی زبید کا شیرین ہوا اور اطراف جوانب کا کھارا
 اس واسطے زبید سے پانی پینے کو اونٹوں پر لاتے ہیں اور مدیدہ کے گرد و فواح میں باغات
 بکھور کر بہت ہیں یہ ملک یمن میں شامل ہے یہاں زراعت باجرہ و جوار و تھوہ و سبزی کی
 بہت ہوتی ہے تھوہ و سبزی یہیں سے تمام ملک عرب و ہندوستان و روم و شام وغیرہ وغیرہ
 میں جاتی ہے دو بجے دن تک اس جہاز سے مال اور ترابعد اسکے ایک بجے رات تک تھوہ و
 سبزی و کھجور بیبی کیواسطے اور اٹھارہ راسین گائیں گا و چھنی کی مقام عدن کے
 لئے ایک برہمن بھاٹ نے سوار کرائیں اس سے معلوم ہوا کہ اس مدیدہ میں ایک سو دسویں
 سے زیادہ برہمن ماند داری قوم بھاٹ رہتے ہیں دی لوگ تھوہ و سبزی و کھجور تجارتی
 مال خرید کر کہ ہندوستان چالان کرتے ہیں انکے سوا صد ناگائیں و ساند ہر سال خرید
 کر کے واسطے گا و چھنی کے مقام عدن روانہ کرتے ہیں عدن میں گا و چھنی کے میل
 و گائیں بہت جمع ہیں انکا خرچ خوراک ہندوستان سے لوگ بکھیتے ہیں کہ جس سے انکی پرورش
 ہوتی ہے گا و چھنی کا بڑا بھاری مکان عدن میں بنا ہے بعد زراعت ان کا موٹے دو بجے
 شبکو جہاز کا لنگر اٹھا ۱۶ جمادی الاول روز کیشنبہ نو بجے دن کے دو ٹکڑے پہاڑ
 کے سمندر میں نمایاں دکھائی دئے اسکا جبل مانتوق نام ہے اسکے دو ٹکڑے دو جانب
 ہیں بیچ میں راہ جہاز کی ہے یہاں سے باب السکندریہ بجا نوح میل باقی تھا ساڈھو تین بجے
 شبکو بندر موحہ نظر آیا یہ شہر بھی پر سواد معلوم ہوتا تھا آبادی اسکی کنارہ سمندر
 کے ہے مکانات پختہ بکثرت نظر آئے مینارہ مسجد بھی دکھائی دیتے تھے معلوم ہوا کہ اس
 جزیرہ میں موتیوں کا کاروبار زیادہ ہے شہر موحہ کے پشت پر جانب اوتر پہاڑی سلسلہ دیکھنے
 میں آئے آٹھ بجے شبکو باب السکندر ملا متصل باب السکندر کے ایک شہر جدید آباد ہوا ہے
 اسکا نام جزیرہ سیرم ہوا اسکی بھی آبادی بہت بھاری اور طولانی ہے کاروبار موتیوں کا یہاں
 بھی زیادہ ہے ۱۷ جمادی الاول روز دوشنبہ چھ بجے شبکو جہاز جزیرہ عدن پہونچا
 موسیٰ شیان گا و چھنی دکان اتارے سکئے مال تجارتی کے عدن سے بھی بار کیا گیا
 جہاز نے حسب ضرورت کوئلہ وغیرہ لیا بہت سی چیزیں مثل مچھلی و گوشت و ترکاری و

چینی دسیرینی و مرغ و اندی و بان سبز و غیرہ کے جہاز پر بکے کو آئے اور انہیں لوگوں نے
 خرید کیا آٹھ دس مسافراز قسم رقا صان قوم نٹو کی گجراتی مسود جو کہ شہر عدن میں تاج دکھا
 کو آئے ہوئے تھے سوار ہوئے ساڈھی پانچ بحر شام کو جہاز کا لنگر اٹھا اور جانب مبنی چلا
 ۲۰ جمادی الاول روز پختہ کیا رہ بجے رات کو اتفاقاً جہاز کی کل میں کچھ خرابی واقع
 ہو گئی کہ جس سے جہاز کے پہلے چلنے سے رک گئے اور جہاز یکایک کھڑا ہو گیا ایک سیک جہاز
 کے کھڑے ہو جائیسے مسافر وہیں سخت تھلکہ ہوا حسب اتفاق اس وقت ایک مسافر قوم
 بورا عارضہ بخار میں فوت ہو گیا تھا ملا دمان جہاز نے یہ خبر اور اڑادی کہ اس متوفی
 کی لاش کو سمندر میں ڈالنے کی غرض سے جہاز قصد آکھڑا کر دیا گیا حالانکہ یہ غریبا لکل بعید
 از قیاس محض لغو تسکین بخش دل مضطرب حجاج کے لئے تھا مگر حقیقتاً یہ سبب
 خرابی کل و پہرے کے جہاز چلنے سے رکنا تھا چونکہ مشرقی گوشہ شمال کی ہوا تیز
 و تند جل رہی تھی اور امواج سمندر بلند آٹھ رہی تھیں اور جہاز بلا لنگر کھڑا تھا
 اسلئے یکبارگی سخت جنبش جہاز کو ہوئی کہ جس سے مثل پیمار قریب المرگ کے جہاز
 کر وٹیں بدلنے لگا چار غنیمت و کپتان و معلم جہاز سب کو سہ پہچے درجہ میں جس جگہ جہاز
 کی کل تھی دوڑ کر گئے اور جلد جلد درست کرنے لگے چونکہ انجن کا چلنا بند ہو گیا
 تھا اسلئے ساری جہاز میں برقی روشنی جو اسی انجن کے ذریعہ سے تھی یکدم بجھ گئی
 سارے جہاز میں کیا بلکہ مایوسی سے سبکی نظر دیکھتے اندھیرا ہو گیا اس طرف مسافر لوگ
 مثل گنبد کے سطح جہاز پر لوٹدھک رہے تھے اسباب وغیرہ لوگوں کے بد و نیر اگر مروج
 و صدر یہ شدید پہنچاتے تھے ہر شخص اپنی زندگی سے مایوس تھا اور پورا یقین
 فنا فی السمندر ہو گیا لوگوں کے دل و نیر تھا ایک گھنٹے میں جہاز کی کل درست ہوئی تب
 قابو میں آیا اس وقت لوگوں کے حواس درست ہوئے وہاں میں جان آئی اس ایک
 گھنٹہ میں قیامت کا سامنا تھا اس وقت اسکے پرزہ جلد ہی میں درست ہوئے تھے
 اسلئے جہاز بہت آہستہ آہستہ چلنے لگا ۱۲ جمادی الاول دس بجے دیکو
 پھر جہاز کھڑا کیا گیا اس وقت پال تان کر اسکے سہارہ پر ما اور اطمینان سے

اسکے پر زہر درست کئی کئی اسکے بعد جہان زانی معمولی خوش رفتاری سے چلا ۲۵ جمادی الاول
 روز شنبہ کو ساڑھے چھ بجے شام کو جہان بندر بمبئی میں مم الخیر والعاغیت پہونچا چونکہ اُس وقت
 گوڈی میں پانی کم تھا اسلئے گوڈی کے باہر جہان لنگر انداز ہوا جہان کو لنگر گرائی دیکھ کر بہت سی
 ہوٹریاں جہان کو پاس پہونچیں جن کو گوڈو بمبئی میں جانا تھا وہ تو ہوٹریوں پر سوار ہو کر جہان
 سے چلے گئے ہلوک مسافر بے بس ویکس اسی جہان کو اپنا مونس و غمخوار و یار و ہمگسار
 سمجھ کر جسکی جدائی سے دل بچھین ہوتا تھا بستر جا کر چین و بے فکری سے کھانا کھا کر سوئے
 ۲۶ جمادی الثانی روزہ زہار شنبہ مطابق ۶ دسمبر ۱۹۲۲ء کو سات بجے صبح کو ایک
 انگریزار کا بی آیا اور جہان کا لنگر اٹھا کر گوڈی میں لیچلا آٹھ بجے گوڈی میں داخل ہوا ہلوک
 ساحل بمبئی پر عرب سے وطن کیا پہونچے گویا عبور دریا پر شور و بے اسوقت یکایک
 چند اشعار سب حال اپنے ایک قصیدہ طولانی مصنفہ مرزا محمد تقی خاٹھا صاحب عرب
 کمال الدین ژند طہرانی متخلص سخن سے منجھو یاد آگئی کہ اسجگہ خالی لطف سے نہونگے۔

قصیدہ

بصد نشاط و مسرت برآمد ز وطن
 بجستجئے شدم رہ سپر برقع دمن
 خلیہ خار مغیلائے اریدہ من
 بکوہ و دشت دویدم ولے برہنہ بدن
 لباس ہستی کتدم ز عشق اواز تن
 جز این سخن ز لیم ناپید گشت سخن
 چہ دیدم آنکہ جہانے ہست مبتلانے جنن
 ز نیستی ہمہ پوشیدہ اندلبس کفن
 بلطف مسکن ناگشت وادی ایسن
 ز مام بلجوبہ ز مزم کشید آن پر فن
 صمد بکار تو باشد اگر صنم بشکن

لسان بلبل شیدا بعزم بیت اللہ
 ز عشق لیلی تازی نزا و مجنون دار
 ز فرط شوق گلستان نمود در نظم
 بکوئے ادجور رسیدم جنونم اوج گرفت
 بہر نیستی از عشق او شدم محوم
 ز عشق لغوہ لبیک میزدم از دل
 بکوئے دوست چو محوم شدم شدم محرم
 چو من ز ہستی خود در گذشتہ گیہانی ہست
 بدین شکوہ رسیدیم جلد بردر دوست
 دلیل مرشد کامل عجب بزمزمہ گفت
 ز شرک ہستی خویش ام عزیز دست بشو

بسم اللہ
الحمد لله
والصلاة والسلام
على رسول الله
آلہ وسلم

زجور کسرخ و جفاے سپہر بو قلمون
قضا عثمان مرا تا بجاک ہند کشید
خداے داند روح مرا تو خود گوی
ز فرقدین من از دوری حرم خدا
رسد بگوش ز ہر سو نالہ نالہ فوس
سخن گزافہ چہ رانی تو سبخر از این باب
خدا کند کہ بامداد بخت و لطف آتہ
پس از زیارت حج شریف بیت اللہ

بدیدہ روز سیدم شدہ چو پرتو نالہ
چو جس خانہ من گشت این دیار و شستن
درین دیار کسے رنجہ میکند بسفتن
جلکہ بدامن من اشک بچو عقد پیرن
کہ از کینہ و گاسے دگر ز بیت و من
نمائی شکر خداوند جنات و ذوالمن
شود دوبارہ حرم حرم مرا کن
بجاک یک مدینہ مرا شود مدفن

غرض جہاد سے یہ دعا۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ أَهْلِهَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا
وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ أَهْلِهَا وَشَرِّ مَا
فِيهَا اللَّهُمَّ اجْعَلْ لَنَا بَيْنَهُمَا قَرَارًا وَلَا تَجْعَلْ بَيْنَنَا
أَصْنُونَ تَأْسِئُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ۔ پڑھتے ہوئے اترے
و معہ جملہ ہمراہیان مسافر خانہ کمبوکٹھ میں پہنچے دار و عد محمد شاہ
بڑے خلق و مدارات سے پیش آئے ہر چند اس وقت بھی مارے مسافر خانہ میں نہ
جانے والے مسافران عازمان حج بانتظار جہاز ٹھہرے ہوئے تھے تاہم دو کمرے
وسیع عنایت نہر مایا کہ حسین بغافیت تمام نہر و دیوے ۲ جمادی
الاول کو کل اسباب متفرقات غیر ضروری بذریعہ مال گاڈی کے روانہ
کر دیا اور اسی روز حسب دستور ایسٹ انڈین ریلوے کے اسٹیشن ماسٹر
و کٹور ماسٹر کو ۲۴ گھنٹے پہلے کے خیال سے ایک پوری گاڈی سکن
کلاس کی ریزرو کے لئے خبر دینے کو خود گئے اسٹیشن ماسٹر نے یہ جواب
دیا کہ یہاں ایسٹ انڈین ریلوے کا طریقہ نہیں ہے اس گریٹ انڈین
پینشنل ریلوے کا یہ قاعدہ ہو کہ جس روز جانا منظور ہو دو چار گھنٹے پہلے ملک

خرید لیجے بعد اسکے اُن ٹکٹوں کو نمبر اور تاریخ وقت جانیکا اسٹیشن ماسٹر کی کتاب میں لکھوا دیجئے
 وہ وقت سین میں پر آیکو گاڈی تیار دیوگا اسلئے آج بلاکسی کارروائی کے واپس آئے ۲۹ جمادی
 الاول آٹھ بجو صبح کو اسٹیشن گئے اور دس ٹکٹیں درجہ دوم کے خرید کیں اور ملاذمون کے
 واسلے جس قدر مطلوب تھیں وہی خرید کر کے ایک کمرہ میں چوکہ اسٹیشن ماسٹر صاحب آفس
 سٹھ گئے وہاں اسٹیشن ماسٹر کو دو ٹکٹ دکھائے اسنے ایک رجسٹر میں دستخط کے نمبر
 لکھ لیا اور پوچھا کہ کون وقت کی گاڈی میں جاؤ گے چنانچہ شبکو آٹھ بجے میل میں جانے
 کا ارادہ ظاہر کیا اسنے دقت لکھ کر کہا کہ اب آپ لوگ جائیے اپنے وقت پر آئیگا اور گاڈی اپنی
 پلیٹ فارم پر موجود پائیگا اسلئے اسوقت اسٹیشن سے چلے آئے بعد نماز مغرب مسافر
 خانہ سے رخصت ہو کر اسٹیشن پہنچے اب ذرا اسٹیشن کے ملاذمون کی شرارت کو ملاحظہ
 فرمائیے کہ ہر چند اس اسٹیشن میں سکن کلاس کے لوگوں کے لئے ویٹنگ روم زنانہ و مردانہ
 دونوں ہی مگر عورتوں نے اس زنانہ کمرہ میں بوجہ یورپین یڈیوں کے جا کر بیٹھنا پسند
 نہ کیا اسلئے اسٹیشن کے ایک گوشہ میں کنارہ برقع پوش شجھا دیا ایک خلاصی آیا اونسی
 ڈانٹ بتائی کہ یہاں کیوں بیٹھے ہو دوسری جگہ بیٹھو اسکے حکم کی تعمیل کی گئی تو دوسرا
 آیا اسنے اسکی تقلید کی وہاں سے بھی ہٹایا عرض چار پانچ مرتبہ اسبطرح انکی مہربانیاں
 برتاؤ رہا اور تعمیل ہوتی رہی عجیب مصیبت اُن ناہنجاروں کی بدولت عورتوں کو جھیلنی
 پڑی دوسری کیفیت یہ ہوئی کہ کل اسباب سے کہ اور ٹھننا بچھونا کھانکی چیزوں کا ٹوکرا
 تک وزن ہوا بعد وزن یہ ظاہر کیا کہ چھ سات من مال اس وزن سے ناپید ہے کہ
 جو منہا ہونا چاہئے باقی کے لئے تیسرے رپوٹر محصول زائد مطلوب ہوئے حالانکہ کل
 مال اگر حقیقتاً ایماذاری سے وزن کیا جاتا تو اندر حساب کے آجاتا و بلا محصول جا
 سکتا تھا کیونکہ اسی خیال سے پہلے کل مال تو ہینے مال گاڈی میں دیکھی دیا تھا ہمراہ
 سوائے ضروری پوشاک اور بچھاؤن وغیرہ کے کچھ زائد نہ تھا مگر مجبوری تھی کہ وقت
 کم اور مطالبہ سخت عرض دو ایک کلی دلالی کرتے ہوئے بھی آموجود ہوئے اور اس رویئے
 محصول اور پانچ روپے نظر انہ کے ٹھہرے کہ جان کو بخاتی ہوئی حجاج کے مالوینین

آب زمزم کی بڑی نگرانی ریلوے اسٹیشنوں میں ہوتی ہے جیسا کہ مدینہ طیبہ کی کھجور و نکاہر و لوگ
کھوج و تلاش کر تو ہیں اور سیطرہ ریلوے اسٹیشنوں میں بھی زائد محصول کی غرض سے آب زمزم
کی تلاش و تفتیش ہوتی ہے معمولی اسباب کے ہمراہ آب زمزم نہیں لائے دیتے اسکا محصول
معمولی مالوں سے دو چند بلکہ سو چند لیا جاتا ہے چنانچہ دو پیسے آب زمزم کے ہمارے ساتھ
تھے جنکے محصول چودہ روپے فی من کے حساب سے بمبئی سے باقیہو رشک لئے گئے
اور باقی دوسرے مالوں کا ساڈھے چار روپے پانچ روپے فی من کے حساب سے محصول تھا کہ وہ
دیگر گاڈی پر سوار ہو نیکی اجازت ہوئی اور خاص گاڈی کہ جس پر ہمارے ٹکٹوں کے نمبر تھے
اس پر سوار ہوئے اور گاڈی جلی چونکہ بمبئی پہنچتے ہی عزیزان خاص وطن کو اطلاعی تار برقی
بھیج دی گئی تھی اسلئے برسم مشایعت عزیز بنی کریم سلمہ بنارس سے وبرا درم حاجی امیر
صاحب و منشی امجد حسن صاحب وبرا درم مولوی احشمت حسین صاحب و منشی
وامجد حسن صاحب ناظر سب ڈویژن کبیر و دیگر احباب اسٹیشن آ رہے ساتھ ہوئے
۲ جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ مطابق ۱۱ دسمبر ۱۹۹۲ء روز دو شنبہ کو چھ بجے شام کے
وقت بعونہ و بکرہ داخل اسٹیشن باقیہو رشک اور یہ دعا پڑھی۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ وَصَدَقَ وَعْدُهُ وَنَصَرَ
عَبْدَهُ وَكَفَّرَ كُفْرَ الْآخِزَابِ وَحْدَهُ وَأَعَزَّ جُنْدَهُ فَلَا تَمْنَى بَعْدَهُ
اور گاڈیان کرایہ کر کے مع الخیر قیام گاہ پر پہنچو و سجدہ شکر ایزدی بجالائے و نماز شکر
ادا کیا اور یہ دعا پڑھی۔ تَوْبًا تَوْبًا لَوَيْتَنَا أَدَبًا لَا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا۔

درد و دیدہ خیال رخ و لہار بہان
دل بہان دیدہ بہان لذت دیدار بہان
آستین سرخ شد از گریہ گلگون نسیم
میچکد خون دل از دیدہ خونبار بہان
دراغ سوداے تو دارد دل شوریدہ بسوز
بایے سرگشته بہان دشت بہان خار بہان

ضرور دیکھئے
تجربہ کی باتیں

خوشی نہ ہر جا سے زیبا بود کہ در بعض جا آفتن اولی بود
 ما چونکہ فی زمانہ اکثر چیزوں کا نرخ بڑھ گیا ہو اور کرایہ شتران و شغدن و شیری اضافہ ہو گیا ہو
 اسلئے وہ پہلی اسٹمٹ جو کہ مبلغ تین سو روپے خرچ آمد و رفت کے تھی اب بیکار ہو اور اسکو خیال
 شریف سے اپنے برطرف فرمائیے وہ زمانہ گزر گیا اب ہر چیز و زمین زیادتی ہو دیکھئے گا اہل
 دول و امرا کو تنگی تو ہر جگہ بلا دور ہو لیکن آرام طلب خوش گذران آدمیوں کو اپنے اور ایک
 خدمتگار کے لئے ایک ہزار روپیہ کا ہمراہ لیجانا مناسب ہو گا اور اوسط درجہ کے آدمیوں کو فی کسر
 مبلغ پانچ سو اور ملازمت پیشہ و تھروڈ کلاس کے آنے جانے والوں کو مبلغ چار سو روپے ہمراہ
 لینا ضرور ہو اس مقدار میں انتظام سے خرچ کر کے آدمی بعافیت جاؤا سکتا ہو کیسی دست
 نگری و محتاجی و نفس کشی کی نوبت نہوگی اس سے کم میں نوبت اللہ کریم کی پہنچے گی
 دیکھئے حساب ذیل کو کہ جس سے شاید محض قدری قلیل بعض امر دین میں کمی و بیشی ہو سکتی
 ہے اور اسی سے موازنہ کر لیجئے اپنی زاد راہ کو کہ جس میں خرچ خریداری تحائف و تبرکات
 کا ذکر نہیں ہو وہ رقم اس حساب سے علیحدہ ہو

درجہ دوم لے لئے درجہ اول سے اکیلے درجہ سوم و کلاس

لے	لے	لے
لے	لے	لے
لے	لے	لے
لے	لے	لے
لے	لے	لے
لے	لے	لے
لے	لے	لے
لے	لے	لے
لے	لے	لے
لے	لے	لے

نام ضروریات و اخراجات
 کرایہ ریل آمد و رفت باقیہ روپیہ کی تک کسر
 کرایہ جہاز آمد و رفت درجہ اول یکسٹ کا
 فیس قرنطینہ کا مران
 اخراجات ہوڑی ضروری فیس ماسوٹ
 مقام حبہ و خرچ متفرقات
 نصف کرایہ اونٹ و شغدن انجہ تباہ کہ مغلط
 کرایہ مکان بمقام مکہ مغلط تخمیناً
 نصف کرایہ اونٹ و شغدن مقام منا و عرفات
 کرایہ مکان منا و غیر عرفات وغیرہ تخمیناً
 نصف کرایہ اونٹ و شغدن آمد و رفت از مکہ مغلط تباہ
 معد خوراک بد و بچہ یکسو روپیہ کے

نام ضروریات و اخراجات در جدول دوم کیلکولی در جدول اول کیلکولی در جدول سوم تقریباً نکات

ع ع ع

ع ع ع

ع ع ع

ع ع ع

ع ع ع

کرایہ مکان مدینہ طیبہ تخمیناً

نظرانہ مطوف در زمزمی دیوای مکہ معظمہ و غیرہ

و دیوای مدینہ طیبہ و غیرہ تخمیناً منہجہ اوپر بہت حجاج

خرچ قربانی فی کس بمقام منا

خوراک تخمیناً چھ ماہ

در جدول دوم یک روپیہ روز عہ ماہواری

در جدول اول بارہ آمدور عہ ماہواری

در جدول آخر آٹھ آنہ روز عہ ماہواری

۱۔ مدار اس سفر مبارک کا زیادہ تر روپیہ پیسے پر ہوا سلفے زر نقد کی بہت زیادہ احتیاط و نگہبانی

رکھنا چاہئے اپنے روپیہ پیسے سے کسی غیر کو آگاہ نہ کریں اور ہر دم بانتظام مناسب اپنے پاس رکھ کر طبعاً ہر

۲۔ اس سفر میں جس قدر اسباب کم ہوا اس قدر تردد و تکلیف کم ہوگی اور اسامیش زیادہ ملی گی۔

۳۔ سفر میں کسی اجنبی کو اپنا مصاحب و دمساز نہ بنائے اور نہ کسی سے دوستی و تعلق پیدا

کرے آزادانہ بسر کرنا خوب ہو جس قدر نمود و خردمانی و دون کی لیگا اس قدر زیادہ انگشت نما

و مطعن ہوگا اور ذک میفائدہ ادا ٹھائیگا

۴۔ اس سفر میں لباس و پوشاک ایسا چاہئے کہ جو جلد میلانہ ہو جیسے جلد بار بار دھو لائیکلی

ضرورت نہ پڑے علی الخصوص چکن تن زیب ململ نین سک و غیرہ سفید کپڑے محض ریکارہین

طبوس اس قسم کا ہمراہ رہے کہ گرد و خوراجوں اور بے عینہ کا جاذب و بدن کو راحت پہنچا دے

تکلفات و تزئینات میں بہت بڑی دشواری لاحق حال ہوگی۔

۵۔ کثرت استعمال حقہ و بان و افیون موجب سراسر زحمت و مصیبت کا ہے اسکا ترک تعلق

مناسب گاہ گاہ کیلئے چندان دشواری نہیں مگر جہاں تک اس سے کنارہ کشی کریں مناسب ہے

۶۔ اگر مسافر خوش مقدور اور ذی حوصلہ ہو تو بذریعہ انگلش میل جہاز براہ سنویز مکہ معظمہ خواہ

بیت المقدس جابین بہت آرام ملیگا کیونکہ میل جہاز بمبئی سے عدن سات روز میں اور عدن سے

سویرہ اڈھائی روز میں پہنچتا ہے وہاں سے مصری خدیوی میل جہاز تین روز میں جبکہ
آتا ہے جملہ تیرہ روز کا دریائی سفر ہے۔

۵۔ اگر مسافر کو پہلے مکہ معظمہ جائیکا قصد ہے تو بمقام سویرہ میل جہاز سے اتر جاوے
سویرہ میں قیام کیلئے مکانات کرایہ کے آٹھ آنہ اور چار آنہ یومیہ فی کس کے حساب سے بہت
ملتا ہے وہاں سے مصری خدیوی جہاز پر جو کہ بدقت ملتا ہے سوار ہو کر جدہ چلا جائے
سویرہ سے جدہ آتے وقت اثنائے راہ میں بمقام کوہ طور صرف پانچ روز کا فریضہ ہوتا ہے
اور اسی جگہ سے حجاج احرام طواف مکہ معظمہ کا باندھتے ہیں اس راہ سے کرایہ جہاز
حسب ذیل صرف جائیکا خرچ پڑیگا۔

نام مقام	کرایہ فشت کلاس	کرایہ سکند کلاس	کرایہ تھرڈ کلاس
کرایہ جہاز بمبئی سے	۱۰ روپیہ	۱۰ روپیہ	۱۰ روپیہ
سویرہ تک انگلش میل کا			

کرایہ جہاز سویرہ تک اڈھائی جنی یعنی ایک جنی یعنی چار مجیدی یعنی
مصری میل کا قریب چالیس روپیہ سولہ روپیہ بارہ روپیہ
انگلش میل میں بمبئی سے سویرہ تک فشت اور سکند کلاس کے مسافر ونگو چار وقت ناشتہ
اور کھانا و چائے و برف و میوہ جات وغیرہ بالافراط ملتا ہے اور مصری میل میں جو سویرہ سے جدہ
آتا ہے اوسمیں کسی درجہ کے مسافر ونگو کھانا جہاز سے نہیں ملتا ہے مسافر ونگو خود اپنا انتظام
کرنا ہوتا ہے۔

تنبیہ

انگلش میل جہاز پر حضرات حجاج جب عوارہ ہوں تو چاہئے کہ انسر جہاز سے یہ شرط اور
معاہدہ کر لیں کہ کھانے میں مردہ جانور ان یا غیر ذبیحہ خضی بھیڑی دمیہ اور گردن مڑی
مرغیان اور پرند جانور نہ دیوں کیونکہ میل جہاز پر بنظر صفائی خضی بھیڑی بط مرغیان
ان جانور ونگو غیر ذبیحہ مردہ کر کے برہنہ اور دوسرے چند مسالوں میں حفاظت سے رکھتے
ہیں کہ مرنے نہ پاویں اور مسافر ونگو اثنائے راہ میں اوسے چاکر کھلاتے ہیں اور بعض جہاز پر

اگر زندہ جانوران ہیں بھی تو اس کو بلا ذبیحہ اور گردن مڑوڑ کر پکاتے ہیں ایسے اوس سے
 احتساب ضرور ہو اور در صورتیکہ موقع اور اجازت ذبیحہ کا ملجا دی تو بعد اطمینان شوق سے
 تناول فرما دین۔

۴ اگر پہلے زیارت بیت المقدس کا قصد ہو تو جہان سے سوئیز میں نہایت ہی بندر پورٹ سعید
 یکسر چلا جاویں سوئیز سے بندر پورٹ سعید چنانچہ اڑھائی روز میں پہونچتا ہو اور کرایہ کچھ بھی زیادہ
 نہیں دینا ہوتا ہو وہی کرایہ جو سوئیز تک کا دیا ہو وہی کافی ہے بندر پورٹ سعید میں بھی مکانات
 کرایہ کے بہت ملتے ہیں جیسا کہ جدہ اور سوئیز میں ملتا ہوا مان سے دو ستر پہاڑ پر کہ جو ہر ملک
 و دیار کو روزانہ جاتے ہیں سوار ہو کر بندر یا قہ جاوین پورٹ سعید سے بندر یا قہ رات بھر
 میں جہاز پہونچتا ہو اور بندر یا قہ سے بیت المقدس تک ریل جاری ہو اوس ریل پر
 نو بجے صبح کو سوار ہو کر چھ بجے شام کو نو گھنٹہ میں بیت المقدس پہونچتے ہیں اور کرایہ
 ریل وہاں حسب ذیل صرف جائیگا خیر ہو تا ہے۔

نام سواری و مقام کرایہ فیسٹ کلاس کرایہ سکنڈ کلاس کرایہ تھرڈ کلاس
 کرایہ جہاز پورٹ سعید سے بندر یا قہ تک ایک جنی یعنی نصف جنی یعنی ایک جنی یعنی
 سولہ روپیہ قریب آٹھ روپیہ قریب تین روپیہ
 کرایہ ریل بندر یا قہ سے بیت المقدس تک ایضاً ایضاً ایضاً

قابل توجہ عرضداشت

زیر پیکسلے ہے غیر و تکی طرف لعل و گہر بھی لے ابر کرم مجسہ سخا کچھ تو ادھر بھی
 یہ نہایت ہی حاجت کی باتیں اور ضروری عرضداشتیں بامید توجہ گورنمنٹ عالیہ سرکار دولت
 مدار اید پاد ار جناب علیا ملکہ معظمہ فیض ہند دام اقبیاہا و اہالیان سرکار ترکی و دالیان
 ملک حجاز کے پیشکش کیجاتی ہے امید کہ ضرور معروض قبول میں آکر صرف ایک اشارہ قلم
 اور ذرا زبان سے مان صادر ہونے میں کام ہمارا ہو اور نام آپکا اسکے صلہ میں صد ثواب
 حاصل ہوں اور حجاج عافیت پاکر تہ دل سے درازی عمر و جاہ و سلطنت کی دعا کریں۔
 ان اسند عاتق کی انجام دہی میں خلق خدا کا بہت بڑا فائدہ متصور ہے جو عدل گستری کی عین ہے

لے سمیع و اوجیب الدعوات یہ پانچ استاد عاہاری اپنے خاص لطف و رحمت سے دونوں گورنمنٹوں کو
سمیع مبارک رنگ پہونچا اور معرض قبول میں لائے کہ حجاج کو تیرے گھر کی زیارت میں جو مصیبت
و وقت واقع ہوتی ہے وہ دور و دروغ ہو این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد۔

(استاد کا اول) بمبئی میں مالکان جہاز کی جانب سے یہ امر سخت تکلیف رسان ہو کہ دوسری لوگ
محض بخیال فریب دہی حجاج و ابھی بامید فروخت ٹکٹ جہاز مسافر خانوں اور فرد و گاہوں
میں حجاج کے اشتہار غلط دے دیتے ہیں کہ فلاں تاریخ فلاں جہاز جدہ یا بصرہ جاوے گا
جبکہ ٹکٹ لینا ہو وہ دوسری حالانکہ نہ جہاز ہو اور نہ اسکی روانگی کا کچھ سامان ہے اولاً اس
غلط اشتہار کی وجہ سے لوگ عجلت کر کے ٹکٹ خرید لیتے ہیں اور مدتوں مسافر خانوں میں
اکانتظارا شد الموت بڑی تکلیف و مصیبت سے بار خراج کا اٹھاتے ہیں کہ جس سے
بہت زیادہ نقصان متصور ہو سکے سو کسی حجاج کو جہاز کے کھلنے کی تاریخ و نام و تعداد
کہ ایہ وطن میں معلوم نہیں ہوتا کہ بمبئی میں کون جہاز حجاج کو لیجا نیکو طیارہ ہو اور کیا کرایہ ہے اور
وہ کب جاوے گا ان مجبور یوں کی وجہ سے بھی لوگ اپنا گھر و بار تو کلت علی اللہ چھوڑ کر بمبئی جا پہونچتے
ہیں اور وہاں مدتوں تک بڑے مصیبتیں جھیلا کرتے ہیں اسلئے گورنمنٹ عالیہ ہند سے
امید ہے کہ بذریعہ محکمہ پرنٹنگ و پبلشنگ آفس پگرس مقام بمبئی اس امر کی پوری نگرانی فرمائی
جاوے کہ مالکان جہاز غلط فریب دہ اشتہار نہ جاری کرنے پاویں اور دو ہفتہ قبل ہر ایک
جہاز بہ حجاج کو لیجانے چاہیں اسکا نام اور اسکی تاریخ روانگی محالک مغربی و شمالی و اوڈ
و پنجاب و بمبئی و بنگال و بہار کے اور دوائریزی اخبار و نمین طبع ہو کرے یا گورنمنٹ
انڈیا گزٹ میں چھپ جاوے (جیسا کہ طامس لوکل اینڈ سن کمپنی) کا دستور تھا اوس سے
یہ فائدہ عظیم تھا کہ تاریخ و نام روانگی جہاز سے حجاج پہلے مطلع ہو کر اسی حساب سے
بمبئی پہونچتے تھے اور انھیں وہاں زیادہ قیام کی ضرورت نہ ہوتی تھی علی الخصوص
ملا زمان سرکاری کو یہ بہت بڑا فائدہ ہوتا کہ انکا قیمتی وقت بیکار و ضایع نہ ہوتے اپنے
مناسب وقت سے رخصت لیکر جاتے اور واپس آتے۔

(استاد عامر دوم) حجاج کو مقام بمبئی سے لیکر تا پہونچنے مقام جدہ کو جہاز

پر اور قرظینہ کا مران کے زمانہ کیلئے فراہمی لوازمہ کھانا پکانیکا بکھیرا اور اوسکی چیز دن کا
 لینا دلیجانا سخت بار و بہت بھاری کام ہے اور چونکہ مختلف طبائع و ملکوں کے حجاج ہوتے
 ہیں اسلئے جہاز پر ہر شخص اپنے اپنے مذاق کو موافق کھانا پکاتا اور کھاتا ہے کوئی تو سوکھی
 چھیلیاں اور کوئی سوکھا گوشت بھونتا ہے جسکی بوسے بد سارے جہاز کے لوگوں کا
 دماغ پریشان کر دیتا ہے اور غلات و میلا بھی تمام سطحہ جہاز پر چھایا رہتا ہے و جیل
 کا مران میں بھی پونچکر آب شور و غذائے ناملایم کھانا پڑتا ہے یہ بات ضرور غور کرنے سے
 ظاہر ہے کہ جب جہاز قرظینہ کا مران کے جیل میں پہنچتا ہے اسوقت تک جہاز دن
 پر محض کم شاد و نادریا ریان رہتی ہیں کا مران میں پہنچکر چار پانچ روز کے بعد لوگ
 بیمار ہونا شروع ہوتے ہیں مرے خیال میں یہ خاص وجہ اس حزاب دانہ و پانی کا ہے ان
 سے جہاز پر اور قرظینہ کا مران کے جیل میں اگر باہتمام کپتان و ڈاکٹر جہاز کے بنگرانے ڈاکٹر
 قرظینہ پکا پکا کھانا لطیف زود ہضم غذا ڈاکٹری جانچ سے بذریعہ مسلمان باورچی و ہتھم کے
 میلا کرے تو ہرگز کثرت اموات نہو اور یہ ہندوستان بیچارہ بے فائدہ بدنام نہ ہو اور حجاج
 کو بھی بہت بڑی سہولیت نصیب ہو ہزاروں بکھیرہ اور جھنجھٹ سے کہ جسکی بدولت
 جان عذاب میں پڑ جاتی ہے نجات ہو اور جہاز پر جو تمام لوگوں کے کھانا پکانیکا اسباب غلوں
 کا بورہ و مرغیوں کا ٹاپا بھرا جاتا ہو اور بہت زیادہ جگہ گھیر کر عافیت کی جگہوں کو تنگ کرنا ہو
 وہ بالکل نہ ہو ہر طرح جہاز صاف رہیگا ملا زمانہ جہاز چیز و نمک اپنے قرینہ سے گدام میں رکھیں
 بے فکری سے کھانا بروقت حسب لیاقت لوگوں کو ملے اسلئے یہ استدعا قابل سخت لحاظ
 گورنمنٹ انڈیا کے ہو کہ مالکان جہاز سے جیسا کہ میل کے جہاز میں دستور ہو ویسا ہی حجاج
 کے جہاز میں بھی بندوبست فرمادے اور ہر درجہ کے لوگوں کو لایق کھانے اناشتہ کا انتظام
 ہو جاوے ہر چیز میں تجویز فرما کر اوسکا یومیہ تعداد خرچ کا معین و مقرر کر دیا جا کہ ہر درجہ کے
 لوگ اپنے اپنے لیاقت و خواہش کے مطابق یومیہ خرچہ خوراک مالکان جہاز کو ٹکٹ کی
 قیمت کے ساتھ داخل کر دیا کریں تاکہ میسٹی سے جدہ پہنچنے تک کسی طرح کی تردد و دو وقت
 واقع نہو اور خاص باورچیخانہ علیحدہ علیحدہ کرنے اور جہاز پر لکڑی و پانی کی نصیبت علیحدہ

(اسید کا سوم) چونکہ ملک ہندوستان سے ملک حجاز یعنی جدہ و مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ میں سلسلہ پارسل و منی آرڈر کا ڈاکخانہ سے نہیں ہوا سوائے مسافر حجاج کو غایت درجہ کی تکلیف و مصیبت ہو کیونکہ روپیہ اس ملک سے حجاج کے پاس بآسانی پہنچ نہیں سکتا اور اوسکا جانا ممکن نہیں ہو اگر ہمراہ در بغل ہو تو ہزاروں طرح کا خطرہ جان و خدشہ مال لاحق حال رہتا ہو اکثر یہ بھی دیکھنے میں آیا ہو کہ ساتھ کاروپیہ اگر کسی طرح خرچ یا تلف یا چوری ہو گیا ہو اور وہ باوجودیکہ ہندوستان میں اہل قدرت ہیں اونکے گھر پر روپیہ موجود مگر چونکہ عندالطلب وہاں پہنچنا اوسکا غیر ممکن ہوا سوائے محتاج کی حالت میں مبتلا ہو جاتی ہیں دوسروں کی دست نگرانی کرنا پڑتا ہو اور بلا اعانت غیر می اوٹھا واپس آنا غیر ممکن ہوتا ہے خدا کرے کہ گورنمنٹ عالیہ ہند اور مالیان سلطانی کا اسطرح خیال رجوع ہو کر مصیبت سخت دور ہو اور سلسلہ منی آرڈر و پارسل کا ہندوستان سے جاری ہو جاوے کہ ہزاروں تکلیف و اندیشہ دفع ہوں ہر چند بعض بعض میں و تجارت خانگی ہندیاں جاری کرتے ہیں مگر چونکہ وہ بہ سب پرستی بادشاہ وقت کے نہیں ہوا سوائے سخت مخدوش امر ہو اگر بہ توجہ گورنمنٹ انڈیا و مالیان ملک حجاز بنک بنگال و بمبئی و الہ آباد وغیرہ سے جدہ میں کاروبار بنک کا ہو جاوے تو سفر حجاز میں بڑی آسانی ہو اسکے سوا ہمارے خیال میں مکہ معظمہ کے تمام عرب لوگوں سے مدینہ طیبہ کے عرب لوگ زیادہ حاجت مند اور نادر نظر آئی دئے اوسکی وجہ یہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ حجاج پہلے مکہ معظمہ پہنچتے ہیں اور جس قدر روپیہ پیسہ اونکے پاس ہوتا ہو وہ سب کسی طرح خدا خدا کر کے جیب مکہ معظمہ پہنچ جاتا ہو تو اونکی جان میں جان آتی ہے اور اوسکو دوسروں کے پاس مکہ معظمہ میں امانت کرتے اور مکہ معظمہ سے مدینہ طیبہ جاتے وقت بخوف حرامیان راہ و لوٹ مار و غارت جان و مال کے محض قدر و قلیل جو کہ صرف خرچ راہ و مقملہ خوراک و روزہ کو کافی ہو ہمراہ لیتے ہیں اسلئے حجاج جب مدینہ پہنچتے ہیں تو وہ اخراجات زائد کرنے سے مجبور و خریداری تیرکات و اشیاء نفیسہ سے معذور ہو جاتی ہیں یہی وجہ ہے کہ وہاں تجارت کو فروغ کم اور محاصل قلیل ہے برخلاف اسکے مکہ معظمہ میں بفضلہ تعالیٰ تجارت کو بہت فروغ ہو اور جو روپیہ کہ حجاج کے پاس ہوتا ہو اوسکو دل کھو لکر صرف

بقدر خرچ واپسی کا رکھ کر خرچ کرتے ہیں مکہ معظمہ کے حمام بازاری زیادہ فارغ البال ہوں
جبکہ منی آڈر و بینک کا سلسلہ مدینہ طیبہ سے بھی ہو جاتا تو وہاں بھی بہت زیادہ تجارت کو
فروغ ہوگا اور وہاں کے لوگوں کو فائدہ پہونچے گا۔

(استدعا چہارم) کٹم ہو س یعنی جرک میں جبدہ کے بڑی سخت برعنائی معاہدہ
اسباب کی ہر صندوق و بنڈل گٹھری سب سخت بے رحمی سے توڑ پھاڑ چیر ڈالتے ہیں اسپر بھی
حجاج کو نہیں معلوم ہوتا کہ کون اسباب قابل محصول ہو اور کون نہیں یہ صاف ظاہر ہے کہ جو شخص
چچ کو جاوے گا وہ ضرور نیک نیتی کے ساتھ جاوے گا اگر حجاج کو پہلے سے معلوم ہو کہ فلان چیز
پر اس حساب سے محصول لیا جاوے گا اور فلان فلان چیز مشتمل ہیں تو ایسی صورت میں
ممکن ہے کہ حجاج ان چیزوں کو سہولیت سے معاہدہ کر آئیں اور محصول مقررہ اوسکا بلا تکلف
فوراً ادا کر لیں اسلئے وہ چیزیں کہ جو مصر فی حجاج کی ہیں اوس چیزوں میں کون کونسی شے
ایسی ہے کہ جنہر محصول جرک کا لیا جاوے گا اسکی تعداد اور اسباب تجارتی کے اقسام
اوسکی فہرست بمقام ممبئی و ہندوستان میں مشہور اور معلوم ہونا چاہئے کہ جرک جبدہ میز
پہونچنے پر حجاج اور کارکنان جرک کو دشواری و دقت نہ ہو واجنبی واجبہ طور پر محصول
ادا کر لیں اور مسافر سہولیت سے دیں

(استدعا پنجم) جبدہ مکہ معظمہ تک برابر و ہموار دکھائی دی صرف جا بجا پتھر منتشر تھے
اور محض کھوڑا کھوڑا شیب و فراز نظر آیا اگر اس راہ کا محض کھوڑے خرچ میں
انتظام کر دیا جاوے اور سڑک بنادیا و دی تو بجا فیت اسباب و سواری کے عرابہ و کردہ
یعنی شکر دم دگاڈی بکھیاں و چند اقسام کی سواریاں آسانی سے جا آسکتی ہیں اور آمد
رفت ڈاک و مال تجارت کا جلدی جاو آسکتا ہر ہر طرح کی سہولیت ممکن ہے جبدہ سے
مازی چیزیں روزانہ مکہ معظمہ پہونچ سکتی ہیں اور سکتے الحدید یعنی ریلوی سڑک بھی ممکن ہے
کیونکہ راہ دشوار گذار نہیں ہو و میبوع سے راہ مدینہ کی بہت سہل ہے اس طرف خرچ کی
کفایت اور مندر سفر کی بھی سہولیت ہو ہر ہفتہ مدینہ طیبہ ڈاک اسی راہ سے آتی جاتی
ہے اسلئے باعتبار راہ سلطانی خشکی کو زیادہ تر اس راہ میبوع سے مال و حجاج کا

بہ آسانی جانا آنا ممکن ہے اگر امین راہ کا انتظام ہو جاوے تو ہر ہفتہ کی ڈاک کے ساتھ مال
 تجارت کا و حجاج ملک شام و مکہ معظمہ و جدہ اسی راہ سے بعافیت جاوے سکتے ہیں اور نہایت
 آسانی کے ساتھ ڈاک و ہر چیز میں مدینہ طیبہ میں بھی پہنچ سکتی ہیں مکہ معظمہ سے براہ سلطان
 مدینہ طیبہ سکتے الحدید یعنی ریلوے سڑک کا اجرا تو بخیر و جود دشوار ہے یعنی کوہ کندیدن و کاہ
 برآوردن کا مضمون ہے لیکن یہ ظاہر ہو کہ ہزار ہا عسکر سلطان بییدل و سوار بمقام جدہ
 مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ میں مقیم و قنات ہیں کہ وہ کوئی کام نہیں کرتے۔ بحر خوردنی باذیا خوردنی
 بیکار چھاونی ڈالے پڑے رہتے ہیں اگر ان عسکروں سے دو دو تین تین سو عسکر سلطان
 بییدل و سوار ہر ایک مقام و منزل پر براہ سلطان خواہ بمبعوط بطور کرکون یعنی چوکی کے
 قنات کردی جاوے اور انکو یہ کام سپرد ہو کہ وہ لوگ مسلح ہو کر اپنی چوکی سے دوسری چوکی
 تک قافلہ کے اونٹوں کو جو مال تجارتی کو لیا دیں پہنچا دیا کریں تو یقیناً بخیر عسکر سلطان
 راہ میں لوٹ مار بھی ہو اور مال و اسباب حجاج کی جانبین بخیر و خطر عافیت و حفاظت
 سے منزل مقصود تک جا پہنچیں و اس انتظام کیلئے بھی کوئی خرچ جدید درکار نہیں ہے
 اور اگر درکار بھی ہوں تو لاکھوں حجاج ہر سال جاتے ہیں اگر فی حجاج ایک ایک
 ریال خرچ حفاظت کے طلب ہوں تو میرے خیال میں حسین جان و مال دونوں کی
 سلامتی ہونسی حجاج پر ہرگز جبر و گران بھی نہ ہوگا اور ہر شخص نہایت خوشی سے دیگا
 اس میں لاکھوں ریال اس خیر چلے لئے آمدنی بھی ہو جاوے گی کہ جس سے بخوبی انتظام
 اسکا ہو سکتا ہے اور عند الضرورت وہ سیاہ و سوار جلدی کیا بھی ہو سکتے ہیں عرض ان
 استدعاؤں کے پوری ہونی کو صرف دونوں گورنمنٹ محض ذریعہ سی توجہ درکار ہے
 زیادہ فقط۔ اب میں اس روز نامہ جو واقعات و حالات سفر کو اپنے پیرو مرشد و سنگم
 روشنفکر میر جناب مولانا مرشد ناچاچی امداد اللہ صاحب مدظلہ قدس سرہ کے شجرہ
 طیبہ کی دعا و نکلے ساتھ ختم کرتا ہوں اور ناظرین سے امید دار عفوے خطا و طلبکار
 دعا و خیر ہوں۔

گرچہ من بند گنہگارم * رحمتش را وئے طلبگارم

شجرہ طیبہ پیران چشت اہل بہشت رضی اللہ عنہم

تو اگر چاہے قبولیت دعا کیو اسطے	عرض کرنا شاہ یون اول خدا کیو اسطے
حمد ہے سب تیری ذات کبریا کیو اسطے	
اور درود و نعت ختم الانبیاء کیو اسطے	اور سب اصحاب و آل مصطفیٰ کیو اسطے
فضل کر ہمیں الہی محبت کیو اسطے	
در بدر پھرتی ہر خلقت التجا کیو اسطے	آسرا تیرا ہے پر مجھ بے ڈکھ کیو اسطے
رحم کر مجھ پر الہی اولیا کیو اسطے	
ان بزرگوں کو شفیع لایا ہون میں ہو کر ملوں	کیجیو یہ عرض میری انکی برکت سے قبول
ہاٹھ اٹھاؤں جب ترے آگے دعا کیو اسطے	
خلق کو ہوتا ہے حج و زیارت خانہ نصیب	کر مجھ اپنی مدد سے حج مردانہ نصیب
حاجی امداد اللہ ذوالعطا کیو اسطے	
پاک کر ظلمات و عصیان سے الہی دل مرا	کر منور نور عرفان سے الہی دل مرا
حضرت نور محمد پر ضیا کیو اسطے	
ایسے مرنے پر کروں قربان یا رب لاکھ عید	اپنے تیغ عشق سے کر لے اگر مجھ کو شہید
حاجی عبد الرحیم اہل غرا کیو اسطے	
کروہ نید اور دو غم میرے دل افکار میں	باریائوں جس سے امی باری تر و دربار میں
شیخ عبد الباری شہزادہ کیو اسطے	
شرک و عصیان و ضلالت سوچا کر ای کریم	کر ہدایت مجھ کو اب راہ صراط المستقیم
شاہ عبد الہادی پیر پاک کیو اسطے	
دین و دنیا کی طلب عزت نہ سرداری محکم	اپنے کوچہ کی عطا کر دلت و خوازی مجھے

شاہ عہد الدین عزیز دوسر کیا اسطے	
دے مجھے عشق محمد اور محمد یوں میں گن	ہو محمد ہی محمد ورد میرا رات دن
شہ محمد اور محمد کے اتنا کیا اسطے	
حب حق حب الہی حب مولا حب رب	الغرض کر دے مجھے محو محبت سب کا سب
شہ محسب اللہ شیخ باصف کیا اسطے	
گرچہ میں غرق شقاوت ہوں سعادت سو سعید	پر توقع ہے کرے مجھ سے شقی کو تو سعید
بو سعید سعد اہل ورا کے واسطے	
قال ابر حال ابر سب مرے ابر بہن کام	لطف سے اپنے مرے کر ملک دین کا انتظام
شہ قطام الدین مخی مقتدر کیا اسطے	
ہے یہی بس دین میرا اور یہی سب ملک مال	یعنے اپنے عشق میں کر مجکو با حباہ و حلال
شہ جلال الدین جلیس اصفیا کیا اسطے	
حب دنیا وی سے کر کے پاک مجکو ای حبیب	اپنے باغ قدس کی کر سیر تو میرے نصیب
عبد قدس شہ قدس و صفا کیا اسطے	
کر معطر روح کو بوے محمد سے مری	اور منور چشم کر دے محمد سے مری
اے خدا شیخ محمد رہنما کیا اسطے	
کر عطا راہ شریعت روے احمد سو مجھے	اور دکھا نور حقیقت خوے احمد سے مجھے
شیخ احمد عارف صاحب عطا کیا اسطے	
کھول دے راہ طریقت قلب پر با حق مرے	کر تجلی حقیقت قلب پر با حق مرے
احمد عبد الحمید شہ ملک بفت کیا اسطے	
دین و دنیا کا نہیں درکار کچھ جاہ و جلال	ایک ذرہ درد کا یا حق مرے دلمین تو ڈال
شہ جلال الدین کبیر الا و لبیا کیا اسطے	
ہے مکدر ظلمت عصیان سو میرا شمس دین	کر منور نور سے عرفان کے میرا شمس دین

شیخ شمس الدین ترک شمس الضحیٰ کیواسطے	
ای مری اندر کھ بر وقت ہر لیں نہار	عشق میں اپنے مجھے بے صبر و بیتاب قرار
شیخ علاء الدین صابر بارضا کیواسطے	
دے ملاحمت مجھ کو حق نیکی بی ایمان سے	وہ حلاوت ہو کہ دون سوجان بھی آسان سے
شہ فرید الدین شکر کنج بقا کیواسطے	
عشق کی رہ میں ہوئے جون اولیا اکثر شہید	خیر تسلیم سے اپنے مجھے بھی کر شہید
خواجہ قطب الدین مقتول و لا کیواسطے	
بے تر سر نفس و شیطان دریا ایمان درین	جلد ہو اگر مر یا رب مددگار و محسین
شہ معین الدین حبیب کبریا کیواسطے	
یا الہی بخش ایسا بخودی کا مجھ کو جام	جس سے ادھے پردہ شرم و حیا و ننگ نام
خواجہ عثمان با شرم و حیا کیواسطے	
دور کر مجھ سے غم موت و حیات ہستعار	زندہ کر ذکر شریف حق دل ای کر دگار
شہ شریف زندانی با اقا کیواسطے	
آتش شوق اسقدر دل میں مری بھی احوال دود	ہر بن موسے مرے نکلے تری الفت کا دود
خواجہ مودود چشتی پارسا کیواسطے	
رسم کہ مجھ پر تو اب چاہ ضلالت سے نکال	بخش عشق و معرفت کا مجھ کو یار ملک مال
شاہ پولوسف شاہ شاہ و گدا کیواسطے	
مست اور بیخو دینا بوی محمد سے مجھے	محترم کر خواری کہے محمد سے مجھے
بو محمد محترم شاہ و عبا کیواسطے	
صدقہ احمد کریہ ہر امید تیری ذات سے	کہ بدل کر دے مری عصیان کو حسانت سے
احمد بدایا چشتی با سخا کیواسطے	
حد سے گزرا بیخ فرقہ اب تو اے پروردگار	کہ مری شام خزان کو وصل سے روز بہار
شیخ ابوالسحاق شامی خوش ادا کیواسطے	

شاہی دغم سے وہ عالم کے مجھے آزاد کر	اپنے در و دغم سے یارب لگو میرا شاہ کر
خواجہ غمشاہ علوی دوا لکھو اسطے	
ہر سرے تو پاس ہر دم ایک مین اندھا ہر زبان	بخش وہ نور بصیرت جس سے تو آدمی نظر
بوہ میرہ شاہ بصری پیشوا کیو اسطے	
ہمیشہ عشرت سے دو عالم کو نہیں مطلب بھی	چشم گریان سینہ بریان کر عطا یارب مجھے
شیخ خذلفہ مرستی شاہ صفا کیو اسطے	
فرطت ہج کی فرخا ہش گدائی کی مجھے	بخش اپنے در تک طاقت رسائی کی مجھے
شیخ ابراہیم دہم بادشاہ کیو اسطے	
راہزن میری بین ترقاق باگز گران	تو پہونچ فریاد کو میری کہیں احوستمان
شہ فیض ابن عباس اہل دعا کیو اسطے	
کر مرے دلے تو ای واحد دنی کا حرف دوا	دلین اور آنکھو نہیں بھر دے سب وحدت کا نور
خواجہ عبد الواحد ابن زید شاہ کیو اسطے	
کہ عنایت مجھ کو تو فین حسن احوذ الممنن	تاکہ ہوں سب کام میر تیری رحمت سے سن
شیخ حسن بصری امام اولیا کیو اسطے	
دور کر دے حجاب جہل و غفلت میری باب	کھو لے دلین در علم حقیقت میری باب
ہادی عالم علی مشکات شاہ کیو اسطے	
کچھ نہیں مطلب و عالم کے گل و گلزار سو	کر مشرف مجھ کو تو دیدار پر اوار سے
سرور عالم محمد مصطفیٰ کیو اسطے	
آپڑا در پر ترے مین ہر طرف سے ہو ملول	کر توان نامو نکلی برکت سے دعا میری قبول
یا الہی اپنی ذات کبریا کیو اسطے ۲	
ان بزرگوں کے شیعین یارب غرض ہر کار مین	کر شفاعت کا وسیلہ اپنے تور بار مین
مجھ ذلیل و خوار و مسکین و گدا کیو اسطے	
اس دردی نے کر دیا ہر دور وحدت سے مجھ	کر دنی کو دور کر پر نور وحدت سے مجھے

تاہوں سب میرے عمل خالص خدا کی واسطے	
کر دیا اس عقل نے بے عقل دیوانہ مجھے	گر ذرا اس ہوش سے بیہوش دستا نہ مجھے
یا الہی اپنے مستان ولا کیواسطے	
کشمکش سے ناامیدی کی ہوا ہونین تباہ	دیکھت میرے عمل کر لطف پر اپنے نگاہ
یار اپنے رحم و خسان دعا کیواسطے	
چرخ عصیان سر پہ پوزیر قدم بحر الم	چار سو ہے فوج غم کہ جلد اب بہر کرم
کچھ رہائی کا سبب اس مسئلہ کیواسطے	
گرچہ مین بدکار و نالایق ہوں امیر شاہ جان	پر تیرے در کو بتا اب چھوڑ کر جاؤں کہاں
کون ہے تیرے سوا مجھ مینو کیواسطے	
ہو عبادت کا سہارا عابدوں کیواسطے	اور کچھ زندہ کا ہر زاہدون کیواسطے
ہو عصاے آہ مجھ بے دست و پا کیواسطے	
فرقگیری چاہتا ہوں فرامیری کی طلب	از عبادت فرزند خواہش علم و ادب
در ددل یر چاہئے مجھ کو خدا کیواسطے	
عقل و ہوش و فکر اور شعار دنیا میں تھا	کی عطا تو نے مجھے یراب تو ای ریر و دگار
بخش وہ نصبت جو کام آوی سدا کیواسطے	
گرچہ عالم مین الہی مین سعی بسیار کی	پر نہ کچھ تحفہ ملا لایق تری دربار کی
جان و تن لایا دے تجھ پر خدا کیواسطے	
گرچہ یہ بدیہ نہ میرا قابل منظور ہے	پر جو ہو مقبول کیا رحمت سے تیرے دور ہے
کشتگان تیغ تسلیم و رضا کیواسطے	
حد سے اتر ہو گیا ہر حال مجھ ناشاد کا	اگر مری آمد آمد وقت ہے امداد کا
اپنے لطف و رحمت بے انتہا کیواسطے	

س م س

قطعات تاریخ مصنف جناب لوی سید محمد کبیر صاحب کن قصبہ
پہلواری ضلع پٹنہ وکیل عدالت دیوانی پٹنہ متخلص حیرت
قطعات مرتب شدن سفرنامہ

حاجی الحرمین چون شد فضل رب با فضل رب چون سفرنامہ نوشت آن نیک خیریت گفت	رشته رایش بہ تحریر سفر شد منشج این رسالہ حاجی الحرمین عشق اعلا ی حج ۱۳۱۱ھ
ایضاً منقوط	
رفت سفر سوے حج چون فضل رب بدلت بعد از فراغ حج شد فایز چو از زیارت ہر کس دید آن را حیرت زدہ ہمین گفت	بکشد در حرم اودارد شدہ نہ محمل بنوشت حال آنجا واپس چو شد بمنزل مسرور کردہ حال دار حرم ہمہ دل ۱۳۱۱ھ
ایضاً منقوط	
فضل رب آنکہ بہت نیک صفات حج نمودہ پیے زیارت شد گفت حیرت کہ او جزایش یافت	دارد از نور حق مسنور تن کرد پاک از گناہ ما دامن بیتی بیشش بختی بین ۱۳۱۱ھ
تاریخ طبع سفرنامہ	
چون سفرنامہ پیے طبع فضل رب شد شد چو مطبوع بکیرت سمہ گفت ستش	داشتندش ہمہ در جامع خود بر سر وعین این سفرنامہ ہمہ و مہر بدور حرمین ۱۳۱۳ھ
ایضاً	
فضل رب خوش نوشت ست سفرنامہ خود گشت مطبوع بدل چون نگویم حیرت	رفته بود او چو بسوئے حرمین از سر وعین شد سفرنامہ چو یک ہادی تہا حرمین ۱۳۱۳ھ
ایضاً	
این نسخہ فضل رب چو کلہا	مطبوع نیک گشت خوش بین ۱۸۶۵ عیسوی

خورشید سہ ماہی اوج حج این

حیرت سب طبع آن تجلے

قطعات تاریخ از فکر جناب منشی شیخ مہر علی صاحب متخلص حسان
 ساکنین مینار و منبر دار موضع بھٹولی تحصیل نواب گنج ضلع بارہ بنکی
 پر گنہ دیو اقسمت لکھنؤ صوبہ اودھ برادر جناب منشی قمر علی صاحب
 نائب صوبہ مغربی اورنگ آباد علاقہ نظام حیدر آباد ملک دکن
 ہجری

گام زد مر حبا لصدق و نیاز
 بسلامت برقت آہ و باز
 طرفہ در نشر داد حسن طراز
 وہ خجہ واقعات ملک حجاز
 ۱۳۱۳ھ

حضرت فضل رب سوسے حرمین
 بعد آدائے ہر فریضہ حج
 جہزار و زنائے نامی
 ملہجے زندہ پائے سالش

فصل

قدوہ دین سرور عالم
 در یکتائے بحر غر و حشم
 ہست لاریب نیر اعظم
 شور بر خاست از عراق مجسم
 لوحش اللہ کتاب بحر کرم
 ۱۳۱۳ھ

جان اخلاص کان جود و ہمس (اولہ)
 آب نایاب گوہر عظمت
 ذات پاکش با سمان وقار
 نامہ زد در قسم کہ در مدحش
 ز در قسم سال فضلی اش حسان

عکسوی

نثر محمود چہ تصنیف نمود
 تحفہ لغز در عالم فرمود

فضل زب شفق و مخدوم من (دولہ)
 سال او حضرت علیؑ از من

تہنیت

چون جناب فضل رب از فضل رب (اولہ) باسلامت واپس آمدنہ حق از
سرگذشت کل میان راہ حج ۶
ز درت پیش اندیش از خشک تر
در رہ ام القریٰ با سوز و ساز

سال سمیت فی البدیہ شد رسم
سرگذشت خاص از باب نیاز
۱۹۹۱ سمیت

قطعه تاریخ طبع سفر نامہ جناب منشی حاجی شیخ فضل صاحب کلکری
ضلع ٹپہ بانجی پور از شیخ محمّد علی صاحب ساکن زمیندار موضع
بھٹولی پرگنہ دیوے ضلع نواب گنج بارہ بنگلی قسمت لکھنؤ اودھ متخلص بہ
شاکر دجناب مولوی سید احمد میر صاحب کمال عدالت دیوانی ضلع ٹپہ متخلص بہ حیرت
قطعه تاریخ ہجری

فضل رب حاجی حرمین مکر محسن بہن
لنگے وہ جو پہنچے حج و زیارت تشریف
واپس اگر جو سفر نامہ مرغوب لکھا
حاجیوں کیلئے وہ راہ نمائے ہر دم
کیون نہ ڈھونڈھے کوئی دل طبع کی تاریخ کو
میں ہی کیا اور بھی بہن اونکو کرم کے محتاج
سنگریزے ہوئے دان انکے کو بہر تاج
اوسکی تہمت ہر دم ملک عرب کا پو خراج
اگر فلک پر جو وہ خورشید زمین پر ہر سراج
کہ دکھاتا ہے وہ حجاج کو راہ منہاج

یہ کہا فکر کو ہفت نے زروے الفت
دیکھئے اوج پہ خورشید سماے محتاج
۱۳۱۱ ہجری

دیکھو ہجری و فصل

میرے محسن بے ولی نعمت
بعد حج و زیارت آئے جب
تب لکھا عمدہ اک سفر نامہ
فکر نے کی جو سال طبع کی فکر
اخترِ حال حاجیانِ ہجری
۱۲۱۳ھ

فضل سب ہر جہان میں جنکا نام
سب سے ملکر کیا گھر و عین قیام
رہنمائے خواص و ذراتِ عوام
کہا ہاتھ نے لکھ ابطفتِ توام
اور فضلی بھی لکھ غریبِ کلام
۱۳۰۳ھ فضلی

غلطنامه زاده الداتین سیرا احرمین البارقتین معروف به قتلہ نما

۱۵	۱۴	غلط	صحیح	۱۵	۱۴	غلط	صحیح	۱۵	۱۴	غلط	صحیح
۲	۴	یرون	یرون	۲۵	۱۹	شام کا	شام کے	۲۵	۱۹	خوشامد	خوشامد
۹	۱۱	شالہ	شالہ	۲۶	۲۱	شیر	شیر	۲۶	۲۱	اسکے	اسکا
۶	۵	پنیر	پنیر	۲۷	۲۲	کپین	کپین	۲۷	۲۲	ہو کر	ہوا
۹	۹	لور	لور	۲۸	۲۳	ناشیا ٹوٹا	بان بانی	۲۸	۲۳	کھیرے	کھیرے
۷	۱۲	عمد	عمد	۲۹	۲۴	ہملوک	ہملوک	۲۹	۲۴	اندھیر ہوئی	اندھیر ہوا
۸	۶	ک	ک	۳۰	۲۵	قضا	قضا	۳۰	۲۵	عمرے کا	عمرے کی
۲۰	۲۰	درد	درد	۳۱	۲۶	عبارہ	عبارہ	۳۱	۲۶	پیرٹ	لیٹ
۱۳	۱۶	سیتہ	سینہ	۳۲	۲۷	ہمت	ہمت	۳۲	۲۷	کھلنا	کھلنا
۲۰	۲۰	اسباب	اسباب	۳۳	۲۸	دو پر سکو	دو پر وشیا	۳۳	۲۸	بیچارہ کو	بیچارہ کی
۲۳	۲۳	سمجھنا	سمجھنا	۳۴	۲۹	کشمکش	کشمکش	۳۴	۲۹	کپون	کپنیون
۱۱	۱۱	کبجو	کبجو	۳۵	۳۰	پہاڑ عدن	پہاڑ عدن	۳۵	۳۰	دیکھا	دیکھا
۱۷	۱۷	ہوتا ہے	ہوتی ہیں	۳۶	۳۱	فیر توپ کا	فیر توپ کی	۳۶	۳۱	کشتیان	کشتیان
۱۸	۱۸	بانی	بانی	۳۷	۳۲	انہوں نے	وہ بھی	۳۷	۳۲	عبداللہ	احمد
۱۹	۲۰	کپین	کپین	۳۸	۳۳	کرائے کی	کرائے کے	۳۸	۳۳	ہوئے تھا	ہوئے تھے
۲۰	۲۰	کپین	کپین	۳۹	۳۴	کشتیان	کشتیان	۳۹	۳۴	ہملوک	ہملوک
۲۱	۲۱	کپین	کپین	۴۰	۳۵	زیر وبالا	تہ وبالا	۴۰	۳۵	نہر کا	نہر کے
۲۲	۲۲	خیز	خیز	۴۱	۳۶	کھڑے	کھڑے	۴۱	۳۶	کمرہ	کمرہ
۱۹	۱۹	بھرا ہوا	بھرا ہوئی	۴۲	۳۷	بنفایت کا	بنفایت کے	۴۲	۳۷	عند	عند
۲۳	۲۳	سما	سما	۴۳	۳۸	گرتا ہے	گرتی ہے	۴۳	۳۸	اُس نے	وہ
۱۷	۱۷	توتک	توتک	۴۴	۳۹	کو تاہ ہے	کو تاہ ہیں	۴۴	۳۹	کھانا	کھانے
۵	۵	چند	چند	۴۵	۴۰	ہو گی	ہو گی	۴۵	۴۰	جوتا	جوتے
۱۰	۱۰	پر وکٹر	پر وکٹر	۴۶	۴۱	برائے	برائے	۴۶	۴۱	پیرن	پیرن
۲۵	۲۵	سکون میں	سکون میں	۴۷	۴۲	چمکتا	چمکتا	۴۷	۴۲	پند گز	پند گز
۵	۵	فریب	فریب	۴۸	۴۳	ناکارہ	ناکارہ	۴۸	۴۳	چشمہ	چشمہ
۱۷	۱۷	سکون میں	سکون میں	۴۹	۴۴	ہستال	ہستال	۴۹	۴۴	سکون میں	سکون میں

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۴۲	۸	کاحبا	کی عبا	۲۶	۲۲۶	جملون	جملون	۱۴۳	۱۲	رکھتین	رکھتین
۱۴۳	۵	رنگ	ہکی	۲۱	۲۱۵	منزوریات	منزوریات	۱۴۴	۲	پانچین	پانچین
۱۴۴	۲۲	سلاطین	سلاطین	۹	۲۲۱	محودکی	محودکی	۱۴۵	۳	رودیشان	رودیشان
۱۴۵	۱۰	نصیب	نصیب	۱۴	۲۲۲	چھوٹی	چھوٹی	۱۴۶	۵	نیر	نیر
۱۴۶	۳	چاچکی	چاچکی	۱۹	۲۲۳	بزرگکی	بزرگکی	۱۴۷	۱۸	قاضی	قاضی
۱۴۷	۱۸	قاضی	قاضی	۲	۲۲۴	سر العزیز	سر العزیز	۱۴۸	۵	لگ گئی تھی	لگ گئی تھی
۱۴۸	۳	افزون تھا	افزون تھی	۱۱	۲۲۵	دیکھئے	دیکھئے	۱۴۹	۱۰	بوسے	بوسے
۱۴۹	۱۰	بوسے	بوسے	۲۰	۲۲۶	ہو جاتی ہی	ہو جاتی ہی	۱۵۰	۵	بگڑی	بگڑی
۱۵۰	۵	بگڑی	بگڑی	۳	۲۲۷	کیسا ہو	کیسا ہو	۱۵۱	۵	اسمان	اسمان
۱۵۱	۵	اسمان	اسمان	۱۳	۲۲۸	دلیا جاتا ہی	دلیا جاتا ہی	۱۵۲	۵	پوری	پوری
۱۵۲	۵	پوری	پوری	۲۲	۲۲۹	مرح	مرح	۱۵۳	۵	پوری	پوری
۱۵۳	۵	پوری	پوری	۱۱	۲۳۰	ری	ری	۱۵۴	۵	پوری	پوری
۱۵۴	۵	پوری	پوری	۱۴	۲۳۱	پوری	پوری	۱۵۵	۵	پوری	پوری
۱۵۵	۵	پوری	پوری	۱۹	۲۳۲	پوری	پوری	۱۵۶	۵	پوری	پوری
۱۵۶	۵	پوری	پوری	۲۰	۲۳۳	پوری	پوری	۱۵۷	۵	پوری	پوری
۱۵۷	۵	پوری	پوری	۲۱	۲۳۴	پوری	پوری	۱۵۸	۵	پوری	پوری
۱۵۸	۵	پوری	پوری	۲۲	۲۳۵	پوری	پوری	۱۵۹	۵	پوری	پوری
۱۵۹	۵	پوری	پوری	۲۳	۲۳۶	پوری	پوری	۱۶۰	۵	پوری	پوری
۱۶۰	۵	پوری	پوری	۲۴	۲۳۷	پوری	پوری	۱۶۱	۵	پوری	پوری
۱۶۱	۵	پوری	پوری	۲۵	۲۳۸	پوری	پوری	۱۶۲	۵	پوری	پوری
۱۶۲	۵	پوری	پوری	۲۶	۲۳۹	پوری	پوری	۱۶۳	۵	پوری	پوری
۱۶۳	۵	پوری	پوری	۲۷	۲۴۰	پوری	پوری	۱۶۴	۵	پوری	پوری
۱۶۴	۵	پوری	پوری	۲۸	۲۴۱	پوری	پوری	۱۶۵	۵	پوری	پوری
۱۶۵	۵	پوری	پوری	۲۹	۲۴۲	پوری	پوری	۱۶۶	۵	پوری	پوری
۱۶۶	۵	پوری	پوری	۳۰	۲۴۳	پوری	پوری	۱۶۷	۵	پوری	پوری
۱۶۷	۵	پوری	پوری	۳۱	۲۴۴	پوری	پوری	۱۶۸	۵	پوری	پوری
۱۶۸	۵	پوری	پوری	۳۲	۲۴۵	پوری	پوری	۱۶۹	۵	پوری	پوری
۱۶۹	۵	پوری	پوری	۳۳	۲۴۶	پوری	پوری	۱۷۰	۵	پوری	پوری
۱۷۰	۵	پوری	پوری	۳۴	۲۴۷	پوری	پوری	۱۷۱	۵	پوری	پوری
۱۷۱	۵	پوری	پوری	۳۵	۲۴۸	پوری	پوری	۱۷۲	۵	پوری	پوری
۱۷۲	۵	پوری	پوری	۳۶	۲۴۹	پوری	پوری	۱۷۳	۵	پوری	پوری
۱۷۳	۵	پوری	پوری	۳۷	۲۵۰	پوری	پوری	۱۷۴	۵	پوری	پوری
۱۷۴	۵	پوری	پوری	۳۸	۲۵۱	پوری	پوری	۱۷۵	۵	پوری	پوری
۱۷۵	۵	پوری	پوری	۳۹	۲۵۲	پوری	پوری	۱۷۶	۵	پوری	پوری
۱۷۶	۵	پوری	پوری	۴۰	۲۵۳	پوری	پوری	۱۷۷	۵	پوری	پوری
۱۷۷	۵	پوری	پوری	۴۱	۲۵۴	پوری	پوری	۱۷۸	۵	پوری	پوری
۱۷۸	۵	پوری	پوری	۴۲	۲۵۵	پوری	پوری	۱۷۹	۵	پوری	پوری
۱۷۹	۵	پوری	پوری	۴۳	۲۵۶	پوری	پوری	۱۸۰	۵	پوری	پوری
۱۸۰	۵	پوری	پوری	۴۴	۲۵۷	پوری	پوری	۱۸۱	۵	پوری	پوری
۱۸۱	۵	پوری	پوری	۴۵	۲۵۸	پوری	پوری	۱۸۲	۵	پوری	پوری
۱۸۲	۵	پوری	پوری	۴۶	۲۵۹	پوری	پوری	۱۸۳	۵	پوری	پوری
۱۸۳	۵	پوری	پوری	۴۷	۲۶۰	پوری	پوری	۱۸۴	۵	پوری	پوری
۱۸۴	۵	پوری	پوری	۴۸	۲۶۱	پوری	پوری	۱۸۵	۵	پوری	پوری
۱۸۵	۵	پوری	پوری	۴۹	۲۶۲	پوری	پوری	۱۸۶	۵	پوری	پوری
۱۸۶	۵	پوری	پوری	۵۰	۲۶۳	پوری	پوری	۱۸۷	۵	پوری	پوری
۱۸۷	۵	پوری	پوری	۵۱	۲۶۴	پوری	پوری	۱۸۸	۵	پوری	پوری
۱۸۸	۵	پوری	پوری	۵۲	۲۶۵	پوری	پوری	۱۸۹	۵	پوری	پوری
۱۸۹	۵	پوری	پوری	۵۳	۲۶۶	پوری	پوری	۱۹۰	۵	پوری	پوری
۱۹۰	۵	پوری	پوری	۵۴	۲۶۷	پوری	پوری	۱۹۱	۵	پوری	پوری
۱۹۱	۵	پوری	پوری	۵۵	۲۶۸	پوری	پوری	۱۹۲	۵	پوری	پوری
۱۹۲	۵	پوری	پوری	۵۶	۲۶۹	پوری	پوری	۱۹۳	۵	پوری	پوری
۱۹۳	۵	پوری	پوری	۵۷	۲۷۰	پوری	پوری	۱۹۴	۵	پوری	پوری
۱۹۴	۵	پوری	پوری	۵۸	۲۷۱	پوری	پوری	۱۹۵	۵	پوری	پوری
۱۹۵	۵	پوری	پوری	۵۹	۲۷۲	پوری	پوری	۱۹۶	۵	پوری	پوری
۱۹۶	۵	پوری	پوری	۶۰	۲۷۳	پوری	پوری	۱۹۷	۵	پوری	پوری
۱۹۷	۵	پوری	پوری	۶۱	۲۷۴	پوری	پوری	۱۹۸	۵	پوری	پوری
۱۹۸	۵	پوری	پوری	۶۲	۲۷۵	پوری	پوری	۱۹۹	۵	پوری	پوری
۱۹۹	۵	پوری	پوری	۶۳	۲۷۶	پوری	پوری	۲۰۰	۵	پوری	پوری